

# سیدنا ابراہیمؑ

تالیف: ابوالمحسن العزینی

مترجم: مولانا شمس الدین صاحب



عالم عرب میں مقبول ترین مجموعہ احادیث

# ریاض الصالحین

دوم

تالیف: ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن محمد بن شہاب زہری

مترجم: مولانا سید الدین مدظلہ

صدر مدرس دارالعلوم الدینہ چیمبر

نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان صاحب

ناشر

۱۸۔ اردو بازار لاہور۔ پاکستان

فون: 7231788-7211788

مکتبۃ المسلم

پہلی بار کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ..... ریاض الصالحین مترجم (دوم)

تصنیف ..... ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی دمشقی

مترجمہ ..... مولانا شمس الدین مظلالمالی

طابع ..... خالد مقبول

مطبع ..... افضل شریف



7224228  
7221395

مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

7223506  
7230718

اسلامی کتب خانہ فضل الہی مارکیٹ، چوک اردو بازار، لاہور

7314169  
7211468

خزینہ علم و ادب الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

### استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت و طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ تشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)



## فہرست

- ۱۳۴: بابے مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرنا اور اُس کے دفن میں شرکت اور دفن کے بعد اُس کی قبر پر کچھ دیر رُکنا
- ۱۳۵: بابے مریض کے لیے دُعا کی جائے
- ۱۳۶: بابے مریض کے گھر والوں سے مریض کے متعلق پوچھنا
- ۱۳۷: بابے زندگی سے مایوس کرنا عا پر ہے؟
- ۱۳۸: بابے بیمار کے گھر والوں اور مریض کے اس احسان اور تکلیفوں پر اُس کو صبر کرنے کی نصیحت کرنا اور اس طرح قصاص وغیرہ میں قتل وائے کا حکم
- ۱۳۹: بابے مریض کا یہ کہنا بغیر کراہت کے جائز ہے کہ میں تکلیف میں ہوں، سخت درد یا بخار ہے، ہائے میرا سر وغیرہ بشرطیکہ یہ بے صبری اور تقدیر پر ناراضگی کے طور پر نہ ہو
- ۱۵۰: بابے فوت ہونے والے کو لالہ کی تلقین کرنا
- ۱۵۱: بابے مرنے والے کی آنکھیں بند کرتے وقت کیا کہے؟
- ۱۵۲: بابے میت کے پاس کیا کہا جائے اور میت کے گھر والا کیا کہے؟
- ۱۵۳: بابے میت پر رونے کا جواز مگر اس میں نوحہ وین نہ ہو
- ۱۵۴: بابے میت کی ناپسندیدہ چیز دیکھ کر زبان کو اُس کے بیان سے روکنا
- ۱۵۵: بابے میت پر نماز پڑھنا اور اُس کے جنازے کے ساتھ چلنا، اس کی فضیلت پہلے گزری اور عورت کا جنازہ کے ساتھ جانے کی کراہت
- ۱۵۶: بابے جنازہ پڑھنے والوں کا زیادہ تعدد میں ہونا مستحب ہے اور ان کی صفوں کا تین یا تین سے زیادہ ہونے کی پسندیدگی
- ۱۵۷: بابے نمازِ جنازہ میں کیا پڑھا جائے؟
- ۱۵۸: بابے جنازہ کو جلد لے جانا
- ۱۵۹: بابے میت کے قرض کی ادائیگی میں جلدی کرنا اور اُس کے کفن دن میں عجلت کرنا، مگر یہ کہ اُس کی موت اچانک ہوئی ہو تو موت کا یقین ہونے تک چھوڑ دیں گے
- ۱۶۰: بابے قبر کے پاس نصیحت
- ۱۶۱: بابے دفن کے بعد میت کے لیے دُعا کرنا اور اُس کی قبر کے پاس دُعا و استغفار و قراءت کے لیے کے دیر بیٹھنا



۳۳	۱۶۲: باجے	میت کی طرف سے صدقہ کرنا
=	۱۶۳: باجے	لوگوں کا میت کی تعریف کرنا
۳۴	۱۶۴: باجے	اس شخص کی فضیلت جس کے چھوٹے بچے فوت ہو جائیں
۳۵	۱۶۵: باجے	ظالموں کی قبور اور ان کے تباہ شدہ مقامات سے گزرتے ہوئے رونے اور خوف کی کیفیت اور اس سے غفلت میں مبتلا ہونے سے پرہیز کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف احتیاج کا اظہار

## کتاب آداب السفر

۳۷	۱۶۶: باجے	جمعرات کے دن نکلنا مستحب ہے اور سفر بھی دن کے شروع میں کرنا
=	۱۶۷: باجے	رفقاء سفر کا تلاش کرنا اور اپنے میں سے ایک کو امیر سفر مقرر کرنے کا استحباب
۳۹	۱۶۸: باجے	سفر میں چلنے، سستانے، گزرنے اور سفر میں سونے کے آداب اور رات کو چلنے اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے اور ان کے آرام و راحت کا خیال رکھنے کا استحباب اور جب جانور میں طاقت ہو تو پیچھے (کسی کو) سواری پر بٹھالینے کا جواز اور اس کا سوا جانور کے حقوق میں کوتاہی کرے
۴۲	۱۶۹: باجے	رفیق سفر کی معاونت
۴۳	۱۷۰: باجے	سواری پر سوار ہوتے وقت کیا کہے؟
۴۵	۱۷۱: باجے	مسافر کو بلندی پر چڑھتے تکبیر اور گھائیوں وغیرہ سے اترتے وقت تسبیح کرنا اور تکبیر و تسبیح میں آواز کو بلند کرنے کی ممانعت
۴۷	۱۷۲: باجے	سفر میں ذمہ کا استحباب
=	۱۷۳: باجے	جب لوگوں سے خطرہ ہو تو کیا ذمہ کرے؟
=	۱۷۴: باجے	جب کسی مقام پر اترے تو کیا کہے؟
۴۸	۱۷۵: باجے	مسافر کو اپنی ضرورت پوری کر کے جلدی لوٹنا مستحب ہے
۴۹	۱۷۶: باجے	اپنے گھر میں سفر سے دن میں واپس لوٹنا چاہیے رات کو بلا ضرورت گھر آنے کی کراہت
=	۱۷۷: باجے	جب واپس لوٹے اور شہر کو دیکھے تو کیا پڑھے؟
=	۱۷۸: باجے	سفر سے آنے والے کو قریبی مسجد میں آنا اور اس میں دو رکعت پڑھنے کا استحباب
۵۰	۱۷۹: باجے	عورت کو اکیلے سفر کرنے کی حرمت

## کتاب الفضائل

۵۱	۱۸۰: باجے	قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت
۵۳	۱۸۱: باجے	قرآن مجید کی دیکھ بھال کرنے اور بھلا دینے سے ڈرانے کا بیان

- ۱۸۲: باجے قرآن مجید کو خوش آواز پڑھنے کا استحباب اور عمدہ آواز سے قرآن مجید سننے کی درخواست اور توجہ سے سننا
- ۵۶ ۱۸۳: باجے خاص آیات و سورہ پر آمادہ کرنا
- ۶۰ ۱۸۴: باجے قراءت کے لیے جمع ہونے کا استحباب
- ۶۱ ۱۸۵: باجے وضو کی فضیلت
- ۶۳ ۱۸۶: باجے اذان کی فضیلت
- ۶۶ ۱۸۷: باجے نمازوں کی فضیلت
- ۶۷ ۱۸۸: باجے نماز صبح اور عصر کی فضیلت
- ۶۸ ۱۸۹: باجے مساجد کی طرف جانے کی فضیلت
- ۷۱ ۱۹۰: باجے انتظار نماز کی فضیلت
- ۷۳ ۱۹۱: باجے باجماعت نماز کی فضیلت
- ۷۴ ۱۹۲: باجے صبح و عشاء کی جماعت میں ساضی کی ترغیت
- ۷۴ ۱۹۳: باجے فرض نمازوں کی حفاظت کا حکم اور ان کے چھوڑنے میں سخت وعید و تاکید
- ۷۷ ۱۹۴: باجے صف اول کی فضیلت، پہلی صف کے اہمہما کا حکم اور صفوں کی برابری اور مل کر کھڑے ہونا
- ۸۰ ۱۹۵: باجے فرائض سمیت سنن راتبہ (موکدہ) کی فضیلت اور ان میں سے تھوڑی اور کامل اور جوان کے درمیان ہو اس کا بیان
- ۸۱ ۱۹۶: باجے فجر کی دو سنتوں کی تاکید
- ۸۲ ۱۹۷: باجے فجر کی سنتوں کی تخفیف اور ان کی قراءت اور وقت کا بیان
- ۸۳ ۱۹۸: باجے فجر کی دو رکعتوں کے بعد دائیں جانب لیٹنے کا استحباب خواہ اس نے تہجد پڑھی ہو
- ۸۶ ۱۹۹: باجے ظہر کی سنتیں
- ۸۶ ۲۰۰: باجے عصر کی سنتیں
- ۲۰۱: باجے مغرب کے بعد اور پہلے والی سنتیں
- ۲۰۲: باجے عشاء سے پہلے اور بعد کی سنتیں
- ۲۰۳: باجے جمعہ کی سنتیں
- ۸۸ ۲۰۴: باجے سنن راتبہ اور غیر راتبہ کی گھر میں ادا ہونے کی تاکید اور نوافل کے لیے فرائض کی جگہ بدل لینے یا کلام سے فاصلہ کرنا
- ۸۹ ۲۰۵: باجے نماز وتر کی ترغیت اور اس بات کا بیان کہ وہ سنت مؤکدہ ہے اور وقت کا بیان
- ۹۰ ۲۰۶: باجے نماز چاشت کی فضیلت اور اس میں قلیل و کثیر اور اوسط کی وضاحت اور اس کی محافظت پر ترغیب
- ۲۰۷: باجے چاشت کی نماز سورج کے بلند ہونے سے زوال تک جائز ہے مگر افضل و سوپ کے تیز ہونے اور خوب دوپہر



ہونے کے وقت ہے

- ۹۱ باجہ: ۲۰۸: تہیۃ المسجد، دو رکعت تہیۃ المسجد پڑھنے کے بغیر بیٹھنا مکروہ قرار دیا گیا خواہ اس نے تہیۃ المسجد کی نیت سے پڑھی
- ۹۲ ہو یا فرائض و سنن ادا کیے ہوں
- باجہ: ۲۰۹: وضو کے بعد دو رکعتوں کا استحباب
- باجہ: ۲۱۰: جمعہ کی فضیلت اور اس کا وجوب اور اس کے لیے غسل کرنا اور خوشبو لگانا اور جلد ہی جمعہ کے لیے جانا اور جمعہ کے دن دعا اور پیغمبر ﷺ پر درود اور قبولیت دعا کی گھڑی اور نماز جمعہ کے بعد کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا
- ۹۳ باجہ: ۲۱۱: ظاہری نعمت کے ملنے یا ظاہری تکلیف کے ازالہ پر سجدہ شکر کا استحباب
- ۹۴ باجہ: ۲۱۲: قیام اللیل کی فضیلت
- ۹۵ باجہ: ۲۱۳: قیام رمضان کا استحباب اور وہ تراویح ہے
- ۱۰۳ باجہ: ۲۱۴: لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کا سب سے زیادہ امید والی رات ہونا
- باجہ: ۲۱۵: مسواک اور فطرت کے مسائل
- ۱۰۵ باجہ: ۲۱۶: زکوٰۃ کے فرض ہونے کی تاکید اور اس کی فضیلت اور اس کے متعلقات
- ۱۰۷ باجہ: ۲۱۷: رمضان کے روزے کی فرضیت اور روزے کی فضیلت اور اس کے متعلقات کا بیان
- ۱۱۲ باجہ: ۲۱۸: رمضان المبارک میں سخاوت اور نیک اعمال کی سنت اور آخری عشرہ میں مزید اضافہ
- ۱۱۳ باجہ: ۲۱۹: نصف شعبان کے بعد رمضان سے پہلے روزے کی عادت رکھنے والے کو روزے کی ممانعت
- ۱۱۵ باجہ: ۲۲۰: چاند دیکھنے کی دعا
- ۱۱۶ باجہ: ۲۲۱: سحری کی فضیلت اور اس کی تاخیر جب تک طلوع فجر کا خطرہ نہ ہو
- باجہ: ۲۲۲: جلد افطار کی فضیلت اور افطار کے بعد دعا اور اشیاء افطار
- ۱۱۷ باجہ: ۲۲۳: روزہ دار کو اپنے اعضاء اور زبان گالی گلوچ اور خلاف شرع باتوں سے روکے رکھنا
- ۱۱۹ باجہ: ۲۲۴: روزے کے مسائل
- باجہ: ۲۲۵: محرم و شعبان اور حرمت والے مہینوں کے روزے کی فضیلت
- ۱۲۰ باجہ: ۲۲۶: ذی الحجہ کے پہلے عشرے میں روزے کی فضیلت
- ۱۲۱ باجہ: ۲۲۷: یوم عرفہ، عاشوراء اور نویں محرم کے روزے کی فضیلت
- ۱۲۱ باجہ: ۲۲۸: شوال کے چھ روزوں کا استحباب
- ۱۲۲ باجہ: ۲۲۹: سوموار اور جمعرات کے روزے کا استحباب
- باجہ: ۲۳۰: ہرمینے میں تین دن کے روزے کا استحباب
- ۱۲۳ باجہ: ۲۳۱: جس نے روزے دار کا روزہ افطار کرایا اور اس روزہ دار کی فضیلت جس کے پاس کھلایا جائے اور کھانے والے
- ۱۲۴ کی اس کے حق میں دعا جس کے پاس کھلایا جائے

## کتاب الاعتکاف

## کتاب الحج

## کتاب الجہاد

- ۱۵۱ باجے ۲۳۴ : آخرت کے ثواب میں شہداء کی ایک جماعت جن کو غسل دیا جائے گا اور ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی بخلاف ان لوگوں کے جو کفار کے ساتھ میدان میں قتل ہوں
- ۱۵۲ باجے ۲۳۵ : آزادی کی فضیلت
- ۱۵۳ باجے ۲۳۶ : غلاموں سے حسن سلوک
- ۱۵۴ باجے ۲۳۷ : اس غلام کی فضیلت جو اللہ کا حق اور اپنے امام کا حق ادا کرے
- ۱۵۵ باجے ۲۳۸ : جنگ و جدال اور فتنوں کے زمانے میں عبادت کی فضیلت کا بیان
- ۱۵۵ باجے ۲۳۹ : خرید و فروخت، لینے دینے میں نرمی اختیار کرنے کی فضیلت اور ادائیگی اور مطالبہ میں اچھا رویہ اختیار کرنے اور ناپ تول میں زیادہ دینے کی فضیلت اور کم دینے سے ممانعت اور مالدار اور تنگ دست کو مہلت دینے اور اس کو معاف کر دینے کی فضیلت کا بیان
- ۱۵۸ باجے ۲۴۰ : علم کی فضیلت

## کتاب حمد اللہ تعالیٰ و شکرہ

- ۱۶۳ باجے ۲۴۲ : اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے شکر کا بیان
- ۱۶۵ باجے ۲۴۳ : رسول اللہ ﷺ پر درود شریف
- ۱۶۹ باجے ۲۴۴ : ذکر کرنے کی فضیلت اور اس پر رغبت دلانے کا ذکر
- ۱۸۰ باجے ۲۴۵ : اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے ہونے، بیٹھنے، لیٹنے، بلا وضو، جنابت کی حالت میں اور حیض میں حالت میں درست ہے مگر تلاوت قرآن جنبی اور حائضہ کے لیے جائز نہیں
- ۱۸۱ باجے ۲۴۶ : نیند کے وقت اور اس سے بیداری کے وقت کیا کہے؟
- ۱۸۱ باجے ۲۴۷ : ذکر کے حلقوں کو لازم کرنے اور ان سے بلا وجہ جدائی اختیار کرنے کی ممانعت



۱۸۵	۲۳۸: باجے صبح اور شام کو اللہ کا ذکر کرنا
۱۸۸	۲۳۹: باجے نیند کے وقت کیا کہے؟
۱۹۱	۲۵۰: باجے ذعا کی فضیلت
۱۹۹	۲۵۱: باجے پس پشت ذعا کرنے کی فضیلت
=	۲۵۲: باجے ذعا کے متعلق چند مسائل
۲۰۱	۲۵۳: باجے اولیاء اللہ کی کرامات اور ان کی فضیلت
۲۱۱	۲۵۴: باجے غیبت کی حرمت اور زبان پر پابندی لگانے کا حکم
	۲۵۵: باجے غیبت کا سننا حرام ہے اور آدمی غیبت سن کر اس کی تردید و انکار کرے اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اس مجلس کو حتی المقدور چھوڑ دے
۲۱۸	۲۵۶: باجے جو غیبت مباح ہے
۲۲۲	۲۵۷: باجے چغلی کی حرمت، چغلی کوئی کے درمیان فساد پھیلانے کے لیے بات کو نقل کرنے کو کہتے ہیں
۲۲۳	۲۵۸: باجے لوگوں کی باتوں کو بلا ضرورت بلا ہوا، انگیزی وغیرہ کے حکام تک پہنچانے سے ممانعت کا بیان
۲۲۳	۲۵۹: باجے منافق کی مذمت
=	۲۶۰: باجے جھوٹ کی مذمت
۲۳۱	۲۶۱: باجے کذب کی قسم جو جائز ہے
۲۳۲	۲۶۲: باجے قول و حکایت میں بات پر چغلی کی ترغیب
۲۳۳	۲۶۳: باجے جھوٹی گواہی کی شدید حرمت
۲۳۳	۲۶۴: باجے کسی معین شخص یا جانور کو لعنت کرنا حرام ہے
۲۳۶	۲۶۵: باجے غیر متعین گناہ کرنے والوں کو لعنت کرنا جائز ہے
۲۳۷	۲۶۶: باجے مسلمان کو ناحق گالی دینا حرام ہے
۲۳۸	۲۶۷: باجے کسی حق اور مصلحت شرعی کے فردوں کو گالی دینا حرام ہے
۲۳۹	۲۶۸: باجے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچانا
=	۲۶۹: باجے باہمی بغض، قطع تعلقی اور بے رخی کی ممانعت
۲۴۰	۲۷۰: باجے حسد کی ممانعت
۲۴۱	۲۷۱: باجے جاسوسی (ٹوہ) اور اس آدمی کی طرح کہ جو سننے سے روکتا ہو کہ کوئی اس کی بات سنے
۲۴۲	۲۷۲: باجے بلا ضرورت مسلمانوں کے متعلق بدگمانی کی ممانعت
۲۴۲	۲۷۳: باجے مسلمانوں کی حقیر قرار دینے کی حرمت
=	۲۷۴: باجے مسلمان کی تکلیف پر خوش ہونے کی ممانعت
۲۴۳	

- ۲۷۵: باجے ظاہر شرع کے لحاظ سے جو نسب ثابت ہیں ان میں طعن حرام ہے
- ۲۷۶: باجے کھوت اور دھوکے سے منع کرنے کا بیان
- ۲۷۷: باجے دھوکے کی حرمت
- ۲۷۸: باجے عطیہ وغیرہ پر احسان جتنا منع ہے
- ۲۷۹: باجے فخر و سرکشی کی ممانعت
- ۲۸۰: باجے تین دن سے زیادہ مسلمانوں کیلئے آپس میں قطع تعلق کی حرمت کا بیان البتہ بدعت اور فسق وغیرہ کی صورت میں قطع تعلق کرنے کی اجازت کا بیان
- ۲۸۱: باجے دو آدمیوں کا تیسرے آدمی کی اجازت کے بغیر سرگوشی کرنے سے روکنے کا بیان، ہاں ضرورت کے پیش نظر اس طرح وہ دونوں گفتگو کریں کہ تیسرا آدمی ان کی بات سن نہ سکے اور یہی حکم ہے جب وہ دونوں ایسی زبان میں باتیں کریں جب یہ آدمی اس زبان کو سمجھ نہ سکے
- ۲۸۲: باجے غلام، جانور، عورت اور مرگے کو کسی شرعی سبب کے بغیر یا ادب سے زائد تکلیف دینے کی ممانعت کا بیان
- ۲۸۳: باجے تمام حیوانات کو آگ کے ساتھ عدالت دینے کی حرمت کا بیان یہاں تک کہ چوٹی بھی اس میں شامل ہے
- ۲۸۴: باجے مالدار سے حقدار کا حق طلب کرنے میں مالدار کا ٹال منول کرنا حرام ہے
- ۲۸۵: باجے اس ہدیہ کو واپس لینے کی کراہت جس کو مہوہ سبب کی طرف سے سپرد نہیں کیا ہے نیز جو بیوہ اپنی اولاد کے لیے کیا ان کے سپرد کیا یا نہ کیا اس کو بھی واپس لینے کی حرمت اور جس چیز کا صدقہ کیا ہے اس سے خریدنے کی کراہت نیز جو مال بصورت زکوٰۃ یا کفارہ وغیرہ میں نکالا ہے اس میں واپس لینے کی کراہت لیکن اگر وہ مال کسی دوسرے انسان کی طرف منتقل ہو چکا ہے تو اس سے خریدنے کا جواز ہے
- ۲۸۶: باجے یتیم کے مال کی حرمت
- ۲۸۷: باجے سود کی حرمت
- ۲۸۸: باجے ریا کاری کی حرمت
- ۲۸۹: باجے جس کسی کو ان چیزوں کے متعلق ریا کا خیال ہو جائے جو واقعہ میں ریا نہ ہو
- ۲۹۰: باجے اجنبی عورت اور خوبصورت بے ریش بچے کی طرف بغیر شرعی ضرورت دیکھنا حرام ہے
- ۲۹۱: باجے اجنبی عورت سے خلوت حرام ہے
- ۲۹۲: باجے مردوں کو عورتوں کے ساتھ اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ لباس اور حرکات و سکنات میں مشابہت حرام ہے
- ۲۹۳: باجے شیطان اور کفار کے ساتھ مشابہت ممنوع ہے
- ۲۹۴: باجے مرد و عورت ہردو کو سیاہ رنگ سے اپنے بالوں کو رنگنے کی ممانعت
- ۲۹۵: باجے سر کے بالوں کو منڈوانے سے روکنے کا بیان اور مردوں کے لیے تمام بال منڈوانے کی اجازت البتہ عورت کے لیے اجازت نہیں



- ۲۷۵: باجے ظاہر شرع کے لحاظ سے جو نسب ثابت ہیں ان میں طعن حرام ہے
- ۲۷۶: باجے کھوٹ اور دھوکے سے منع کرنے کا بیان
- ۲۷۷: باجے دھوکے کی حرمت
- ۲۷۸: باجے عطیہ وغیرہ پر احسان جتنا منع ہے
- ۲۷۹: باجے فخر و سرکشی کی ممانعت
- ۲۸۰: باجے تین دن سے زیادہ مسلمانوں کیلئے آپس میں قطع تعلق کی حرمت کا بیان البتہ بدعت اور فسق وغیرہ کی صورت میں قطع تعلق کرنے کی اجازت کا بیان
- ۲۸۱: باجے دو آدمیوں کا تیسرے آدمی کی اجازت کے بغیر سرگوشی کرنے سے روکنے کا بیان، ہاں ضرورت کے پیش نظر اس طرح وہ دونوں گفتگو کریں کہ تیسرا آدمی ان کی بات سن نہ سکے اور یہی حکم ہے جب وہ دونوں ایسی زبان میں باتیں کریں جب تیسرا آدمی اس زبان کو سمجھ نہ سکے
- ۲۸۲: باجے غلام، جانور، عورت اور بچہ کے کو کسی شرعی سبب کے بغیر یا ادب سے زائد تکلیف دینے کی ممانعت کا بیان
- ۲۸۳: باجے تمام حیوانات کو آگ کے ساتھ غناجہ دینے کی حرمت کا بیان یہاں تک کہ چوہنی بھی اس میں شامل ہے
- ۲۸۴: باجے مالدار سے حقدار کا حق طلب کرنے میں مال کا مال منول کرنا حرام ہے
- ۲۸۵: باجے اس ہدیہ کو واپس لینے کی کراہت جس کو مہوہوب کو اطراف سے سپرد نہیں کیا ہے نیز جو بہ اپنی اولاد کے لیے کیا ان کے سپرد کیا یا نہ کیا اس کو بھی واپس لینے کی حرمت ہے جس چیز کا صدقہ کیا ہے اس سے خریدنے کی کراہت نیز جو مال بصورت زکوٰۃ یا کفارہ وغیرہ میں نکالا ہے اس میں واپس لینے کی کراہت لیکن اگر وہ مال کسی دوسرے انسان کی طرف منتقل ہو چکا ہے تو اس سے خریدنے کا جواز ہے
- ۲۸۶: باجے یتیم کے مال کی حرمت
- ۲۸۷: باجے سود کی حرمت
- ۲۸۸: باجے ریا کاری کی حرمت
- ۲۸۹: باجے جس کسی کو ان چیزوں کے متعلق ریا کا خیال ہو جائے جو واقعہ میں ریا نہ ہو
- ۲۹۰: باجے اجنبی عورت اور خوبصورت بے ریش بچے کی طرف بغیر شرعی ضرورت دیکھنا حرام ہے
- ۲۹۱: باجے اجنبی عورت سے خلوت حرام ہے
- ۲۹۲: باجے مردوں کو عورتوں کے ساتھ اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ لباس اور حرکات و سکنات میں مشابہت حرام ہے
- ۲۹۳: باجے شیطان اور کفار کے ساتھ مشابہت ممنوع ہے
- ۲۹۴: باجے مرد و عورت ہردو کو سیاہ رنگ سے اپنے بالوں کو رنگنے کی ممانعت
- ۲۹۵: باجے سر کے بالوں کو مندوانے سے روکنے کا بیان اور مردوں کے لیے تمام بال مندوانے کی اجازت البتہ عورت کے لیے اجازت نہیں

- ۲۹۶: باب۱: مصنوعی بال (وگ) اور گوندنا اور دانتوں کا باریک کرنا حرام ہے
- ۲۹۷: باب۱: مرد کا داڑھی اور سر کے بالوں کو اکھاڑنا، بے ریش کا داڑھی کے بالوں کو اکھاڑنا ممنوع ہے
- ۲۹۸: باب۱: دائیں ہاتھ سے استنجاء اور شرمگاہ کا بلاغہ زچھونا مکروہ ہے
- ۲۹۹: باب۱: ایک جوتا اور موزہ پہن کر بلاغہ زچھونا مکروہ ہے اور جوتا اور موزہ بلاغہ زچھونے ہو کر پہننا مکروہ ہے
- ۳۰۰: باب۱: آگ کو سونے کے وقت جلتا ہوا چھوڑنے کی ممانعت خواہ وہ دیا ہو یا دوسری کوئی چیز
- ۳۰۱: باب۱: تکلف کی ممانعت، قول جو مشقت سے کیا جائے مگر اس میں مصلحت نہ ہو
- ۳۰۲: باب۱: میت پر نوحہ کرنا، زخماں بیٹنا، گریبان پھاڑنا، بال نوچنا اور منڈوانا، ہلاکت و تباہی کا اوہلا کرنا حرام ہے
- ۳۰۳: باب۱: کانوں، نچویوں، قیافہ شناسوں، ریلیوں اور کنکریاں اور جو پھینک کر منتر کرنے والوں، پرندہ آڑا کر بد شگونئی لینے اور اسی طرح کے دیگر لوگوں کے پاس جانے کی ممانعت
- ۳۰۴: باب۱: شگون لینے کی ممانعت
- ۳۰۵: باب۱: حیوان کی تصویر، قالین، پتھر، پڑے، درہم، پچھونا، دینار یا تکیے وغیرہ پر حرام ہے اور دیوار، چھت، پردے، پگڑی، کپڑے وغیرہ پر تصاویر بنانا حرام ہے، تمام تصاویر کو مٹانے کا حکم ہے
- ۳۰۶: باب۱: کتار کھنے کی حرمت مگر شکار، چوپائے اور مٹھے کی حفاظت کے لیے
- ۳۰۷: باب۱: سفر میں اونٹ وغیرہ جانوروں پر گھنٹی باندھنا مکروہ ہے اور سفر میں کتے اور گھنٹی کو ساتھ لے جانا بھی مکروہ ہے
- ۳۰۸: باب۱: گندگی کھانے والے اونٹ یا اونٹنی پر سواری مکروہ ہے، وہ پاک چارہ کھانے لگے تو اس کا گوشت سھرا اور کراہت سے پاک ہے
- ۳۰۹: باب۱: مسجد میں تھوکنے کی ممانعت اور اس کو ذور کرنے کا حکم جب وہ مسجد میں پڑ جائے، گندگیوں سے مسجد کو صاف سھرا رکھنے کا حکم
- ۳۱۰: باب۱: مسجد میں جھگڑا اور آواز کا بلند کرنا مکروہ ہے، اچھا طرح گرم شدہ چیز کے لیے اعلان کرنا، خرید و فروخت، اجارہ (مزدوری) وغیرہ کے معاملات بھی مکروہ ہیں
- ۳۱۱: باب۱: لسن، پیاز، گندنا (لسن نما ترکاری) وغیرہ جس کی بدبو ہو اس کو کھانے کے بعد بدبو زائل کرنے سے قبل مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے مگر کسی خاص ضرورت کی بناء پر
- ۳۱۲: باب۱: جمعہ کے دن دوران خطبہ گھنٹوں کو پیٹنے کے ساتھ ملا کر بیٹھنے کی کراہت کیونکہ اس سے نیند آئے گی اور خطبہ سننے سے محروم رہ جائے گا اور وضو ٹوٹ جانے کا بھی خدشہ ہوگا
- ۳۱۳: باب۱: جو آدمی قربانی کرنا چاہتا ہو اور عشرہ ذی الحجہ آجائے تو اسے اپنے بال و ناخن نہ کٹوانے چاہیے
- ۳۱۴: باب۱: مخلوقات کی قسم جیسے پیغمبر، کعبہ، ملائکہ، آسمان، باپ، دادا، زندگی، نوح، سر، بادشاہ کی نعمت اور فلاں فلاں مٹی یا قبر، امانت وغیرہ ممنوع ہے۔ امانت و قبر کی تو ممانعت سب سے بڑھ کر ہے
- ۳۱۵: باب۱: جھوٹی قسم جان بوجھ کر کھانے کی شدید ممانعت

- ۲۸۹ باب: ۳۱۶ جو آدمی کسی بات پر قسم اٹھائے پھر دوسری صورت میں اس سے ہستریائے تو وہ اختیار کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے یہی مستحب ہے
- ۲۹۰ باب: ۳۱۷ لغو قسمیں معاف ہیں اور اس پر کوئی کفارہ نہیں لغو قسم وہ ہے جو بلا قصد زبان پر جاری ہو مثلاً لاواللہ علی واللہ وغیرہ
- ۲۹۱ باب: ۳۱۸ خرید و فروخت میں قسمیں اٹھانا مکروہ ہے خواہ وہ سچی ہی کیوں نہ ہو
- ۲۹۰ باب: ۳۱۹ اس بات کی کراہت کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر آدمی جنت کے علاوہ اور چیز مانگے اور اس بات کی کراہت کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مانگنے والے کو مسترد کر دیا جائے
- ۲۹۲ باب: ۳۲۰ کسی سلطان کو شہنشاہ کہنا حرام ہے کیونکہ اس کا معنی بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور غیر اللہ میں یہ وصف نہیں پایا جاتا
- ۲۹۱ باب: ۳۲۱ کسی فاسق و بدعتی کو اللہ وغیرہ کے معزز القاب سے مخاطب کرنا ممنوع ہے
- ۲۹۱ باب: ۳۲۲ بخار کو گالی دینے کی کراہت
- ۲۹۳ باب: ۳۲۳ ہوا کو گالی دینے کی ممانعت اور اس کے جلنے کے وقت کیا کہنا چاہیے؟
- ۲۹۳ باب: ۳۲۴ مرنے کو گالی دینے کی کراہت
- ۲۹۳ باب: ۳۲۵ یہ کہنا ممنوع ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بلا ہوئی
- ۲۹۵ باب: ۳۲۶ کسی مسلمان کو اے کافر کہنا حرام ہے
- ۲۹۵ باب: ۳۲۷ فحش و بدکلامی کی ممانعت
- ۲۹۶ باب: ۳۲۸ گفتگو میں بناوٹ اور باچھیس کھولنا قدرت کلام ظاہر کرنے کے لیے صحیح ہے مگر کرنا اور غیر مانوس الفاظ اور اعراب کی باریکیوں وغیرہ سے عوام کو مخاطب کرنے کی کراہت
- ۲۹۷ باب: ۳۲۹ میرا نفس خبیث ہوا کہنے کی کراہت
- ۲۹۷ باب: ۳۳۰ انکو کو کرم کہنے کی کراہت
- ۲۹۸ باب: ۳۳۱ کسی آدمی کو کسی عورت کے اوصاف غرض شرعی کے علاوہ بیان کرنے کی ممانعت ہے غرض شرعی نکاح وغیرہ ہے
- ۲۹۸ باب: ۳۳۲ انسان کو یہ کہنا مکروہ ہے کہ اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے بلکہ کسے ضرور بخش دے
- ۲۹۸ باب: ۳۳۳ جو اللہ اور فلاں چاہے کہنے کی کراہت
- ۲۹۸ باب: ۳۳۴
- ۲۹۹ باب: ۳۳۵ عشاء کی نماز کے بعد گفتگو کی ممانعت
- ۳۰۰ باب: ۳۳۶ جب مرد (خاوند) عورت کو اپنے بستر پر بلائے تو عذر شرعی کے بغیر اس کے نہ جانے کی حرمت
- ۳۰۰ باب: ۳۳۷ عورت کو خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نقلی روزے رکھنا حرام ہے



- ۳۰۱ = باجے: ۳۳۸: امام سے قبل مقتدی کو اپنا سر سجدہ یا رکوع سے اٹھانے کی حرمت
- باجے: ۳۳۹: نماز میں کوکھ (پیلو) پر ہاتھ رکھنے کی حرمت
- باجے: ۳۴۰: کھانے کی دال میں خواہش ہو تو کھانا آجانے اور پیشاب و پاخانہ کی حاجت کے وقت نماز کی کراہت
- باجے: ۳۴۱: نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنے کی ممانعت
- باجے: ۳۴۲: نماز میں بلاعذر متوجہ ہونے کی کراہت
- ۳۰۲ = باجے: ۳۴۳: قبور کی طرف نماز کی ممانعت
- باجے: ۳۴۴: نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حرمت
- ۳۰۳ = باجے: ۳۴۵: جب مؤذن نماز کی اقامت کہنی شروع کرے تو مقتدی کے لیے ہر قسم کے نوافل پڑھنے مکروہ ہیں
- باجے: ۳۴۶: جمعہ کے دن کو روزے کے لیے اور اس کی رات کو قیام کے لیے خاص کرنے کی کراہت
- ۳۰۴ = باجے: ۳۴۷: روزے میں وصال کی حرمت اور وصال یہ ہے کہ دو دن یا اس سے زیادہ دنوں کا روزہ رکھے اور درمیان میں کچھ نہ کھائے پئے
- باجے: ۳۴۸: قبر پر بیٹھنے کی حرمت
- باجے: ۳۴۹: قبروں کو چونا گچ کرنے اور ان پر تعمیر کرنے کی حرمت
- ۳۰۵ = باجے: ۳۵۰: غلا کے لیے اپنے آقا سے بھاگ جانے میں شدت کی حرمت
- باجے: ۳۵۱: حدود میں سفارش کی حرمت
- ۳۰۸ = باجے: ۳۵۲: لوگوں کے راستے اور سائے اور پانی وغیرہ کے مقدمات پر پاختہ کرنے کی ممانعت
- باجے: ۳۵۳: کھڑے پانی میں پیشاب وغیرہ کرنے کی ممانعت
- باجے: ۳۵۴: والد کو اپنی اولاد کے سلسلہ میں بہہ میں ایک دوسرے پر فضیلت دینے کی کراہت
- باجے: ۳۵۵: کسی میت پر تین دن سے زیادہ عورت سوگ نہیں کر سکتی البتہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے
- ۳۰۸ = باجے: ۳۵۶: شہری کا دیہاتی کے لیے خریداری کرنا، قافلوں کو آگے جا کر ملنا اور مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اس کی منگنی پر منگنی کرنے کی حرمت مگر یہ کہ وہ اجازت دے یا رد کر دے
- ۳۰۹ = باجے: ۳۵۷: شریعت نے جب مقدمات پر مال خرچ کرنے کی اجازت دی ان کے علاوہ مقدمات پر خرچ کر کے مال کو ضائع کرنے کی حرمت
- ۳۱۰ = باجے: ۳۵۸: کسی مسلمان کی طرف ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرنے کی ممانعت خواہ مزاحاً ہو یا قصداً اور تنگی تلوار لہرانے کی ممانعت
- ۳۱۱ = باجے: ۳۵۹: مسجد سے اذان کے بعد بغیر فرضی نماز ادا کیے نکلنے کی کراہت مگر عذر کی وجہ سے جائز ہے
- باجے: ۳۶۰: بلاعذر ریحان (خوشبو) کو مسترد کرنے کی کراہت
- باجے: ۳۶۱: منہ پر تعریف کرنا اس کے لیے مکروہ ہے جس کے خود پسندی میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو جس سے خود پسندی کا

خطرہ نہ ہو اس کے حق میں جائز ہے

۳۱۲ باجے: ۳۶۲: اس شر سے فرار اختیار کرتے ہوئے نکلنے (کی کراہت) جہاں و باء واقع ہو جائے اور جہاں پہلے و باء ہو وہاں آنے کی کراہت

۳۱۶ باجے: ۳۶۳: جادو کی حرمت میں شدت (سختی) کا بیان  
باجے: ۳۶۳: قرآن مجید کو کفار کے علاقوں کی طرف لے کر سفر کرنے کی ممانعت جبکہ قرآن مجید کا دشمنوں کے ہاتھ لگ جانے کا خطرہ ہو

باجے: ۳۶۵: کھانے پینے اور دیگر استعمالات میں سونے اور چاندی کے برتنوں کو استعمال میں لانے کی حرمت

۳۱۷ باجے: ۳۶۶: مرد کو زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے کی حرمت

۳۱۸ باجے: ۳۶۷: دن سے رات تک خاموش رہنے کی ممانعت

۳۲۰ باجے: ۳۶۸: اپنے باپ کے علاوہ اور کسی طرف نسبت اور اپنے آقا کے علاوہ دوسرے کی طرف غلامی کی نسبت کرنے کی حرمت

باجے: ۳۶۹: جس بات سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہو اس کے ارتکاب سے بچنا

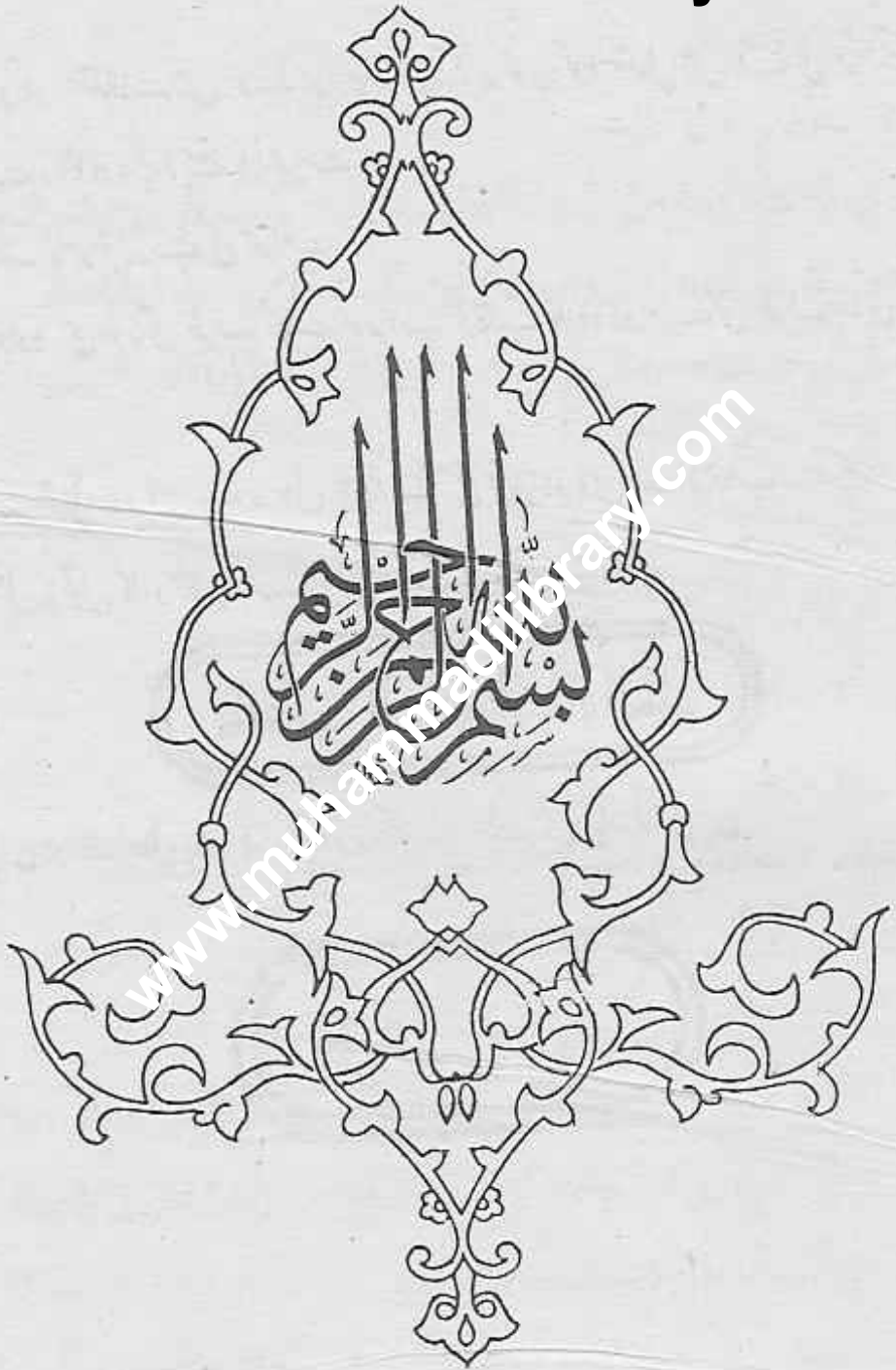
باجے: ۳۷۰: جو کسی ممنوع فعل یا قول کا ارتکاب کرے اور نہ اسے ترک کرے اور کئے؟

### کتاب الممنوعات والملح

۳۵۸

باجے: ۳۷۲: ان چیزوں کا بیان جو اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کے لیے جنت میں تیار فرمائی ہیں

تعارفِ راویان





## کِتَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

باب : سرریض کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا،  
اُس کی نماز جنازہ ادا کرنا اور اُس کے دفن میں شرکت  
اور دفن کے بعد اُس کی قبر پر کچھ دیر کُنا

۸۹۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مریض کی عیادت  
کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کی چھینک کا  
جواب دینے، تم کو پورا کرنے، مظلوم کی مدد کرنے اور دعوت  
دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے اور سلام کو پھیلانے کا حکم  
فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۸۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: (۱) سلام کا  
جواب دینا، (۲) مریض کی عیادت کرنا، (۳) جنازوں کے پیچھے  
جانا، (۴) دعوت کا قبول کرنا اور (۵) چھینکنے والے کی چھینک کا  
جواب دینا۔

۸۹۶: حضرت ابو ہریرہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے آدم کے  
بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔ وہ کہے گا۔ اے میرے  
رب میں آپ کی کس طرح عیادت کرتا، جبکہ آپ رب العالمین  
ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار

۱۴۴: بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَتَشْيِيعِ

الْمَيِّتِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَحُضُورِ  
دَفْنِهِ وَالْمَكْثِ عِنْدَ قَبْرِهِ بَعْدَ دَفْنِهِ

۸۹۴: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ  
وَتَشْيِيعِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ،  
وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْشَاءِ  
السَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۹۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى  
الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ  
الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ،  
وَتَشْيِيعُ الْعَاطِسِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۹۶: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا بَنِي آدَمَ مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدُّنِي!  
قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ  
الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا

ہوا۔ تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا۔ تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا وہ کہے گا۔ اے میرے رب میں تجھے کیسے کھلاتا جبکہ آپ رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو یقیناً اسے میرے ہاں پالیتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ کہے گا۔ اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا تو تو تمام جہانوں کا رب ہے؟ اللہ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں فلاں بندے نے پانی مانگا تو نے اس کو پانی نہیں پلایا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر تو اس کو پانی پلاتا تو یقیناً اس کو میرے ہاں پالیتا۔ (مسلم)

۸۹۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مریض کی عیادت کرو اور بھوکے کو لہا کھلاؤ اور قیدی کو رہائی دلاؤ۔“ (بخاری)

الغانی: قیدی۔

۸۹۸: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے۔ وہ واپس لوٹنے تک جنت کے تازہ پھلوں کے چننے میں مصروف رہتا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ: خورقة الجنة کیا چیز ہے؟ تو ارشاد فرمایا: اس کے تازہ پھل چننا!۔ (مسلم)

۸۹۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ مسلمان جب صبح کے وقت مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں اور اگر شام کے وقت اس کی عیادت کرتا تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں چنے ہوئے پھل ہوں گے۔ (ترمذی) اور اس نے کہا

مَرَضٍ فَلَمْ تُعِدَّهُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عِدْتَهُ لَوْجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعْتَك فَلَمْ تُطْعَمْنِي! قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أَطْعَمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اسْتَطَعْتَك عَبْدِي فَلَانَ فَلَمْ تُطْعَمَهُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوْجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتَكَ فَلَمْ تَسْقِنِي! قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَانَ فَلَمْ تَسْقِهِ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوْجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي! رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۷: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”عُودُوا الْمَرِيضَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَفُكُّوا الْعَانِي“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. ”الْعَانِي“: الْأَسِيرُ.

۸۹۸: وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ قَبْلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ”جَنَاهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۹: وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غَدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمِيتِي وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُضَيِّحَ“ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ





رحمتہ اللہ سے کہا کیا میں تم کو رسولؐ کا بتایا ہوا دم نہ کروں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ تو حضرت انسؓ نے اس طرح پڑھا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ: اے اللہ! جو لوگوں کا رب ہے، دکھ کو دور کرنے والا ہے تو شفا دینے والا ہے۔ شفا عنایت فرما۔ تیرے سوا اور کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا دے کہ بیماری کو بالکل ختم کر دے۔ (بخاری)

۹۰۴: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ عیادت کے لئے تشریف لائے تو اس طرح فرمایا: اے اللہ! تو سعد کو شفا عطا فرما۔ اے اللہ تو سعد کو شفا عطا فرما۔ اے اللہ! تو سعد کو شفا عطا فرما۔ (مسلم)

۹۰۵: حضرت ابو عبد اللہ عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے جسم میں پائی جانے والی درد کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے تم کو اپنے جسم کے درد والے مقام پر رکھو اور تین مرتبہ بسم اللہ اور سات مرتبہ اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ..... پڑھو۔ یعنی میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور پناہ میں آتا ہوں۔ اس برائی سے جو میں پاتا اور جس کا خطرہ رکھتا ہوں۔ (مسلم)

۹۰۶: حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی ایسے مریض کی تیمارداری کرے۔ جس کی موت کا وقت نہ آیا ہو۔ اس کے پاس سات مرتبہ یہ کلمات پڑھے: ”اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ.....“ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظمتوں والا اور عظمت والے عرش کا مالک ہے کہ وہ تم کو شفا دے۔ ان کلمات کے کہنے سے اللہ تعالیٰ اس مرض سے اُس کو شفا دیں گے۔ (ابوداؤد ترمذی) اور انہوں نے کہا یہ روایت صحیح ہے اور بخاری کی شرط پر ہے۔

۹۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لے گئے۔ آپ جب بھی کسی

رَحْمَةُ اللّٰهِ: ”اَلَا اُرْقِيْكَ بِرُفِيْعَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟“ قَالَ بَلٰى، قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُدْبِيبِ النَّاسِ، اَشْفِ اَنْتَ الشّٰفِي، لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۹۰۴: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ”اَللّٰهُمَّ اَشْفِ سَعْدًا“ اَللّٰهُمَّ اَشْفِ سَعْدًا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۰۵: وَعَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ شَكَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَحَمَا يَجِدُهُ فِيْ جِسْمِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ”ضَعْ يَدَكَ عَلٰى الْاِدْيِ يَا لِمَ مِنْ جِسْمِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا - وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاَحَاذِرُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۰۶: وَعَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَخْضُرْ اَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَنْ يُّشْفِيْكَ: اَلَا عَافَاہُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ“ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

۹۰۷: وَعَنْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى عَرَبِيٍّ يَّعُوذُہُ، وَكَانَ اِذَا دَخَلَ

مریض کی تیمارداری کے لئے جاتے تو فرماتے: ”کوئی بات نہیں اللہ نے چاہا تو یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔“ (بخاری) ۹۰۸: حضرت ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا ”اے محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟“ آپ نے فرمایا: ہاں! جبریل علیہ السلام نے کہا میں تمہیں دم کرتا ہوں اور اس چیز سے جو تمہیں تکلیف دینے والی ہے اور ہر نفس کے شر سے اور ہر حاسد کی آنکھ سے اللہ آپ ﷺ کو شفا دے۔ میں اللہ کا نام لے کر آپ ﷺ کو دم کرتا ہوں۔ (مسلم)

۹۰۹: حضرت ابو سعید الخدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ دونوں حضور ﷺ کے متعلق گواہی دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا تو اس کا رب اس کی تہ تیغ فرماتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ہی بڑا ہوں اور جب وہ بندہ لا الہ الا اللہ وخذہ لا شریک لہ کہتا ہے تو اللہ فرماتے ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں۔ میرا کوئی شریک نہیں اور جب وہ یوں کہتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کیلئے بادشاہی اور اسی کیلئے تعریفیں ہیں تو اللہ فرماتے ہیں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے ہی لئے بادشاہی ہے اور میرے ہی لئے تمام تعریفیں۔ جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں گناہوں سے ہٹانے اور نیکی کرنے کی طاقت اسی کی مدد سے ہے تو اللہ فرماتے ہیں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں سے ہٹانا اور نیکی کرنے کی طاقت دینا میرے ہی قبضہ میں ہے۔ آپ فرماتے جس نے بھی بیماری میں یہ کلمات کہہ لئے اور پھر وہ اسی بیماری میں مر گیا تو اس کو جہنم کی آگ نہ کھائے گی۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

باب: مریض کے گھر والوں سے مریض کے

متعلق پوچھنا مستحب ہے

۹۱۰: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

غلی من یعودہ قال: لا بأس ظہور ان شاء اللہ“ رواہ البخاری.

۹۰۸: وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان جبریل اتی النبی ﷺ فقال: ”یا مُحَمَّدُ اشکیت؟“ قال: ”نعم“ قال بسم اللہ ازیک من کل شیء یؤذیک ومن شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ازیک“ رواہ مسلم.

۹۰۹: وعن ابی سعید الخدری و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما انہما شہدا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال: ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر صدقہ ربہ فقال لا الہ الا انا وانا اکبر۔ واذ قال لا الہ الا اللہ وخذہ لا شریک لہ قال یقول: لا الہ الا انا وخذی لا شریک لی۔ واذ قال لا الہ الا اللہ لہ المملک ولہ الحمد“ قال: لا الہ الا لى الحمد ولی المملک۔ واذ قال لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ“ قال: لا الہ الا انا ولا حول ولا قوۃ الا بی۔ وكان یقول: من قالها فی مرضہ ثم مات لم تطعمہ النار“ رواہ الترمذی وقال حدیث حسن.

۱۴۶: باب استحباب سؤال اهل

المریض عن حاله

۹۱۰: عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اس بیماری کے دوران باہر نکلے جس میں آپ نے وفات پائی۔ ان سے لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن! رسول اللہ نے کیسی صبح کی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آپ نے اللہ کے فضل سے تندرستی میں صبح کی۔ (بخاری)

### باب: زندگی سے مایوس کیا دعا پڑھے؟

۹۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس حال میں سنا کہ آپ میری طرف سے سہارا لگائے ہوئے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ كَمَا اَنَّكَ غَفَرْتَ لِمَنْ يُّرْتَدُّ مِنْ دِيْنِكَ اَوْ يُّرْتَدُّ مِنْ دِيْنِكَ اَوْ يُّرْتَدُّ مِنْ دِيْنِكَ (بخاری، مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موت کے وقت دیکھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک پیالہ جس میں پانی تھا، اس میں اپنا ہاتھ داخل فرما کر اس پانی کو چہرے پر ملتے اور فرماتے: ”اے اللہ! موت کی سختیوں اور بے ہوشیوں میں میری مدد فرما۔“ (ترمذی)

### باب: بیمار کے گھر والوں

اور

خُدام کو مریض کے اس احسان

اور

تکلیفوں پر اُس کو صبر کرنے کی نصیحت کرنا

اور اس طرح قصاص وغیرہ میں قتل والے کا حکم

۹۱۳: حضرت عمران بن الحصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جبینہ قبیلہ کی ایک عورت آپ ﷺ کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئی کہ وہ زنا سے حاملہ تھی۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں

عَلِيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي وَجَعِ الْبَدَنِ تُوْفِي فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارئًا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۷: بَابُ مَا يَقُولُهُ

مَنْ آيَسَ مِنْ حَيَاتِهِ!

۹۱۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُسْتَأْمِرٌ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْحَمْنِيْ بِالرَّفِيقِ الْاَعْلَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۱۲: وَعَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِالْمَوْتِ عِنْدَهُ قَدْ خَفِيَ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يَدْخُلُ يَدُهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسُحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ: "اَللّٰهُمَّ اَعْنِيْ عَلٰى غَمْرَاتِ الْمَوْتِ وَسُكْرَاتِ الْمَوْتِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۴۸: بَابُ اسْتِحْبَابِ وَصِيَّةِ

اهْلِ الْمَرِيضِ وَمَنْ يَّخْدُمُهُ

بِالْاِحْسَانِ اِلَيْهِ وَاحْتِمَالِهِ وَالصَّبْرِ

عَلٰى مَا يَشْقُ مِنْ اَمْرِهِ وَكَذَا

الْوَصِيَّةِ بِمَنْ قُرْبَ سَبَبُ مَوْتِهِ

بِحَدِّ اَوْ قِصَاصٍ وَنَحْوِهِمَا

۹۱۳: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزَّانَا فَقَالَتْ:



حد کی مستحق ہو چکی ہوں پس وہ مجھ پر قائم فرمائیں۔ اس پر رسول اللہ نے اس کے ولی کو بلا کر کہا کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ جب وضع حمل ہو جائے تو میرے پاس لے آؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ نبی اکرم نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے کپڑوں کو اس پر مضبوطی سے باندھ دو پھر اس کی سنگساری کا حکم دیا۔ پس اس کو سنگسار کر دیا گیا۔ پھر آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھائی۔ (مسلم)

باب: مریض کا یہ کہنا بغیر کراہت کے جائز ہے

کہ میں تکلیف میں ہوں

سخت درد یا بخار ہے

ہائے میرا سر وغیرہ بشرطیکہ

سہ بے صبری اور تقدیر پر ناراضگی کے طور پر نہ ہو

۹۱۳: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کے پاس اس حال میں حاضر ہوا کہ آپ کو بخار تھا۔ میں نے آپ کے جسم مبارک پر ہاتھ لگایا اور کہا: آپ کو سخت بخار ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں مجھے بخار ہوتا ہے۔ جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۹۱۵: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سخت درد کے موقع پر میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں نے کہا درد اس حد تک پہنچ گیا ہے۔ جو آپ ﷺ دیکھ رہے ہیں اور میں مالدار ہوں اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے۔ پھر حدیث بیان کی۔ (بخاری، مسلم)

۹۱۶: قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ”ہائے! میرے سر کا درد۔“ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ میں کہتا ہوں۔ ”ہائے! میرے سر کا درد۔“ اور حدیث ذکر کی ہے۔ (بخاری)

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقْمُهُ عَلَيَّ قَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْتَهَا فَقَالَ: "أَحْسِنُ لَيْتَهَا" فَإِذَا وَصَعْتُ فَاتِنِي بِهَا" ففعل "فأمر بها النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَدَّتْ عَلَيْهَا تِيَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرَجَمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۹: بَابُ جَوَازِ قَوْلِ الْمَرِيضِ:

أَنَا وَجَعٌ أَوْ شَدِيدٌ الْوَجَعُ أَوْ

مَوْعُوكٌ أَوْ "وَأَرَأَسَاهُ" نَحْوُ

ذَلِكَ وَبَيَانَ أَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي

ذَلِكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى التَّسْحِطِ

وَإِظْهَارِ الْجَزَعِ

۹۱۴: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسَسْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعَكَا شَدِيدًا - فَقَالَ: أَجَلُ إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۱۵: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: جَاءَ نَبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُعَوِّدُنِي

مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ: بَلِّغْ بِي مَا تَرَى،

وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يُرْتَبِنِي إِلَّا ابْنَتِي وَذَكَرَ

الْحَدِيثَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۱۶: وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَأَرَأَسَاهُ فَقَالَ

النَّبِيُّ ﷺ "بَلْ أَنَا وَأَرَأَسَاهُ" وَذَكَرَ

الْحَدِيثَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

باب: فوت ہونے والے کو

لا الہ کی تلقین کرنا

۹۱۷: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد و حاکم)  
یہ صحیح سند کی حامل ہے۔

۹۱۸: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مرنے والے کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔ (مسلم)

باب: مرنے والے کی

آنکھیں بند کرتے وقت کیا کہے؟

۹۱۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ کے پاس تشریف لائے۔ جبکہ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں کو بند کر دیا۔ پھر فرمایا: ”جب روح قبض کی جاتی ہے۔ تو نگاہ اس کا پیچھا کرتی ہے۔“ پس ان کے گھر والوں میں سے کچھ لوگ زور سے رونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے نفسوں کے بارے میں خیر کی دعا کرو۔ بے شک فرشتے جو کچھ تم کہتے ہو اس پر آمین کہتے ہیں۔“ پھر فرمایا ”اے اللہ! ابی سلمہ کو بخش دے اور ہدایت والوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور پسماندگان میں اس کے پیچھے خلیفہ بن جا اور اے رب العالمین ہمیں اور ان کو بخش دے اور ان کی قبر کو وسیع فرما اور ان کی قبر میں روشنی فرما۔ (مسلم)

باب: میت کے پاس کیا کہا جائے

اور میت کے گھر والا کیا کہے؟

۹۲۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵۰: بَابُ تَلْقِينِ الْمُحْتَضِرِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۹۱۷: عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ كَانَ آخِرَ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْأَسْنَادِ.

۹۱۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۱: بَابُ مَا يَقُولُ

عِنْدَ تَغْمِيزِ الْمَيِّتِ

۹۱۹: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصْرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قَبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ" فَصَحَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ: لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَيَّ مَا تَقُولُونَ" ثُمَّ قَالَ: "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ، وَاخْلُقْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْعَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلِدِيَارِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنُورْ لَهُ فِيهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۲: بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَيِّتِ وَمَا

يَقُولُهُ مَنْ مَاتَ لَهُ مَيِّتٌ

۹۲۰: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

نے فرمایا: جب تم بیمار یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے جو تم کہتے ہو اس پر آمین کہتے ہیں۔ ام سلمہ کہتی ہیں۔ جب ابو سلمہ فوت ہوئے تو میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ابو سلمہ فوت ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یوں دعا کیا کروں: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ كَمَا اَعْتَدْتَنِيْ لِيْ بِخَشٍ اور اس کو بھی بخش اور مجھے اس سے بہتر بدل عنایت فرما۔ میں یہ کلمات پڑھتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل محمد صلی اللہ علیہ وسلم عنایت فرمادئے۔ (مسلم) مسلم نے اس کو اس طرح روایت کیا ہے جب تم مریض یا میت کے پاس جاؤ۔ شک کے الفاظ کے ساتھ روایت کیا اور ابو داؤد نے شک کے الفاظ کے بغیر روایت کی ہے۔

”الْمَيْتِ“ بلاشک۔

۹۲۱: تم ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یوں کہے: اِنَّا لِلّٰهِ..... کہ میں اللہ ہی کے ہیں اور اسی ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور اس سے بہتر بدل میری مصیبت میں مجھے عنایت فرما۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مصیبت میں اجر دیتے ہیں اور اس سے بہتر بدل عنایت فرماتے ہیں۔ ام سلمہ کہتی ہیں جب ابو سلمہ کی وفات ہوئی۔ تو میں نے اسی طرح کہا۔ جیسا رسول اللہ ﷺ نے کہا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل رسول اللہ ﷺ عنایت فرمادئے۔ (مسلم)

۹۲۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی بندے کا بیٹا فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں۔ تم نے میرے بندے کے بیٹے کو قبض کیا۔ تو وہ کہتے ہیں۔ جی ہاں! پھر اللہ فرماتے ہیں۔ تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کیا۔ وہ کہتے ہیں۔ جی ہاں!

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ”اِذَا حَضَرْتُمْ الْمَرِيضَ اَوْ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلٰى مَا تَقُولُونَ قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ اَبُو سَلَمَةَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ“ قَالَ: ”قَوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَلَدِيْ وَاعْقِبِيْ مِنْهُ عُقْبِيْ حَسَنَةً“ فَقُلْتُ: فَاَعْقَبَنِي اللّٰهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِّيْ مِنْهُ: مُحَمَّدًا ﷺ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ هَكَذَا: ”اِذَا حَضَرَ الْمَرِيضَ اَوْ الْمَيِّتَ“ عَلٰى الشُّكِّ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ.

”الْمَيْتِ“ بلاشک۔

۹۲۱: وَعَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ”مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاَنَا اِلَيْهِ رَاَجِعُونَ: اَللّٰهُمَّ اَوْجِرْنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا: اَلَا اَجْرُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مُصِيبَتِهِ وَاخْلِفْ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ: فَلَمَّا تَوَفَّيْ اَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ كَمَا اَمَرَنِيْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْلَفَ اللّٰهُ لِيْ خَيْرًا مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۲۲: وَعَنْ اَبِيْ مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهِ: قَبِضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيَقُولُ قَبِضْتُمْ ثَمَرَةً فَوَادَهُ؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ- فَيَقُولُ: فَمَا ذَا قَالَ

اللہ فرماتے ہیں میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لئے ایک گھر بنا دو جنت میں اور اس کا نام ”بیت الحمد“ رکھ دو۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۹۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے اس بندے کے لئے میرے ہاں ہی بدلہ ہے جس کی میں دنیا کی سب سے زیادہ پسندیدہ چیز لے لوں۔ پھر وہ اس پر ثواب کی نیت کر لے کہ میں اس کو جنت دوں۔ (بخاری)

۹۲۳: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی بیٹیوں میں سے ایک نے پیغام بھیج کر بلوایا اور آپ کو اسی پیغام لائے کہ ان کا بچہ یا بیٹا قریب المرگ ہے۔ آپ ﷺ نے پیغام لانے والے کو فرمایا: تم اس کے پاس واپس جاؤ اور ان کو یوں کہو: ”اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی الْاَسْمَہُ کہ بے شک اللہ ہی کے لئے ہے جو اس نے لیا اور اسی کے لئے ہے جو اس نے دیا۔ ہر ایک چیز کا اسی کے ہاں ایک وقت مقررہ ہے، پھر اس کو یہ بھی کہہ دو کہ وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے اور پوری روایت ذکر کی۔ (بخاری و مسلم)

باب: میت پر رونے کا جواز مگر

اس میں نوحہ و بین نہ ہو

امام نووی فرماتے ہیں کہ نوحہ حرام ہے۔ کتاب النہی میں باب آئے گا ان شاء اللہ۔ رونے کی ممانعت میں احادیث وارد ہیں اور میت کو اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ ایسی روایت کی تاویل کی گئی ہے اور ان کو میت کی پسندیدگی پر محمول کیا۔ واقعہ ممانعت اس رونے کے متعلق ہے جس میں بین یا نوحہ ہو اور رونے کا جواز ان دونوں باتوں سے خالی ہونے کی صورت میں ہے۔ اس پر

عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: حَمْدُكَ وَاسْتِرْجَاعُ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: اَبْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۹۲۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبِضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ أَحْسَبُهُ إِلَّا الْجَنَّةَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۹۲۴: وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُرْسِلَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ تَدْعُوهُ وَتُخْبِرُهُ أَنَّ صَبِيًّا لَهَا - أَوْ ابْنًا - فِي الْمَمُوتِ فَقَالَ لِلرَّسُولِ: ارْجِعْ إِلَيْهَا فَاخْبِرْهَا أَنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَمَرَّهَا فَلْتَضْمِرُ وَالتَّحْتَسِبُ“ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۲: بَابُ جَوَازِ الْبُكَاءِ عَلَيَّ

الْمَيِّتِ بِغَيْرِ نَذْبٍ وَلَا نِيَاحَةٍ

أَمَّا النِّيَاحَةُ حَرَامٌ وَسَيَاتِي فِيهَا بَابٌ فِي كِتَابِ النَّهْيِ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى - وَأَمَّا الْبُكَاءُ فَجَاءَتْ أَحَادِيثُ بِالنَّهْيِ عَنْهُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ، وَهِيَ مُتَاوَلَةٌ أَوْ مَحْمُولَةٌ عَلَيَّ مِنْ أَوْصِي بِهِ، وَالنَّهْيُ إِنَّمَا هُوَ عَنِ الْبُكَاءِ الَّذِي فِيهِ نَذْبٌ أَوْ نِيَاحَةٌ



بہت سی احادیث دلالت کرتی ہیں۔

وَالدَّلِيلُ عَلَى جَوَازِ الْبُكَاءِ بِغَيْرِ نَدْبٍ وَلَا نِيَاحَةٍ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا :

۹۲۵: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن عبادہ کی عیادت کی۔ جب کہ آپ ﷺ کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم تھے، پس رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے رونے کو دیکھا۔ تو وہ بھی رو دیئے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اچھی طرح سنو۔ بے شک اللہ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم سے عذاب نہیں دیتے لیکن اس کی وجہ سے عذاب دیتے یا رحم کرتے ہیں اور اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔ (بخاری، مسلم)

۹۲۵: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَمَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ بُكَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَكَوْا - فَقَالَ: "أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِمَنْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِمَا أَوْ بِرَحْمٍ" وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۲۶: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کا نواسہ لایا گیا جو موت کے قریب تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس پر سعد نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے۔ جس کہ اللہ نے اپنے بندوں کے دل میں رکھا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۹۲۶: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ إِلَيْهِ ابْنُ ابْنَتِهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ تَعَالَى فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے ابراہیم کے پاس تشریف لائے۔ جب کہ وہ جاں کنی کی حالت میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے تو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (روتے ہیں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن عوف! یہ رحمت ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری مرتبہ رو پڑے اور فرمایا "بے شک آنکھ آنسو بہاتی ہے جس سے دل غمگین ہوتا ہے اور ہم وہی کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہو۔"

۹۲۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى ابْنِ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَحُودُ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَدْرِفَانِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: "يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ" ثُمَّ اتَّبَعَهَا بِأُخْرَى، فَقَالَ: "إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَفْسٌ إِلَّا مَا يُرْضَى رَبَّنَا، وَإِنَّا لَفِرَاقُكَ يَا إِبْرَاهِيمَ"

بے شک تیری جدائی پر اے ابراہیم! ہم غم زدہ ہیں۔ (بخاری) اور مسلم نے اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔

اور اس سلسلے میں بہت سی احادیث صحیح ہیں جو مشہور ہیں۔

باب: میت کی ناپسندیدہ چیز دیکھ کر

زبان کو اس کے بیان سے روکنا

۹۲۸: حضرت ابو رافع اسلم جو رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی میت کو غسل دیا پھر اس کے کسی عیب کو چھپایا تو اللہ تعالیٰ اس کو چالیس مرتبہ معاف فرمائیں گے۔ حاکم نے اس کو روایت کیا ہے اور کہا مسلم کی شرط پر یہ صحیح ہے۔

باب: میت پر نماز پڑھنا اور اس کے جنازے کے ساتھ

چلنا، اس کی فضیلت پہلے گزری اور عورتوں کا جنازہ کے

ساتھ جانے کی کراہت

جنازے کے ساتھ چلنے کی فضیلت کا بیان گزر گیا ہے۔

۹۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ”جو آدمی جنازے پر اس کی نماز پڑھے جانے تک حاضر رہا۔ اس کے لئے ایک قیراط اجر ہے اور جو دفن تک موجود رہا اس کے لئے دو قیراط۔“ آپ سے عرض کیا گیا قیراط کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو بڑے پہاڑوں کے برابر۔“ (بخاری، مسلم)

۹۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ایمان اور ثواب کی نیت سے جائے گا اور نماز پڑھنے اور دفن سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہے گا۔ اس کو دو قیراط اجر ملے گا۔ ہر قیراط احد کے برابر ہے اور جس نے نماز پڑھی اور

لَمْ حَزُوْنُوْنَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ“ وَرَوَى بَعْضُهُ مُسْلِمٌ - وَالْأَحَادِيثُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

۱۵۴: بَابُ الْكُفِّ عَنِ مِمَّا يَرَى مِنَ

الْمِيْتِ مِنْ مَّكْرُوْهِ

۹۲۸: عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَسْلَمَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ”مَنْ غَسَلَ مِيْتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غَفْرَةَ اللّٰهِ لَهُ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً“ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۵۵: بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمِيْتِ

وَتَشْيِيْعِهِ وَحُضُوْرٍ دَفْنِهِ وَكَرَاهَةِ

اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

وَقَدْ سَبَقَ فَضْلُ التَّشْيِيْعِ

۹۲۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ”مَنْ شَهِدَ الْجَنَائِزَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيْرَاطَانِ“ قِيْلَ: وَمَا الْقِيْرَاطَانِ؟ قَالَ: ”مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۳۰: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ”مَنْ اتَّبَعَ جَنَائِزَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَانَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ“ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ

دفن سے پہلے لوٹ آیا۔ تو وہ ایک قیراط لے کر لوٹا۔

قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ رَوَاهُ  
الْبُخَارِيُّ.

(بخاری)

۹۳۱: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے روکا گیا لیکن ہم پر اس سلسلے میں سختی نہیں کی گئی۔ (بخاری، مسلم) مراد اس سے یہ ہے کہ یہ ممانعت اس شدت سے نہیں کی گئی جس طرح کہ محرمات سے روکنے میں کی جاتی ہے۔

۹۳۱: وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ: نُهَيْتُنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ  
عَلَيْنَا "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ": وَلَمْ يُشَدَّدْ فِي  
النَّهْيِ كَمَا يُشَدَّدُ فِي الْمُحْرَمَاتِ.

باب: جنازہ پڑھنے والوں کا زیادہ تعداد میں ہونا

۱۵۶: بَابُ اسْتِحْبَابِ تَكْثِيرِ

مستحب ہے اور ان کی صفوں کا تین یا تین سے

الْمُصَلِّينَ عَلَى جَنَازَةٍ وَجَعَلَ

زیادہ ہونے کی پسندیدگی

صُفُوفِهِمْ ثَلَاثَةً فَأَنَّ

۹۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس مسلمان میت کا مسلمانوں کی اتنی تعداد جو سو تک پہنچ جائے۔ وہ نماز ادا کریں اور اس کے لئے سفارش کریں۔ تو ان کی سفارش ہمارا کی جاتی ہے۔ (مسلم)

۹۳۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي  
عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةَ كُلِّهُمْ  
يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۳۳: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ماتے سنا کہ جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے جنازہ پر چالیس آدمی ایسے ہوں جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول فرماتے ہیں۔ (مسلم)

۹۳۳: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "مَا مِنْ  
رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَيْهِ جَنَازَتُهُ  
أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا  
شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۳۴: حضرت مرثد بن عبد اللہ الیزنی کہتے ہیں کہ مالک بن ہمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی میت پر نماز ادا کرنے لگتے۔ پھر لوگوں کو تھوڑی تعداد میں پاتے تو ان کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے۔ پھر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کے جنازہ میں تین صفیں بن جائیں تو اس نے خود

۹۳۴: وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ:  
كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا  
صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهَا  
جَزَائِمٌ عَلَيْهَا ثَلَاثَةٌ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةٌ  
صُفُوفٍ فَقَدْ أَرْجَبَ" رَوَاهُ أَبُو ذَرْدُ

پر جنت کو واجب کر لیا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

وَالْتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حدیث حسن ہے۔

باب: نمازِ جنازہ میں

کیا پڑھا جائے؟

جنازہ میں چار تکبیرات کہے۔ پہلی تکبیر کے بعد اَعُوذُ بِاللّٰهِ پڑھے پھر فاتحۃ الكتاب پڑھے۔ پھر دوسری تکبیر کہہ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اس طرح پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلُ يَهْدِيكَ يَوْمَ كَمَلْتَ حَمِيْمَةً مَّجِيْدَةً تَكْ بِرُحْمَةٍ اَوْ اَسْطَرِحَ نَهْ كَبِهْ جَسْ طَرَحْ عَوَامِ كِي اَكْثَرِيْتْ كَرْتِيْ يَعْْنِيْ ﴿اِنَّ السَّلٰةَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ﴾ نہ پڑھے۔ اگر اس نے اس آیت پر اکتفاء کیا تو اس کی نماز صحیح نہ ہوگی۔ پھر تیسری تکبیر کہے اور میت کے لئے دعا کرے اور مسلمانوں کے لئے جس کے سلسلہ کی احادیث ہم عنقریب ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ پھر چوتھی تکبیر کہے اور یہ دعا کرے۔ بہتر دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اٰخِرَةَ وَلَا تَقْتِنَا بَعْدَهُ وَاعْفِرْ لَنَا وَلِهْ اَوْرِ بَهْتَرَاتِ يَهْ كَبِهْ كَهْ چوتھی تکبیر میں لمبی دعا کرے۔ جیسا کہ حدیث میں ابن ابی اوفی جو باب میں آ رہی ہے مذکور ہے۔ عام لوگوں کی طرح نہ کہے۔ تیسری تکبیر کے بعد مسنون دعائیں جو منقول ہیں۔ ان میں سے ہم ذکر کر رہے ہیں۔ (دعا تیسری تکبیر کے بعد ہے نہ کہ چوتھی کے بعد جیسا کہ احادیث آ رہی ہیں)۔

۹۳۵: حضرت ابو عبد الرحمن بن عوف ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔ مجھے آپ کی وہ دعا یاد ہے کہ آپ اسی طرح فرما رہے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهْ ..... وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ "کہ اے اللہ! اس کو بخش دے اس پر رحم فرما، اس کو عذاب سے امن دے، معاف فرما، اس کی اچھی مہمانی فرما، اس کے داخلے کی جگہ وسیع فرما اور اس کو پانی برف اور

۱۵۷: بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ

الْجَنَازَةِ

يُكَبِّرُ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ : يَتَعَوَّذُ بَعْدَ الْاَوْلٰى  
'ثُمَّ يَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ 'ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّانِيَةَ 'ثُمَّ  
يُصَلِّيْ عَلٰی النَّبِيِّ ﷺ فَيَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ . وَالْاَفْضَلُ  
اَنْ يُتَمَمَّهُ بِقَوْلِهِ : كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی  
اِبْرٰهِيْمَ - اِلٰى قَوْلِهِ - حَمِيْمَةً مَّجِيْدَةً - وَلَا  
يَقُوْلُ مَا يَفْعَلُهُ كَثِيْرٌ مِنَ الْعَوَامِّ مِنْ قِرَاءَتِهِمْ  
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ الْاَيَّةُ -  
فَاِنَّهٗ لَا تَصِحُّ صَلَوَتُهٗ اِذَا اَقْتَصَرَ عَلَيْهِ  
يُكَبِّرُ الثَّلَاثَةَ وَيَدْعُوْا لِلْمَيِّتِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ  
بِمَا سَنَدُ كُرُّهُ مِنَ الْاَحَادِيْثِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ  
تَعَالٰى 'ثُمَّ يُكَبِّرُ الرَّابِعَةَ وَيَدْعُوْا - وَمَنْ  
اَحْسَنِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اٰخِرَةَ وَلَا تَقْتِنَا  
بَعْدَهُ وَاعْفِرْ لَنَا وَلِهْ وَالْمُخْتَارُ اَنَّهُ يُطَوَّلُ  
الدُّعَاءُ فِي الرَّابِعَةِ خِلَافَ مَا يَعْتَادُهٗ اَكْثَرُ  
النَّاسِ : لِحَدِيْثِ ابْنِ اَوْفِي الَّذِي  
سَنَدُ كُرُّهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى - وَاَمَّا الْاَدْعِيَةُ  
الْمَأْتُوْرَةُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ الثَّلَاثَةِ فَمِنْهَا :

۹۳۵: عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَوْفِ ابْنِ  
مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّيْتُ رَسُوْلَ  
اللّٰهِ ﷺ عَلٰی جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ  
وَهُوَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَاَرْحَمْهُ وَعَافِهٖ  
وَاعْفُ عَنْهُ 'وَاحْرِمْ نَزْلَهٗ 'وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ  
وَاعْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلْحِجِ وَالتَّبَرْدِ 'وَنَقِّهِ مِنْ



اولوں سے صاف کر دے۔ اس کو غلطیوں سے پاک فرما جس طرح سفید کپڑے کو تو میل کچیل سے صاف کرتا ہے اور اس کے گھر سے بہتر گھر اس کو عنایت فرما اور گھر والوں سے بہتر گھر والے عنایت فرما اور بیوی سے بہتر بیوی عنایت فرمایا اور اس کو جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر سے پناہ میں رکھ اور آگ کے عذاب سے بچا۔“ میں نے یہ تمنا کی کہ میں ہی وہ میت ہوتا۔ (مسلم)

۹۳۶: حضرت ابو ہریرہ اور ابو قتادہ اور ابو ابراہیم الأشہلی نے اپنے والد سے بیان کیا اور ان کے والد صحابی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک جنازے پر نماز پڑھی اور یوں دعا کی: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرْنَا وَأَنْتَانَا، وَشَاهِدِنَا وَعَايِنَا، اللَّهُمَّ مِنْ أَحْيَيْنَا مَنَا فَاحِيهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مَنَا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ، اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنْنَا بَعْدَهُ. ”اے اللہ ہمارے زندہ اور مرد و بخش دے، چھوٹے اور بڑے مرد و عورت، موجود اور غائب، سب کو بخش دے، اے اللہ جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھ اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو ہم میں سے وفات دے۔ اس کو ایمان پر فوت فرما، اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد آزمائش میں نہ ڈال۔ ترمذی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور الأشہلی کی روایت سے اور ابو داؤد نے ابو ہریرہ اور ابو قتادہ کی روایت سے نقل کیا ہے۔ حاکم نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ ترمذی نے کہا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس حدیث کی صحیح روایت الأشہلی والی ہے اور کہا کہ اس باب میں سب سے زیادہ صحیح حدیث عوف بن مالک کی ہے۔

۹۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ”جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لئے اخلاص سے دعا کرو۔“

الْحَطَّايَا كَمَا نَقَّيْتَ التُّوبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَابْدَلْتَهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَرَوْجًا خَيْرًا مِنْ رَوْجِهِ وَأَذْلَجْتَهُ الْجَنَّةَ، وَأَعَدْتَهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ السَّارِ حَتَّى تَمَيِّتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۳۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي اِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ - وَأَبُوهُ صَحَابِيُّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ: "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرْنَا وَأَنْتَانَا، وَشَاهِدِنَا وَعَايِنَا، اللَّهُمَّ مِنْ أَحْيَيْنَا مَنَا فَاحِيهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مَنَا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ، اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنْنَا بَعْدَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ رَوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْأَشْهَلِيِّ، وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مِنْ رَوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ - قَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، قَالَ التِّرْمِذِيُّ: قَالَ الْبُخَارِيُّ: أَصَحُّ رَوَايَاتِ هَذَا الْحَدِيثِ رَوَايَةُ الْأَشْهَلِيِّ - قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَأَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ.

۹۳۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ

(ابوداؤد)

۹۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جنازہ کی نماز میں یہ دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا ..... فَاغْفِرْ لَهَا ” اے اللہ تو سب کا رب ہے تو نے اس کو پیدا فرمایا تو نے اسے اسلام میں ہدایت دی تو نے ہی اس کی روح قبض کی تو ہی اس کی پوشیدہ اور ظاہر حالت کو جانتا ہے ہم اس کے سفارشی بن کے آئے ہیں۔ پس تو اس کو بخش دے۔ (ابوداؤد)

۹۳۹: حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ میں نے آپ کو یہ کہتے سنا: اَللّٰهُمَّ اِنْ ..... الرَّحِيْمُ ” اے اللہ! فلاں ابن فلاں تیری ذمہ داری میں ہے اور تیرے پڑوس کا بٹاہ میں ہے۔ پس اس کی قبر کو آزمائش اور آگ کے عذاب سے بچا۔ آپ وعدے کو پورا کرنے والے اور تعریفوں والے ہیں۔ اے اللہ! اس کو بخش دے اور رحم فرما۔ بے شک آپ بخشنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔ (ابوداؤد)

۹۴۰: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے جنازے پڑھ کر تکبیریں کہیں، چوتھی تکبیر کے بعد اتنی دیر کے کہ جتنا دو تکبیروں کے درمیان رکتے ہیں اور بیٹی کے لئے استغفار اور دعا کرتے رہے پھر نماز کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے چار تکبیریں کہیں پھر تھوڑی دیر کے لئے رکے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ پانچویں تکبیر کہیں گے۔ پھر انہوں نے اپنی دائیں اور بائیں سلام کیا۔ پھر جب واپس لوٹے، ہم نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا میں تمہارے سامنے اس میں اضافہ نہیں کرتا۔ جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا یا اس طرح کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔ حاکم نے کہا

فَاخْلَصُوا لَه الدُّعَاءَ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۹۳۸: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ ”اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا“ وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعِلَاقَتِهَا وَقَدْ جُنَّاكَ شَفَعَاءَ لَهَا فَاغْفِرْ لَهَا“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۹۳۹: وَعَنْ وَاِثْلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمَسْلُومِيْنَ فَمَسَمَعْتُهُ يَقُوْلُ: ”اللّٰهُمَّ اِنْ فُلَانٌ بَنُ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحُبْلٍ جَوَارِكٍ فَبِهِ فِتْنَةٌ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ“ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَه وَاَرْحَمْه اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۹۴۰: وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي اَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةِ ابْنَةٍ لَه اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ فَمَقَامَ بَعْدِ الرَّابِعَةِ كَقَدْرٍ مَا بَيْنَ لَتَكْبِيْرَتَيْنِ يَسْتَغْفِرُ لَهَا وَيَدْعُوْا ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ هَكَذَا وَفِي رِوَايَةٍ: ”كَبَّرَ اَرْبَعًا فَمَكَثَ سَاعَةً حَتَّى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيَكْبِرُ خَمْسًا ثُمَّ سَلِمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ - فَلَمَّا اَنْصَرَفَ قُلْنَا لَه: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: اِنِّي لَا اَزِيْدُكُمْ عَلَى مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ“ اَوْ هَكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ:

یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث صحیح۔

باب: جنازہ کو جلد لے جانا

۹۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنازہ میں جلدی کرو اس لئے کہ اگر وہ نیک ہوگا تو ایک نیکی ہے جس کی طرف تم اس کو بڑھا رہے ہو اور اگر وہ اس کے علاوہ ہے تو ایک برائی ہے جس کو تم اپنی گردنوں سے اتار لو گے۔“

(بخاری و مسلم)

۹۳۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ”جب چار پائی رکھ دی جائے اور لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھالیں“ اگر وہ میت نیک ہے تو اس کی ہڈیاں کھتی ہے مجھے آگے بڑھاؤ اور اگر وہ بری ہے تو کھتی ہے: ہائے فوس! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز کو انسان کے ہر چیز سنتی ہے۔ اگر انسان سن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔“

(بخاری)

باب: میت کے قرض کی ادائیگی میں جلدی کرنا

اور اس کے کفن دفن میں عجلت کرنا، مگر یہ کہ اس کی موت اچانک ہوئی ہو تو موت کا یقین ہونے تک چھوڑ دیں گے

۹۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن کی جان اس کے قرضے کے سبب لٹکتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کو اس کی طرف سے ادا نہ کر دیا جائے۔“ ترمذی یہ حدیث حسن ہے۔

۹۳۴: حضرت حصین بن دوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ طلحہ بن

۱۵۸: بَابُ الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

۹۴۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تَقْدُمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ سَوِيًّا ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "فَخَيْرٌ تَقْدُمُونَهَا عَلَيْهِ".

۹۴۲: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ "إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرَّجُلُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدُمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا: يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ" وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَبَقَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۹: بَابُ تَعْجِيلِ قَضَاءِ الدَّيْنِ

عَنِ الْمَيِّتِ وَالْمُبَادَرَةِ إِلَى تَجْهِيزِهِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ "فَجَاءَةً" فَيُتْرَكَ حَتَّى يُتَيَقَّنَ مَوْتُهُ

۹۴۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۹۴۴: وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ دَوْحٍ رَضِيَ اللَّهُ

البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا: میرا خیال یہ ہے کہ طلحہ میں موت کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ پس مجھے ان کی اطلاع دینا اور ان کو جلد دفن کا کہا۔ اس لئے کہ کسی مسلمان میت کے لئے مناسب نہیں کہ اس کو اس کے گھر والوں کے درمیان روکا جائے۔ (ابوداؤد)

### باب: قبر کے پاس نصیحت

۹۳۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بقیع الغرقد کے قبرستان میں ایک جنازے کے ساتھ شریک تھے۔ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ آپ ﷺ نے سر جھکا اور چھڑی سے زمین کو کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے زرخ یا جنت کا ٹھکانہ لکھا جا چکا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم اپنے لکھے ہوئے پھر بھروسہ نہ کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں عمل کیے جاؤ ہر ایک کو وہی عمل میسر ہوگا جس کے لئے وہ پیدا ہوا اور پوری حدیث بان کی۔ (بخاری و مسلم)

### باب: دفن کے بعد میت کے لئے دُعا کرنا

اور اُس کی قبر کے پاس دُعا و استغفار و قراءت

کے لئے کچھ دیر بیٹھنا

۹۳۶: حضرت ابو عمروؓ بعض نے کہا ابو عبد اللہؓ بعض نے کہا ابویلیؓ۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جب میت کو دفن سے فارغ ہو جاتے، قبر پر ٹھہر جاتے اور فرماتے: ”اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور ثابت قدمی کی دعا کرو پس اس سے سوال ہوگا۔“ (ابوداؤد)

عَنْهُ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّ بِقَبْرِ فَاتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوذُهُ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَرَى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَّثَ فِيهِ الْمَوْتُ فَادْنُونِي بِهِ وَعَجِّلُوا بِهِ فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِجَنِيْفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تَحْبُسَ بَيْنَ ظَهْرَانِي أَهْلِيهِ“  
رواهُ أَبُو دَاوُدَ .

### ۱۶: بَابُ الْمَوْعِظَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ

۹۴۵: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاتَانَا رَأْسُ اللَّهِ ﷺ فَقَعَدْنَا وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مَخَضَرَةٌ فَكَسَّ وَجَعَلَ يَنْكُثُ بِمَخَضَرَتِهِ - ثُمَّ قَالَ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ" فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَتَكَلَّمُ عَلَى كِتَابِنَا؟ فَقَالَ: "اعْمَلُوا" فَكُلُّ مُسَرَّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ" وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

### ۱۶۱: بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ دَفْنِهِ

وَالْقُعُودِ عِنْدَ قَبْرِهِ سَاعَةً لِلدُّعَاءِ لَهُ

وَالِاسْتِغْفَارِ وَالْقِرَاءَةِ

۹۴۶: عَنْ أَبِي عَمْرٍو - وَقِيلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقِيلَ أَبُو لَيْسَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَّغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ: "اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُّوا لَهُ التَّشْيِيتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ"  
رواهُ أَبُو دَاوُدَ .



۹۴۷: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم مجھے دفن کر چکو تو میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرو جتنی دیر میں ایک اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے۔ تاکہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اللہ کے قاصدوں کو کیا جواب دوں۔ (مسلم)

یہ حدیث تفصیل کے ساتھ گذری۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قبر کے پاس قرآن کا کچھ حصہ پڑھا جائے۔ یا اگر سارا ہی قرآن پڑھے تو زیادہ مناسب ہے۔

باب: میت کی طرف سے  
صدقہ کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”وہ جو لوگ جو ان کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں: اے رب ہمارے ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جنہوں نے ایمان لایا ہم سے پہلے کی“۔ (حشر)

۹۴۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ ”بے شک میری والدہ اچانک وفات پا گئی میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کرتیں۔ کیا اس کو اجر ملے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کر دوں؟ فرمایا ”ہاں“۔ (بخاری و مسلم)

۹۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: ”جب کوئی انسان مر جاتا ہے تو اس کے سارے عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین: (۱) صدقہ جاریہ، (۲) وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہو (۳) نیک لڑکا (اولاد) جو اس کے لئے دعا کرتا ہو“۔ (مسلم)

باب: لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

۹۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا گذرا ایک

۹۴۷: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا دَفَنْتُمُونِي فَأَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جُرُورٌ وَيُقَسَّمْ لَحْمُهَا حَتَّى اسْتَأْنَسَ بِكُمْ وَأَعْلَمَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

وَقَدْ سَبَقَ بِطَوْلِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يُقْرَأَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ، وَإِنْ حَتَمُوا الْقُرْآنَ كُلَّهُ كَانَ حَسَنًا.

۱۶۳: بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ  
وَالدُّعَاءِ لَهُ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ: رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾ [الحشر: ۱۰]

۹۴۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمَّيْ أَمَلْتُ نَفْسَهَا وَأَرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقْتُ، فَهَلْ لَنَا مِنْ أَجْرٍ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۴۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۳: بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

۹۵۰: عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرُّوا

جتازے کے پاس سے ہوا۔ انہوں نے اس کی اچھی تعریف کی۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ”واجب ہوگئی“ پھر دوسرے جتازے کے پاس سے ان کا گزر ہوا۔ انہوں نے (لوگوں نے) اس کی بری تعریف کی۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ”واجب ہوگئی“ عمرو بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپؐ نے فرمایا جس کی تم نے اچھی تعریف کی تو اس کے لئے جنت اور جس کی تم نے بری تعریف کی تو اس کے لئے جہنم واجب ہوئی تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ (بخاری، مسلم)

۹۵۱: ابوالاسود کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں آیا تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ پس ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں کی طرف سے اس کے متعلق اچھے کلمات کہے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی بری تعریف کی۔ پس عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی مذمت کی۔ پس عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: واجب ہوگئی۔ ابوالاسود کہتے ہیں میں نے کہا: اے امیر المؤمنین کیا چیز واجب ہوئی؟ فرمایا: میں نے اسی طرح کہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے متعلق چار آدمی بھلائی کی کوئی چیز دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمادیتے ہیں۔ پھر ہم نے کہا اور تین؟ تو فرمایا تین بھی۔ پھر ہم نے کہا اور دو؟ تو فرمایا دو بھی۔ پھر ہم نے ایک کے متعلق سوال نہ کیا۔ (بخاری)

باب: اُس شخص کی فضیلت جس کے

چھوٹے بچے فوت ہو جائیں

۹۵۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کو ان بچوں کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا۔“ (بخاری، مسلم)

بِحَنَازَةٍ فَاتُّنُوا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”وَجِبَتْ“ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَاتُّنُوا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”وَجِبَتْ“ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا وَجِبَتْ؟ فَقَالَ: ”هَذَا أَتَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ“ وَهَذَا أَتَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجِبَتْ لَهُ النَّارُ“ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۵۱: وَعَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَمِعْتُ بِهِمْ حَنَازَةً فَاتُّنَى عَلَيَّ صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ: وَجِبَتْ لَكُمْ مَرًّا بِأُخْرَى فَاتُّنَى عَلَيَّ صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ: وَجِبَتْ لَكُمْ مَرًّا بِالثَّلَاثَةِ فَاتُّنَى عَلَيَّ صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ: وَجِبَتْ لَكُمْ أَبُو الْأَسْوَدِ: فَقُلْتُ: وَمَا وَجِبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ“ فَقُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: ”وَوَثَلَاثَةٌ“ فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ”وَاثْنَانِ“ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۴: بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ

لَهُ أَوْلَادٌ صِغَارٌ

۹۵۲: عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَنْلِقُوا الْجَنَّةَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مؤمن کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ مگر صرف قسم پوری کرنے کے لئے۔ (بخاری، مسلم)

تَحِلَّةُ الْقَسَمِ: مراد اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾۔

وَرُؤُودُ: پل صراط سے گزرنے کو کہتے ہیں۔ یہ پل جہنم پر رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے عافیت میں رکھے۔

۹۵۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد تو آپ کی باتیں لے گئے۔ پس آپ نے اپنی ذات کا ایک دن ہمارے لئے مقرر فرمادیں۔ جس میں آپ ہمیں تعلیم دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم دی۔ آپ نے فرمایا: تم فلاں فلاں جمع ہو جاؤ۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو وہ علم سکھایا جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا تھا۔ پھر فرمایا: تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں۔ وہ اس کے لئے آگ کے درمیان پردہ بن جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا۔ دو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور دو بھی۔ (بخاری و مسلم)

باب: ظالموں کی قبور اور ان کے تباہ شدہ مقامات سے گزرتے ہوئے رونے اور خوف کی کیفیت اور اس سے غفلت میں مبتلا ہونے سے پرہیز کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف احتیاج کا اظہار

۹۵۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فرمایا: جنب

۹۵۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَا تَمْسُهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَتَحِلَّةُ الْقَسَمِ" قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: "وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا" وَالْوَرُودُ: هُوَ الْعُبُورُ عَلَى الصِّرَاطِ وَهُوَ جَسْرٌ مُنْصُوبٌ عَلَى ظَهْرِ جَهَنَّمَ عَافَانَا اللَّهُ مِنْهَا.

۹۵۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ أَمْرًاةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَأَجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تَعَلَّمْنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ، قَالَ: اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، فَاجْتَمِعْنَ، فَأَتَاهُنَّ النَّبِيُّ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَمْرًاةٍ تَقْدِمُ ثَلَاثَةَ مِنَ الْوَلَدِ إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتْ أَمْرًاةٌ: وَائْتِنِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "وَائْتِنِينَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵: بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ عِنْدَ الْمُرُورِ بِقُبُورِ الظَّالِمِينَ مَصَارِعِهِمْ وَأَظْهَارِ الْإِفْتِقَارِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَالتَّحْذِيرِ مِنَ الْغَفْلَةِ عَنِ ذَلِكَ

۹۵۵: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ - يَعْنِي لَمَّا

کہ وہ حجر کے مقام پر پہنچے۔ ”یہ قوم شمود کا علاقہ ہے۔“ تم ان معذب قوموں کے علاقوں میں داخل نہ ہو۔ مگر یہ کہ تم رو رہے ہو۔ اگر تم رونے والے نہ ہو تو ان پر مت داخل ہو۔ کہیں تم کو وہ عذاب نہ پہنچ جائے جو ان کو پہنچا۔ (بخاری و مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر مقام حجر سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ان لوگوں کے گھروں میں داخل نہ ہو۔ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ مگر یہ کہ تم رونے والے ہو۔ پھر آپ نے سر ڈھانپ لیا اور اونٹنی کی رفتار کو تیز کر دیا۔ یہاں تک کہ وادی کو عبور کر لیا۔

وَصَلُّوا الْحِجْرَ : دِيَارَ ثَمُودَ - "لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ : لَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحِجْرِ قَالَ : "لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ" ثُمَّ قَنَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَارَ الْوَادِي.



## کِتَابُ آدَابِ السَّفَرِ

باب: جمعرات کے دن نکلنا مستحب ہے

اور سفر بھی دن کے شروع میں کرنا

۹۵۶: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوة تبوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن ہی سفر پسند فرمانے لگے۔ (بخاری، مسلم)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت میں آیا ہے کہ بہت کم حضور اکرم ﷺ جمعرات کے علاوہ کسی اور دن میں سفر فرماتے۔

۹۵۷: حضرت صحابہؓ و دعاتہ الغامدی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ”کہ اے اللہ! میری امت کے صبح سویرے میں برکت منایت فرما۔“ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چھوٹے لشکر یا بڑے لشکر کو بھیجتے تو ان کو دن کے پہلے حصے میں روانہ فرماتے۔ یہ حضرت صحرا تاجر تھے۔ یہ بھی اپنے مال تجارت کو دن کے پہلے حصے میں بھیجتے۔ (اس کی برکت سے) مالدار ہو گئے اور ان کا مال بہت بڑھ گیا۔ (ابوداؤد ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

باب: رفقاء سفر کا تلاش کرنا

اور اپنے میں سے ایک کو امیر سفر مقرر کرنے کا استحباب

۹۵۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۱۶۶: بَابُ اسْتِحْبَابِ الْخُرُوجِ

يَوْمَ الْخَمِيسِ وَاسْتِحْبَابِهِ اَوَّلَ النَّهَارِ

۹۵۶: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ مُتَّفَقًا عَلَيْهِ؛ وَفِي رَوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ اَلْأَفْئِ يَوْمَ الْخَمِيسِ.

۹۵۷: وَعَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ

الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمَّتِي فِي

بُكُورِهَا" وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ - وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا

وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ فَاتْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ:

حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۶۷: بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الرُّفْقَةِ وَ

تَأْمِيرِهِمْ عَلَى انْفُسِهِمْ وَاحِدًا يُطِيعُونَهُ

۹۵۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۹۵۹: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "السَّرَاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّائِكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحَةٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۹۶۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي مُرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۹۶۱: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعٌ مِائَةٌ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ الْقَائِمِينَ قَلِيلَةً" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ:

حَدِيثٌ حَسَنٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر لوگ اکیلے سفر کرنے کا نقصان اتنا جان لیتے جتنا میں جانتا ہوں کبھی کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرتا۔ (بخاری)

۹۵۹: حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکیلا سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار ایک قافلہ ہے۔ (ابوداؤد ترمذی نسائی نے صحیح سندوں سے روایت کیا ہے۔

ترمذی نے کہا یہ روایت حسن ہے۔

۹۶۰: حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تین آدمی سفر پر جائیں تو ایک کو وہ امیر بنالیں۔"

حدیث حسن ہے۔ ابوداؤد نے احسن سند سے روایت کی ہے۔

۹۶۱: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بہترین ساتھی چار ہیں، بہترین چھوٹا لشکر چار سو کا ہے، بہترین بڑا لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر محض تعداد کی کمی سے ہرگز منہا نہ ہوگا۔"

(ابوداؤد)

ترمذی نے کہا حدیث احسن ہے۔

باب: سفر میں چلنے، ستانے، رات گزارنے اور سفر میں  
سونے کے آداب اور رات کو چلنے اور جانوروں کے ساتھ  
نرمی کرنے اور ان کے آرام و راحت کا خیال رکھنے کا  
استحباب اور

جب جانور میں طاقت ہو تو پیچھے سواری بٹھالینے کا جواز  
اور

اُس کا معاملہ جو جانور کے حقوق میں کوتاہی کرے

۹۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم خوشحالی کے زمانے میں سفر کرو تو  
اونٹ کو زمین میں چلنے کا موقع دو اور جب خشک سالی میں سفر کرو تو  
اونٹ پر تیزی سے سفر کرو اور اس کا گودہ ختم ہونے سے پہلے منزل تک  
پہنچنے میں جلدی کرو اور جب تم رات کو ٹھہرو تو راستے سے ہٹ کر  
ٹھہرو۔ یہی وہ جانوروں کے راستے ہیں اور رات کیڑوں مکوڑوں کا  
ٹھکانہ ہے۔“ (صحیح مسلم)

أَعْطُوا الْإِبِلَ حَضِيًّا: چلنے میں اس کے ساتھ نرمی کرو۔ تاکہ سفر  
کے دوران چرسکے۔

بِنَقِيهَا: مغز اور گودہ پہ نون کے ساتھ اوراق کے سکون اور اس  
کے بعد یا کے ساتھ ہے۔

مفہوم ان کا یہ ہے کہ ان کو تیز لے جاؤ تاکہ تم منزل تک ان کا  
گودہ ختم ہونے سے پہلے وہاں پہنچ جاؤ جو کہ راستے میں تنگی کی وجہ سے  
ختم ہوتا ہے۔

تَعْرِيسُ: رات کو پڑاؤ ڈالنے اور آرام کرنے کو کہتے ہیں۔

۹۶۳: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور کسی جگہ  
رات کو ٹھہرتے وہی کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح سے تھوڑی دیر

۱۶۸: بَابُ آدَابِ السَّيْرِ وَالنُّزُولِ  
وَالْمُبَيْتِ وَالنُّوْمِ فِي السَّفَرِ  
وَاسْتِحْبَابِ السُّرَى وَالرَّفْقِ  
بِالدَّوَابِّ وَمُرَاعَاةِ مَصْلِحَتِهَا  
وَجَوَازِ الْإِرْدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ إِذَا  
كَانَتْ تُطِيقُ وَأَمْرٌ مِنْ قَصْرِ فِي  
حَقِّهَا بِالْقِيَامِ بِحَقِّهَا

۹۶۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا سَفَرْتُمْ فِي  
الْحَضْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَضِيًّا مِنَ الْأَرْضِ  
وَإِذَا سَفَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَاسْرِعُوا عَلَيْهَا  
السَّيْرَ وَبَادِرُوا بِهَا نَقِيهَا، وَإِذَا عَرَسْتُمْ  
فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طَرِيقُ الدَّوَابِّ  
وَمَاوَى الْهُوَامِ بِاللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

مَعْنَى "أَعْطُوا الْإِبِلَ حَضِيًّا مِنَ الْأَرْضِ"  
أَيْ أَرْفَقُوا بِهَا فِي السَّيْرِ لِتَرْغَى فِي حَالِ  
سَيْرِهَا. وَقَوْلُهُ "بِنَقِيهَا" هُوَ بِكَسْرِ التَّوْنِ  
وَأَسْكَانِ الْقَافِ وَبِالْيَاءِ الْمُشْتَاةِ مِنْ تَحْتِ  
وَهُوَ: الْمَخُّ مَعْنَاهُ اسْرِعُوا بِهَا حَتَّى تَصَلُوا  
الْمَقْصِدَ قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ مَخَّهَا مِنْ ضَنْكِ  
السَّيْرِ.

"وَالْتَعْرِيسُ" النَّزُولُ فِي اللَّيْلِ.

۹۶۳: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ  
فَعَرَسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ وَإِذَا عَرَسَ

قَبِيلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ  
عَلَى كَفِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: إِنَّمَا نَصَبَ ذِرَاعَهُ لِئَلَّا  
يَسْتَعْرِقَ فِي النَّوْمِ فَتَفُوتَ صَلَاةُ الصُّبْحِ عَنْ  
وَقْتِهَا أَوْ عَنْ أَوَّلِ وَقْتِهَا.

۹۶۴: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
"عَلَيْكُمْ بِالدَّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تَطْوِي  
بِاللَّيْلِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

"الدَّلْجَةُ" السَّيْرُ فِي اللَّيْلِ.

۹۶۵: وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا  
فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ: إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشَّعَابِ  
وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ! فَلَمْ  
يَسْرُلُوا بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْتَصَمَ بَعْضُهُمْ  
إِلَى بَعْضٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۹۶۶: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ عَمْرٍو - وَقِيلَ سَهْلُ  
بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ الْمَعْرُوفُ  
بِابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
بِسَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ: اتَّقُوا اللَّهَ  
فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْحَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً  
وَكُلُّوهَا صَالِحَةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ  
صَحِيحٍ.

۹۶۷: وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جَعْفَرٍ

پہلے ٹھہرتے تو اپنا دایاں بازو کھڑا کر لیتے اور اپنا سر مبارک ہتھیلی  
پر رکھ لیتے۔ (مسلم)

علماء نے فرمایا کہ بازو کو کھڑا کرنا یعنی صرا ز کرنا اس لئے تھا  
تاکہ دین میں استغراق نہ ہو۔ جس سے صبح کی نماز اپنے وقت یا اصل  
وقت سے رہ جائے۔

۹۶۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا: "تم رات کو سفر کرو اس لئے کہ زمین رات کو پیٹ  
دی جاتی ہے"۔ (ابوداؤد)  
صحیح سند سے۔

الدَّلْجَةُ: رات کو سفر کرنا۔

۹۶۵: حضرت ابوثعلبہ خنسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب  
ایک کسی مقام پر اترتے ہیں تو وہ گھائیوں اور وادیوں میں بکھر جاتے  
ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارا یہ وادیوں اور  
گھائیوں میں بکھرنا شیطان کی شرارت ہے۔"

اس کے بعد اسی مقام پر بھی اترے تو ایک دوسرے کے ساتھ  
مل کر رہے۔ (ابوداؤد)  
صحیح سند کے ساتھ۔

۹۶۶: حضرت سہل بن عمرو اور بعض نے سہل بن الربیع بن عمرو انصاری  
جو ابن الحنظلیہ کے نام سے مشہور تھے اور وہ بیت رضوان والوں میں  
سے ہیں (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر  
ایک ایسے اونٹ کے پاس سے ہوا جس کی پشت پیٹھ سے لگی ہوئی تھی۔  
اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "تم ان بے زبان جانوروں کے  
بارے میں اللہ سے ڈرو اور ان پر سواری کرو اس حال میں کہ یہ ٹھیک  
ہوں اور ان کا گوشت کھاؤ۔ اس حال میں کہ یہ تندرست ہوں۔ ابو  
داؤد صحیح سند کے ساتھ۔

۹۶۷: حضرت ابو جعفر عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ



ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا اور میرے ساتھ رازداری سے ایک بات کی۔ جو میں لوگوں میں سے کسی سے بیان نہیں کرتا، رسول اللہ ﷺ کو اپنی قضائے حاجت کے لئے کسی بلند چیز یا کھجور کے جھنڈے سے پردہ کرنا سب سے زیادہ پسند تھا۔ مسلم نے اس کو مختصر روایت کیا ہے۔ اس طرح روایت کیا ہے علامہ برقانی سے مسلم کی روایت میں حَاتِشُ نَخْلٍ کے لفظ فَدَخَلَ حَدِيثِ حَدِيثِ کے آخر تک یہ الفاظ نقل کئے۔ پھر آپ انصاری کے باغ میں داخل ہو گئے۔ جس میں ایک اونٹ تھا۔ جب اس اونٹ نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا تو گڑگڑایا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس کی کوہان اور کان کے پچھلے حصے پر ہاتھ پھیرا تو وہ پرسکون ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟“ اس وقت ایک انصاری نوجوان آیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا اونٹ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس جانور کے بارے میں جس کا اللہ نے تجھے مالک بنایا ہے۔ کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ وہ مجھے شکایت کر رہا ہے کہ تو اس کو بھوکا رکھتا ہے اور اس کو تھکا تا ہے۔ ابوداؤد نے بیانی جیسی روایت کی ہے۔

”ذِفْرَاهُ“: یہ لفظ ذال کے کثرہ اور فا کے سکون کے ساتھ ہے۔ یہ لفظ مفرد مؤنث ہے۔

اہل لغت نے کہا کہ یہ اونٹ کے کان کے اس حصے کو کہتے ہیں جہاں پر اس کو پسینہ آتا ہے۔  
تَذْبِيْهُ: تھکا دینا۔

۹۶۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب کسی مقام پر تو ہم اس وقت تک نقلی نماز نہ پڑھتے جب تک اونٹوں کے پالان نہ اتار لیتے۔ ابوداؤد نے اپنی سند کے ساتھ شرط مسلم کے ساتھ بیان کی۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ارْدَفَيْتِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ وَأَسْرًا إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَرَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَذَقَ أَوْ حَاتِشُ نَخْلٍ - يَعْنِي حَاتِطُ نَخْلٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ هَكَذَا مُخْتَصِرًا، وَزَادَ فِيهِ الْبِرْقَانِيُّ بِإِسْنَادٍ مُسْلِمٍ هَذَا بَعْدَ قَوْلِهِ: حَاتِشُ نَخْلٍ - فَدَخَلَ حَاتِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا فِيهِ جَمَلٌ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَرَجَرَ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَاتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ سِرَاتَهُ - أَيْ سَنَامَهُ - وَذَفْرَاهُ فَسَكَنَ، فَقَالَ: ”مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟“ فَجَاءَتْهُ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: هَذَا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ - قَالَ: ”أَفَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مُلِكَكَ اللَّهُ إِيَّاهَا؟ فَإِنَّهُ يَشْكُو إِلَىٰ أُنْكَ تُجِيعُهُ وَتَذْبِيْهُ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ كَرَزَايَةَ الْبِرْقَانِيُّ.

قَوْلُهُ ”ذِفْرَاهُ“ هُوَ بِكُسْرِ الدَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَإِسْكَانِ الْفَاءِ، وَهُوَ لَفْظٌ مُفْرَدٌ مُؤنثٌ - قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: الذِّفْرِيُّ: الْمَوْجِعُ الَّذِي يُعْرَقُ مِنَ الْبَعِيرِ خَلْفَ الْأُذُنِ - وَقَوْلُهُ ”تَذْبِيْهُ“ أَيْ تَجْبِيْهُ.

۹۶۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتَّىٰ نَخْلُ الرِّحَالَ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلَىٰ شَرْطِ مُسْلِمٍ.

لَا نَسِيحُ : ہم نفل نماز ادا نہ کرتے۔ مطلب یہ ہے کہ نماز کا اتنا شوق رکھنے کے باوجود ہم اس کو کجاووں اور جانوروں کو آرام پہنچانے پر مقدم نہ کرتے۔

### باب: رفیق سفر کی معاونت

اس سلسلہ میں بہت سی احادیث پہلے گزر چکی ہیں

مثلاً وَاللَّهِ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ (الحديث) اور حدیث ”ہر نیکی صدقہ ہے۔“

اور اسی طرح دیگر روایات۔

۹۶۹: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں تھے جبکہ ایک سوار آیا اور دائیں بائیں اپنی نگاہ پھیرنے لگا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کے پاس زائد سواری ہو وہ اس شخص کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں۔ جس کے پاس بچا ہوا سفر خرچ ہے وہ اس کو دے دے جس کے پاس سفر خرچ نہیں۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی کئی قسموں کا ذکر کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ یہ بھی بچی ہوئی چیز میں ہمارا کوئی حق نہیں۔ (مسلم)

۹۷۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: ”اے مہاجرین و انصار کی جماعت تمہارے بھائیوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کے پاس نہ مال ہے نہ خاندان ہیں تم میں سے کوئی ایک ایک دو دو یا تین تین اپنے ساتھ ملا لے۔ چنانچہ ہم میں سے جس کے پاس سواری تھی۔ وہ بھی اس پر باری سے سوار ہوتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اپنے ساتھ دو یا تین آدمیوں کو ملا لیا۔ میرے اونٹ پر میری باری بھی اسی طرح تھی جیسے ان میں سے کسی ایک کی تھی۔ (ابوداؤد)

وَقَوْلُهُ "لَا نَسِيحُ" : أَيْ لَا نُصَلِّي النَّافِلَةَ وَمَعْنَاهُ أَنَا مَعَ جَرِّصْنَا عَلَى الصَّلَاةِ - لَا نَقْدِمُهَا عَلَى حِطِّ الرَّحَالِ وَارَاحَةِ الدَّوَابِّ.

### ۱۶۹: بَابُ إِعَانَةِ الرَّفِيقِ

فِي الْبَابِ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ تَقَدَّمَتْ كَحَدِيثِ : "وَاللَّهِ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ" وَحَدِيثِ : "كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَأَشْبَاهَهُمَا :

۹۶۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ ، فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ بَيْنَنَا وَشِمَالًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : "مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيُعْذِبْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ زَادَ فَلْيُعْذِبْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ" ، فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْأَمْوَالِ مَا ذَكَرَهُ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۹۷۰: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَغْزَوْ فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ ، إِنَّ مِنْ إِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَلَا عَشِيرَةٌ ، فَلْيَضْمُوا أَحَدَكُمْ إِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ أَوْ الثَّلَاثَةَ ، فَمَا لِأَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ يَحْمِلُهُ إِلَّا عَقْبَةٌ كَعَقْبَةِ يَعْنِي أَحَدِهِمْ قَالَ : فَضَمَّمْتُ إِلَى اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةَ مَالِي الْأَعْقَبَةَ كَعَقْبَةِ أَحَدِهِمْ مِنْ جَمَلِي - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۹۷۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران پیچھے رہتے اور کمزور کو چلاتے یا اپنے پیچھے بٹھاتے اور اس کے لئے دعا فرماتے۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

باب: سواری پر سوار ہوتے وقت کیا کہے؟

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے تاکہ تم ان کی پشتوں پر سوار ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کو یاد کرو۔ جب تم ان پر ٹھیک ہو کر بیٹھ جاؤ اور کہو پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے تابع کر دیا ان کو ہم ان کو تابع بنانے والے نہ تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔“

۹۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنٹ پر سفر کے لئے سیدھا بیٹھ جاتے۔ پھر تین دفعہ اللہ اکبر کہتے پھر کہتے: «سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا لِمُنْقَلِبُونَ» پاک ہے وہ ذات جس نے ان جانوروں کو ہمارے تابع کر دیا ہم ان کو تابع کرنے والے نہ تھے بے شک ہم نے اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ ہم آپ سے اس سفر کی بھلائی اور تقویٰ مانگتے ہیں اور وہ عمل جس کو آپ پسند کرتے ہیں۔ اے اللہ ہم پر ہمارے سفروں کو آسان فرما اور اس کی مسافت کو پیٹ دے۔ اے اللہ تو اس سفر کا ساتھی ہے اور اہل کا تو ہی خلیفہ ہے۔ اے اللہ سفر کی مشقت سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، منظر کی پریشانی سے، مال میں بڑی تبدیلی سے، اہل اور اولاد میں بڑی تبدیلی سے۔ جب واپس لوٹتے تو انہیں کلمات کو دہراتے اور کچھ اضافہ فرماتے۔ ”ہم سفر سے لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت اور تعریف کرنے والے ہیں۔“ (مسلم)

۹۷۱: وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزَجِّي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۷: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ الدَّابَّةَ لِلسَّفَرِ!

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَجَعَلْ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ - لَتَسْتَوُوا عَلَى ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا لِمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ﴾ [الزحرف: ۱۲-۱۳]

۹۷۲: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: «سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ» وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ - اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالْتَقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى - اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِعْنَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَالِدِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَ هُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ: «إِنِّي تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ. مَعْنَى «مُقْرِنِينَ» مُطِيقِينَ - «وَالْوَعْثَاءُ»

مُقَرَّنِينَ : طاقت رکھنے والے اور وَالْوَعْشَاءِ واپرزبر میں پر سکون اور اس کے بعد ثا اور الف مدہ ہے یہ سختی کو کہتے ہیں اور الْكَاِبَةُ مد کے ساتھ۔ کم کی وجہ سے نفس میں تبدیلی کو کہتے ہیں۔  
مُنْقَلَبٌ : لوٹنا۔

۹۷۳: حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو سفر کی سختی ناپسندیدہ واپسی کمال کے بعد زوال مظلوم کی بددعا اہل و عیال اور مال میں بڑے منظر سے پناہ مانگتے تھے۔ (مسلم)  
صحیح مسلم میں اسی طرح ہے۔ الْخُورِ بَعْدَ الْكُورِ ترمذی اور نسائی میں اسی طرح ہے۔

ترمذی نے کہا یہ الْكُورُ کے ساتھ بھی ہے اور دونوں کا معنی ہے۔

نے فرمایا دونوں کا معنی استقامت یا اضافے سے کمی کی طرف ہے۔

علماء نے فرمایا، اوالالفاظ تَكْوِيرِ الْعِمَامَةِ سے لیا گیا جس کا معنی لپیٹنا اور جمع کرنا ہے۔

نون والی روایت میں وہ الْكُورِ کا مصدر ہے جس کا معنی پانا اور قرار پکڑنا ہے۔

۹۷۴: حضرت علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جبکہ آپ کے پاس سواری کا جانور لایا گیا۔ آپ نے رقاب میں پاؤں رکھ کر کہا۔ بسم اللہ۔ جب اس کی پشت پر سیدھے بیٹھ گئے تو کہا الحمد للہ۔ پھر کہا: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ﴾۔ ”تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمارے لئے اس کو مسخر کیا اور ہم اس کو فرمانبردار بنانے والے نہ تھے بے شک ہم پروردگار کی طرف جانے والے ہیں“۔ پھر

بَفَتْحِ الْوَاوِ وَإِسْكَانِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالْتَّاءِ الْمَثَلْتَةِ وَبِالسَّمَدِ وَهِيَ: الشَّدَّةُ. وَالْكَابَةُ بِالْمَدِّ وَهِيَ: تَغْيِيرُ النَّفْسِ مِنْ حُزْنٍ وَنَحْوِهِ.  
”وَالْمُنْقَلَبُ“: الْمَرْجِعُ.

۹۷۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنَ وَعْشَاءِ السَّفَرِ وَكَاِبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحُورِ بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمَنْطِقِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ - هَكَذَا هِيَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ: ”الْحُورُ بَعْدَ الْكُورِ“ بِالنُّونِ وَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَيُرْوَى ”الْكُورُ“ بِالرَّاءِ وَكِلَاهُمَا لَهُ وَجْهٌ - قَالَ الْعُلَمَاءُ: وَمَعْنَاهُ بِالنُّونِ وَالرَّاءِ جَمِيعًا: الرَّجُوعُ مِنَ الْإِسْتِقَامَةِ أَوْ الزِّيَادَةُ إِلَى النَّقْصِ: قَالُوا: وَرَوَايَةُ الرَّاءِ مَاخُودَةٌ مِنْ تَكْوِيرِ الْعِمَامَةِ هُوَ كَقَوْلِهِمْ وَجَمْعُهَا وَرَوَايَةُ النُّونِ مِنَ الْكُورِ مَصْدَرٌ كَمَا كَانَ يَكُونُ كَرْنَا: إِذَا وَجَدَ وَاسْتَقَرَّ.

۹۷۴: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنِي بَدَأَ يَتَلَوَّى لَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلِيٌّ ظَهَرَهَا قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّنِينَ، وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ



الحمد للہ تین مرتبہ کہا۔ پھر اللہ اکبر تین مرتبہ کہا۔ پھر یہ دعا پڑھی  
 سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ..... أَلَا أَنْتَ . اے اللہ تو  
 پاک ہے میں نے اپنے پر ظلم کیا۔ پس تو مجھے بخش دے۔ تیرے سوا  
 گناہوں کو کوئی بخشے والا نہیں۔ پھر آپ بنے۔ آپ سے عرض کیا اے  
 امیر المؤمنین آپ کیوں بنے؟ انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی  
 اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا جیسا کہ میں نے کیا۔ پھر آپ بنے تو  
 میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں بنے؟  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک تمہارا رب اپنے بندے پر  
 خوش ہوتا ہے۔ جب وہ یوں کہتا ہے کہ ”اے اللہ میرے گناہ مجھے  
 بخش دے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے گناہوں کو  
 میرے سوا اور کوئی نہیں بخشے گا۔ (ابوداؤد ترمذی) اور کہا یہ حدیث  
 صحیحہ ہے اور بعض نسخوں میں حسن صحیح کہا۔ یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں۔

باب: مسافر کو بلندی پر چڑھتے تکبیر

اور

گھانین وغیرہ سے اترتے ہوئے  
 تسبیح کرنا اور تکبیر تسبیح میں آواز کو بلند  
 کرنے کی ممانعت

۹۷۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم کسی  
 بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ  
 پڑھتے۔ (بخاری)

۹۷۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی  
 اکرم ﷺ اور آپ کے لشکر جب پہاڑیوں پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے  
 اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے  
 ساتھ روایت کیا ہے۔

۹۷۷: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ إِنِّي  
 ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ  
 إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيلَ : يَا أَمِيرَ  
 الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَيْ شَيْءٍ ضَحِكتُ؟ قَالَ :  
 رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَّ كَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ  
 ضَحِكَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْ شَيْءٍ  
 ضَحِكتُ؟ قَالَ : ”إِنَّ رَبَّكَ سُبْحَانَهُ  
 يَعْجَبُ مِنْ عِبْدِهِ إِذَا قَالَ : اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي  
 يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنِّي - رَوَاهُ  
 أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ  
 - وَفِي بَعْضِ النُّسخِ : حَسَنٌ صَحِيحٌ  
 وَهَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ .

۱۷۱ : بَابُ تَكْبِيرِ الْمَسَافِرِ إِذَا

صَعِدَ الشَّيَا وَشَبَّهَهَا وَتَسْبِيحِهَا إِذَا  
 هَبَطَ الْأَدْوِيَةَ وَنَحْوَهَا وَالنَّهْيَ عَنِ  
 الْمُبَالَغَةِ بَرَفِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ  
 وَنَحْوِهِ

۹۷۵ : عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا  
 صَعَدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا - رَوَاهُ  
 الْبُخَارِيُّ .

۹۷۶ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
 : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَجِيوشُهُ إِذَا عَلَوْا الشَّيَا  
 كَبَّرُوا فَإِذَا هَبَطُوا سَبَّحُوا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ  
 بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

۹۷۷ : وَعَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَفَلَ

رسول اللہ ﷺ جب حج یا عمرے سے واپس لوٹتے، جب بھی کسی پہاڑی یا اونچی جگہ پر چڑھتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھتے۔ پھر لا الہ الا اللہ... وخذہ تک پڑھتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے بادشاہی اور سب تعریفیں ہیں۔ وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔ ہم لوٹ کر آنے والے ہیں اور توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تمام گروہوں کو اس اکیلے نے شکست دی۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں یہ لفظ ہیں۔ جب لشکر کے چھوٹے دستوں یا حج یا عمرے سے لوٹتے۔

اَوْفَى : بلند ہونا۔ فَذَفِدَ دُونِ فَاپرزبر اور دال ساکن ہے۔ اوپر زمین اس کا معنی ہے۔

۹۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کا تقویٰ لازم پکڑو اور ہر اونچی جگہ پر اللہ اکبر کہو۔“ جب آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ ”اے اللہ اس کے لئے فاصلے کو سمیٹ دے اور سفر آسان کر دے۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۹۷۹: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب ہم کسی وادی پر چڑھتے تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے اور ہماری آوازیں بلند ہو جاتیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے لوگو! اپنے آپ کو آسانی دو تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے بے شک وہ تمہارے ساتھ ہے۔ وہ ہر بات کو سننے والا اور قریب

من الحج أو العمرة كلما أوفى على ثنية أو فذفد كبر ثلاثاً ثم قال: ”لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير. ابنون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده“ متفق عليه وفي رواية لمسلم: إذا قفل من الجيوش أو السرايا أو الحج أو العمرة -

قَوْلُهُ: ”أَوْفَى“: أَي ارْتَفَعَ قَوْلُهُ ”فَذَفِدَ“ هُوَ بَفَتْحِ الْفَاءِ يَنْ بَيْنَهُمَا ذَا مُهْمَلَةٌ سَاكِنَةٌ وَآخِرُهُ دَالٌ أُخْرَى وَهُوَ: الْغَلِظُ الْمُرْتَفِعُ مِنَ الْأَرْضِ.

۹۷۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسَافِرَ فَأَوْصِنِي، قَالَ: ”عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ“ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ: ”اللَّهُمَّ اطْوِلْهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۹۷۹: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا اشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَكْنَا وَكَبَّرْنَا وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ: ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ

ہے۔“ (بخاری و مسلم)

قَرِيبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

أَرْبَعُونَ: با کے ذریعے ساتھ ہے۔ جس کے معنی اپنے آپ کو آرام پہنچانا۔

”أَرْبَعُونَ“ بِفَتْحِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ: اِي  
أَرْفَعُونَ بِنَفْسِكُمْ.

باب: سفر میں دُعا کا

۱۷۲: بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ فِي

اسْتِحْبَابِ

السَّفَرِ

۹۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں شک نہیں:

۹۸۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”ثَلَاثٌ دَعَوَاتٌ

مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ

الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمَسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ

عَلَى وَلَدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عَلَى وَوَالِدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عَلَى وَوَالِدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عَلَى وَوَالِدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عَلَى وَوَالِدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عَلَى وَوَالِدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عَلَى وَوَالِدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عَلَى وَوَالِدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عَلَى وَوَالِدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عَلَى وَوَالِدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عَلَى وَوَالِدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عَلَى وَوَالِدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عَلَى وَوَالِدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عَلَى وَوَالِدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عَلَى وَوَالِدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عَلَى وَوَالِدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عَلَى وَوَالِدِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

(۱) مظلوم کی دعا

(۲) مسافر کی دعا

(۳) والد کی دعا بیٹے کے خلاف۔“ (ابوداؤد ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

ابوداؤد کی روایت میں علیٰ وولده کے الفاظ ہیں۔

باب: جب لوگوں سے خطرہ ہو

۱۷۳: بَابُ مَا يَدْعُو إِذَا خَافَ

تو کیا دعا کرے

نَاسًا أَوْ غَيْرَهُمْ

۹۸۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی کی طرف سے خطرہ ہوتا تو یہ دعا پڑھتے: ”اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ ..... شُرُورِهِمْ“ تک اے اللہ! ہم تجھے ان کے سامنے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ (ابوداؤد نسائی) صحیح سند کے ساتھ۔

۹۸۱: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا

قَالَ: ”اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ

وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

باب: جب کسی مقام پر اترے تو کیا کہے؟

۱۷۴: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

۹۸۲: خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا جو کسی مقام پر اترا۔ پھر یہ دعا پڑھی: ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“ کہ میں اللہ کے کامل کلمات سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔“ تو اس کو اس مقام پر کوئی چیز کوچ کرنے تک نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (مسلم)

۹۸۲: عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ نَزَلَ

مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ: لَمْ يَصُرْهُ شَيْءٌ حَتَّى

يُرْتَجَلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۸۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر ہوتے اور رات آجاتی تو یوں دعا فرماتے: "یا اَرْضُ ..... مَا وُلَدَ: "کہ اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہے تیرے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور ان چیزوں کے شر سے جو تجھ میں ہیں اور ان کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہیں اور ان کے شر سے جو تجھ پر چلتی ہیں، میں شیر اور سانپ کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور سانپ اور بچھو اور علاقے کے رہنے والے اور والد اور اس کی اولاد سے پناہ مانگتا ہوں۔" (ابوداؤد)

الْأَسْوَدُ: سے مراد شخص ہے۔

خطابی نے کہا سَاكِنُ الْبَلَدِ سے مراد وہ جن ہیں جو زمین پر رہتے ہیں اور بَلَدُ زَمِينِ کے اس حصے کو کہتے ہیں جہاں حیوان ہوں اور وہاں تعمیر اور مکانات نہ ہوں۔

اور الْوَالِدِ سے مراد ابلیس اور وَلَدٌ سے مراد شیاطین ہوں۔

باب مسافر کو اپنی ضرورت پوری

کر کے

جلدی لوٹنا واجب ہے

۹۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سفر عذاب کا ٹکڑا ہے سفر کرنے والے کو وہ کھانے پینے اور نیند سے روکتا ہے۔" جب تم میں کوئی اپنے سفر کا مقصد پورا کر لے چاہے کہ وہ اپنے گھر جلدی لوٹے۔ (بخاری، مسلم)

"نَهْمَتَهُ": مقصد۔

۹۸۳: وَعَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ: "يَا أَرْضُ ارْتَبِي وَرَبِّي اللَّهُ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِيكَ، وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِيكَ، وَشَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ أَسَدٍ وَأَسْوَدٍ، وَمِنْ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وُلَدَ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

"وَالْأَسْوَدُ": الشَّخْصُ - قَالَ الْخَطَّابِيُّ: "وَسَاكِنُ الْبَلَدِ": هُمُ الَّذِينَ الَّذِينَ هُمْ سُكَّانُ الْأَرْضِ - قَالَ: وَالْبَلَدُ مِنَ الْأَرْضِ مَا كَانَ مَأْوَى الْحَيَوَانَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ بِنَاءٌ وَمَنَارٌ: قَالَ: وَيَحْتَمِلُ أَنَّ الْمُرَادَ: "بِالْوَالِدِ" ابْلِيسُ: "وَمَا وُلَدَ" الشَّيَاطِينُ.

۱۷۵: بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ

الْمُسَافِرِ الرَّجُوعِ إِلَى أَهْلِهِ إِذَا

قَضَى حَاجَتَهُ

۹۸۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ: يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ، وَيُشْرِبُهُ، وَتَوَمُّهُ، فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهِ، فَلْيَعْجَلْ إِلَى أَهْلِهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. "نَهْمَتَهُ" نَهْمَتَهُ "مَقْصُودُهُ.



باب: اپنے گھر میں سفر سے دن

میں واپس لوٹنا چاہئے

رات کو بلا ضرورت گھر آنے کی کراہت

۹۸۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو گھر سے غائب ہوئے عرصہ گزر جائے تو وہ اپنے گھر والوں کے پاس رات کو نہ آئے۔“ ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ رات کو آدمی اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔ (بخاری، مسلم)

۹۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں رات کو نہیں آتے تھے بلکہ صبح کے وقت یا شام کے وقت تشریف لاتے۔ (بخاری و مسلم)

الطُّرُوقُ: رات کو آنا۔

باب: جب واپس لوٹے اور شہر کو دیکھے

تو کیا پڑھے؟

اس میں ایک تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث ہے جو باب

تَكْبِيرِ الْمُسَافِرِ إِذَا صَعِدَ الشَّيْءَ مِنْ كَرِيٍّ۔

۹۸۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم حضورؐ کی معیت میں سفر سے لوٹے جب ہم مدینہ کے نواح میں پہنچے تو آپؐ نے یہ دعا فرمائی: ”ہم سفر سے واپس آنے والے ہیں توبہ کرنے اور توبہ کرانے والے ہیں عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں“ آپؐ یہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔ (مسلم)

باب: سفر سے آنے والے کو قمری مسجد میں آنا

اور

اس میں دو رکعت پڑھنے کا استحباب

۹۸۸: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جب

۱۷۶: بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُدُومِ عَلَى

أَهْلِهِ نَهَارًا وَكَرَاهَتِهِ فِي اللَّيْلِ

لِغَيْرِ حَاجَتِهِ

۹۸۵: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقَنَّ أَهْلَهُ لَيْلًا" وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۸۶: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا، وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غُدُوَّةً أَوْ عَشِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الطُّرُوقُ": الْمَجِيءُ فِي اللَّيْلِ.

۱۷۷: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ وَإِذَا

رَأَى بَلَدَهُ

فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ فِي بَابِ

تَكْبِيرِ الْمُسَافِرِ إِذَا صَعِدَ الشَّيْءَ:

۹۸۷: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بظَهْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ: "أَبْنُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ" فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۷: بَابُ اسْتِحْبَابِ ابْتِدَاءِ

الْقَادِمِ بِالْمَسْجِدِ الَّذِي فِي جَوَازِهِ

وَصَلَاتِهِ فِيهِ رُكْعَتَيْنِ

۹۸۸: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

رسول اللہ ﷺ سفر سے تشریف لاتے تو مسجد سے ابتداء کرتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ (بخاری و مسلم)

باب: عورت کے اکیلے سفر

کرنے کی حرمت

۹۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی عورت کے لئے حلال نہیں۔ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ ایک دن رات کا سفر بغیر محرم کے کرے۔ (بخاری و مسلم)

۹۹۰: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”ہرگز کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ علیحدگی میں نہ بیٹھے مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو اور کوئی عورت سفر نہ کرے، مگر یہ کہ اس کا محرم ہو۔“ ایک آدمی نے آپ سے سوال کیا کہ میری عورت حج کو جا رہی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھا جا چکا ہے؟ فرمایا: ”تو جا اور اپنی عورت کے ساتھ حج کر۔“ (بخاری و مسلم)

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكَعَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۹: بَابُ تَحْرِيمِ سَفَرِ الْمَرْأَةِ

وَحَدَّهَا

۹۸۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ

تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ

وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۹۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ

سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ

بِإِفْرَادٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ، وَلَا تَسَافِرُ

الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ" فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَةً، وَإِنِّي

اكتُتِبْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: "انْطَلِقِي

فَحُجِّي مَعَ امْرَأَتِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

## کتابُ الفَضَائِلِ

### باب: قرآن پڑھنے کی فضیلت

۹۹۱: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”تم قرآن پڑھو اس لئے کہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا۔“ (مسلم)

۹۹۲: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”قیامت کے دن قرآن اور وہ قرآن والے جو اس پر عمل کرتے تھے ان کو لایا جائے گا۔ سورہ بقرہ اور آل عمران پیش پیش ہوں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔“

### ۱۸۰: بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

۹۹۱: عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۹۲: وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْقُرْآنِ وَأَهْلِيهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تَقْدَمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالْإِنشَاءِ عِمْرَانَ“ تَحَاجَّجَانِ عَنْ

(مسلم)

۹۹۳: حضرت عثمان عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن پڑھا اور اس کو پڑھایا۔“ (بخاری)

۹۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ قرآن مجید پڑھنے کا ماہر ہے۔ وہ بزرگ نیکو کار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن انک انک کر پڑھتا ہے اور اس کے پڑھنے میں اسے مشقت ہوتی ہے۔ اس کو دو گنا اجر ملے گا۔ (بخاری و مسلم)

۹۹۵: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن مجید پڑھنے والے مومن کی مثال ترنجن جیسی ہے کہ اس کی خوشبو اچھی اور ذائقہ بہتر ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے کہ اس کی خوشبو تو نہیں مگر ذائقہ میٹھا ہے اور منافق کی مثال جو کہ قرآن پڑھتا ہے، نیاز بو (خوشبودار پودا) جیسی ہے کہ خوشبو اچھی اور ذائقہ کڑوا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا۔ اندرائن (تمہ) جیسی ہے کہ نہ اس کی خوشبو ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔“

(بخاری و مسلم)

۹۹۶: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس کتاب کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو سر بلند فرمائے گا اور دوسروں کو ذلیل کرے گا۔“ (مسلم)

۹۹۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رُشک دو آدمیوں پر جائز ہے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے قرآن دیا اور وہ رات کو اور دن کی گھڑیوں میں قیام

صاحبہما رواہ مسلم

۹۹۳: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۹۹۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَمَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۹۵: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَنْرُجَةِ: رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ: لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ: رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ: لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۹۶: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۹۷: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ



کرتا ہو۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو۔ جسے وہ دن اور رات کی گھڑیوں میں خرچ کرتا ہو۔ (بخاری و مسلم)

”الآنَاءُ“: گھڑیاں، اوقات۔

۹۹۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی سورہ کہف پڑھتا تھا اور ان کے پاس گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ اس شخص کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا اور وہ بادل اس سے قریب تر ہونے لگا تو اس کا گھوڑا اس سے بدکنے لگا۔ جب صبح ہوئی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس بات کا تذکرہ کیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ سکینت تھی جو قرآن کی وجہ سے اتری۔“ (بخاری و مسلم)

الشَّطْنُ: شین کا فتنہ اور طلقہ کے بغیر رسی۔

۹۹۹: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف تلاوت کیا۔ اس کو ایک نیکی ملے گی۔ نیکی کا بدلہ کم از کم دس گناہ ہے۔ میں نہیں کہتا کہ ﴿الم﴾ ایک حرف نہیں، ایک حرف لام دوسرا حرف اور میم تیسرا حرف ہے۔“ (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۰۰: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک وہ آدمی جس کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔“ (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۰۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ”قرآن والے کو کہا جائے گا۔ پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو

وَأَنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ  
أَنَاءَ اللَّيْلِ وَأَنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الآنَاءُ“: السَّاعَاتُ.

۹۹۸: وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَاطِئِينَ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَذُنُّوهُ، وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا - فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: تِلْكَ السَّخِيْبَةُ تَنْزَلَتْ لِلْقُرْآنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الشَّطْنُ“ يَفْتَحُ الشَّيْنُ الْمُعْجَمَةَ وَالطَّاءُ الْمُهْمَلَةَ: الْحَبْلُ.

۹۹۹: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ: أَلَمْ حَرْفٌ، وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَوَاوٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۰۰: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِنَّ الْبَدْيَ لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْحَرَبِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۰۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْتَقِ

دنیا میں پڑھتا تھا۔ تیرا مرتبہ اس آخری آیت پر ہے جس کو تو پڑھے گا۔

(ابوداؤد ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَرَبَّلَ كَمَا كُنْتَ تُرَبِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنَزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا“

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب: قرآن مجید کی دیکھ بھال کرنے

اور بھلا دینے سے ڈرانے کا بیان

۱۰۰۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ”اس قرآن کی حفاظت کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے وہ نکل جانے میں اونٹ سے زیادہ تیز ہے جو رسی میں بندھا ہو (اور کھل جائے)۔“ (بخاری و مسلم)

۱۰۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن والے کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے۔ اگر اس نے اس کی نگہبانی کی تو اس کو روک لیا اور اگر اس کو چھوڑ دیا تو وہ چلا گیا۔“

(بخاری و مسلم)

۱۸۱: بَابُ الْأَمْرِ بِعَتَهُدِ الْقُرْآنِ

وَالْتَحْذِيرِ مِنْ تَعْرِضِهِ لِلنَّسِيَانِ

۱۰۰۲: عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ”تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَوَاللَّهِ لِيَأْتِيَنَّ مُحَمَّدٌ بِيَدِهِ لَهْوًا أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ لِيُعْطِلَهَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۰۳: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعْقَلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲: بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ

الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ وَطَلْبِ الْقِرَاءَةِ

مِنْ حُسْنِ الصَّوْتِ وَالِاسْتِمَاعِ لَهَا

۱۰۰۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا أَدْنَى اللَّهِ

لِشَيْءٍ مَّا أَدْنَى لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى

بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

مَعْنَى ”أَدْنَى اللَّهِ“: أَى اسْتَمَعَ وَهُوَ

إِشَارَةٌ إِلَى الرِّضَاءِ وَالْقَبُولِ.

۱۰۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے

تھے: ”اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کی طرف کان نہیں لگاتا جس طرح

اس خوش آواز پیغمبر کی طرف کان لگاتا ہے جو قرآن کو با آواز

بلند پڑھتا ہو۔“ (بخاری و مسلم)

أَدْنَى اللَّهِ: کان لگانا اشارہ قبولیت و رضامندی کی طرف ہے۔

۱۰۰۵: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تمہیں داؤد علیہ السلام کے سُروں میں سے ایک سُر ملی ہے۔“ (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مجھے گزشتہ رات اپنی قراءت سنتے ہوئے دیکھ لیتے۔ (تو بہت خوش ہوتے)۔

۱۰۰۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء میں ﴿والتین والزیتون﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔ پس میں نے آپ سے زیادہ اچھی آواز والا کبھی نہیں سنا۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۰۷: حضرت ابولبابہ بشیر بن عبدالمعز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا، وہ ہم میں سے نہیں۔“ (ابوداؤد) عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا۔

بِتَغْنَى: قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنا۔

۱۰۰۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی اکرم نے فرمایا ”مجھے تم قرآن پڑھ کر سناؤ۔“ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو پڑھ کر سناؤ حالانکہ آپ پر قرآن اترا؟ فرمایا ”میں دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔“ چنانچہ میں نے سورۃ النساء شروع کی۔ یہاں تک کہ میں اس آیت پر پہنچا۔ ﴿فَكَيْفَ

شَهِدْنَا﴾ پس اس وقت کیا حال ہوگا؟ جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر آپ کو گواہ بنا لیں گے۔“ آپ نے فرمایا ”اب تم بس کرو۔“ جب میں نے آپ کی طرف نگاہ دوڑائی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۰۵: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَقَدْ أُوتِيَتْ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: "لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَةِ تِكِ الْبَارِحَةِ".

۱۰۰۶: وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَا مَعَهُ مِنْ أَحَدٍ أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۰۷: وَعَنْ أَبِي لُبَابَةَ بَشِيرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَيْسَ مِنَّا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

مَعْنَى "يَتَغَنَّي" يُحَسِّنُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ.

۱۰۰۸: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "أَقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ" فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأْ عَلَيكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ؟ قَالَ: "إِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي" فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى جِئْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ: "فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا" قَالَ: "حَسْبُكَ الْآنَ" فَالْتَفْتُ إِلَيْهِ فَأَذَا عَيْنَاهُ تُدْرِفَانِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

باب: خالص آیات وسورہ

پر آمادہ کرنا

۱۰۰۹: حضرت ابوسعید رافع بن المعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تم کو مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن مجید کی عظیم الشان سورۃ نہ سکھا دوں؟“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا۔ جب ہم نکلنے لگے۔ میں نے کہا ”یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کیا میں تم کو قرآن کی ان عظیم الشان سورتوں کو نہ سکھا دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ ہے یہ سات دہرائی جانے والی آیات اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا۔“

(بخاری)

۱۰۱۰: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ﴾ کے بارے میں فرمایا: ”بے شک یہ قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے۔“ ایک اور حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات سے عاجز ہے کہ وہ قرآن کا تیسرا حصہ ایک رات کو پڑھے۔“ یہ بات صحابہ رضی اللہ عنہم پر گراں گزری تو انہوں نے کہا: ”ہم میں کون یا رسول اللہ ﷺ اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ﴾ قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے۔“ (بخاری)

۱۰۱۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ﴾ پڑھتے اور بار بار دہراتے سنا۔ جب صبح ہوئی اس نے آکر اس کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا۔ وہ آدمی اس کو قلیل سمجھ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بے شک یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔“ (بخاری)

۱۸۲: بَابُ فِي الْحَبِّ عَلَى سُورِ

وَآيَاتٍ مَّخْصُوصَةٍ

۱۰۰۹: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَافِعِ بْنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَلَا أَعْلَمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟ فَأَخَذَ بِيَدِي قَلَمًا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ لِأَعْلَمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ؟ قَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْمَكْمُومُ الَّذِي أَوْتِيَتْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۰۱۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ" وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: "أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ بِنِثْلِ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ" فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا: أَيْنَا يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" اللَّهُ الصَّمَدُ: ثُلُثُ الْقُرْآنِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۰۱۱: وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" يَرُدُّهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَقَالُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.



۱۰۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ﴾ کے بارے میں فرمایا: ”یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔“ (مسلم)

۱۰۱۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میں سورۃ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ﴾ کو پسند کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”بے شک اس کی محبت جنت میں لے جائے گی۔“ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

بخاری نے تعلیقاً روایت کی ہے۔

۱۰۱۴: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا تم نے ان آیات میں غور نہیں کیا جو اس رات اتریں کہ ان جیسی پہلے معلوم نہیں؟“ ”کہو پناہ مانگتا ہوں میں رب کی“ اور ”کہو پناہ مانگتا ہوں میں آسمانوں کے رب کی۔“ (مسلم)

۱۰۱۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات اور انسانی آنکھ سے پناہ مانگتے۔ یہاں تک کہ معوذتین (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) اتریں جب یہ دونوں اتریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن میں تیس آیات والی ایک سورۃ ہے جس نے ایک آدمی کی شفاعت کی۔ یہاں تک کہ اس کو بخش دیا گیا اور وہ سورۃ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي﴾ (یعنی سورۃ الملک) ہے۔ (ابوداؤد ترمذی) یہ حدیث حسن ہے اور ابوداؤد کی روایت میں تشفع ہے یعنی سفارش کرے گی۔

۱۰۱۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ: ”إِنَّمَا تُعَدُّ ثُلُثُ الْقُرْآنِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۱۳: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ: ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ قَالَ: ”إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ - وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ تَعْلِيْقًا.

۱۰۱۴: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”أَلَمْ تَرَ أَنِّي أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ قَطُّ؟ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۱۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَبَانِ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوَّذَاتُ، فَلَمَّا نَزَلْنَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۰۱۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”مِنَ الْقُرْآنِ سُورَةٌ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ“ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: ”تَشْفَعُ“.

۱۰۱۷: حضرت ابو مسعود البدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھی تو یہ اس کے لئے رات بھر کفایت کریں گی۔“ (بخاری و مسلم)

بعض نے اس رات کی ناپسندیدہ چیزوں کیلئے کافی ہو جائیں گی۔ بعض نے کہا تہجد کیلئے کافی ہو جائیں گی۔

۱۰۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ بے شک شیطان اس گھر سے دور بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔“ (مسلم)

۱۰۱۹: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے ابو المنذر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ تیرے پاس اللہ کی کتاب میں کون سی آیت سب سے بڑی ہے؟ میں نے کہا ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ (یعنی آیت الکرسی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے ابو المنذر! تمہیں علم مبارک ہو۔“ (مسلم)

۱۰۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی زکوٰۃ یعنی صدقہ فطر کا نگران بنایا۔ میرے پاس ایک آنے والا آیا اور کھانے کے چلو بھرنے لگا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس نے کہا میں ضرورت مند اور عیال دار ہوں مجھے سخت ضرورت تھی میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب حضور ﷺ کی خدمت میں صبح کی تو آپ نے فرمایا: ”اے ابو ہریرہ تیرے رات والے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ اس نے ضرورت اور عیال داری کا عذر کیا لہذا میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا ”اس نے تم سے جھوٹ بولا“ وہ عنقریب واپس آئے گا۔ میں نے جان لیا

۱۰۱۷: وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قِيلَ: كَفَتَاهُ الْمَكْرُوهُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ وَقِيلَ كَفَتَاهُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ.

۱۰۱۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفُرُ مِنَ النَّبِيِّ الَّذِي تَقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۱۹: وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟ قُلْتُ: اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، فَضْرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ: "لِيَهَيْكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۲۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي ابْتِغَاءً لِيَجْعَلَ يَحْتَوَانِي مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَا تَرْفَعْنِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ، وَبِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ - فَخَلَيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَكَأ حَاجَةٌ وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ وَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ - فَقَالَ: "إِنَّهُ قَدْ

کہ وہ واپس لوٹے گا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیا تھا۔ پس میں نے اس کا انتظار کیا چنانچہ وہ آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ لینے لگا۔ میں نے کہا میں تمہیں ضرور حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں محتاج اور عیال دار ہوں۔ پھر دوبارہ نہیں آؤں گا، مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اس کو جانے دیا۔ میں صبح حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ہریرہ تیرے رات والے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس نے ضرورت اور عیال داری کی شکایت کی۔ جس پر مجھے رحم آیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا ”اس نے تجھ سے جھوٹ بولا اور عنقریب لوٹے گا۔“ پس میں نے اس کا تیسری مرتبہ انتظار کیا تو وہ آ کر دونوں ہاتھوں سے غلہ لینے لگا۔ پس میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا ضرور میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کروں گا۔ یہ آخری اور تیسری مرتبہ ہے تو کہتا ہے کہ واپس نہیں لوٹے گا؟ پھر لوٹتا ہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا جس سے اللہ تمہیں فائدہ دیں گے۔ میں نے کہا، وہ کیا؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھو۔ بے شک تم پر اللہ کی طرف سے نگران مقرر ہوگا اور شیطان صبح تک تیرے قریب بھی نہیں آئے گا۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو مجھے حضور ﷺ نے فرمایا: ”تیرے رات والے قیدی کا کیا بنا؟“ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ اس کا خیال یہ ہے کہ وہ مجھے کچھ کلمات سکھائے گا جس سے اللہ مجھے فائدہ دے گا۔ اس لئے کہ میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے کہا اس نے یہ بتایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو آیۃ الکرسی شروع سے آخر تک پڑھو۔ پھر مجھے کہا کہ تم پر اللہ کی طرف سے ایک نگران مقرر ہوگا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب ہرگز نہیں آئے گا تو نبی اکرم نے فرمایا: ”اچھی طرح

كَذَّبَكَ وَسَيَعُودُ“ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَصَدْتُهُ - فَجَاءَ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ فَقُلْتُ لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ لَا أَعُوذُ فَرَجِمْتُ وَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ - فَاصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَأ حَاجَةً وَعِيَالًا فَرَجِمْتُ وَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ فَقَالَ: فَرَصَدْتُهُ الثَّلَاثَةَ - فَجَاءَ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَرَاهُ أَنْكَ لَا تَعُوذُ ثُمَّ تَعُوذُ فَقَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فَإِنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ فَاصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟“ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ فَقَالَ: مَا هِيَ؟“ فَقُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ: ”اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ وَقَالَ لِي: لَا يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَنْ يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”أَمَّا إِنَّهُ قَدْ صَدَّقَكَ

سنو بے شک اس نے تم سے سچ کہا حالانکہ وہ بہت بڑا جھوٹا ہے۔“ اے ابو ہریرہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا مخاطب کون رہا؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔ (بخاری)

۱۰۲۱: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورۃ الکہف کی دس پہلی آیات یاد کر لیں وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

ایک روایت میں ہے سورۃ الکہف کی آخری آیات۔ دونوں کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۰۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اسی دوران حضرت جبریل الطبیؑ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنے اوپر سے ایک آواز سنی تو اپنا سر اوپر اٹھایا اور کہا۔ ”یہ آواز ان کا وہ دروازہ ہے جو آج کھولا گیا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ اس سے ایک فرشتہ اترتا۔ حضرت جبریل الطبیؑ نے کہا یہ وہ فرشتہ زمین پر اترتا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں اترتا چنانچہ اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا ”حضور ﷺ آپ کو ان دونوں کی بشارت ہو جو آپ کو دیئے گئے۔ آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے: (۱) سورۃ الفاتحہ (۲) اور سورۃ البقرۃ کی آخری آیات۔ آپ ان میں سے جو بھی حرف پڑھیں گے وہ آپ کو عطا کر دی جائے گی۔

النَّقِیْضُ: آواز

باب: قراءت کے لئے

جمع ہونے کا استحباب

۱۰۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو لوگ اللہ کے گھر میں سے کسی گھر میں قرآن کی تلاوت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں اور آپس میں اس کی تکرار (اعادہ) کرتے ہیں تو ان پر تسکین اترتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے ان کو گھیر لیتے

وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطَبُ مِنْذُ ثَلَاثِ  
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ: لَا - قَالَ: ”ذَاكَ  
شَيْطَانٌ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۰۲۱: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”مَنْ حَفِظَ عَشْرَ  
آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ  
الدَّجَالِ“ وَفِي رِوَايَةٍ: ”مَنْ أَحْرَمَ سُورَةَ  
الْكَهْفِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۲۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدًا مَعَهُ  
النَّبِيُّ ﷺ سَمِعَ نَفِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ  
فَقَالَ: هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتُفْتَحُ الْيَوْمَ وَلَمْ  
يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ:  
هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزَلْ قَطُّ إِلَّا  
الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبَشِّرْ بَنُوْرَيْنِ أَوْتِيَهُمَا  
لَمْ يُوتِيَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ  
وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهَا  
إِلَّا أُعْطِيَتْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”النَّقِیْضُ“: الصَّوْتُ.

۱۸۴: بَابُ اسْتِحْبَابِ

الْاجْتِمَاعِ عَلَى الْقِرَاءَةِ

۱۰۲۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي  
بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ  
وَيَتَذَكَّرُونَ فِيهَا مِنْ كَلِمَاتِ اللَّهِ  
الْحَكِيمَةِ، أُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنَ الْفَقْرِ وَالْحَقْنَةِ“



ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کا اپنے پاس والوں میں ذکر فرماتے ہیں۔ (مسلم)

### باب: وضو کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! جب نماز کا ارادہ کرو تو اپنے چہرے کو دھوؤ..... آیت کے آخر تک..... اللہ نہیں چاہتے کہ تمہیں تنگی میں ڈالے لیکن اللہ چاہتے ہیں کہ تم کو پاک کرے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کرے تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ۔“ (المائدہ)

۱۰۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ”میری امت قیامت کے دن وضو کے نشانات کی وجہ سے سفید ہاتھ پاؤں سے بلائی جائے گی اور آدمی تم میں سے اپنی روشنی کو طویل کر سکتا ہو تو وہ ضرور ایسا کرے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۰۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے اپنے خلیل ﷺ کو یہ کہتے سنا ”مومن کا زیور (جنت میں) وہاں تک ہوگا جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا۔“ (مسلم)

۱۰۲۶: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اچھے طریقہ سے وضو کیا اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی۔“

(مسلم)

۱۰۲۷: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا جس طرح میں نے وضو کیا۔ پھر کہا جس نے اس طرح وضو کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کی نماز اور مسجد کی طرف چلنے کا ثواب ظاہر

الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

### ۱۸۵: بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ..... إِلَى قَوْلِهِ..... مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ [المائدة: ۶]

۱۰۲۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ“ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۲۵: وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ خَلِيلِي ﷺ يَقُولُ: ”تَبْلُغُ الْجَلِيَّةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۲۶: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۲۷: وَعَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشِيئُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً رَوَاهُ

مُسْلِمٌ.

۱۰۲۸: حضرت ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”جب مسلم یا مؤمن بندہ وضو کے دوران اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کا ہر گناہ جس کی طرف اس نے آنکھوں سے دیکھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطروں کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اسکے دونوں ہاتھوں کا ہر گناہ جو اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے کیا ہوتا ہے پانی یا اسکے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو ہر وہ گناہ جس کی طرف چل کر گیا پانی کے ساتھ یا اسکے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتا ہے یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے۔“ (مسلم)

۱۰۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبرستان میں پہنچ کر فرمایا: ”سلام ہوتی ہے پر اے مؤمن گھر والوں کے شک ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں ملنے والے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ آپ ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو آپ ﷺ کی امت میں ابھی تک نہیں آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی آدمی کے سیاہ گھوڑوں میں پانچ کلیاں گھوڑے ہوں کیا وہ اپنے ان گھوڑوں کو نہیں پہچانے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”وہ وضو کی وجہ سے سفید ہاتھ پاؤں کے ساتھ میدان محشر میں آئیں گے اور میں ان کا حوض پر استقبالی ہوں گا۔“ (مسلم)

۱۰۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں ایسی بات نہ بتلا دوں جس سے اللہ غلطیاں مٹاتے ہیں اور درجات بلند کرتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۰۲۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ“ أَوْ الْمُؤْمِنُ - فغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلِّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرِّ قَطْرَ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرِّ قَطْرَ الْمَاءِ، حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۲۹: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ فُؤَادِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاجِقُونَ، وَذِدْتُ أَنَا قَدْ رَأَيْتُنَا إِخْوَانًا“ قَالُوا: أَوْلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ”أَنْتُمْ“ أَصْحَابِي، وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدَ“ قَالُوا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدَ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: ”أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرِي خَيْلِ ذَهَبٍ بُوَيْبُؤُا لَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟“ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَانْتَهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ، وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۳۰: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟“ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: ”اسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ“

فرمایا: ”وصلو کو مکمل کرنا ناپسندیدگی (وقت اور موسم کی رکاوٹ) کے باوجود مسجد کی طرف دور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا۔ پس یہی رباط ہے۔“ (مسلم)

۱۰۳۱: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”طہارت (یعنی پاکیزگی) ایمان کا حصہ ہے۔“ (مسلم)

یہ روایت تفصیل سے باب صبر میں گزری اور اس باب الرجا کے آخر میں حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت ہے اور وہ بڑی عظیم روایت ہے جو بہت سے (فائدہ مند) کاموں پر مشتمل ہے۔

۱۰۳۲: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں جو آدمی وضو کرے، مکمل وضو کرے، کھڑے ہو کر کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلاَّ هُوَ... آخِر تک۔ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں تو اس کے لئے جنت کے آگے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے وہ داخل ہو۔“ (مسلم) ترمذی میں یہ الفاظ زائد ذکر کئے: ”اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور خوب پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے۔“

### باب: اذان کی فضیلت

۱۰۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر لوگ جان لیں اس فضیلت کو جو اذان دینے اور پہلی صف میں ہے تو پھر وہ کوئی چارہ نہ پائیں سوائے اس کے کہ وہ قرعہ اندازی کریں۔ اگر لوگ جان لیں جو کچھ اول وقت میں فضیلت ہے تو ضرور اس کی طرف دوڑ کر آئیں اور اگر لوگ جان لیں جو عشاء اور صبح کی نماز کی فضیلت ہے تو ضرور ان دونوں میں

رَبَاطُ الصَّالِحِينَ (مردوں) وَكَثْرَةُ الْخَطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَلِكَ الرِّبَاطُ، فَذَلِكَ الرِّبَاطُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۳۱: وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”الطَّهْوَرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ بِطَوْلِهِ فِي بَابِ الصَّبْرِ - وَفِي بَابِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِي آخِرِ بَابِ الرَّجَاءِ، وَهُوَ حَدِيثٌ عَظِيمٌ، مُشْتَمِلٌ عَلَى جَمَلٍ مِنَ الْخَيْرَاتِ.

۱۰۳۲: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيَتْلُغُ - أَوْ فَيَسْبِغُ الوُضُوءَ - ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ - وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اِلَّا فَتَحَتْ لَهُ ابْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ ”اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ“.

### ۱۸۶: بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ

۱۰۳۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْبَدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا اِلَّا اَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهْمُوا عَلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاتَوَهَّمَا وَلَوْ

آئیں خواہ ان کو گھٹنوں کے بل ہی چل کر آنا پڑے۔ (بخاری و مسلم)

الْإِسْتِهَامُ: قرعہ اندازی۔

التَّهَجُّيرُ: نماز کی طرف جلدی آنا۔

۱۰۳۳: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”اذان دینے والوں (یعنی مؤذن) کی قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردنیں ہوں گی۔“ (مسلم)

۱۰۳۵: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حصصہ کہتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے کہا: ”میں تمہیں دیکھتا ہوں تم بکریاں اور جنگل پسند کرتے ہو لہذا جب تم اپنی بکریوں میں ہو اور نماز کے لئے اذان دو تو اذان میں اپنی آواز کو بلند کر لو مؤذن کی آواز کی حد تک۔ جو بھی جن انسان یا کوئی جانور اس کو سنے گی تو قیامت کے دن اُس کی گواہی دیں گے۔ ابوسعید خدری ہیں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔“

(بخاری)

۱۰۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہوتی ہے تاکہ وہ اذان نہ سنے۔ جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو واپس لوٹتا ہے یہاں تک کہ تکبیر پوری ہوتی ہے تو پھر واپس لوٹتا ہے تاکہ آدمی اور اُس کے دل میں وسوسہ ڈالے۔ وہ یوں کہتا ہے: فلاں چیز کو یاد کرو فلاں چیز کو یاد کرو جو اس سے پہلے اس کو یاد نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ آدمی کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعت پڑھیں؟ (بخاری و مسلم)

”التَّوْبُ“: اقامت۔

حَبْرًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْإِسْتِهَامُ“: الْإِفْتِرَاعُ. ”وَالْتَّهَجِيرُ“:

التَّكْبِيرُ إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۰۳۴: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۳۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْسَعَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ: ”إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْبَكْرِيَّ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ - فَأَذْنَتَ لِلصَّلَاةِ فَارْفَعِ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جَنَّ وَلَا إِنْسٍ وَلَا شَيْءٍ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۰۳۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأَذِينَ“ فَأِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا تَوَبَّ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ: اذْكَرُ كَذَا - وَذَكَرُ كَذَا - لِمَا لَمْ يَذْكَرْ مِنْ قَبْلُ حَتَّى يَنْظِلَ الرَّجُلُ مَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”التَّوْبُ“: الْإِقَامَةُ.



۱۰۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم مؤذن کو سنو (اذان دیتے ہوئے) تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو، اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لئے ویلے کا سوال کرو یہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ میں ہی وہ بندہ ہوں۔ پس جس نے میرے لئے ویلے کا سوال کیا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگی۔

(مسلم)

۱۰۳۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم اذان سنو تو اسی طرح ہر کسی طرح مؤذن کہتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

۱۰۳۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! سن کر یہ دعا کی: ”اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اِنِّتَ.....“۔ اے اللہ! جو اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کا رب ہے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مقام وسیلہ اور فضیلت عنایت فرما اور ان کو مقام محمود پر مقرر فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے۔“ اس کو میری شفاعت قیامت کے دن حلال ہوگی۔ (بخاری)

۱۰۴۰: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے مؤذن سے اذان سن کر یہ کلمات کہے: ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.....“۔ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کے رب ہونے اور

۱۰۳۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”إِذَا سَمِعْتُمُ الْبَدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا“ ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَبْعِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُوا أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ“ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔

رواه نسلم.

۱۰۳۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”إِذَا سَمِعْتُمُ الْبَدَاءَ فَقُولُوا كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۳۹: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْبَدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اِنِّتَ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ“ وَابْتَعْتُهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ“ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۰۴۰: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ”مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ“ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا

محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔“ اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

۱۰۴۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔“ (ابوداؤد ترمذی)  
یہ حدیث حسن ہے۔

### باب: نمازوں کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔“ (العنکبوت)

۱۰۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو جس سے وہ پانچ مرتبہ دن میں غسل کرتا ہو، کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس کے کوئی میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہی حال پانچ نمازوں کا ہے اللہ تعالیٰ ان سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)“

۱۰۴۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانچ نمازوں کی مثال اس جاری گہری نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر ہو اور وہ اس سے ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔“

(مسلم)

العَمْرُ: غنیمت کی زبر کے ساتھ اس کا معنی زیادہ اور گہری ہے۔  
۱۰۴۴: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس کی اطلاع دی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿اقِمِ الصَّلَاةَ.....﴾ آخر تک۔ اور تم نماز قائم کرو دن کے دونوں

وَبِسْمِ مُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۴۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”الدُّعَاءُ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

### ۱۸۷: بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ [العنكبوت: ۴۵]

۱۰۴۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِنَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ؟“ قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ قَالَ: ”فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۴۳: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مِثْلُ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ كَمِثْلِ نَهْرٍ غَمْرٍ جَارٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”العَمْرُ“ بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ: الْكَثِيرُ.  
۱۰۴۴: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرَهُ فَانزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ”اقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مَنْ

کناروں اور رات کے کچھ اوقات میں بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرنے والی ہیں۔“ اس آدمی نے کہا: کیا فقط یہ میرے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری تمام امت کے لئے۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک یہ درمیان کے لئے کفارہ ہے۔ جب تک کہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔“ (مسلم)

۱۰۴۶: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جس مسلمان پر فرض نماز کا وقت آجائے پھر وہ اچھے طریقہ (اعضاء کو عمدہ طریقے سے مکمل دھونا) سے وضو کرے اور خشوع (دلی آمادگی) کے ساتھ نماز کرے تو وہ نماز اس کے لئے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی جب تک کہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے اور یہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہر زمانہ میں رہتا ہے۔“ (مسلم)

باب: نمازِ صبح (فجر)

اور عصر کی فضیلت

۱۰۴۷: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں جائے گا۔“ (بخاری و مسلم)

الْبُرْدَانُ: صبح اور عصر کی نماز۔

۱۰۴۸: حضرت ابو زہیر عمارہ ابن رویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”ہرگز ایسا شخص آگ میں داخل نہ ہوگا جس نے سورج کے طلوع سے پہلے اور غروب سے پہلے نماز ادا کی یعنی فجر اور عصر کی۔“ (مسلم)

۱۰۴۹: حضرت جناب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

اللَّيْلِ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ“  
فَقَالَ الرَّجُلُ: إِلَى هَذَا؟ قَالَ: ”لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۴۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغَشَّ الْكِبَائِرُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۴۶: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”مَا مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهَا، وَخَشَوْعَهَا، وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ تُؤْتِ كَبِيرَةً وَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۸: بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الصُّبْحِ

وَالْعَصْرِ!

۱۰۴۷: عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْبُرْدَانِ دَخَلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْبُرْدَانُ“: الصُّبْحُ وَالْعَصْرُ.

۱۰۴۸: وَعَنْ أَبِي زَهْرَةَ عَمْرَةَ ابْنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا“ يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۴۹: وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے، پس دیکھ لے اے ابن آدم کہ اللہ تجھ سے ہرگز اپنے ذمہ میں جو چیز ہے اس کے بارے میں باز پرس نہ کرے۔“ (مسلم)

۱۰۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے جاتے ہیں اور صبح اور عصر کی نماز میں وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ پھر تم میں وہ رات گزارنے والے اوپر چڑھ جاتے ہیں جن سے اللہ پوچھتے ہیں: حالانکہ وہ ان کو خوب جانتے ہیں کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں ہم نے ان کو نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۰۵۱: حضرت جریر بن عبد اللہ الحنظلی سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم کے ساتھ تھے آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: ”بے شک تم میرے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو، کہ اس کے دیکھنے میں کوئی وقت اور مشقت نہیں۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو، سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز کے بارے میں مغلوب نہ ہو تو تم ضرور (ادا) کرو۔“ (بخاری و مسلم) ایک روایت ہے کہ چودہ تاریخ کے چاند کی طرف آپ ﷺ نے دیکھا۔

۱۰۵۲: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے عصر کی نماز کو چھوڑا تحقیق اس کے عمل برباد ہو گئے۔“ (بخاری)

باب: مساجد کی طرف

جانے کی فضیلت

۱۰۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ”من صلى الصبح فهو في ذمة الله فانظر يا ابن آدم لا يظلمنك الله من ذمته بشيء“ رواه مسلم.

۱۰۵۰: وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ”يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل وملائكة بالنهار، ويحتمفون في صلوة الصبح و صلوة العصر، ثم يعرج الذين باتوا فيهم فيسألهم الله - وهو أعلم بهم - كيف تركتكم عبادي؟ فيقولون: تركناهم وهم يصلون، واتيناهم وهم يصلون - متفق عليه.

۱۰۵۱: وعن جرير بن عبد الله الجعفي رضي الله عنه قال: كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فنظر الى القمر ليلة البدر فقال: انكم ستروون ربكم كما تروون هذا القمر لا تضامون في رؤيته، فان استطعتم ان لا تغلبوا على صلوة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا“ متفق عليه. وفي رواية: ”فنظر الى القمر ليلة اربع عشرة“

۱۰۵۲: وعن بريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ”من ترك صلوة العصر فقد حبط عمله“ رواه البخاري.

۱۸۹: باب فضل المشي الى

المساجد

۱۰۵۳: عن أبي هريرة رضي الله عنه ان



صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو صبح سویرے یا شام کو مسجد میں آیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتے ہیں۔ جب بھی صبح یا شام کو وہ جائے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۰۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر میں گیا تا کہ اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کو پورا کرے اس کے قدموں میں سے ہر قدم گناہوں کو مٹاتا اور دوسرا قدم درجے کو بلند کرتا ہے۔“ (مسلم)

۱۰۵۵: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی تھا مجھے معلوم نہیں کہ کسی کا گھر مسجد سے اتنا دور ہو جتنا اس کا، مگر اس کی ایک نماز بھی نہیں رہتی تھی۔ اس کو کہا گیا کہ اگر تو گدھا خرید لے جس پر سوار ہو کر اندھیرے اور سخت گرمی میں آسکے (مست مناسب ہے)۔ اس نے کہا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے بلو میں ہو میں یہ چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف میرا چلنا اور میرا اپنے گھر کی طرف لوٹنا لکھا جائے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تحقیق اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے یہ سب جمع فرما دیا ہے۔“

(مسلم)

۱۰۵۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد کے گرد زمین کے کچھ ٹکڑے خالی ہوئے تو بنو سلمہ نے چاہا کہ وہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: ”مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ رکھتے ہو۔“ انہوں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ ہم اس کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اے بنو سلمہ! تم اپنے گھروں کو لازم پکڑو تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔“ انہوں نے عرض کیا، پھر ہمیں پسند نہیں کہ ہم منتقل ہوں۔ (مسلم)

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ”مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نَزْلًا كَلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۵۴: وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَضَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بَيْتِ اللَّهِ لِيَقْضَى فَرِيضَةً مَنْ فَرَائِضِ اللَّهِ كَانَتْ خُطْوَاتُهُ إِحْدَاهَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۵۵: وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا أَعْلَى أَحَدًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَتْ لَهُ تَخَطُّطٌ صَلَوةٌ فَقِيلَ لَهُ: لَوْ اشْتَرَيْتَ جَمَارًا لَتَرَكَيْتَهُ فِي الظُّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ قَالَ: مَا يَسْرُنِي أَنَّ مَسْرُلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ“

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۵۶: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَلَّتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ: ”بَلِّغْنِي أَنْكُمْ تَرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ: ”بَنِي سَلَمَةَ دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ آثَارُكُمْ، دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ، آثَارُكُمْ“ فَقَالُوا: مَا يَسْرُنَا إِنَّا كُنَّا

بخاری نے اسی مفہوم کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۷: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک نماز کے اجر میں وہ آدمی سب سے بڑھ کر ہے جو نماز کے لئے دور سے چل کر آتا ہے پھر وہ جو اس سے بھی زیادہ دور سے چل کر آتا ہے اور وہ آدمی جو نماز کا جماعت کے ساتھ پڑھنے کے لئے انتظار کرتا ہے وہ اس سے اجر میں بہت بڑھ کر ہے جو نماز پڑھے پھر سو جائے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۰۵۸: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت کے دن کامل روشنی کی خوشخبری دے دو۔“ (ابوداؤد ترمذی)

۱۰۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ تمہاری غلطیاں مٹا دیں اور درجات بلند کر دیں گے؟ صحابہ نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ؟۔ آپ نے فرمایا: ”مشقتوں کے باوجود وضو کرنا، مسجدوں کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، پس یہی رباط ہے۔ پس یہی رباط ہے۔ (مسلم) اِسْبَاغُ وُضُو: دھونے والے اعضا کو مکمل دھونا، مسح پورا کرنا، وضو کے تمام آداب اور معاملات کا خیال کرنا۔ علی کا لفظ یہاں مع کے معنی میں ہے۔

۱۰۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم کسی شخص کو مسجد میں آتا جاتا دیکھو اس کے ایمان کی گواہی دو۔“ کیونکہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ”بے شک مسجدوں کو وہ آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔“ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

تَحْوَلْنَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ‘ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ مِنْ رِوَايَةِ أَنَسٍ.

۱۰۵۷: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشَى فَبَأْبَعْدَهُمْ – وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمَ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيَهَا ثُمَّ يَنَامُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۵۸: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”بَشِّرُوا الْمَسْجِدِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۰۵۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”أَلَا أَدْلِكُكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟“ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ – قَالَ: ”إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ“ فَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ، فَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۶۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ”إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَغْضَا الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ“ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ”إِنَّمَا يَعْزُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ“ الْآيَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

## باب: انتظارِ نماز کی فضیلت

۱۰۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب تک نماز اس کو گھر والوں کی طرف لوٹنے سے روکتی ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۰۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتے اس وقت تک اس آدمی کے لئے دعا کرتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر رہتا ہے اور جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو وہ یوں کہتے ہیں: ”اے اللہ اس کو بخش دے“ اے اللہ اس پر رحم فرما۔“ (بخاری)

۱۰۶۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن عشاء کی نماز آدھی رات تک مونہ کی پھر ہماری طرف نماز کے بعد متوجہ ہو کر فرمایا: ”لوگ تو نماز پڑھ لیں گے اور تم اس وقت سے نماز میں ہو جس وقت سے نماز کا انتظار کر رہے ہو۔“ (بخاری)

## باب: باجماعت نماز کی فضیلت

۱۰۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جماعت سے نماز الگ نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ ہے۔“

(بخاری و مسلم)

۱۰۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی کی جماعت سے نماز اس کے گھر میں اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جب آدمی نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف گیا۔ اس کو نماز کے سوا کسی چیز نے نہیں نکالا تو وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس کا ایک درجہ بلند کرتے اور ایک غلطی معاف فرماتے

## ۱۹: بَابُ فَضْلِ اِنْتِظَارِ الصَّلَاةِ

۱۰۶۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ."

۱۰۶۲: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۰۶۳: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَّرَ لَيْلَةَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّجِهِهِ بَعْدَ مَا صَلَّى فَقَالَ: "صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ ائْتَرْتُمْوهَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

## ۱۹۱: بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

۱۰۶۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَدْيِ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۶۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تُصَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوْقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا، وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ

ہیں۔ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی نماز کی جگہ پر رہے اور جب تک بے وضو نہ ہو فرشتے کہتے رہتے ہیں: ”اے اللہ اس پر رحمت نازل فرما“ اے اللہ اس پر مہربانی فرما۔ اور اس وقت تک وہ نماز میں رہتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا ہے۔“ (بخاری و مسلم) اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

۱۰۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک نابینا آدمی آیا اور کہا: ”یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس کوئی قائد نہیں جو مجھے مسجد تک لائے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اس کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مل جائے۔ حضور ﷺ نے اس کو اجازت دے دی۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیا تو آپ نے اس کو بلا کر فرمایا: ”کیا تو نماز کی اذان سنتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں ماں۔ آپ نے فرمایا پھر اس کو قبول کر۔ (مسلم)

۱۰۶۷: حضرت عبد اللہ بعض نے کہا عمرو بن قیس، جو کہ ابن ام مکتوم مؤذن رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہیں، سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں کیڑے مکوڑے اور درندے بہت ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”توحی علی الصلوة (یعنی آؤ نماز کی طرف) اور حسی علی الفلاح (یعنی آؤ فلاح کی طرف) سنتا ہے پس تو مسجد کی طرف آ۔“ (ابوداؤد) سند حسن کے ساتھ۔

حیہلاً: تو آ۔

۱۰۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ لکڑیاں لانے والے کو حکم دوں جو اکٹھی کی جائیں۔ پھر نماز کا حکم دوں جس کے لئے اذان کہی جائے۔ پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو امامت کروائے اور میں

خطوة إلا رفعت له بها درجة وخطت عنه بها خطيئة، فإذا صلى لم تزل الملائكة تُصلي عليه ما دام في مصلاه ما لم يحدث تقول: اللهم صل عليه، اللهم ارحمه - ولا يزال في صلوة ما انتظر الصلوة“ متفق عليه. وهذا لفظ البخاري.

۱۰۶۶: وَعَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ، فَرَخَّصَ لَهُ، فَلَمَّا وُلِيَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ: ”هَلْ تَسْمَعُ الْبَدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ: ”فَاجِبٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۶۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ - وَقِيلَ عَمْرٍو بْنِ قَيْسِ الْمَغْرُوفِ بَابِنِ أُمِّ مَكْتُومِ الْمُؤَذِّنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهُوَامِ وَالسَّبَاعِ؟ فَقَالَ: رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ”تَسْمَعُ حَتَّى عَلِيَ الصَّلَاةِ حَتَّى عَلِيَ الْفَلَاحِ فَحَيْهَلًا“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ - بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

وَمَعْنَى ”حَيْهَلًا“ تَعَالَى.

۱۰۶۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمْرِبَ حَطَبٍ فَيُحْتَضَبُ ثُمَّ أُمْرِبَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَدَّنُ لَهَا ثُمَّ أُمْرِبَ رَجُلًا فَيُؤَمُّ النَّاسَ ثُمَّ



ان آدمیوں کی طرف جاؤں (جو جماعت میں نہیں آتے) پس میں ان سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۰۶۹: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کو یہ بات پسند ہے کہ وہ کل اللہ سے فرمانبرداری کی حالت میں ملے تو اسے چاہئے کہ ان نمازوں کی نگہبانی کرے جب ان کے لئے اذان دی جائے۔ بے شک اللہ نے تمہارے پیغمبر کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر کئے اور بے شک وہ نمازیں ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اگر تم اسی طرح اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو جس طرح پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم نے اپنے پیغمبر کے طریقے کو چھوڑ دیا اور اگر تم اپنے پیغمبر کے طریقے کو چھوڑ دو گے تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ گے۔ ہم نے اپنے زمانے کے لوگوں کو دیکھا کہ ان میں سے کوئی بھی جماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا سوائے اس منافق کے جس کا نقاب آشور ہو۔ تحقیق آدمی کو لایا جاتا جبکہ دو آدمی اس کو سہارا دیئے ہوئے ہوتے یہاں تک کہ اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔“ (مسلم) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے طریقے سکھائے اور ان ہدایت کے طریقوں میں ایک اس مسجد میں نماز ادا کرنا ہے جس میں اللہ ہادی جاتی ہو۔

۱۰۷۰: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”کسی بستی میں یا جنگل میں تین آدمی اگر رہتے ہوں اور ان میں جماعت نہ قائم کی جاتی ہو تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے۔ پس تم جماعت کو لازم کرو پس بے شک بھیڑ یا دور والی بکری (جو اپنے گلہ سے علیحدہ ہو کر بھٹکی جائے) کو کھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد) عمدہ سند کے ساتھ۔

باب: صبح و عشاء کی جماعت میں

حاضری کی ترغیب

۱۰۷۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَحَالَفَ إِلَى رِجَالٍ فَأَحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ“  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۶۹: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ”مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْفِيَ اللَّهُ تَعَالَى غَدَا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَيَّ هَذَا الصَّلَاةِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِسَيِّدِكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى وَأَنْتَهَنَ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَلَوْ أَسَكَمَ صَلَاتِي فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا السَّخَّافُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ“ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَغْلُومٌ الْبِنَاقِ“ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ: ”إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَدَّنُ فِيهِ.

۱۰۷۰: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْرٍ وَلَا تَقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ - فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذَّنْبَ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةَ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۹۲: بَابُ الْحَيِّ عَلَى حُضُورِ

الْجَمَاعَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ

۱۰۷۱: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جس نے عشاء کی نماز جماعت سے ادا کی اس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھ لی تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی۔“ (مسلم)

ترمذی کی روایت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو آدھی عشاء کی نماز میں حاضر ہوا تو اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ہے اور جس نے عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے ادا کی اس کے لئے پوری رات کے قیام کا ثواب ہے۔“ (ترمذی)  
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”اگر لوگوں کو عشاء اور صبح کی نماز کا علم ہو جاتا کہ اس میں کیا ثواب ہے تو ان دونوں نمازوں کے لئے اگر گھنٹوں کے بل آنا پڑتا تو بھی آتے۔“ (بخاری و مسلم) مفصل روایت ۱۰۳۳ میں گزری۔

۱۰۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”عشاء اور فجر سے بڑھ کر کوئی نماز منافقین پر بھاری نہیں، اگر وہ جان لیں کہ ان دونوں نمازوں میں کیا ثواب ہے؟ تو ان میں ضرور حاضر ہوں خواہ گھنٹوں کے بل۔“ (بخاری و مسلم)

باب: فرض نمازوں کی حفاظت کا حکم

اور

ان کے چھوڑنے میں

سخت وعید و تاکید

اللہ ذوالجلال والاکرام نے ارشاد فرمایا: ”تم نمازوں کی حفاظت کرو، خاص طور پر درمیانی نماز میں۔“ (البقرہ)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِي رِوَايَةٍ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ» قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاتَوَّهُمَا وَلَوْ حَبْوًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَقَدْ سَبَقَ بَطْوِيلُهُ.

۱۰۷۳: وَعَنْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَاتَوَّهُمَا وَلَوْ حَبْوًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۳: بَابُ الْأَمْرِ بِالمُحَافَظَةِ عَلَى

الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَالنَّهْيِ

الْأَكِيدِ وَالْوَعِيدِ الشَّدِيدِ فِي

تَرْكِهِنَّ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ [البقرة: ۲۳۸] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا

زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔“ (التوبہ)

۱۰۷۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سوال کیا۔ کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وقت پر نماز۔“ میں نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”والدین کے ساتھ اچھا سلوک“ میں نے کہا پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد۔“ (بخاری و مسلم)

۱۰۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ (۲) نماز کا قائم کرنا، (۳) زکوٰۃ ادا کرنا، (۴) بیت اللہ کا حج کرنا، (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۰۷۶: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم ہے۔ یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیں نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ جب وہ یہ کرنے لگیں تو انہوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محمود بنائے۔ مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۰۷۷: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا: ”جو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) ہیں پس ان کو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی دعوت دینا، اگر وہ اس کو تسلیم کر لیں تو ان کو اس بات کی طرف دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس کو بھی تسلیم کر لیں تو ان کو اس بات کی طرف دعوت دینا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لے کر ان کے

الرَّكُوعَ فَحَلُّوا سَبِيلَهُمْ“ [التوبة: ۵]

۱۰۷۴: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ”الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا“ قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ”بِرِّ الْوَالِدَيْنِ“ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ”الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۷۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَالْحَمُّ لِلصَّلَاةِ وَإِتْيَاءُ الزَّكَاةِ، وَحَجُّ الْبَيْتِ الرَّحِيمِ رَمَضَانَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۷۶: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۷۷: وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ”إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَأَدْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ

فقراء میں تقسیم کی جائے گی اور اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو ان کے عمدہ مال (بطور زکوٰۃ) لینے سے خود کو روکے رکھنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۰۷۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”بے شک آدمی اور شرک و کفر کے درمیان (فاصل) نماز کا چھوڑنا ہے۔“

(مسلم)

۱۰۷۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”وہ عہد جو ہمارے اور کافروں کے درمیان ہے وہ نماز ہے جس نے نماز کو ترک کیا پس اس نے کفر کیا۔“ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۰: حضرت شقیق بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر تابعی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کسی عمل کا ترک کرنا کفر نہیں سمجھتے تھے سوائے (ترک) نماز کے۔“

(ترمذی)

کتاب الایمان میں صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

۱۰۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے پہلا عمل جس کا قیامت کے دن حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے، اگر وہ درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہو اور اگر وہ خراب ہوئی تو وہ ناکام و نامراد ہوا۔ اگر اس کے فرائض میں سے کوئی چیز کم ہوئی تو رب ذوالجلال والا کرام فرمائیں گے: ”دیکھو میرے بندے کے (کچھ) نوافل (بھی) ہیں پس فرضوں کی کمی کو نوافل سے بھر دیا جائے گا؟“ پھر اس کے سارے اعمال کا اسی طرح حساب ہوگا۔ (ترمذی)

صَدَقَةٌ تُؤَخِّدُ مِنْ أَعْيَاءِ هُمْ فَتُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَمَنْ أَعْطَا لِدَلِكِ فَيَأْكُ وَكَرَأْتُمْ أَمْوَالِهِمْ وَأَتَى دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۷۸: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكَفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۷۹: وَعَنْ بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۸۰: وَعَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّابِعِيِّ الْمُتَّفِقِ عَلَى جَلَالَتِهِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرُونَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرَكَهُ كُفْرًا غَيْرَ الصَّلَاةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۰۸۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ“ فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: انظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ! ثُمَّ تَكُونُ سَائِرَ أَعْمَالِهِ عَلَى



یہ حدیث حسن ہے۔

باب: صفِ اوّل کی فضیلت، پہلی صف کے  
اہتمام کا حکم اور صفوں کی برابری  
اور مل کر کھڑے ہونا

۱۰۸۲: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر (نماز سے) ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”تم اس طرح صف کیوں نہیں بناتے ہو جس طرح فرشتے اپنے رب کے ہاں بناتے ہیں؟“ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتے اپنے رب کی بارگاہ میں کس طرح صف بناتے ہیں؟ فرمایا: ”وہ پہلے پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔“ (مسلم)

۱۰۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور صفِ اول کا کیا نوا ہے پھر وہ نہ پائیں مگر اسی صورت میں کہ وہ قرعہ اندازی کریں ضرور قرعہ اندازی کریں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۰۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مردوں کی صف میں سے سب سے بہتر صفِ پہلی اور سب سے بری صفِ آخری ہے۔ عورتوں کی صفوں میں سب سے آخری سب سے بہتر ہے اور سب سے بری پہلی ہے۔“ (مسلم)

۱۰۸۵: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کا صفوں میں پیچھے ہٹنا دیکھا تو فرمایا: ”آگے بڑھو اور میری اقتدا کرو اور جو بعد والے ہیں وہ تمہارے اقتداء کریں اور لوگ پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ ان کو پیچھے ہٹا دے گا۔“ (مسلم)

۱۰۸۶: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کاندھوں کو چھو کر

ہذا“ رواہ الترمذی وقال حدیث حسن.  
۱۹۴: بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ  
وَالْأَمْرِ بِاتِّمَامِ الصُّفُوفِ الْأَوَّلِ  
وَتَسْوِيتِهَا وَالتَّرَاصِ فِيهَا:

۱۰۸۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: "أَلَا تَصْفُونَ كَمَا تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟" فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: يُتَمُونَ الصُّفُوفَ الْأَوَّلَ وَيَتَرَاصُونَ فِي الصَّفِّ.  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۸۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْبِدَآءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَى لَأَسْتَهْمُوا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.  
۱۰۸۴: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوْلَاهَا، وَشَرُّهَا وَآخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوْلَاهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۸۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ: "تَقَدَّمُوا فَاتَّمُوا بِي، وَلْيَأْتِمَنَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۸۶: وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسُحُ مِنَّا كَيْنَا

فرماتے: ”برابر ہو جاؤ“ آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے اور تم میں سے میرے قریب وہ لوگ ہوں جو عقل و سمجھ والے ہیں پھر جو اُن سے قریب ہیں اور پھر وہ جو اُن سے قریب ہیں۔“ (مسلم)

۱۰۸۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی صفوں کو درست کرو بے شک صفوں کی درستگی نماز کی تکمیل میں سے ہے۔“ (بخاری و مسلم) بخاری ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ صفوں کی درستگی نماز کے قائم کرنے کا ایک حصہ ہے۔

۱۰۸۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ جماعت کھڑی ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”اپنی صفوں کو درست کرو اور مل کر کھڑے ہو جاؤ۔ بے شک میں تم کو اپنی پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔“ (بخاری) بخاری کے الفاظ کے ساتھ مسلم نے اسی معنی کی روایت کی۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے ہم میں سے ہر ایک اپنا کندھا دوسرے کے کندھے سے اور اپنا قدم دوسرے کے قدم سے لگا تھا۔“

۱۰۸۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”تم ضرور اپنی صفوں کو درست کرو ورنہ اللہ تمہارے چہروں میں اختلاف پیدا کر دے گا۔“ (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا فرمایا کرتے تھے گویا کہ آپ اس کے ساتھ تیروں کو سیدھا کریں گے۔ یہاں تک کہ آپ نے اندازہ فرمایا کہ ہم اگر بات کو سمجھ گئے ہیں۔ پھر ایک دن آپ تشریف لائے اور کھڑے ہو گئے۔ جب تکبیر کہی جانے والی تھی کہ ایک آدمی کو صف میں سینہ نکالے دیکھا تو فرمایا: ”اللہ کے بندو! تم ضرور اپنی صفوں کو درست کر لو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان برا اختلاف ڈال دیں گے۔“

فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: "اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلْبِسَنِي مِنْكُمْ أَوْلُوا الْأَخْلَامَ وَالنُّهْيَ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۸۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ لَبُّخَارِيِّ: "فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ".

۱۰۸۸: وَعَنْهُ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَتَى عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: "اقْبِمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاثَوْا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِلَفْظِهِ، وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةِ لَبُّخَارِيِّ: "وَكَانَ أَحَدُنَا يَلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ".

۱۰۸۹: وَعَنِ النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَتَسَوَّنَّ صُفُوفُكُمْ أَوْ لِيَخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ - ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَمَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكْبِرُ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ "عِبَادَ اللَّهِ، لَتَسَوَّنَّ صُفُوفُكُمْ أَوْ لِيَخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ".

۱۰۹۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے (درمیان) ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھرتے اور ہمارے سینوں اور کندھوں کو چھو کر ارشاد فرماتے: ”آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دل مختلف (ٹیزھے) ہو جائیں گے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے: ”اللہ اور اس کے فرشتے بھی پہلی صفوں پر رجمتیں بھیجتے ہیں“۔ (ابوداؤد) حسن سند کے ساتھ۔

۱۰۹۱: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کروں اور کندھوں میں برابری کرو اور صفوں کے خلاء کو بند کرو اور اپنے بھائیوں کے بارے میں نرم ہو جاؤ (ان سے تعاون کرو) اور شیطان کے لئے درمیان میں جگہ نہ چھوڑو جس نے کسی صف کو ملایا اللہ اس کو مارے گا اور جس نے کسی صف کو قطع (توڑا) تو اللہ تعالیٰ اس کو کاٹیں گے“۔ (ابوداؤد صحیح سند سے۔)

۱۰۹۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی صفوں کو چونا گچ کرو اور قریب قریب کھڑے ہو کر گردنوں میں برابری کرو۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں شیطان کو صف کے خلاء میں داخل ہوتا دیکھتا ہوں گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے۔“ (ابوداؤد)

شرط مسلم پر حدیث صحیح ہے۔

الْحَذْفُ : حائے مہملہ اور ذال مجہدہ دونوں زبر کے ساتھ پھر فا۔ چھوٹی سیاہ بکری کو کہتے ہیں جو (عموماً) یمن میں پائی جاتی ہے۔

۱۰۹۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنی صف کو پورا کرو پھر وہ جو اس

۱۰۹۰: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةِ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُولُ: "لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ" وَكَانَ يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُولَى" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۰۹۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَقْبُمُوا الصُّفُوفَ، وَحَادُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسَمُوا الْخَلَلَ، وَلَيَسُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَهَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۰۹۲: وَعَنِ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: رُضُوا صُفُوفَكُمْ، وَقَارِبُوا بَيْنَهَا، وَحَادُوا بِالْأَعْنَاقِ، فَرَأَيْتِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذْفُ" حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

"الْحَذْفُ" بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ وَذَالٍ مُعْجَمَةٍ مَفْتُوحَتَيْنِ ثُمَّ فَاءٌ وَهِيَ: عَنَمٌ سُودٌ صِغَارٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ.

۱۰۹۳: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أْتَمُّوا الصَّفَّ الْأُمَّةَ، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ، فَمَا

کے قریب ہو جو بھی کمی ہو وہ کچھلی صف میں ہونی چاہئے۔“  
(ابوداؤد) حدیث حسن ہے۔

۱۰۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے صفوں کے دائیں حصوں میں رحمت بھیجتے ہیں۔“ (ابوداؤد) سند کے ساتھ مسلم کی شرط پر۔ ان میں سے ایک راوی ایسا ہے جس کے پختہ ہونے میں محدثین کا اختلاف ہے۔

۱۰۹۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے ہم پسند کرتے کہ ہم آپ کے دائیں طرف ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف اپنے چہرہ مبارک سے متوجہ ہوں۔ میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: ”اے میرے رب! تو اپنے رب سے مجھے بچا جس دن کہ تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا یا جمع کرے۔“ (مسلم)

۱۰۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”امام کو درمیان میں رکھو اور خلا کو بند کرو۔“ (ابوداؤد)

باب: فرائض سمیت سنن راجحہ (موکدہ) کی فضیلت

اور ان میں سے تھوڑی اور کامل

اور جوان کے درمیان ہو اُس کا بیان

۱۰۹۷: حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر روز فرض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتے ہیں یا جنت میں اس کے لئے ایک محل بن جاتا ہے۔“

(مسلم)

كَانَ مِنْ نَقِصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمَوْخِرِ“  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۰۹۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ“  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَفِيهِ رَجُلٌ مُخْتَلَفٌ فِي تَوَثُّقِهِ.

۱۰۹۵: وَعَنْ بَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ: يُقْبَلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ”رَبِّ قَبِيضِي عَذَابَكَ يَوْمَ تُعْبَثُ - أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۹۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”وَسَطُوا الْإِمَامَ“  
وَسَدُّوا الْحَلَلَ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۹۵: بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّائِيَةِ مَعَ

الْفَرَائِضِ وَبَيَانِ أَقْلَاهَا وَأَكْمَلِهَا

وَمَا بَيْنَهُمَا!

۱۰۹۷: عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ حَبِيبَةَ رَمْلَةَ بِنْتِ أَبِي سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيَ لِلَّهِ تَعَالَى فِي كُلِّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ الْفَرِيضَةِ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ“ أَوْ الْآبِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.



۱۰۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں نماز ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد اور دو رکعتیں جمعۃ المبارک کے بعد اور دو رکعتیں نماز مغرب کے بعد اور دو رکعتیں نماز عشاء کے بعد پڑھیں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۰۹۹: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے اور تیسری مرتبہ یہ فرمایا: ”اُس کے لئے جو چاہے۔“ (بخاری و مسلم)

دو اذانوں سے مراد اذان اور اقامت ہے۔

### باب: فجر کی دو سنتوں کی تاکید

۱۱۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور دو رکعتیں صبح سے پہلے نہیں چھوڑتے تھے۔“ (بخاری)

۱۱۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں کسی چیز کا اتنا اتمام نہ فرماتے۔ جتنا فجر کی دو رکعتوں کا۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے بہتر ہیں اور ان دونوں کی ایک روایت میں یہ ہے کہ مجھے تمام دنیا سے وہ دو رکعتیں زیادہ محبوب ہیں۔ (مسلم)

۱۱۰۳: حضرت ابو عبداللہ بلال بن رباح رضی اللہ عنہ مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تاکہ آپ صبح کی نماز کی اطلاع دیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بلال رضی اللہ عنہ کو کسی ایسے کام میں مشغول کیا جو ان سے

۱۰۹۸: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرَبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۹۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ" وَبَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ جَاءَهُ "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ."

المراد بالآذانتين: الأذان والإقامة.

### ۱۹۶: باب تأکید رکعتی سنۃ الصبح

۱۱۰۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدْعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعِدَاةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۰۱: وَعَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنْ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُذًا مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۰۲: وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: "أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا."

۱۱۰۳: وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بِلَالِ بْنِ رِبَاعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ اتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنَهُ بِصَلَاةِ الْعِدَاةِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالًا

پوچھنا تھا یہاں تک کہ خوب صبح ہو گئی۔ پھر بلال کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی اور بار بار اطلاع دی مگر رسول اللہ ﷺ نہ نکلے جب آپ نکلے تو لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پس بلال رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کسی ایسے کام میں مشغول کر دیا جو اس سے پوچھنا تھا یہاں تک کہ زیادہ سفیدی ہو گئی اور آپ نے بھی نکلنے میں دیر کر دی۔ پس آپ نے فرمایا: ”میں فجر کی دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔“ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ”یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو زیادہ صبح کر دی؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور بھی زیادہ اگر میں صبح کر دیتا جتنی میں نے کی تو میں ان دو رکعتوں کو ضرور پڑھتا اور اچھے طریقے سے پڑھتا اور بہترین طریقے سے پڑھتا۔“ (ابوداؤد) حسن سند کے ساتھ۔

### باب: فجر کی سنتوں کی تخفیف

اور

### انہما کی قراءت اور وقت کا بیان

۱۱۰۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ”نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے وقت میں لایا اور اقامت کے درمیان دو مختصر رکعتیں پڑھتے تھے۔“ (بخاری و مسلم) اور صحیحین کی روایت میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتیں پڑھتے۔ جب آپ ﷺ اطلاع سنتے تو ان دونوں (رکعتوں) کو اتنا مختصر کرتے کہ میں کہتی کیا ان دونوں میں سورۃ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا کہ نہیں؟ مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ فجر کی دو رکعتیں پڑھتے جبکہ آپ اذان سنتے اور دونوں کو مختصر فرماتے۔ ایک روایت میں ہے جب فجر طلوع ہو جاتی۔

۱۱۰۵: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب مؤذن صبح کی اذان دیتا اور صبح ظاہر ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خفیف رکعتیں ادا فرماتے۔“ (بخاری و مسلم)

بِأَمْرِ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى أَصْبَحَ جَدًّا فَقَامَ بِلَالٌ فَادْنَاهُ بِالصَّلَاةِ وَتَابِعَ أَذَانَهُ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَرَجَ صَلَّى بِالنَّاسِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِأَمْرِ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى أَصْبَحَ جَدًّا وَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوجِ فَقَالَ: يَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي كُنْتُ رَكْعَتُ رَكْعَتِي الْفَجْرِ" فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَصْبَحْتَ جَدًّا؟ فَقَالَ: "لَوْ كُنْتُ أَكْثَرَ مِمَّا أَصْبَحْتُ لَرَكْعَتُهُمَا وَأَحْسَنُهُمَا" وَاجْمَلْتُهُمَا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

### ۱۹۷: بَابُ تَخْفِيفِ رَكْعَتِي الْفَجْرِ

وَبَيَانِ مَا يُقْرَأُ فِيهِمَا وَبَيَانِ

وَقْتِهِمَا

۱۱۰۴: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ الْمَدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا يُصَلِّي رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتَّى أَقُولَ هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتِي الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا - وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ.

۱۱۰۵: وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر طلوع ہو جاتی تو کوئی نماز نہ پڑھتے سوائے دو خفیف (ہلکی) رکعتوں کے۔“

۱۱۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعتیں پڑھتے اور رات کے آخری حصے میں ایک رکعت سے وتر بناتے اور دو رکعتیں صبح کی نماز (فجر) سے پہلے پڑھتے، گویا کہ تکبیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۱۰۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں یہ آیت پڑھتے: ﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ الْيَسَاءِ﴾ (البقرہ) اور دوسری رکعت میں: ﴿آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدُوا بِنَا مُسْلِمُونَ﴾ (آل عمران) پڑھتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ دوسری رکعت میں سورہ آل عمران کی آیت ۶۳: ﴿تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ پڑھتے۔

(مسلم)

۱۱۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتوں میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھی۔“ (مسلم)

۱۱۰۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ”میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مہینہ توجہ سے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے۔“ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

حَفِيفَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

۱۱۰۶: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَيُؤْتِرُ بِرَكْعَةٍ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَكَانَ الْأَذَانَ بِأُذُنِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۰۷: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا: ”قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ الْيَسَاءِ“ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقْرَةِ وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا ”آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدُوا بِنَا مُسْلِمُونَ“ وَفِي رِوَايَةٍ: وَفِي الْآخِرَةِ الَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ ”تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ“ رَوَاهُمَا مُسْلِمٌ.

۱۱۰۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۰۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ شَهْرًا يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب: فجر کی دو رکعتوں کے بعد  
دائیں جانب لیٹنے کا استحباب  
خواہ

اس نے تہجد پڑھی ہو یا نہ

۱۱۱۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں ادا فرما لیتے تو اپنی دائیں جانب پر لیٹ جاتے۔“ (بخاری)

۱۱۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فراغت کے بعد فجر تک گیارہ رکعتیں ادا فرماتے اور دو رکعتوں میں سلام پھیرتے اور ایک کو ساتھ ملا کر وتر پاتے۔ جب مؤذن فجر کی اذان سے خاموش ہو جاتا اور فجر واضح ہو جاتا تو مؤذن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ اٹھے ہو کر دو خفیف (مختصر) رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر دائیں پہلو پر، اذان کے اقامت کی اطلاع تک لیٹ جاتے۔“ (مسلم)

”يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ“ مسلم کے الفاظ میں معنی اس کا یہ ہے کہ ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنا۔

۱۱۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی فجر کی دو رکعتیں پڑھ لے وہ اپنی دائیں جانب پر لیٹ جائے۔“ (ابوداؤد)  
اور ترمذی نے صحیح سندوں کے ساتھ۔  
ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

باب: ظہر کی سنتیں

۱۱۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ”میں نے

۱۹۷: بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِضْطِجَاعِ  
بَعْدَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ عَلَيَّ جَنْبِهِ  
الْاَيْمَنِ وَالْحَتِّ عَلَيْهِ سَوَاءً كَانَ  
تَهَجَّدَ بِاللَّيْلِ اَمْ لَا

۱۱۱۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَيَّ شِقْبَهُ الْاَيْمَنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۱۱: وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ أَمَشَاءَ إِلَى الْفَجْرِ اخْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكِعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيَّ شِقْبَهُ الْاَيْمَنِ هَكَذَا حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهَا: ”يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ“ هَكَذَا هُوَ فِي مُسْلِمٍ وَمَعْنَاهُ: بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ.

۱۱۱۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”إِذَا صَلَّى اخْدُكُم رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَيَّ يَمِينِهِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِأَسَانِيدٍ صَحِيحَةٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۹: بَابُ سُنَّةِ الظُّهْرِ!

۱۱۱۳: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا



رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد پڑھیں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۱۱۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے قبل چار رکعت نہ چھوڑتے تھے۔“ (بخاری)

۱۱۱۵: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں ظہر سے قبل چار رکعت ادا فرماتے پھر نکل کر اور لوگوں کو نماز پڑھاتے۔ پھر داخل ہو کر دو رکعت ادا فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مغرب کی تین رکعت پڑھاتے پھر میرے گھر میں داخل ہوتے اور دو رکعت ادا فرماتے اور لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے پھر داخل ہو کر میرے گھر میں دو رکعت ادا فرماتے۔ (مسلم)

۱۱۱۶: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے ظہر سے پہلے کی چار رکعت اور اس کے بعد کی چار رکعت کی حفاظت کی تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام فرمادیں گے۔“ (ابوداؤد، ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۱۷: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت ادا فرماتے تھے اور فرماتے: ”یہ ایک ایسی گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرا اس میں کوئی نیک عمل اوپر چڑھے۔“ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۱۱۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہ پڑھ سکتے تو ظہر کے بعد ان کو پڑھ لیتے۔ (ترمذی)

قَالَ: صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۱۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدْعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۱۵: وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ - وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ - وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۱۶: وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "مَنْ حَافِظَ عَلَيَّ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعِ بَعْدَهَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيَّ النَّارَ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۱۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَرَوُلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ: "إِنَّهَا سَاعَةٌ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَاحْبَبْتُ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۱۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّى بَعْدَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ:

حدیث حسن ہے۔

حدیث حسن۔

### باب: عصر کی سنتیں

### ۲۰۰: بَابُ سُنَّةِ الْعَصْرِ

۱۱۱۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعت ادا فرماتے تھے اور ان کے درمیان مقرب فرشتوں اور جو ان کے پیروکار مومن اور مسلمان ہیں ان پر سلام کے ساتھ فاصلہ (علیحدگی) فرماتے۔ (ترمذی)

۱۱۱۹: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصَلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حدیث حسن ہے۔

وقال: حدیث حسن۔

۱۱۲۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔“ (ابوداؤد ترمذی)

۱۱۲۰: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”رَحِمَ اللَّهُ أُمَّرَأَةً قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حدیث حسن ہے۔

الترمذی وقال: حدیث حسن۔

۱۱۲۱: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعت ادا فرماتے۔ (ابوداؤد)

۱۱۲۱: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

صحیح سند کے ساتھ۔

صحیح۔

### باب: مغرب کے بعد

### ۲۰۱: بَابُ سُنَّةِ الْمَغْرِبِ بَعْدَهَا

### اور پہلے والی سنتیں

### وَقَبْلَهَا

ان ابواب میں حدیث ابن عمر اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہم گزری وہ دونوں صحیح حدیثیں ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مغرب کے بعد دو رکعت ادا فرماتے۔

تَقَدَّمَ فِي هَذِهِ الْأَبْوَابِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ وَهُمَا صَحِيحَانِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ.

۱۱۲۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ”تم مغرب سے پہلے نماز (نفل) پڑھو اور پھر تیسری مرتبہ فرمایا جو آدمی چاہے (ان نفلوں کو ادا کرے)۔“ (بخاری)

۱۱۲۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ: ”لِمَنْ شَاءَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ادا کرے)۔“ (بخاری)

البخاری۔

۱۱۲۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھا کہ وہ مغرب کے وقت سنتوں کی طرف جلدی (دو سنتوں کو ادا کرنے کے لئے) کرتے ہیں۔ (بخاری)

۱۱۲۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کے غروب ہونے کے بعد اور مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ ان سے پوچھا گیا؟ کیا رسول اللہ نے بھی ان کو ادا فرمایا؟ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے لیکن آپ نے نہ تو ہمیں حکم دیا اور نہ ہی ہمیں منع فرمایا۔ (مسلم)

۱۱۲۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ہم مدینہ میں تھے۔ جب مؤذن مغرب کی نماز کے لئے جلدی کرتے اور دو رکعتیں پڑھتے یہاں تک کہ ناواقف آدمی مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یہ خیال کرتا کہ نماز پڑھی جا چکی ہے۔ اس لئے اکثر سے لوگ یہ دو رکعتیں (قبل از نماز) پڑھ رہے ہوتے۔ (مسلم)

### باب ۲۰: ثناء سے پہلے اور بعد کی سنتیں

اس میں حدیث گزشتہ ابن عمر رضی اللہ عنہما والی ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں عشاء کے بعد ادا کیں حدیث عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ والی ہے کہ ہر تکبیر اور اذان کے درمیان نماز ہے۔“ (بخاری و مسلم) جیسا پہلے گزرا تھا۔

### باب: جمعہ کی سنتیں

۱۱۲۶: اس میں حدیث گزشتہ ابن عمر رضی اللہ عنہما والی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں جمعہ کے بعد ادا فرمائیں۔ نمبر ۱۰۹۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے تو

۱۱۲۳: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَسَدَّرُونَ السَّوَارِي عِنْدَ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۱۲۴: وَعَنْهُ قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقِيلَ : أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّاهَا؟ قَالَ : كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۱۲۵: وَعَنْهُ قَالَ : كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لصلوة الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِي فَرَكَعُوا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لِيَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَيَحْسَبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صَلَّيْتُ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۰: بَابُ سُنَّةِ الْعِشَاءِ بَعْدَهَا وَقَبْلَهَا!

فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقِ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ : بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ كَمَا سَبَقَ .

۲۰: بَابُ سُنَّةِ الْجُمُعَةِ

۱۱۲۶: فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۱۲۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : " إِذَا صَلَّى

اس کے بعد چار رکعت پڑھے۔“

أَحَدَكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم)

۱۱۲۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ واپس لوٹتے۔ پھر دو رکعت اپنے گھر میں ادا فرماتے۔

۱۱۲۸: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم)

باب: سنن راتبہ

اور

غیر راتبہ کی گھر میں ادا کیگی کا استحباب اور نوافل کے لئے

فرائض کی جگہ بدل لینے یا کلام سے فاصلہ کرنا

۱۱۲۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے لوگو اپنے گھروں میں نماز پڑھو بے شک افضل ترین نماز آدن کی نمازوں میں سے وہ ہے جو اپنے گھر میں ادا کی جائے“ سوائے فرض نماز کے۔“ (بخاری، مسلم)

۱۱۲۹: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”صَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۳۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنی نمازوں کا کچھ حصہ (نفل) اپنے گھروں میں مقرر کرو اور ان کو قبریں مت بناؤ۔“ (بخاری و مسلم)

۱۱۳۰: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَسْجُدُوهَا قُبُورًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۳۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز ادا کر لے تو وہ اپنے گھر کے لئے اپنی نماز (نفل) کا کچھ حصہ رکھ لے بے شک اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں نماز سے خیر و برکت عنایت فرمانے والے ہیں۔“ (مسلم)

۱۱۳۱: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ“ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۳۲: حضرت عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ نافع ابن جبیر نے مجھے سائب

۱۱۳۲: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ نَافِعَ بْنِ



بن اخت نمر کے پاس کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لئے بھیجا جو ان سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نماز میں دیکھی تھی تو انہوں نے فرمایا: ”ہاں۔ میں نے ان کے ساتھ مقصورہ (حجرہ) میں جمعہ کی نماز ادا کی، جب امام نے سلام پھیرا، میں اپنی جگہ کھڑا ہوا اور میں نے نماز پڑھی۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے تو میری طرف پیغام بھیج کر فرمایا، جو تم نے کیا دو بارہ نہ کرنا۔ جب تم جمعہ پڑھ لو، اس کے ساتھ اور کوئی نماز مت ملاؤ یہاں تک کہ تم کلام کرو یا اس جگہ سے ہٹ جاؤ۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کا حکم دیا کہ ہم کسی نماز کو نہ ملائیں۔ جب تک کہ ہم کلام نہ کر لیں یا وہاں سے نکل نہ جائیں۔ (مسلم)

باب: نماز وتر کی ترغیب اور اس بات کا بیان

کہ وہ سنت مؤکدہ ہے اور وقت کا بیان

۱۱۳۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وتر قطعی نہیں، جس طرح کہ فرض نماز لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو مکرر فرمایا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے، پس اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو۔“ (ابوداؤد ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۱۳۴: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر کی نماز پڑھی، شروع رات، درمیانی رات اور آخری رات (رات کا پچھلا حصہ) اور آپ کی وتر نماز سحر تک پہنچی۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رات کو تم اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔“ (بخاری و مسلم)

۱۱۳۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صبح سے پہلے وتر پڑھ لیا

جَبْرِ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أَحْبَبِ نَمِرٍ  
يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَاهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ  
فَقَالَ: نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي  
الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي  
فَصَلَّيْتُ 'فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: لَا  
تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ: إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ فَلَا  
تَصَلِّهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ ' فَإِنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذَلِكَ أَنْ لَا نُؤْصَلَ  
صَلَاةَ بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ ' رَوَاهُ  
مُسْلِمٌ .

۲۰۵: بَابُ الْحَثِّ عَلَى صَلَاةِ الْوَتْرِ

وَبَيَانِ أَنَّهُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ وَبَيَانِ وَقْتِهِ!

۱۱۳۳: عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
الْوَتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ ' وَلَكِنْ  
سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: 'إِنَّ اللَّهَ وَتَرٌ  
يُحِبُّ الْوَتْرَ ' فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ ' رَوَاهُ  
أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ .

۱۱۳۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتِرَ رَسُولُ اللَّهِ  
مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَمِنْ أَوْسَطِهِ وَمِنْ آخِرِهِ -  
وَأَنْتَهَى وَتَرَهُ إِلَى السَّحْرِ ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۱۳۵: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ  
بِاللَّيْلِ وَتَرًا ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۱۳۶: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: 'أَوْتِرُوا قَبْلَ

کرو۔“ (مسلم)

۱۱۳۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کو نماز پڑھتے ہیں آپ کے سامنے لیٹی ہوتی، جب وتر باقی رہ جاتے تو مجھے جگا دیتے، پس میں وتر پڑھ لیتی۔“ مسلم ہی کی دوسری روایت میں ہے کہ جب وتر باقی رہ جاتے تو آپ فرماتے: اے عائشہ! اٹھ اور وتر پڑھ۔“

۱۱۳۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صبح سے پہلے وتر میں جلدی کرنا۔“ (ابوداؤد ترمذی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ”جس کو خطرہ ہو کہ رات کے آخری حصے میں اٹھ نہ سکے گا، اسے رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لینا چاہئے اور جس کو طبع ہو کہ رات کے پچھلے حصے میں جاگے، پس اس کو رات کے آخری حصے میں وتر پڑھنے چاہئے اور رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ زیادہ افضل ہے۔“ (مسلم)

باب: نمازِ چاشت کی فضیلت اور اس میں قلیل و کثیر

اور

اوسط کی وضاحت اور اس کی محافظت پر ترغیب

۱۱۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی نصیحت فرمائی۔“ (بخاری و مسلم)

اور سونے سے پہلے اس کے لئے مستحب ہے جس کو رات کے پچھلے حصے میں جاگنے کے بارے میں اعتماد نہ ہو، اگر اعتماد ہو تو رات کے پچھلے حصے میں زیادہ افضل ہے۔

أَنْ تَصْبِحُوا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۳۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي صَلَوَاتَهُ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا بَقِيَ الْوَتْرُ أَيقَطَهَا فَأَوْتَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ فَإِذَا بَقِيَ الْوَتْرُ قَالَ: قَوْمِي فَأَوْتِرُوا يَا عَائِشَةُ.

۱۱۳۸: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوَتْرِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۹: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيَوْتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيَوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ“ وَذَلِكَ أَفْضَلُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۶: بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الظُّحَى

وَبَيَانِ أَقْلِيهَا وَأَكْثَرِهَا وَأَوْسَطِهَا

وَالْحَثِّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا!

۱۱۴۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ: وَرَكَعَتَيْ الضُّحَى، وَإِنْ أَوْتَرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالْإِيْتَارُ قَبْلَ النَّوْمِ إِنَّمَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ لَا يَسْقُ بِالْإِسْتِيقَاطِ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنْ وَتَرَ فَآخِرُ اللَّيْلِ أَفْضَلُ.

۱۱۴۱: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں ہر آدمی اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کے ہر ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے پس ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر الحمد لله صدقہ ہے، ہر لا الہ الا اللہ صدقہ ہے، ہر بھلی بات کا حکم دینا صدقہ ہے، ہر برائی سے روکنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعتیں ان سب کی طرف سے کافی ہیں جس کو آدمی ادا کرے۔“

(مسلم)

۱۱۴۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی چار رکعتیں ادا فرماتے اور جتنا چاہتے اضافہ فرماتے۔“ (مسلم)

۱۱۴۳: حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں فتح والے سال حاضر ہوئی۔ اس وقت آپ غسل فرما رہے تھے جب آپ اپنے غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے انہیں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور یہی چاشت کی نماز ہے۔“ (بخاری و مسلم) ان کی روایات میں سے ایک روایت کے مختصر لفظ یہ ہیں۔

باب: چاشت کی نماز سورج کے بلند ہونے سے

زوال تک جائز ہے مگر افضل دھوپ کے تیز ہونے

اور

خوب دوپہر ہونے کے وقت ہے

۱۱۴۴: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: ”ان لوگوں کو معلوم ہے کہ نماز اس وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں افضل ہے۔“ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رجوع کرنے والوں کی نماز اس وقت ہے جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے

۱۱۴۱: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: "يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سَلَامٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ: فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَتَجَرُّؤُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الصُّحَى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۴۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْفَجْرَ أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۴۳: وَعَنْ أُمِّ هَانِيَةَ فَاحِشَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ صَلَّى ثِمَانِيَّ رَكَعَاتٍ وَذَلِكَ صُحَى، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهَذَا مُخْتَصَرٌ لَفْظِ إِحْدَى رَوَايَاتِ مُسْلِمٍ.

۲۰۷: بَابُ تَجَوُّزِ صَلَاةِ الصُّحَى

مِنْ ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ إِلَى زَوَالِهَا

وَالْأَفْضَلُ أَنْ تُصَلَّى عِنْدَ اسْتِدَادِ

الْحَرِّ وَارْتِفَاعِ الصُّحَى

۱۱۴۴: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الصُّحَى فَقَالَ: أَمَا

لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ

أَفْضَلُ! إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "صَلَاةُ

الْأَوَابِينَ حِينَ تَرْمِضُ الْفِصَالُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

لگیں۔“ (مسلم)

تَرَمُّضُ : میم پر زبر ہے، سخت گرمی کو کہتے ہیں۔

الْفِضَالُ : فصیل کی جمع ہے، اونٹ کا بچہ

باب : تحیۃ المسجد، دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنے کے

بغیر بیٹھنا مکروہ قرار دیا گیا

خواہ

اُس نے تحیۃ کی نیت سے پڑھی ہوں

یا

فرائض و سنن ادا کئے ہوں

۱۱۳۵: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت نماز پڑھ لے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۱۳۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ

کی خدمت میں آیا اس وقت آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو رکعتیں پڑھ لو۔“ (بخاری و مسلم)

باب : وضو کے بعد

دو رکعتوں کا استحباب

۱۱۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: ”اے

بلال! تم مجھے اپنا سب سے زیادہ اُمید والا عمل بتاؤ جو تم نے اسلام

میں کیا؟ اس لئے کہ میں نے تمہارے جو توں کی آواز اپنے آگے

جنت میں سنی۔ انہوں نے عرض کیا۔ میں نے کوئی ایسا عمل جو میرے

ہاں زیادہ اُمید والا ہو نہیں کیا کہ میں نے دن یا رات کسی گھڑی میں

جب بھی وضو کیا تو میں نے اس وضو کی نماز ادا کی، جتنی نماز میرے

”تَرَمُّضُ“ بفتح التاء والمیم وبالضاد

الْمُعْجَمَةُ يَعْنِي شِدَّةَ الْحَرِّ. ”وَالْفِضَالُ“

جَمْعُ فَصِيلٍ وَهُوَ الصَّغِيرُ مِنَ الْإِبِلِ.

۲۰۸: بَابُ الْحَتِّ عَلَى صَلَاةِ

تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ وَكَرَاهَةِ الْجُلُوسِ

قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي آيِ

وَقْتٍ دَخَلَ وَسِوَاءَ صَلَاةِ رَكْعَتَيْنِ

بِنِيَّةِ التَّحِيَّةِ أَوْ صَلَاةِ فَرِيضَةٍ أَوْ

سُنَّةٍ رَاتِمَةٍ أَوْ غَيْرِهَا

۱۱۴۵: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ

الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ“

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۴۶: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ:

”صَلِّ رَكْعَتَيْنِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۹: بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ

بَعْدَ الْوُضُوءِ

۱۱۴۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِبَلَالٍ: ”يَا بَلَالُ!

حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمَلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ“

فَأَنْتَى سَمِعْتُ دَقَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي

الْجَنَّةِ قَالَ: مَا عَمَلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي

مَنْ أَنْتَى لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُورًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ

أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهُورِ مَا كُتِبَ



لسی ان أصلى، متفق عليه، وهذا لفظ البخارى.  
مقدر میں تھی۔ (بخاری و مسلم)  
یہ بخاری کے لفظ ہیں۔

”الدَّفُّ“ بِالْفَاءِ : صَوْتُ نَعْلِ وَحَرَكَتُهُ عَلَى الْأَرْضِ ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .  
الدَّفُّ : جَوْتِ كِي آوَاوِ زَمِينِ پَرِ اس كِي حَرَكْتِ اَوِ الرَّاللِّ خُوبِ جَانْتَا هِي۔

۲۱۰ : بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَجُوبِهَا وَالِإِغْتِسَالِ لَهَا وَالتَّطْيِبِ وَالتَّبَكِيرِ إِلَيْهَا وَالدُّعَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَيَانِ سَاعَةِ الْإِجَابَةِ وَاسْتِحْبَابِ الْكُتَابِ ذِكْرِ اللَّهِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب : جمعہ کی فضیلت اور اس کا وجوب اور اس کے لئے غسل کرنا اور خوشبو لگانا اور جلد ہی جمعہ کے لئے جانا اور جمعہ کے دن دُعا اور پیغمبر ﷺ پر درود اور قبولیت دُعا کی گھڑی اور

نماز جمعہ کے بعد کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا  
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جب نماز (جمعہ) پوری ہو جائے تو زمین میں پیغمبر اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو۔“

قال الله تعالى : ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [الجمعة: ۱۰]

(الجمعة)  
۱۱۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جمعہ سے بہتر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔ وہ جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم (علیہ السلام) پیدا کئے گئے اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن اس میں سے نکالے گئے۔“ (مسلم)

۱۱۴۸ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ : فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۱۴۹: وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَفَّ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .  
۱۱۵۰: حضرت ابو ہریرہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

۱۱۴۹ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَفَّ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۱۵۰ : حضرت ابو ہریرہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: ”پانچوں نمازیں اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان گناہوں کو جو ان کے درمیان پیش آتے ہیں۔ ان کو بخشے والے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا جائے۔“ (مسلم) ۱۱۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے سنا: ”کچھ لوگ جو جمعہ چھوڑتے ہیں، وہ اپنے جمعہ چھوڑنے میں باز آجائیں، ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دیں گے پھر وہ ضرور غافلوں میں شمار ہوں گے۔“ (مسلم)

۱۱۵۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لئے آئے تو چاہئے کہ وہ غسل کرے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۱۵۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جمعہ کا غسل ہر بالغ پر واجب ہے۔“

(بخاری و مسلم)

بِالْمُحْتَلِمِ سے مراد بالغ ہے اور بِالْوَجُوبِ سے مراد اختیار ہے، جیسے کوئی آدمی اپنے دست کو کہے، تیرا حق مجھ پر لازم ہے۔

۱۱۵۳: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے جمعہ کے دن وضو کیا، اچھا اور خوب کیا اور جس نے غسل کیا، تو غسل بہت فضیلت والا ہے۔“ (ابوداؤد ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۱۵۵: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور جس حد تک ہو سکتا ہے پاکیزگی اختیار کرتا ہے اور اپنے تیل کو

”الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ“  
وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ مُكْفَرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اخْتَبْتِ الْكِبَابُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۵۱: وَعَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِ مَنْبَرِهِ: ”لَيْسَ فِيهِنَّ أَقْوَامٌ عَلَى وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لِيَحْتَمَنَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لِيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۵۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۵۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الْمُرَادُ بِالْمُحْتَلِمِ: الْبَالِغُ وَالْمُرَادُ بِالْوَجُوبِ: وَجُوبُ اخْتِيَارِ كَقَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ حَقُّكَ وَاجِبٌ عَلَيَّ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۱۱۵۴: وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَنَعِمَتْ وَمِنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۵۵: وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ،

لگاتا ہے اور اپنے گھر کی خوشبو استعمال کرتا ہے۔ پھر نکلتا ہے اور دو کے درمیان جدائی نہیں کرتا، پھر جو فرض نماز ہے وہ ادا کرتا ہے۔ وہ خاموش رہتا ہے۔ پھر اس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان ہونے والے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

(بخاری)

۱۱۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا پھر جمعہ کی طرف گیا تو گویا اس نے ایک اونٹ قربان کیا اور جو دوسری گھڑی میں گیا پس گویا اس نے ایک گائے قربان کی۔ جو تیسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے ایک دنبہ سینگوں والا قربان کیا اور جو چوتھی گھڑی میں گیا تو گویا اس نے مرغی بطور قرب دی اور جو پانچویں گھڑی میں گیا تو گویا اس نے ایک بظور قرب کے دیا۔ جب امام خطبہ کے لئے (حجرے سے) نکل رہا ہے تو (مسجد میں) حاضر ہو کر خطبہ کی طرف کان لگاتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

غُسْلُ الْجَنَابَةِ: غسل کیا جو غسل جنابت کی طرح عمدہ اور صفائی والا ہو۔

۱۱۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا تذکرہ فرمایا: ”اس میں ایک گھڑی ایسی ہے جو مسلمان بندہ اسی گھڑی کو پالے اس حال میں کہ نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ عنایت فرمادیتے ہیں اور آپ نے اس کے قلیل ہونے کا اشارہ فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۵۸: حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے کہا کہ کیا تم نے اپنے والد سے جمعہ کی گھڑی کے متعلق کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے سنا؟ میں نے جواباً کہا جی

وَيَسْدَهُنَّ مِنْ دُهنِهِ ' أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ' ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ الثَّيْنِ ' ثُمَّ يُصَلِّي مَا كَسِبَ لَهُ ' ثُمَّ يُنِصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ ' إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى ' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۵۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَدَنَهُ ' وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَقَرَةً ' وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّلَاثَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ كَنْبًا أَقْرَنَ ' وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ دَجَاجَةً ' وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَيْضَةً ' فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ "غُسْلُ الْجَنَابَةِ" أَيُّ غُسْلًا كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ فِي الصَّفَةِ.

۱۱۵۷: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: "فِيهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ" وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقْبِلُهَا ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۵۸: وَعَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَسْمِعْتِ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ فِي شَأْنِ سَاعَةٍ

ہاں۔ میں نے ان سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے اور نماز کے مکمل ہونے کے درمیان ہے۔

(مسلم)

۱۱۵۹: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے دنوں میں سے سب سے زیادہ افضل دن جمعہ کا ہے۔ اس میں مجھ پر زیادہ دور بھیجا کرو۔ پس بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ ابوداؤد نے صحیح سند سے بیان کیا۔

باب: ظاہری نعمت کے ملنے

یا

ظاہری تکلیف کے ازالہ پر سجدہ شکر کا استحباب

۱۱۶۰: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ مکہ سے ماہنہ جانے کے لئے نکلے۔ پس جب ہم مقام غزوراء کے قریب پہنچے، آپ سواری سے اترے۔ پھر اپنے ہاتھ مبارک اٹھا کر اللہ سے کچھ دیر دعا کیا۔ پھر سجدے میں پڑ گئے۔ پس کافی دیر سجدہ کیا۔ پھر قیام کیا اور اپنے ہاتھوں کو کچھ دیر کے لئے اٹھایا، پھر سجدہ ریز ہوئے۔ یہ تین مرتبہ کیا اور فرمایا: ”میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اپنی امت کے لئے شفاعت کی تو اللہ تعالیٰ نے میری شفاعت قبول فرمائی اور میری امت کا تیسرا حصہ مجھے دے دیا۔ میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر میں نے سراٹھایا اور اپنی امت کے لئے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے امت کے تیسرے حصے کے متعلق میری شفاعت قبول فرمائی۔ پس میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر میں نے سراٹھایا اور اپنی امت کے متعلق سوال کیا تو اللہ نے مجھے میری امت کا بقیہ ثلث بھی دے دیا پس میں نے اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ کیا (ابوداؤد)

الْجُمُعَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تَقْضَى الصَّلَاةُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۵۹: وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاتَّكِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَوَاتِكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۳۱۱: بَابُ اسْتِحْبَابِ سُجُودِ الشَّجَرِ عِنْدَ حُصُولِ نِعْمَةٍ ظَاهِرَةٍ

أَوْ انْدِفَاعِ بَلِيَّةٍ ظَاهِرَةٍ

۱۱۶۰: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ نُرِيدُ الْمَدِينَةَ، فَلَمَّا كُنَّا قَرِينًا مِنْ غَزْوَرَاءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللَّهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا - فَعَلَهُ ثَلَاثًا - وَقَالَ: ”إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثَلَاثَ أُمَّتِي فَخَرَزْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثَلَاثَ أُمَّتِي فَخَرَزْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا. ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي الثَّلَاثَ الْآخَرَ فَخَرَزْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.



## باب: قیام اللیل کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور رات کو تہجد ادا کرو یہ زائد ہے آپ کے لئے۔ امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔“ (الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”ان کے پہلو خواب گاہوں سے الگ رہتے ہیں۔“ (السجدہ)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہ رات میں تھوڑا آرام کرتے ہیں۔“  
۱۱۶۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قیام فرماتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پھٹ جاتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں شکر گزار رہتا ہوں نہ بنوں؟“ (بخاری و مسلم) حضرت مغیرہ سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔

۱۱۶۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ کے پاس رات کو تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں تہجد نہیں پڑھتے؟ (بخاری و مسلم)

طرقہ: رات کو آنا

۱۱۶۳: حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عبد اللہ بہت خوب آدمی ہیں کاش کہ وہ رات کو نماز بھی پڑھتا ہوتا۔“ سالم کہتے ہیں کہ اس کے بعد عبد اللہ رات کو بہت کم سوتے تھے۔

(بخاری و مسلم)

۱۱۶۴: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن ناص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے عبد اللہ تو

## ۲۱۲: بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ!

قال الله تعالى: ﴿ومن الليل فتهجد به نافلة لك عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا﴾ | الاسراء: ۷۹ | وقال تعالى: ﴿تجافى جنبوئهم عن المضاجع﴾ | السجدة: ۱۶ | وقال تعالى: ﴿كانوا قليلا من الليل ما يهجعون﴾ | الذاريات: ۱۷ |

۱۱۶۱: وعن عائشة رضى الله عنها قالت: كان النبي ﷺ يقوم من الليل حتى تتفطر قدماه، فقلت له: لم تصنع هذا يا رسول الله وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر؟ قال: أفلا أكون عبدا شكورا“ متفق عليه - وعن المغيرة نحوه، متفق عليه.

۱۱۶۲: وعن علي رضى الله عنه أن النبي ﷺ طرقه وفاضمة ليلا فقال: ”ألا تصليان؟“ متفق عليه.

”طرقه“: اتاه ليلا.

۱۱۶۳: وعن سالم بن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضى الله عنهم عن أبيه أن رسول الله ﷺ قال: ”نعم الرجل عبد الله لو كان يصلى من الليل“ قال سالم: فكان عبد الله بعد ذلك لا ينام من الليل إلا قليلا - متفق عليه.

۱۱۶۴: وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما قال: قال رسول

فلاں کی طرح نہ بن وہ رات کو قیام کرتا تھا۔ پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔

(بخاری و مسلم)

۱۱۶۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا ذکر ہوا جو رات سے صبح تک سوتا رہا۔ آپ نے فرمایا: ”وہ ایسا آدمی ہے کہ شیطان نے جس کے کانوں میں یا کان میں پیشاپ کر دیا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۱۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شیطان تم میں سے ہر ایک کی گدی پر سونے کے وقت تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر ایک گردہ پر یہ دم پڑھتا ہے لَیْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ اگر اس نے بیدار ہو کر اللہ کو یاد کر لیا تو ایک گرہ ہٹ جاتی ہے اور اگر اس نے وضو کر لیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر اس نے نماز پڑھ لی تو اس کی تمام گرہیں کھل جاتی ہے اور وہ خوش باش پاکیزہ انسان کے ساتھ صبح کرتا ہے ورنہ اس کی صبح بد حالی اور سستی کے ساتھ ہوتی ہے۔“ (بخاری و مسلم)

”قَافِيَةُ الرَّأْسِ“ : سر کا پچھلا حصہ یعنی گدی۔

۱۱۶۷: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے لوگو! السلام علیکم کو پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ اور رات کو نماز پڑھو اس حال میں کہ لوگ سو رہے ہوں۔ تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔“ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رمضان کے بعد سے زیادہ افضل روز ہے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز

اللہ ﷻ: ”يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فَلَانَ! كَانَ يَقْرَأُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۶۵: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ! قَالَ: ”ذَاكَ رَجُلٌ نَالَ الشَّيْطَانَ فِي أُذُنَيْهِ - أَوْ قَالَ أُذُنَيْهِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۶۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”يَعْقُدُ الشَّيْطَانُ عَامَةً قَافِيَةَ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ - يَضْرِبُ عَلَيَّ كُلَّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ كُلُّهَا فَاصْبِحْ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَالْأُصْبَحَ خَيْرَ النَّفْسِ كَسَلَانَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”قَافِيَةُ الرَّأْسِ“ : اجرہ۔

۱۱۶۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”إِيَّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْمَعُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ“

رات کی ہے۔

وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ“

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۱۱۶۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى

مَثْنَى، فَإِذَا حَفَّتِ الصُّبْحُ فَأَوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ“

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۱۷۰: وَغُنْهَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي

مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَيُوتِرُ بِرُكْعَةٍ مُتَّفَقٌ

عَلَيْهِ

۱۱۷۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى

نَظُنُّ أَنْ لَا يَصُومُ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنُّ أَنْ

لَا يُفْطِرُ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ

اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ -

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۱۱۷۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: كَانَ يُصَلِّي أَحَدِي

عَشْرَةَ رُكْعَةً - تَعْنِي فِي اللَّيْلِ - يَسْجُدُ

السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدَكُمْ

خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، وَيَرْكَعُ

رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ

عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُنَادِي

لِلصَّلَاةِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۱۱۷۳: وَعَنْهَا قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ يَزِيدُ - فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ -

عَلَى أَحَدِي عَشْرَةَ رُكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا

(مسلم)

۱۱۶۹: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: ”رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تمہیں صبح کا خطرہ ہو تو

ایک تیسری رکعت ملا کرو ورتنا لو۔

(بخاری و مسلم)

۱۱۷۰: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ

رات کی نماز دو دو رکعتیں کر کے ادا فرماتے اور ایک رکعت کے ساتھ

ورتنا لیتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۷۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ کسی مہینے میں روزہ نہ

رکھتے۔ یہاں تک کہ ہم گمان کرتے کہ آپ اس مہینے میں روزہ ہی نہ

رکھیں گے اور کبھی اس طرح مسلسل روزے رکھتے کہ گمان ہوتا کہ اس

مہینے میں کوئی روزہ چھوڑیں گے ہی نہیں اور تم نہ چاہتے تھے کہ آپ کو

رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں مگر دیکھ لیتے اور اگر تم نہ

چاہتے ہو کہ آپ کو سونا ہوادیکھیں مگر سونا ہوادیکھ لیتے۔ (بخاری)

۱۱۷۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعت نماز ادا فرماتے اور اس میں

اتنا طویل سجدہ ادا فرماتے جتنی دیر میں تم سے کوئی ایک پچاس آیتیں

تلاوت کرتا ہے۔ اس سے پہلے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے

سراٹھائیں اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر آپ

صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ لیٹ جاتے، یہاں تک کہ نماز کی

اطلاع دینے والا ہی آتا۔

(بخاری)

۱۱۷۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے۔ رسول

اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں تہجد کی نماز میں گیارہ رکعت

سے اضافہ نہ فرماتے۔ آپ چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے حسن و

طوالت کا مت پوچھو۔ پھر آپ چار رکعت ادا فرماتے، ان کے بھی حسن و طوالت کا مت پوچھو، پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۱۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کے پہلے حصے میں سوتے اور پچھلے حصے میں اٹھ کر نماز ادا فرماتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۷۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے مسلسل قیام فرمایا۔ یہاں تک کہ میں نے برے کام کا ارادہ کیا۔ آپ سے پوچھا گیا کس چیز کا ارادہ کیا؟ فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں، آپ کو قیام کی حالت میں چھوڑ دوں۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۷۶: حضرت ذہیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پس آپ نے سورۃ بقرہ شروع کی۔ میں نے دل نہ کہا کہ سو آیت پر رکوع فرمائیں گے مگر آپ نے تلاوت جاری رکھی۔ میں نے دل میں کہا کہ سورۃ بقرہ کو ایک رکعت میں پڑھیں گے مگر آپ نے قراءت جاری رکھی۔ میں نے دل میں کہا اس کے اختتام پر رکوع کریں گے، پھر آپ نے (سورۃ) نساء شروع فرمائی پس اس کو پڑھا۔ پھر آل عمران شروع کی اور اس کو پڑھا۔ آپ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے۔ جب کسی تسبیح کی آیت سے گزرتے تو تسبیح فرماتے اور جب سوال والی آیت کو پڑھتے تو سوال کرتے اور جب تعوذ والی آیت پر گزر ہوتا تو تعوذ کرتے۔ پھر رکوع کیا اور اس میں یوں پڑھنے لگے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ آپ کا رکوع قیام کے برابر تھا۔ پھر سمع اللہ..... کہا پھر ایک طویل قومہ فرمایا جو رکوع کے قریب تھا۔ پھر سجدہ کیا اور یہ پڑھا: سُبْحَانَ رَبِّيَ

تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَبْلَ أَنْ تُؤْتَرَ فَقَالَ: ”يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامَانُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۷۴: وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ أَحْرَهُ فَيُصَلِّي - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۷۵: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرٍ سَوْءٍ قِيلَ: مَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدْعُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۷۶: وَعَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْتَحَ الْبَقْرَةَ فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ: يُصَلِّي بِهَا فِي رُكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النَّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتْرَبِلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعْوِذٍ تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِينًا مِمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِينًا مِنْ



قیامہ - رواہ مُسَلَّمٌ .  
 ۱۱۷۷ : وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :  
 سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ ؟  
 قَالَ : "طَوَّلُ الْقُنُوتِ" رَوَاهُ مُسَلَّمٌ .  
 الْمُرَادُ بِالْقُنُوتِ : الْقِيَامُ .

الآغلی اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے قریب قریب تھا۔ (مسلم)

۱۱۷۷ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: "کون سی نماز افضل ہے؟" فرمایا: طویل قیام والی۔ (مسلم)

قنوت سے مراد قیام ہے۔

۱۱۷۸ : وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : "أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ : كَانَ يَصُومُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ نِصْفَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا مُنْفَرًا عَلَيْهِ .

۱۱۷۸ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب نماز (نفل نمازوں میں) داؤد علیہ السلام کی ہے اور روزوں میں سب سے محبوب روزے (بھی) حضرت داؤد علیہ السلام کے ہی ہیں۔ وہ نصف رات سوتے اور ثلث قیام کرتے اور چھٹا حصہ سوتے۔ (اور روزوں میں ان کا معمول یہ تھا کہ) ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۷۹ : وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : "إِنَّ فِي اللَّيْلِ لِسَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا رَجُلٌ مُسَلَّمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ" رَوَاهُ مُسَلَّمٌ .

۱۱۷۹ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ قال : سمعتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ يقولُ : "إنَّ في اللَّيْلِ لساعةٌ لا يُؤافِقُها رجلٌ مُسَلَّمٌ يسألُ اللَّهَ تَعَالَى خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ" رَوَاهُ مُسَلَّمٌ .

۱۱۸۰ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَحِ الصَّلَاةَ بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ" رَوَاهُ مُسَلَّمٌ .

۱۱۸۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں کوئی رات کے کسی حصہ میں بیدار ہو تو اس کو نماز کا افتتاح دو خفیف (مختصر) رکعتوں سے کرنا چاہئے۔ (مسلم)

۱۱۸۱ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ" رَوَاهُ مُسَلَّمٌ .

۱۱۸۱ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوتے تو اپنی نماز کو دو ہلکی پھلکی رکعتوں سے شروع فرماتے۔

(مسلم)

۱۱۸۲ : وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ

۱۱۸۲ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نماز کسی درد یا عذر کی وجہ سے رہ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت بارہ رکعت ادا فرماتے۔

(مسلم)

۱۱۸۳: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے وظیفے یا اس میں سے کسی چیز سے رہ جائے۔ پھر وہ نماز فجر اور ظہر کے درمیان پڑھ لے تو اس کے متعلق لکھ دیا جاتا ہے کہ گویا اس نے وہ رات کو ہی پڑھا۔

(مسلم)

۱۱۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرتا ہے جو رات کو اٹھا پھر نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو بھی جگایا اگر اس نے انکار کیا تو اس نے اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیا۔ اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو بیدار ہوئی اور اس نے اپنے خاوند کو بھی جگایا۔ اگر اس نے انکار کیا تو اس نے اس کے چہرے پر پانی چھڑکا۔“ (ابو داؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۱۱۸۵: حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے گھر والوں کو بیدار کرے اور پھر وہ دونوں نمازیں پڑھیں یا اکٹھی دو رکعتیں وہ پڑھیں، تو ان کو ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (ابو داؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۱۱۸۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو بھی نماز میں اونگھ آ جائے اسے چاہئے کہ وہ سو جائے یہاں تک کہ اس کی نیند دور ہو جائے اور جب تم میں سے ایک اونگھنے کی حالت میں نماز پڑھے گا تو شاید وہ استغفار کر رہا ہو مگر اس کی بجائے اپنے آپ کو گالی دینے لگے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۱۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۸۳: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ نَامَ عَنْ حَزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كَتَبَ لَهُ كَانَمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۸۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۱۸۵: وَعَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلِّيَا - أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَ فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۱۸۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعَسَ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۸۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی ایک رات کو بیدار ہو جائے۔ پھر اس کی زبان پر مشکل ہو گیا اور اس نے نہ جانا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اس کو چاہئے کہ وہ لیٹ جائے۔“

(مسلم)

### باب: قیامِ رمضان کا استحباب

اور وہ تراویح ہے

۱۱۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے رمضان کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت سے کیا اس کے اگلے (پچھلے) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے رمضان کے قیام کی رغبت دلاتے تھے بغیر اس کے کہ ان کو لازم طور پر کہہ دیں۔ چنانچہ فرماتے جس نے رمضان میں قیام کیا پختہ یقین اور اخلاص کے ساتھ اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

### باب: لیلة القدر کی فضیلت اور

اُس کا سب سے زیادہ اُمید والی رات ہونا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک ہم نے اس کو لیلة القدر میں اتارا۔“ (القدر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک ہم نے اس کو مبارک رات میں اتارا۔“ (الدخان)

۱۱۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے یقین اور اخلاص کے ساتھ لیلة القدر میں قیام کیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعَجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَلْيُضْطَجِعْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

### ۲۱۳: بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيحُ

۱۱۸۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۸۹: وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْغَبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ: ”مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

### ۲۱۴: بَابُ فَضْلِ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

وَبَيَانِ أَرْجَى لَيَالِيهَا!

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ [القدر: ۱] إِلَى آخِرِ السُّورَةِ. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ﴾ [الدخان: ۳] الْآيَاتِ.

۱۱۹۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خواب میں لیلة القدر آخر سات راتوں میں دکھائی گئی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرا خیال ہے کہ تم سب کا خواب آخری سات راتوں کے بارے میں متفق ہو گیا جو تم میں سے اس کو تلاش کرے تو اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرنا چاہئے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۱۹۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے اور فرماتے ”لیلة القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔“

(بخاری و مسلم)

۱۱۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لیلة القدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔“

(بخاری)

۱۱۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو تمام رات جاگتے اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے، خوب کوشش کرتے اور کمر کس لیتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۹۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اتنی محنت کرتے جتنی کسی اور مہینہ میں نہ کرتے اور اس کے آخری عشرہ میں اتنی محنت کرتے جو اس کے علاوہ دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔“ (مسلم)

۱۱۹۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں اگر مجھے لیلة القدر کے بارے میں علم

۱۱۹۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّبَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۹۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ يَقُولُ: "تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۹۳: وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوَسْطِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ"

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۹۴: وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ أَحْيَا اللَّيْلَ كُلَّهُ، وَأَيَّقُ أَهْلَهُ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمُنَزَّرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۹۵: وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي رَمَضَانَ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ، وَفِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْهُ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۹۶: وَعَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا



ہو جائے کہ وہ کون سی رات ہے تو میں اس میں کیا دعا کروں؟ ارشاد فرمایا: ”تم یوں کہو اے اللہ تو معاف کرنے والا معافی کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے معاف فرما۔“ (ترمذی) یہ حدیث حسن ہے۔

باب : مسواک اور فطرت

کے خصائل

۱۱۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میری امت ..... یا لوگوں پر ..... شاق نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۱۹۸: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔ (بخاری و مسلم)

”الشَّوْصُ“: ملنا۔

۱۱۹۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار کرتی تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو رات میں جب چاہتا اٹھا دیتا۔ آپ مسواک کرتے اور پھر وضو فرما کر مڑ پڑھتے۔“ (مسلم)

۱۲۰۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں مسواک کے سلسلے میں بہت زیادہ تاکید کی ہے۔“ (بخاری)

۱۲۰۱: شرح ابن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ”جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلا کون سا کام کرتے؟“ انہوں نے جواب دیا: ”مسواک کرتے۔“ (بخاری)

۱۲۰۲: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اس حال میں کہ مسواک کا کنارہ

أَقُولُ فِيهَا قَالَ: ”قُولِي اللَّهُمَّ أَنْكَ عَفْوٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۵: بَابُ فَضْلِ السِّوَاكِ

وَخِصَالِ الْفِطْرَةِ

۱۱۹۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَيَّ أَهْمَتِي - أَوْ عَلَى النَّاسِ - لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۹۸: وَعَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ يَشْوِصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”السَّوْصُ“: الدَّلْكُ.

۱۱۹۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَعْدُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِوَاكَهُ وَطَهْوَرَهُ فَيَنْعِثُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَنْعِثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْوُكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۰۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۲۰۱: وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: بَأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۰۲: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

آپ ﷺ کی زبان پر تھا۔ (بخاری و مسلم)  
یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۲۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سواک منہ کو پاک کرنے والی اور رب کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔“ (نسائی)  
ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا۔

۱۲۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”فطرت کے اعمال پانچ ہیں یا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: (۱) ختنہ (۲) زیر ناف بال صاف کرنا (۳) ناخن کاٹنا (۴) بغل کے بال اکھاڑنا (۵) مونچھوں کے بال کٹوانا۔“ (بخاری و مسلم)

”الاستِحْدَاذُ: زیرِ نافِ بالِ صافِ کرنا اور یہ وہ بال ہیں جو شرم کے ارد گرد ہوتے ہیں۔“

۱۲۰۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس چیزیں حرامت میں سے ہیں: (۱) مونچھوں کا کاٹنا (۲) داڑھی کا بڑھانا (۳) سواک کرنا (۴) ناک میں پانی ڈالنا (۵) ناخن کاٹنا (۶) جوڑوں کو دھونا (۷) بغل کے بال اکھاڑنا (۸) زیرِ نافِ بالِ موٹھنا (۹) استنجا کرنا راوی نے کہا میں دسویں بھول گیا ہوں۔ شاید کہ وہ کلی ہو۔

وکیع جو اس حدیث کے راوی ہیں کہتے ہیں اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ کا معنی استنجا کرنا ہے۔ (مسلم)

الْبِرَاجِمُ: پاکی زبر اور جیم کی زیر کے ساتھ ہے انگلیوں کے جوڑوں کو کہتے ہیں۔

إِغْفَاءُ اللَّحْيَةِ: اس میں سے کچھ بھی نہیں کاٹتے تھے۔

۱۲۰۶: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

وَطَرَفَ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

۱۲۰۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "السِّوَاكُ مَطَهْرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبْنُ خَزِيمَةَ فِي صَحِيحِهِ بِأَسَانِيدٍ صَحِيحَةٍ.

۱۲۰۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "الْفَطْرَةُ خَمْسٌ - أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفَطْرَةِ: الْحِثَانُ وَالْأَسْتِحْدَاذُ وَتَقْلِيمُ الْأظْفَارِ وَتَنْفِثُ الْأَبْطِ وَالشَّارِبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الاستِحْدَاذُ: حَلَقُ الْعَانَةِ وَهُوَ حَلَقُ الشَّعْرِ الَّذِي حَوْلَ الْفَرْجِ.

۱۲۰۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "عَشْرٌ مِنَ الْفَطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِغْفَاءُ اللَّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبِرَاجِمِ، وَتَنْفِثُ الْأَبْطِ، وَحَلَقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ" قَالَ الرَّوَايِيُّ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُضْمَمَةُ قَالَ وَكَيْعٌ وَهُوَ أَحَدُ رُؤَايِهِ - اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ: يَعْنِي اِلسْتِنْجَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْبِرَاجِمُ" بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَالْجِيمِ - وَهِيَ: عَقْدُ الْأَصَابِعِ "إِغْفَاءُ اللَّحْيَةِ" مَعْنَاهُ: لَا يَقْصُ مِنْهَا شَيْئًا.

۱۲۰۶: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”موتچیس کٹاؤ اور داڑھی بڑھاؤ“۔ (بخاری و مسلم)

باب: زکوٰۃ کے فرض ہونے کی تاکید اور اس کی فضیلت اور اس کے متعلقات

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔“ (البقرۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور نہیں ان کو حکم دیا گیا، مگر اس بات کا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اس کے لئے پکار کو خالص کرتے ہوئے ایک سو ہو کر اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ یہی مضبوط دین ہے۔“ (البینۃ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم ان کے مالوں میں سے صدقہ لو اور ان کو پاک کرو اور اس کے ذریعے ان کا تہ کہہ کرو۔“ (التوبۃ)

۱۲۰۷: وعن ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ”بني الإسلام على خمس: شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله، وإقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، وحج البيت، وصوم رمضان“ متفق عليه.

۱۲۰۸: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اہل نجد میں سے آیا جس کے بال پرانگندہ تھے۔ ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنتے تھے مگر ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا۔ پس وہ آپ سے اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ پس آپ نے فرمایا: ”دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں۔ اس نے کہا کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں مگر یہ کہ تو نقلی نماز پڑھے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے مہینے کے روزے۔“ پھر اس نے کہا کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی ہے؟

عن النبي ﷺ قال: ”أحفوا السوارب وأغفوا اللحي“ متفق عليه.

۲۱۶: بَابُ تَأْكِيدِ وَجُوبِ الزَّكَاةِ وَبَيَانِ فَضْلِهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

قال الله تعالى: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾ [البقرة: ۴۳] وقال تعالى: ﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ﴾ [البينة: ۵] وقال تعالى: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا﴾ [التوبة: ۱۰۳]

۱۲۰۸: وعن طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه قال: جاء رجل إلى رسول الله ﷺ من أهل نجد ثائر الرأس نسمع دوى صوته ولا نفقه ما يقول حتى دنا من رسول الله ﷺ فاذا هو يسأل عن الإسلام، فقال رسول الله ﷺ: خمس صلوات في اليوم والليلة قال: هل على غيرهن؟ قال: ”لا إلا أن تطوع“ فقال رسول الله ﷺ: ”وصيام شهر رمضان“ قال: هل

۱۲۰۸: وعن طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه قال: جاء رجل إلى رسول الله ﷺ من أهل نجد ثائر الرأس نسمع دوى صوته ولا نفقه ما يقول حتى دنا من رسول الله ﷺ فاذا هو يسأل عن الإسلام، فقال رسول الله ﷺ: خمس صلوات في اليوم والليلة قال: هل على غيرهن؟ قال: ”لا إلا أن تطوع“ فقال رسول الله ﷺ: ”وصيام شهر رمضان“ قال: هل

فرمایا نہیں۔ مگر یہ کہ تو نفل روزے رکھے اور اس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا، اس نے کہا کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، مگر یہ کہ تو نفل صدقہ کرے۔ وہ آدمی یہ کہتے ہوئے واپس مڑا۔ اللہ کی قسم میں اس سے نہ اضافہ کروں گا اور نہ ان میں کمی کروں گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس نے سچ کہا تو وہ کامیاب ہو گیا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۰۹: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: ”تم ان کو لا الہ الا اللہ اور مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ کی دعوت دو۔ اگر وہ تیری بات مان لیں تو پھر ان کو اس کی دعوت دو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کیں تو ان کو اس بات کی دعوت دو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر زکوٰۃ فرض کی ہے، ان کے مالداروں سے لے کر انہی کے غرباء کو لوٹا دی جائے گی۔“

(بخاری و مسلم)

۱۲۱۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے حکم ہوا کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں، یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تم رسول اللہ ﷺ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں۔ جب وہ ایسا کر لیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خونوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عرب کے بعض قبیلے کافر ہو گئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کیسے ان لوگوں سے لڑیں گے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”

عَلَىٰ غَيْرِہَا؟ قَالَ: ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْ تَطُوْعَ“ قَالَ وَذَكَرَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الزَّكُوٰةَ فَقَالَ: هَلْ عَلٰی غَيْرِہَا؟ قَالَ: ”لَا اِلَّا اَنْ تَطُوْعَ“ فَادْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰہِ لَا اَرِيْدُ عَلٰی هٰذَا وَلَا اَنْقُضُ مِنْہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ”اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ“ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۱۲۰۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ”اَدْعُهُمْ اِلَى شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ“ فَاِنْ هُمْ كَفَرُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلَمْتُهُمْ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَفْتَرَضَ عَلَیْہِمُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ وَتِلْکَ اِلَّا اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ“ فَاِنْ هُمْ اطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلَمْتُهُمْ اَنَّ اللّٰہَ اَفْتَرَضَ عَلَیْہِمُ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآئِہِمُ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرآئِہِمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۱۲۱۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ”اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْہَدُوْا اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ“ وَیَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ، وَیُؤْتُوا الزَّكُوٰةَ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَہُمْ وَاَمْوَالِہُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابِہُمْ عَلٰی اللّٰہِ“ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۱۲۱۱: وَعَنِ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: لَمَّا تُوْفِی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ - وَكَانَ اَبُو بَکْرٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ: كَفَرَ مِنْ كَفَرٍ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ: كَيْفَ



مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ کہیں جس نے یہ کہہ دیا اس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے محفوظ کر لی، مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ”اللہ کی قسم میں ضرور ان لوگوں سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا۔ بیشک زکوٰۃ مالی حق ہے۔ اللہ کی قسم اگر وہ اونٹ کو باندھنے والی رسی جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیتے تھے وہ بھی روکیں گے تو اس کے روکنے پر میں ان سے جہاد کروں گا۔“ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اللہ کی قسم زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ میں نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سینے کو قاتل کے لئے کھول دیا ہے، پس میں نے جان لیا کہ وہی حق ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۱۲: حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ”مجھے ایسا عمل بتلائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔“ آپ نے فرمایا: ”تو اللہ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو نہ کر، نماز کو قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتلا دیں کہ جسے میں جب کر لوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ”تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا اور تو نماز کو قائم کر اور فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ اس نے کہا ”مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں اس پر اضافہ نہ کروں گا۔“ جب وہ مڑ کر چل دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو پسند کرے کہ کسی جنتی آدمی کو دیکھے تو وہ اس کو دیکھ لے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۱۴: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”أَمَرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ - وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِقَاتِلْتَهُمْ عَلَى مَنَعِهِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَوَاللَّهِ إِنْ هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِمَقْتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۱۲: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِنَبِيِّ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: ”تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا“ وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتُصَلِّ الرَّحِمَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۱۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمَلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: ”تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا“ وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ“ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا - فَلَمَّا وُلِيَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۱۴: وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نماز کے قائم کرنے، زکوٰۃ کے ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر کی۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۱۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”جو سونے چاندی کا مالک ہے اور اس کا حق ادا نہیں کرتا تو قیامت کا دن سونے اور چاندی کے آگ کے تختے بنا کر ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور اُس کے ساتھ اس کے پہلو، پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا۔ جب وہ ٹھنڈی ہو جائیں گی تو انہیں دوبارہ لوٹا کر جہنم میں گرم کیا جائے گا ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے پھر وہ جنت یا جہنم کا راستہ دیکھ لے گا۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اونٹوں کے بارے میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اونٹوں کا مالک جو ان میں سے ان کا حق ادا نہیں کرتا۔ ان کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ پانی کے گھاٹ پر باری کے دل میں ان کا دودھ دوہ کر ضرورت مندوں میں بانٹ دیا جائے۔ جب قیامت آئے گا تو چھٹیل میدان میں اس کو منہ کے بل لٹا دیا جائے گا اور وہ اپنے اونٹوں میں سے ایک کو بھی گم نہ پائے گا اور وہ اپنے پاؤں سے اس کو روندیں گے اور منہ سے اس کو کاٹیں گے۔ جب ان کا پہلا حصہ گزر جائے گا تو پچھلوں کو اس پر لوٹایا جاتا رہے گا ایک ایسے دن میں کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔ پھر وہ اپنا جنت یا جہنم کی طرف کا راستہ دیکھ لے گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ گائے اور بکریوں کے بارے میں؟ فرمایا: ”جو بکریوں اور گایوں کا حق ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن ایک چھٹیل میدان میں اس کو منہ کے بل گر دیا جائے گا اور وہ ان میں سے کسی ایک کو بھی گم نہ پائے گا اور ان میں کوئی بھی نہ مڑے ہوئے سینگوں والی ہوگی نہ بے سینگ اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہوگی (بلکہ سب سینگوں والی ہوں گی) وہ اس کو

عنه قال: بايغتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيَّ اِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۱۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”مَا مِنْ صَاحِبٍ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِي عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أَحْمَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ أَمَا إِلَى الْجَنَّةِ أَمَا إِلَى النَّارِ“ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَا بَيْلُ؟ قَالَ: ”وَلَا صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمَنْ حَقَّهَا حَلَبَهَا يَوْمَ رَزَدَهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُطْحَقُ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقِرَ أَوْ فَرَمًا كَانَتْ لَا يَفْقَدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطْوُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَعْصُضُهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أَوْ لَاهَا رُذٌّ عَلَيْهِ أَخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ أَمَا إِلَى الْجَنَّةِ أَمَا إِلَى النَّارِ“ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَا بَقْرَ وَالْغَنَمَ؟ قَالَ: ”وَلَا صَاحِبِ بَقْرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُطْحَقُ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقِرَ لَا يَفْقَدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءٌ وَلَا جُلْحَاءٌ وَلَا عَصَبَاءٌ تَنْطَخُهُ بَقَرُوتُهَا وَتَطْوُهُ بِأَضْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أَوْ لَاهَا رُذٌّ عَلَيْهِ

اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گی۔ جب ان کا پہلا گروہ گزر جائے گا تو آخر تک اس کو لوٹایا (یعنی بار بار) جاتا رہے گا ایک ایسے دن میں کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔ پھر وہ جنت یا دوزخ کی طرف اپنا راستہ دیکھ لے گا۔“ عرض کیا گیا یا رسول اللہ گھوڑوں کے بارے میں فرمائیں؟ فرمایا ”گھوڑے تین قسم کے ہیں: (۱) جو آدمی پر بوجھ ہیں۔ (۲) جو آدمی کیلئے پردہ ہیں (۳) جو آدمی کیلئے اجر ہیں۔ ان میں سے بوجھ وہ ہیں جن کو اس نے دکھاوے اور فخر اور اہل اسلام کو تکلیف پہنچانے کیلئے باندھا ہے۔ (۲) وہ گھوڑے اس کیلئے پردہ ہیں جن کو اس نے اللہ کی راہ میں باندھا۔ (۳) جو اس کا حق اُن کے متعلق نہ بھلایا وہ سواری کے طور پر اس کیلئے پردہ ہیں (۱) اور وہ گھوڑے اجر ہیں جو اس نے مسلمانوں کیلئے کسی چراگاہ یا باغ میں باندھے رکھے ہیں۔ وہ اس چراگاہ یا باغ میں سے جو چیز بھی کھاتے ہے تو ان کے کھانے کی تعداد کے برابر اور اس کیلئے ان کے گوبر اور پیشاب کی نفلت کے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور وہ اپنی رسی نہیں تڑاتے کہ جس سے ایک ٹیلے یا دو ٹیلوں پر وہ چڑھیں تو اس کے بدلے میں بھی اللہ ان کے قدموں کے نشانات اور گوبر کی مقدار کے برابر نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کا مالک جس نہر کے پاس سے لے کر ان کو گزرتا ہے اور وہ ان کا پانی پیتے ہیں۔ خواہ مالک ان کو نہ پلانا چاہے تو اللہ اس کے بدلے میں بھی نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ گدھے کے بارے؟ فرمایا: ”گدھے کے متعلق کوئی حکم مجھ پر نہیں اتارا گیا مگر یہ کہ یہ خاص آیت جو جامع ہے کہ جو آدمی کوئی ذرہ بھرنیکی کرتا ہے وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو ذرہ بھر برائی کرتا ہے وہ اس کو دیکھ لے گا۔ (بخاری و مسلم)

أَخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ“ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: ”الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ سَبْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ آخِرٌ - فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وَزُرَّ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَحْرًا وَنَوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وَزُرٌّ، وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سَبْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبْرِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي ظَهْرِهَا وَلَا رِيَاءً، فَهِيَ لَهُ سَبْرٌ، وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ آخِرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدُ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدُ أَرْوَائِهَا أَبُو إِلَهِهَا حَسَنَاتٍ، وَلَا تَقْطَعُ طَوْلَهَا فَاسْتَتَتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدُ آثَارِهَا وَأَرْوَائِهَا حَسَنَاتٍ، وَلَا مَرَبَهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدُ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْحُمْرُ؟ قَالَ: ”مَا أَنْزَلَ عَلَيَّ فِي الْحُمْرِ شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ آيَةُ الْفَاذَةِ الْجَامِعَةِ: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

باب: رمضان کے روزے کی فرضیت اور روزوں

کی فضیلت اور اس کے متعلقات کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے۔ جس طرح کہ ان لوگوں پر فرض ہو۔ نے جو تم سے پہلے ہوئے..... الی قولہ تعالیٰ..... رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا ہے۔ جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور ہدایت کے دلائل اور معجزات پس جو شخص تم میں سے رمضان پالے۔ پس چاہئے کہ وہ اس کا روزہ رکھے اور جو بیماری یا سفر کی حالت میں ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لے۔“

احادیث کچھ سابقہ باب میں گزر چکی ہوں۔

۱۲۱۶: عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جل شانہ فرماتے ہیں آدم کے بیٹے کا ہر عمل اس کے لئے بے سوائے روزے کے۔ پس وہ میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ ڈھال ہیں۔ جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ جماع کی باتیں نہ کرے اور نہ شور مچائے۔ اگر کوئی اس کو گالی دے یا اس سے لڑے تو اسے کہہ دے۔ بے شک میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم ہے کہ محمد (ﷺ) کی جان جس کے قبضہ میں ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے: ایک روزہ افطار کے وقت اور جب اپنے رب سے ملے گا تو خوش ہوگا۔ (بخاری و مسلم) یہ بخاری کے لفظ ہیں اس کی دوسری روایت ہے میں یہ الفاظ ہیں کہ روزہ دار اپنا کھانا پینا اور خواہش میری خاطر چھوڑتا ہے۔ روزہ میرے لئے ہیں اور میں اس کا بدلہ دوں گا۔ اور نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ملتا ہے۔ اللہ

۲۱۷: بَابُ وَجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَبَيَانِ فَضْلِ الصِّيَامِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ الی قولہ تعالیٰ: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْقُرْآنِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْهُمَا آخَرَ﴾ [البقرة: ۱۸۳] الآية.

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَقَدْ تَقَدَّمَتْ فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَهُ.

۱۲۱۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ”كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْرِي بِهِ - وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَضْحَبْ فَإِنْ سَابَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ - وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ مِنْ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمَسْكَ - لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَهُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهَذَا لَفْظُ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ”يَرْكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ“ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِ الصِّيَامِ لِي وَأَنَا أَجْرِي بِهِ وَالْحَسَنَةُ بَعْدَ عَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ



تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”مگر روزہ ایسی یہ میرے لئے ہیں اور میں اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار نے اپنی شہوت اور کھانا میری خاطر چھوڑا۔ روزہ دار کو دو خوشیاں میسر ہوتی ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ البتہ اس میں منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے۔“

۱۲۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے گا اس کو جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی۔ اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ پس جو نماز والوں میں سے ہوگا اس کو نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو اہل جہاد سے ہوگا اس کو جہاد کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ جو روزہ داروں میں سے ہوگا اس کو باب بقیع سے بلایا جائے گا جو صدقہ والوں میں سے ہوگا اس کو صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ماں باپ اے صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں جس کو ان دروازوں میں سے کسی سے بلایا جائے اس کو تو کچھ نقصان نہیں۔ کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جس کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں! مجھے امید ہے کہ تو انہیں میں سے ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۱۸: حضرت کہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے اس سے روزہ دار قیامت کے دن داخل ہوں گے۔ ان کے سوا اس سے کوئی داخل نہ ہوگا۔ پس جب وہ داخل ہو چکیں گے تو اس کو بند کر دیا جائے گا اور ان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۱۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے میں اس کو آگ

ضعف - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "أَلَا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي رِزْقًا أُجْرِي بِهِ: يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي - لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَيُخْلُوفُ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمَسْكِ"

۱۲۱۷: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ أَنْفَقَ رَوْحِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ وَمَنْ أَهْلُ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا بَنِي أُمَّتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَيَّ مِنْ دُعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُسَدُّ أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَأَرْجُوا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۱۸: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۱۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا نَاعَدَ

سے ستر خریف (سال) دور کر دیتے ہیں۔

(بخاری و مسلم)

۱۲۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رمضان کا روزہ پختہ یقین اور اخلاص کے ساتھ رکھا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو۔ اگر تم پر مخفی ہو تو شعبان کی انتہا ۳۰ پوری کرو۔“ (بخاری و مسلم)

یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور مسلم کی روایت میں ہے۔ پس اگر تم پر بادل چھا جائے۔ تو ان دن کے روزے رکھو۔

باب: رمضان المبارک میں سخاوت

اور

نیک اعمال کی کثرت

اور آخری عشرہ میں مزید اضافہ

۱۲۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے بڑھ کر سختی تھے اور جب جبرئیل آپ کو آ کر ملتے تو اور بھی زیادہ سخاوت کرنے والے ہو جاتے اور رمضان کی ہر رات میں جبرئیل رضی اللہ عنہ کی آپ سے ملاقات ہوتی اور وہ آپ سے قرآن کا دور کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ جبرئیل رضی اللہ عنہ سے ملتے تو تیز ہوا سے بھی زیادہ آپ بھلائی کی سخاوت کرنے

اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۲۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۲۱: وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَتُحْتَبَأُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ النَّارِ مُفَقَدَتِ الشَّيَاطِينُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۲۲: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: "صُومُوا لِرُؤُوسِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤُوسِهِ فَإِنْ غَبَى عَلَيْكُمْ فَاسْكُمُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ - وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: "فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا."

۲۱۸: بَابُ الْجُودِ وَفِعْلُ الْمَعْرُوفِ وَالْإِكْتَارِ مِنَ الْخَيْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَالزِّيَادَةَ مِنْ ذَلِكَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْهُ

۱۲۲۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرَائِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ جِبْرَائِيلُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ يَلْقَاهُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

والے ہوتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۲۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آخری عشرہ کے داخل ہوتے ہی رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے اور کمر کس لیتے۔ (بخاری و مسلم)

باب: نصف شعبان کے بعد

رمضان سے پہلے روزے

کی عادت نہ رکھنے والے

کو

روزے کی ممانعت

۱۲۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ہرگز رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے۔ البتہ اگر ایسا آدمی ہو کہ وہ پہلے ان دنوں کا روزہ رکھتا رکھا ہو تو وہ اپنے اس دن کا روزہ رکھ لے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۲۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رہبان سے قبل روزے نہ رکھو۔ رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو۔ اگر بادل حائل ہو جائیں تو تیس دن کی گنتی مکمل کرو۔“ (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الغیایۃ: غین مفتوح ہے۔ بادل

۱۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نصف شعبان رہ جائے تو روزے مت رکھو۔“ (ترمذی)

۱۲۲۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ أَخِيَا اللَّيْلِ، وَأَيُّقِظُ أَهْلَهُ، وَشَدَّ الْمُبْنَزَرَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۹: بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقَدُّمِ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ بَعْدَ نِصْفِ شَعْبَانَ إِلَّا لِمَنْ وَصَلَهُ بِمَا قَبْلَهُ أَوْ وَافَقَ عَادَةً لَهُ بِأَنْ كَانَ عَادَتَهُ صَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَوَافَقَهُ

۱۲۲۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۲۶: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ، صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ، وَإِنْ حَالَ ذُوْنَهُ غِيَابَةً فَاصْبِرُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، "الغیایۃ" بِالغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْيَاءِ الْمُنْتَهَاةِ مِنْ تَحْتِ الْمُكَرَّرَةِ وَهِيَ: السَّحَابَةُ.

۱۲۲۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا" رَوَاهُ

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۸: حضرت ابو الیقطان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے شک کے دن کا روزہ رکھا اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (ابوداؤد ترمذی) حدیث حسن ہے۔

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ۱۲۲۸: وَعَنْ أَبِي الْيُقْطَانَ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب: چاند دیکھنے کی دُعا

۱۲۲۹: حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یوں دعا فرماتے: "اللَّهُمَّ أَهْلَةَ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ" اے اللہ اس کو سلام فرما ہم پر امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ میرا اور یہاں پر اللہ ہے۔ یہ ہدایت اور خیر کا چاند ہو۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۳۳: بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهَيْلَالِ! ۱۲۲۹: وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَيْلَالَ قَالَ: "اللَّهُمَّ أَهْلَةَ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ، هَيْلَالٌ رُشِيدٌ وَخَيْرٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب: سحری کی فضیلت اور اُس کی تاخیر

جب تک طلوع فجر کا خطرہ نہ ہو

۱۲۳۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم سحری کھایا کرو پس بے شک سحور میں برکت ہے"۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۱: بَابُ فَضْلِ السُّحُورِ وَتَاخِيرِهِ مَا لَمْ يُخْشَ طُلُوعَ الْفَجْرِ ۱۲۳۰: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسْحَرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَاتٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۳۱: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر ہم نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ ان سے پوچھا گیا کہ ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا۔ فرمایا پچاس آیات (کی تلاوت) کی مقدار۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۳۱: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَسْحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قِيلَ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: خَمْسُونَ آيَةً، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے دو مؤذن تھے۔ ایک بلال اور دوسرا ام مکتوم۔ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "بلال رات کو اذان دیتے ہیں۔ پس تم کھاتے

۱۲۳۲: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ، بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ



اور پیتے رہو یہاں تک کہ ام مکتوم اذان دیں۔ کہتے ہیں کہ ان کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہوتا تھا۔ بس اتنا کہ ایک اترتا اور دوسرا چڑھتا۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۳۳: حضرت عمر و بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق کرنے والی چیز سحری کا کھانا ہے۔“

(مسلم)

باب: جلد افطار کی فضیلت اور افطار

کے بعد کی دعا اور اشیاء افطار

۱۲۳۴: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۳۵: حضرت ابو عیطہ کہتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو آدمی ہیں اور دونوں ہی بھلائی میں کمی کرنے والے نہیں۔ ایک ان میں سے مغرب اور افطار میں جلدی کرتا ہے اور دوسرا مغرب اور افطار دیر سے کرتا ہے۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”کون مغرب میں جلدی کرتا ہے؟“ مسروق نے کہا۔ عبداللہ بن مسعود۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

(مسلم)

لَا يَأْلُوا: بھلائی میں کمی نہیں کرتا۔

۱۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بندوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو افطار میں جلدی کرنے والے ہیں۔“

(ترمذی) حدیث حسن ہے۔

بَلَا يَأْلُوا يُؤَدُّنَ بَلِيلٍ فَكَلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَدُّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ“ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَرْقَى هَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۳۳: وَعَنْ عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكَلَةُ السَّحْرِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۳: بَابُ فَضْلِ تَعْجِيلِ الْفِطْرِ وَمَا يُفْطَرُ عَلَيْهِ وَمَا يَقُولُهُ بَعْدَ الْفِطْرِ

۱۲۳۴: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۳۵: وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ: رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ: أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ؟ فَقَالَتْ: مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ؟ قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَتْ: هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ ”لَا يَأْلُوا“: أَي لَا يَقْصُرُ فِي الْخَيْرِ.

۱۲۳۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعَجَّلَهُمْ فِطْرًا“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۳۷: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب رات ادھر سے آجائے اور دن ادھر سے چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو یقیناً روزہ دار نے روزہ افطار کر لیا۔“

(بخاری و مسلم)

۱۲۳۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اور آپ روزہ سے تھے۔ جب سورج غروب ہوا تو آپ نے لوگوں میں سے کسی سے فرمایا، اے فلاں! اُترو اور ستو ہمارے لئے تیار کرو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام تو ہو جائے؟ آپ نے فرمایا: ”اُترو اور ستو تیار کرو۔“ اس نے کہا ابھی تو دن ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اُترو اور ستو تیار کرو۔“ چنانچہ وہ اُترے اور آپ کے لئے ستو تیار کئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمائے اور فرمایا: ”رات کو ادھر آتا ہوا دیکھو تو پس یقیناً روزہ دار کا روزہ افطار ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

اَجْدَحُ : ستو تیار کرو۔

۱۲۳۹: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے۔ اگر وہ نہ پائے تو پانی سے افطار کرے پس بے شک پانی بہت پاکیزہ ہے۔ (ابوداؤد ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۴۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے پہلے چند تر کھجوروں سے روزہ افطار

۱۲۳۷: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا وَآذْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۳۸: وَعَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ: «يَا لَوْلَا أَنْزِلُ فَاجْدَحْ لَنَا» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْسَيْتَ؟ قَالَ: «أَنْزِلُ فَاجْدَحْ لَنَا» قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ: «أَنْزِلُ فَاجْدَحْ لَنَا» قَالَ: فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ» وَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ «أَجْدَحُ» بِجِيمٍ ثُمَّ ذَالٍ ثُمَّ حَاءٍ مُهْمَلَتَيْنِ: أَيِ اخْلِطِ السُّونِقِ بِالْمَاءِ.

۱۲۳۹: وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الصَّبِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطُرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَفْطُرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۴۰: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ

فرماتے۔ اگر تر کھجوریں مہیا نہ ہوتیں تو خشک کھجوریں۔ اگر وہ بھی نہ ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے چند گھونٹ سے روزہ افطار فرماتے۔ (ابوداؤد ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

باب: روزہ دار کو اپنے اعضاء

اور زبان گالی گلوچ اور

خلاف شرع باتوں سے روکے رکھنا

۱۲۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ جماع کی باتیں نہ کرے اور نہ شور و شغب کرے۔ اگر کوئی اس سے بے نیاز ہو تو اس سے لڑے تو اسے اس طرح کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے جھوٹی بات نہ چھوڑی اور اس پر عمل کرنا بھی ترک نہ کیا اللہ تعالیٰ کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑے۔“ (بخاری)

باب: روزے کے مسائل

۱۲۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی بھول کر کھاپی لے۔ پس اس کو اپنا روزہ پورا کرنا چاہئے۔ بے شک اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۴۴: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وضو کے متعلق بتلائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وضو کو مکمل طور پر کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو مگر یہ کہ تم

عَلَى رُطَبَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ لَتَمِيرَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَمِيرَاتٍ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۲۲: بَابُ أَمْرِ الصَّائِمِ بِحِفْظِ

لِسَانِهِ وَجَوَارِحِهِ عَنِ الْمُخَالَفَاتِ وَالْمُشَاتِمَةِ وَنَحْوِهَا

۱۲۴۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرِفُ وَلَا يَصْحَبُ، فَإِنْ سَابَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۴۲: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۴: بَابُ فِي مَسَائِلِ مِنَ الصَّوْمِ

۱۲۴۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَآكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطَعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۴۴: وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ: "أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَبِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَبَالِغِ فِي الْإِسْتِشْقَاقِ إِلَّا أَنْ

روزہ سے ہو۔ (ابوداؤد ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

تَكُونُ صَائِمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ  
وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۴۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُذْرِكُهُ الْفَجْرُ  
وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ،  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۴۶: وَعَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَتَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصْبِحُ  
جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ ثُمَّ يَصُومُ حَتَّى يَمُوتَ عَلَيْهِ.

۲۲۵: بَابُ بَيَانِ فَضْلِ صِرْمِ

الْمُحَرَّمِ وَشَعْبَانَ وَالْأَشْهُرِ الْحَرَامِ

۱۲۴۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: "أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ  
: شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ  
الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۴۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ مِنْ شَهْرِ  
أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ  
وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا"  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۴۹: وَعَنْ مُجِيبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنْ أَبِيهَا أَوْ

عَمَّهَا أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ انْطَلَقَ  
فَاتَاهُ بَعْدَ سَنَةٍ - وَقَدْ تَغَيَّرَتْ حَالُهُ وَهَيْئَتُهُ  
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَعْرِفُنِي؟ قَالَ:

"وَمَنْ أَنْتَ؟" قَالَ: أَنَا الْبَاهِلِيُّ الَّذِي

جَسْتِكَ عَامَ الْأَوَّلِ - قَالَ: "فَمَا غَيْرُكَ

۱۲۴۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ کو (کبھی) اس حالت میں فجر کا وقت آ جاتا کہ بیوی کے  
ساتھ ہم بستری کی وجہ سے جنابت کی حالت میں ہوتے۔ پھر بعد میں  
غسل فرماتے کہ روزہ رکھے ہوئے ہوتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۴۶: حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ آپ خواب کے بغیر جنابت سے ہوتے۔ پھر روزہ  
رکھ لیتے۔ (بخاری و مسلم) (اور بعد میں غسل فرماتے)

باب: محرم و شعبان اور حرمت

والے مہینوں کے روزے کی فضیلت

۱۲۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رمضان کے بعد سب سے افضل روزے  
اللہ کے مہینے کے ہیں اور افضل تر نماز فرائض کے بعد تہجد کی نماز  
ہے۔ (مسلم)

۱۲۴۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں اتنے روزے نہیں رکھتے تھے جتنے  
کہ شعبان میں رکھتے۔ آپ تمام شعبان روزے رکھتے اور ایک  
روایت میں ہے کہ آپ تھوڑے دنوں کے سوا پورا شعبان روزے  
رکھتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۴۹: حضرت مجیبہ باہلیہ اپنے والد اور چچا سے روایت کرتی ہے کہ وہ  
دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر واپس  
چلے آئے۔ پھر ایک سال گزرنے کے بعد آپ کی خدمت میں  
آئے تو ان کی حالت بدلی ہوئی تھی، پس کہنے لگے۔ یا رسول اللہ ﷺ  
کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ آپ نے فرمایا: "تو کون ہے؟ اس نے  
کہا۔ میں وہی باہلی ہوں جو آپ کی خدمت میں گزشتہ سال آیا۔



آپ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے بدل دیا۔ تیری بہت اچھی صحت تھی۔ اس نے کہا میں جب سے آپ سے جدا ہوا میں نے کھانا نہیں کھایا مگر رات ہی کو۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'تو نے اپنے آپ کو تکلیف دی۔ پھر فرمایا: "تو صبر کے مہینے کے روزے رکھ اور ہر مہینے میں سے ایک۔ اس نے کہا اس میں کچھ اضافہ فرمائیں کیونکہ مجھ میں ہمت ہے۔ آپ نے فرمایا: حرمت والے مہینوں میں بعض دنوں کے روزے رکھو اور چھوڑ دو۔ پھر حرمت والے مہینوں کے بعض دنوں کے روزے رکھو اور چھوڑ دو۔ پھر حرمت والے مہینے کے بعض دنوں میں روزے رکھو اور پھر چھوڑ دو اور اپنی تین انگلیوں کو بلایا اور پھر انہیں چھوڑ دیا۔ (ابوداؤد)

"شَهْرُ الصَّبْرِ" : رمضان المبارک۔

باب: ذی الحجہ کے پہلے عشرے

میں روزے کی فضیلت

۱۲۵۰: حضرت ابوالفضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی ایسے دن نہیں کہ عمل صالح جن میں اتنا اللہ تعالیٰ کو پسند اور محبوب ہو جتنا ان دنوں میں یعنی عشرہ ذی الحجہ میں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ اور نہ جہاد فی سبیل اللہ۔ آپ نے فرمایا ہاں جہاد فی سبیل اللہ بھی مگر وہ نمازی جو اپنی جان اور مال لے کر نکلے۔ پھر اس میں کوئی چیز واپس نہیں لایا۔ (یعنی شہید ہوا یہ یقیناً سب سے افضل ہے)

باب: یوم عرفہ عاشوراء اور

نویں محرم کے روزے کی فضیلت

۱۲۵۱: حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: "وہ گزشتہ اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا

وَقَدْ كُنْتُ حَسَنَ الْهَيْئَةِ" قَالَ : مَا أَكَلْتُ طَعَامًا مُنْذُ فَارَقْتُكَ إِلَّا بَلِيلٍ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : "عَذَّبْتُ نَفْسَكَ" ثُمَّ قَالَ : "صُمُّ شَهْرِ الصَّبْرِ" وَيَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ" قَالَ : "زِدْنِي فَإِنَّ بِي قُوَّةٌ" قَالَ : "صُمُّ يَوْمَيْنِ" قَالَ : "زِدْنِي قَالَ : "صُمُّ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ" قَالَ : "زِدْنِي" قَالَ : "صُمُّ مِنَ الْحَرَمِ وَاتْرُكْ صُمُّ مِنَ الْحَرَمِ وَاتْرُكْ" وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ فَضَمَّهَا ثُمَّ أَرْسَلَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

"شَهْرُ الصَّبْرِ" : رَمَضَانَ.

۲۲۶: بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ وَغَيْرِهِ فِي

الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

۱۲۵۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : "مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ" يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۷: بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

وَعَاشُورَاءَ وَتَأْسُوعَاءَ

۱۲۵۱: عَنِ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ : "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ

ہے۔ (مسلم)

۱۲۵۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کے دن کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۵۳: حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشوراء کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک سال گزشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔“ (مسلم)

۱۲۵۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو میں ضرور نویں محرم کا روزہ رکھوں گا۔“ (مسلم)

باب: شوال کے چھ روزوں کا استحباب

۱۲۵۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے رمضان کے روزے رکھے۔ پھر اس کے بعد چھ روزے شوال کے رکھ لئے تو اس نے گویا ہمیشہ روزے رکھے۔“ (مسلم)

باب: سوموار اور جمعرات کے روزے کا استحباب

۱۲۵۶: حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری پیدائش ہوئی اور اسی دن نبوت ملی اور اس دن وحی اتری۔ (مسلم)

۱۲۵۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سوموار اور جمعرات کو اعمال (بارگاہ

والباقیۃ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۵۳: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: ”يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَسْنَا بِقَوْمٍ إِلَى قَابِلٍ لِأَصُومَنَّ التَّاسِعَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۸: بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ

۱۲۵۵: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۹: بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

۱۲۵۶: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ فَقَالَ: ”ذَلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ أَوْ أُنزِلَ عَلَيَّ فِيهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”تُعْرَضُ

الہی میں پیش ہوتے ہیں۔ پس میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں پیش ہو کہ میں روزے سے ہوں۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

مسلم نے روایت کیا مگر روزے کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۵۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کے روزے کو بڑے اہتمام سے رکھتے تھے۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

باب: ہر مہینے میں تین دن کے

روزے کا استحباب

افضل یہ ہے کہ ایام بیض کے تین روزے (اور وہ تیرہ چودہ اور پندرہ) رکھے جائیں۔

بہاؤ نے کہا بارہ تیرہ اور چودہ مگر صحیح اور مشہور پہلا قول ہے۔

۱۲۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ (۱) ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، (۲) چاشت کی دو کعتیں، (۳) سونے سے پہلے وتر ادا کیا کروں۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۶۰: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی جن کو میں ہرگز نہیں چھوڑوں گا:

(۱) ہر مہینے میں تین دن کے روزے، (۲) چاشت کی نماز، (۳) سونے سے پہلے وتر ادا کروں۔ (مسلم)

۱۲۶۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھنا ایسا ہے گویا اس نے سارا سال روزے

الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَاجِبٌ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بِغَيْرِ ذِكْرِ صَوْمٍ.

۱۲۵۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَحَرَى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۳: بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ ثَلَاثَةِ

أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

وَالْأَفْضَلُ صَوْمُهَا فِي أَيَّامِ الْبَيْضِ وَهِيَ الثَّلَاثُ عَشَرَ وَالرَّابِعُ عَشَرَ وَالْخَامِسُ عَشَرَ وَقِيلَ الثَّانِي عَشَرَ وَالثَّلَاثُ عَشَرَ وَالرَّابِعُ عَشَرَ وَالصَّحِيحُ الْمَشْهُورُ هُوَ الْأَوَّلُ:

۱۲۵۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ: صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكَعَتَيْ الضُّحَى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۶۰: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي ﷺ بِثَلَاثٍ لَنْ أَوْعِيَهُنَّ مَا عَشْتُ: بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلْوَةِ الضُّحَى، وَبِأَنْ لَا أَنَامَ حَتَّى أُوتِرَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۶۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

رکھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۶۲: حضرت معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر میں نے کہا آپ کون سے مہینے کے روزے رکھتے؟ جواب میں فرمایا۔ کہ اس بات کی کوئی پرواہ نہ تھی کہ کون سے مہینے کے آپ روزے رکھ رہے ہیں۔ (مسلم)

۱۲۶۳: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تو ہر ماہ میں تین روزے رکھنا چاہے تو تیرہ چودہ پندرہ کا روزہ رکھ۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۲۶۴: حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایام بیض کے روزوں کا حکم فرماتے اور وہ تیرہ چودہ پندرہ ہیں۔

(ابوداؤد)

۱۲۶۵: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے سفر و حضر میں نہ چھوڑتے تھے۔ (نسائی)

صحیح سند۔

باب: جس نے روزے دار کا روزہ افطار کرایا اور اُس روزہ دار کی فضیلت جس کے پاس کھایا جائے اور کھانے والے کی اُس کے حق میں دُعا جس کے پاس کھایا جائے

۱۲۶۶: حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی روزہ دار کا روزہ کھلویا اس کو اس کے برابر اجر ملے گا۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کا

صَوْمُ النَّهْرِ كُلُّهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۶۲: وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهُمَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: مِنْ أَيِّ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ الشَّهْرِ يَصُومُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۶۳: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِذَا مُمْتَ مِنْ الشَّهْرِ ثَلَاثًا فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَابِعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۶۴: وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ مَلْحَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ أَيَّامِ الْبَيْضِ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۲۶۵: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبَيْضِ فِي حَضْرٍ وَلَا سَفَرٍ“ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۲۳۱: بَابُ فَضْلِ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا وَفَضْلِ الصَّائِمِ الَّذِي يُوَكَّلُ عِنْدَهُ وَدُعَاءِ الْأَكِلِ لِلْمَاكُولِ عِنْدَهُ

۱۲۶۶: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”مَنْ فَطَرَ



اجر کچھ بھی کم ہو۔ (ترمذی)  
حدیث حسن صحیح ہے۔

صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ  
مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ  
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۲۶۷: حضرت ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ نے فرمایا: ”تم بھی کھاؤ۔“ میں نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزہ دار کے لئے فرشتے دعا یہ کرتے ہیں جب اس کے پاس کھایا جائے۔ یہاں تک کہ وہ کھانے سے فارغ ہوں۔ (ترمذی) یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۶۷: وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا  
فَقَدَمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ: ”كُلِّي“ فَقَالَتْ:  
”إِنِّي صَائِمَةٌ“ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَلَّى  
عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ حَتَّى يَفْرُغُوا“  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ .

۱۲۶۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں زیتون اور روٹی پیش کی۔ پس آپ نے اس میں سے کھایا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: ”تمہارے ہاں روزہ دار روزہ افطار کریں اور تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تم پر رحمتیں بھیجیں“۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۱۲۶۸: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ  
ﷺ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
”أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ“ وَأَكَلَ طَعَامَكُمْ  
الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ“ رَوَاهُ  
أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

## کِتَابُ الْإِعْتِكَافِ

۱۲۶۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔ پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف کیا۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس روز اعتکاف فرماتے تھے۔ جب وہ سال آیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دنوں کا اعتکاف فرمایا۔ (بخاری)

۱۲۶۹: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۷۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ اغْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۷۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اغْتَكَفَ عَشْرِينَ يَوْمًا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

## کِتَابُ الْحَجِّ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اللہ کا حق لوگوں کے ذمہ اس کے گھر کا حج ہے جو ان میں سے اس کی طرف راستہ کی طاقت رکھتا ہو اور جس نے کفر (انکار) کیا تو بے شک اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں سے بے نیاز ہیں“۔ (آل عمران)

۱۲۷۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے: (۱) اس بائعہ کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) بیت اللہ کا حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا“۔ (متفق علیہ)

۱۲۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا۔ پس تم حج کرو۔ اس پر ایک آدمی نے کہا کیا ہر سال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اس نے یہ سوال تین مرتبہ دہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں نسعم کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا اور تم طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا: ”جو بات میں چھوڑ دوں تم بھی مجھے چھوڑ دو (سوال نہ کرو) بلاشبہ تم سے پہلے لوگ کثرت سوال اور اپنے انبیاء علیہم السلام سے اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾ [آل عمران: ۹۷]

۱۲۷۲: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۷۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا» فَقَالَ رَجُلٌ: «أَكُلُّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: «لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ» ثُمَّ قَالَ: «ذُرُونِي مَا تَرَحُّمْتُكُمْ» فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ

دوں تو اس کو حتی الامکان انجام دو اور جب کسی بات سے منع کروں تو اس کو چھوڑ دو۔“ (مسلم)

۱۲۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ اور اس کے رسول پر ایمان۔“ پھر کہا گیا۔ اس کے بعد کون سا؟ فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد۔“ سوال کیا گیا پھر کون سا؟ فرمایا: ”مقبول حج۔“ (بخاری و مسلم)

”الْمَبْرُورُ“: وہ حج جس میں حج کرنے والا کسی معصیت کا ارتکاب نہ کرے۔

۱۲۷۵: حضرت ابو ہریرہ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں: ”جس نے حج کیا اور اس نے کوئی فحش گوئی اور فسق و فجور نہ کیا تو وہ اس طرح ہے جیسے کہ آج ہی اسکی ماں نے اسکو جنم دیا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان والے گناہوں کو مٹائے گا۔“ ہے اور حج مبرور کا بدلہ تو سوائے جنت کے اور کوئی چیز نہیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جہاد کو افضل ترین خیال کرتی ہیں۔ کیا ہم جہاد نہ کریں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”افضل جہاد حج مبرور ہے۔“

(بخاری)

۱۲۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی ایسا دن نہیں جس میں اللہ تعالیٰ اتنے بندوں کو آگ سے آزاد فرماتے ہیں۔ جتنے اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن فرماتا ہے۔“ (مسلم)

۱۲۷۹: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

بَشِيءٍ فَاتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۷۴: وَعَنْهُ قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ”إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ“ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ”الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ”حَجٌّ مَبْرُورٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْمَبْرُورُ“ هُوَ الَّذِي لَا يَرْتَكِبُ صَاحِبُهُ فِيهِ مَعْصِيَةً.

۱۲۷۵: وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَمَسْهُ رَجَعْ كَيَوْمٍ وَلِدَتْهُ أُمُّهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۷۶: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كُفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا“ وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۷۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ؟ فَقَالَ: ”لَكِنْ أَفْضَلَ الْجِهَادِ“ حَجٌّ مَبْرُورٌ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۲۷۸: وَعَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتَقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۷۹: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا



اکرم ﷺ نے فرمایا: ”رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۸۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر فرائض میں سے فریضہ حج نے میرے باپ کو بڑھاپے کی حالت میں پایا ہے۔ وہ سواری پر سوار ہونے کے قابل نہیں۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۸۱: حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں۔ وہ حج کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ عمرہ کر سکتے ہیں نہ ہی سواری پر سفر کر سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے والد کی طرف سے حج کرو اور عمرہ بھی کرو۔“ (ابوداؤد ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۲: حضرت سعید بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حجتہ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرایا گیا جبکہ میری عمر سات سال تھی۔ (بخاری)

۱۲۸۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مقام رحاء میں ایک قافلے کو ملے۔ آپ نے فرمایا: ”تم کون ہو؟“ انہوں نے کہا مسلمان ہیں۔ انہوں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس وقت ایک عورت نے ان میں سے ایک بچے کو بلند کر کے پوچھا کیا اس کا حج ہے۔؟ فرمایا جی ہاں اور اجر تمہیں ملے گا۔ (مسلم)

۱۲۸۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کجاوہ پر حج کیا اور یہی آپ کی سواری تھی۔ (بخاری)

۱۲۸۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عکاظ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً - أَوْ حَجَّةً مَعِيَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۸۰: وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَيَّ عِبَادَهُ فِي الْحَجِّ أَذْرَكَتُ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثُتُ عَلَيَّ الرَّاحِلَةَ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: ”نَعَمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۸۱: وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَبِي مَرِيضٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ، وَلَا الْعُمْرَةَ، وَلَا الدَّلَّكَانَ. قَالَ: ”حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۲: وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ”حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۲۸۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ: ”مَنْ الْقَوْمُ؟“ قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ قَالُوا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ ”رَسُولُ اللَّهِ“ فَرَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: إِلَهَذَا حُجَّ؟ قَالَ: ”نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۸۴: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَجَّ عَلَى رَحْلِ وَكَانَتْ زَائِلَتَهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۲۸۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

محنت ذوالحجاز یہ جاہلیت کے زمانہ میں بازار لگتے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حج کے ایام میں تجارت کو گناہ خیال کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَبِّكُمْ فِي﴾ الآية کہ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو یعنی مواسم حج۔ (بخاری)

قَالَ: كَانَتْ عُكَاظُ، وَمَجِنَّةٌ، وَذُو الْمَجَازِ  
أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَأْتُمُوا أَنْ يَتَجَرُّوا فِي  
الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ  
تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

## کِتَابُ الْجِهَادِ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور تم تمام مشرکین سے قتال کرو جس طرح وہ تم سے پناہ (اکٹھے) لڑتے ہیں اور یقین کر لو بے شک اللہ تقویٰ والوں کے ساتھ ہے۔ (التوبہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم پر لڑائی فرض ہے۔ حالانکہ وہ تمہارا ہنسند ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لئے بری ہو۔ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔ (البقرہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم اللہ کی راہ میں نکلو خواہ تم ہلکے ہو یا بوجھل اور اپنے مالوں اور جانوں سے اس کی راہ میں جہاد کرو۔ (التوبہ)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے ان کی جائیں اور مال خرید لئے، اس طرح کہ اس کے بدلے میں ان کے لئے جنت ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں۔ یہ وعدہ سچا کیا گیا ہے تو رات اور انجیل اور قرآن میں۔ کون ہے جو اپنے وعدے کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ پورا کرنے والا

قال الله تعالى: ﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ﴾ [التوبة: ۳۶] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ [البقرة: ۲۱۶] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [التوبة: ۱۱۱] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعِذًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنْ

ہو۔ پس تم اپنے اس سودے پر جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔ خوش ہو جاؤ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (التوبہ)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہ مؤمن جو بغیر عذر کے گھر میں بیٹھ رہنے والے ہیں وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والے ہیں۔ دونوں برابر نہیں۔ ان کو بیٹھے رہنے والوں پر درجہ حاصل ہے۔ سب سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور مجاہدین کو بیٹھے رہنے والوں پر بڑے اجر کے لحاظ سے فضیلت دی اور اپنی طرف سے درجات، بخشش، رحمت بھی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والے مہربان ہیں۔ (النساء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتلاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دینے والی ہو؟ تم اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والے ہو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تمہیں ایسے ماغات میں داخل فرمائے گا۔ جن کے نیچے نہریں چل رہی ہیں اور ہمیں کی جنتوں میں پاکیزہ مکانات یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور دوسری چیز جس کو تم پسند کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور قریبی فتح ہے اور ایمان والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشخبری دے دیں۔ (القصف)

آیات اس سلسلے میں بہت معروف ہیں۔

جہاد کی فضیلت میں احادیث اتنی کثرت سے ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔

۱۲۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کون سا؟ فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔“ پوچھا گیا پھر کیا؟ فرمایا:

اللَّهِ فَاسْتَبَشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿[التوبة: ۱۲]﴾  
 وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ، وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿[النساء: ۹۵]﴾ وَقَالَ تَعَالَى: ﴿بَايَعْنَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُجَارِي تِجَارَتِكُمْ مِنْ عَذَابِ الْيَمِّ؟ تُوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ، ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ، ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ، وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا نَصْرَ مِنَ اللَّهِ وَقِتْحَ قَرِيبٍ وَبَشِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿[الصف: ۱۰-۱۳]﴾

وَالآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَشْهُورَةٌ.

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ فَكَثُرَ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ فَمِنْ ذَلِكَ.

۱۲۸۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ”إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ“ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ”الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟



”حج مبرور“۔ (بخاری و مسلم)

قَالَ: ”حَجٌّ مَبْرُورٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۸۷: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وقت پر نماز ادا کرنا۔“ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔“ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۸۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى؟ قَالَ: ”الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا“ قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ”بِرُّ الْوَالِدَيْنِ“ قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ”الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۸۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۸۸: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ”الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۸۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صبح سویرے تھوڑی دیر اللہ کی راہ میں جانا یا شام کے وقت تھوڑی دیر اللہ کی راہ میں جانا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۸۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَعْدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُوحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۹۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: ”وہ مؤمن جو اپنے نفس اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے۔ اس نے دوبارہ پوچھا پھر کون؟ فرمایا: ”وہ مؤمن جو کسی پہاڑ کی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھنے والا ہو۔“ (بخاری و مسلم)

۱۲۹۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعْبِ يَعْبُدُ اللَّهَ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۹۱: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن سرحد پر پہرہ دینا، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب سے بہتر ہے اور شام کو تھوڑی دیر اللہ کی راہ میں چلنا یا صبح کے وقت تھوڑی دیر چلنا، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب سے

۱۲۹۱: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”رِبَاطٌ يَوْمٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا“ وَمَوْضِعٌ سَوَاطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرُّوحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى أَوْ الْغَدْوَةَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا

بہتر ہے۔

وَمَا عَلَيْهَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(بخاری و مسلم)

۱۲۹۲: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”ایک دن رات اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے اور ان کے قیام سے بہتر ہے اور اگر اس کو اسی راستہ میں موت آگئی تو اس کے عمل کو جاری کر دیا جائے گا جو وہ کرتا تھا اور اس کا (جنت کا) رزق جاری کر دیا جائے گا اور وہ فتنہ (قبر) سے محفوظ کر دیا جائے گا۔“ (مسلم)

۱۲۹۲: وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ“ وَإِنْ مَاتَ فِيهِ أُجْرِي عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَأُجْرِي عَلَيْهِ رِزْقُهُ“ وَأَمِنَ الْفِتَانَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۹۳: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر میت کے عمل کو مہر لگا کر بند کر دیا جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے والا۔ اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا اور قبر کی آزمائش سے اس کو محفوظ کر دیا جائے گا۔“ (ابوداؤد ترمذی)

۱۲۹۳: وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”لِكُلِّ مَيِّتٍ يُسَخِّمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ“ وَيَوْمَئِذٍ فِتْنَةُ الْقَبْرِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حدیث صحیح ہے۔

۱۲۹۴: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد پر پہرہ دینا اس کے علاوہ دوسری جگہ سے ایک ہزار دن پہرہ دینے سے بہتر ہے۔“ (ترمذی)

۱۲۹۴: وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی ذمہ داری لے لیتا ہے جو فقط اس کی راہ میں جہاد کے نکلا اور رسولوں پر ایمان اور ان کی تصدیق ہی۔ وہ میری ضمان میں ہے کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں یا اس کے اس مکان پر واپس لوٹاؤں جہاں سے وہ نکلا اس اجر یا غنیمت کے ساتھ جو اس نے پایا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو زخم اٹھایا وہ قیامت کے دن اسی حالت میں آئے گا۔ جس حالت میں زخم

۱۲۹۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادَ فِي سَبِيلِي وَإِيمَانًا بِي وَتَصَدِيقًا بِرُسُلِي فَهُوَ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ“ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَنْزِلِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ بِمَا نَالَ مِنْ أُجْرٍ“ أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلِمٍ يُكَلِّمُ

ہوا۔ اس کا ظاہری رنگ تو خون جیسا ہوگا، مگر اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔ اگر مسلمانوں پر گراں نہ ہوتا تو میں کسی ایک سر یہ سے بھی کبھی پیچھے نہ رہتا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے لیکن میں ان کے لئے سواری کی گنجائش نہیں رکھتا اور ان کے پاس اتنی گنجائش ہے اور لوگوں پر یہ بات گراں گزرتی ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہیں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں یہاں تک کہ قتل کیا جاؤں۔ پھر جہاد کروں پھر قتل کیا جاؤں پھر جہاد کروں یہاں تک کہ قتل کیا جاؤں۔ مسلم بخاری سے کچھ حصہ روایت کیا۔

الکَلِمَةُ: زخم۔

۱۲۹۶: حضرت ابو ہریرہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”جو اللہ کی راہ میں زخم کھانے والا ہوگا وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے زخموں سے خون ٹپک رہا ہوگا۔ اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا، خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ (بخاری و مسلم)“  
۱۲۹۷: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس مسلمان نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اتنی دیر جہاد کیا جتنا اونٹنی کو دوبارہ دوھنے کا وقت ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہو یا اس کو خراش آئی تو وہ قیامت کے دن زیادہ گہری ہو کر آئے گی۔ اس کا رنگ زعفرانی اور خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ (ابوداؤد ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۲۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک کا گزرا ایک گھاٹی کے پاس سے ہوا جہاں بیٹھے پانی کا چشمہ تھا۔ وہ ان کو پسند آیا تو کہنے لگے اگر میں

فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ كَلِمَةٍ: لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ رِيحُ مَسْكِ - وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنْ يُشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْرُؤُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيُشَقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي - وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوُدِدْتُ أَنْ أَعْرُؤُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَقْتَلَ ثُمَّ أَعْرُؤُ فَأَقْتَلَ ثُمَّ أَعْرُؤُ فَأَقْتَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَرَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ.  
”الْكَلِمَةُ“ الْحَرْحُحُ.

۱۲۹۶: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلِمُهُ يَدْمِي: اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مَسْكِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.  
۱۲۹۷: وَعَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ”مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقٍ نَاقَةَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نَكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَعْرُؤٍ مَا كَانَتْ: لَوْنُهَا الزُّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا كَالْمَسْكِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۹۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشَعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ

لوگوں سے الگ ہو کر یہاں قیام کر لوں تو مناسب ہے مگر جب تک رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہ لے لوں اس وقت تک ایسا نہ کروں گا۔ چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”تم ایسا مت کرو۔ تمہارا اللہ کی راہ میں اقامت اختیار کرنا تمہارے اپنے گھر میں ستر سال کی نمازوں سے بہتر ہے۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے اور تمہیں جنت میں داخل فرما دے؟ تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جس نے اللہ کی راہ میں اتنا جہاد کیا جتنی دیر میں اونٹنی کو دوبارہ دوھا جاتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہے۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

الفواقی: دو مرتبہ دوہنے کے درمیان وقفہ

۱۲۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے عرض کیا گیا کہ جہاد کے برابر کون سی چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔“ انہوں نے سوال کو دو تین مرتبہ لونا یا تو آپ نے ہر مرتبہ فرمایا: ”تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔“ پھر فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔“ اے کی مثال اس روزے دار شب خیز اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرنے والے کی ہے جو نماز روزے سے تھکتا نہیں۔ یہاں تک کہ وہ مجاہد فی سبیل اللہ واپس گھر لوٹے۔“ (بخاری و مسلم) یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

بخاری ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا عمل بتلائیں جو جہاد کے برابر ہو۔ آپ نے فرمایا: ”میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”کیا تم طاقت رکھتے ہو کہ مجاہد جہاد کے لئے نکلے تو تو اپنی مسجد میں داخل ہو کر قیام کرے اور اس سے نہ تھکے اور روزہ رکھے اور افطار نہ کرے۔ اس نے کہا کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟“

۱۳۰۰: حضرت ابو ہریرہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

فَاعْجَبْتَهُ فَقَالَ: لَوْ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشَّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَدَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَوتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا“ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ، وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ اعْزُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوقَ نَاقَةٍ وَجَيْتَ لَهُ الْجَنَّةُ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَآل: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”وَالْفَوَاقِي“: مَا بَيْنَ الْحَلَبَتَيْنِ.

۱۲۹۹: وَعَنْهُ قَالَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: ”لَا تَسْتَطِيعُونَهُ“ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: ”لَا تَسْتَطِيعُونَهُ“ ثُمَّ قَالَ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَفْتُرُ: مِنْ صَلَوةٍ، وَلَا صِيَامٍ، حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظٌ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ؟ قَالَ: ”لَا أَجِدُهُ ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ، وَتَصُومَ وَلَا تَفْطِرَ؟“ فَقَالَ: وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟

۱۳۰۰: وَمَنْهُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:



”لوگوں میں سب سے بہتر زندگی والا وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کی راہ میں تھامنے والا ہو۔ جب بھی کوئی جنگلی آواز یا گھبراہٹ آمیز آواز سنتا ہے تو اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر اڑنے لگتا ہے اور موت یا قتل کے مقامات کو تلاش کرتا ہے یا پھر وہ آدمی جو کچھ بکریاں لے کر یا ان چوٹیوں میں سے کسی چوٹی یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں جائے۔ اقامت اختیار کرتا ہے، نماز قائم کرتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے، اپنے رب کی عبادت میں موت آنے تک مصروف و مشغول رہتا ہے اور لوگوں کے ساتھ اس کا صرف خیر و بھلائی کا ہی تعلق ہے۔ (مسلم)

۱۳۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہاد میں سو درجات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ یہ درجات میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ (بخاری)“

۱۳۰۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہو گیا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔“ اس پر ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعجب ہوا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کا اعادہ فرمادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اعادہ فرمادیا۔ پھر فرمایا: ”دوسرے پیر جس سے اللہ تعالیٰ بندے کے درجات سو گنا جنت کا بڑھا دیتے ہیں حالانکہ دو درجات میں آسمان و زمین کے برابر فاصلہ ہے۔ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ”ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد اللہ کی راہ میں جہاد۔“ (مسلم)

۱۳۰۳: حضرت ابو بکر بن ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے سنا۔ جب کہ وہ دشمن کے سامنے تھے کہ رسول

”مَنْ خَيْرَ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُّسِيكٌ بَعْتَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةَ طَارَ عَلَى مَتْنِهِ يَتَّبِعِي الْقَتْلَ أَوْ الْمَوْتَ مِظَانَهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ أَوْ شَعْفَةٍ مِنْ هَذَا الشَّعْفِ أَوْ بَطْنٍ وَإِدٍ مِنْ هَذَا الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۰۱: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۰۲: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ“ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ: أَعِدَّهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ”وَآخِرِي يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ لَمْ يَبَيْنِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ“ قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ”الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۰۳: وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ



فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۰۸: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْيْحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ طُرُوقَةٌ فَحَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۰۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَتَى مَنْ أَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ الْغَزَا وَلَيْسَ مَعِيَ مَا أَتَجَهَّزُ بِهِ قَالَ: ”أَنْبِ فُلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرَضَ“ فَاتَاهُ فَقَالَ: أَلَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِفِرْتِكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ قَالَ: يَا فُلَانَةُ أَعْطِنِي الَّذِي كُنْتُ تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَوَلَّ اللَّهُ لَا تَحْسِبِينَ مِنْهُ شَيْئًا فَيَبَارِكَ لَكَ فِيهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۱۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى بَنِي لَحْيَانَ فَقَالَ: ”لَيْسَبِعُ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ بَيْنَهُمَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ”لِيَخْرُجَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ“ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: ”أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ“.

۱۳۱۱: وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ:

کے ساتھ نگران رہا اس نے بھی یقیناً جہاد کیا۔“۔ (بخاری و مسلم)  
۱۳۰۸: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صدقات میں سب سے افضل صدقہ اللہ کی راہ میں سایہ کے لئے خیمہ دینا اور اللہ کی راہ میں کوئی خادم عنایت کرنا ہے یا پھر جوان اونٹنی کو اللہ کی راہ میں دینا ہے۔“۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک نوجوان نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس سامان جہاد نہیں۔ فرمایا تو فلاں کے پاس جا اس نے جہاد کا سامان تیار کیا پھر بیمار ہو گیا۔ چنانچہ وہ اس کے پاس گیا اور کہا بے شک اللہ کے رسول میں اسلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں وہ سامان مجھے دے دو جو تم نے جہاد کے لئے تیار کیا اس نے اپنی بیوی کو کہا کہ اے فلائی اس کو وہ سارا سامان دے دو جو میں نے جہاد کے لئے تیار کیا تھا اور اس میں سے کچھ بھی روک نہ لےنا۔ اللہ کی قسم تو اس میں سے کوئی چیز بھی روک کر نہ رکھنا پس تمہیں اس میں برکت ڈال دی جائے گی۔ (مسلم)

۱۳۱۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف ایک دستہ بھیجا اور فرمایا ہر دو آدمیوں میں سے ایک جائے اور اجر دونوں میں مشترک ہو گا۔ (مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک نکلے۔ پھر بیٹھے والے کو کہا جو تم میں سے نکلنے والے کے اہل و عیال کی بھلائی سے نگرانی کرے گا تو اس کو نکلنے والے کے اجر کے برابر آدھا ملے گا۔

۱۳۱۱: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی جنگی ہتھیاروں سے ڈھکا ہوا آیا اور عرض کی یا رسول اللہ کیا میں





عَبَسَىٰ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :  
 "نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُّتَحَبِّبٌ مُّقْبَلٌ غَيْرُ  
 مُدْبِرٍ إِلَّا الدِّينَ فَإِنَّ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 قَالَ لِي ذَلِكُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۱۵: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :  
 قَالَ رَجُلٌ : أَيْنَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ؟  
 قَالَ : "فِي الْجَنَّةِ" فَأَلْقَى تَمْرَاتٍ كُنَّ فِي  
 يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۱۶: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :  
 انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى

سَقَفُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ  
 الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : "لَا  
 يَفْقَدَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَى شَيْءٍ حَتَّى أَكُونَ أَنَا  
 دُونَهُ" فَذُنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 ﷺ : "قَوْمُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ

وَالْأَرْضُ قَالَ يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ  
 الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 ﷺ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ؟  
 قَالَ : "نَعَمْ" قَالَ : بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ : مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ؟  
 قَالَ : لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا رَجَاءُ أَنْ  
 أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ : "فَأَنْتَ مِنْ أَهْلِهَا"

فَأَخْرَجَ تَمْرَاتٍ مِنْ قَرْنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ  
 ثُمَّ قَالَ : لَيْنَ أَنَا حَيْثُ حَتَّى أَكُلَ تَمْرَاتِي  
 هَذِهِ إِنَّهَا لِحَيَاةٍ طَوِيلَةٌ فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ  
 مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

جاؤں تو کیا میرے گناہ مٹا دیئے جائیں گے؟ اس پر رسول اللہ نے فرمایا: ”جی ہاں جب کہ تو صبر کرنے والا، ثواب کا امیدوار، اقدام (خالص نیت سے لڑنا) کرنے والا ہو نہ کہ پیٹھ پھیرنے والا مگر قرضہ (معاف نہیں ہوگا) پس جبریل علیہ السلام نے مجھے یہ بتلایا۔ (مسلم)

۱۳۱۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

کہا۔ اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: ”جنت میں“ چنانچہ اس نے وہ کھجوریں پھینک دیں جو اس کے ہاتھ میں تھیں۔ پھر کفار سے لڑتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا۔ (مسلم)

۱۳۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم اور آپ کے صحابہ چلے۔ یہاں تک کہ بدر میں مشرکین سے پہلے پہنچ گئے اور مشرکین آئے۔ (بعد میں) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ

نے فرمایا: ”تم میں کوئی شخص کسی چیز میں کوئی قدم نہ اٹھائے

جب تک کہ میں نہ کروں یا کہوں۔“ چنانچہ مشرکین قریب ہوئے تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اٹھو اس جنت کی طرف جس کی

چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے۔ عمیر بن ہمام کہنے لگے یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے۔

آپ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ انہوں نے کہا خوب خوب! اس پر آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہیں اس خوب خوب کی بات پر کس

نے آمادہ کیا؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم

اس میں اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ میں جنت والوں میں سے ہو

جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک تو جنت والوں

میں سے ہے پھر انہوں نے چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکالی اور

انہیں کھانے لگے پھر کہا اگر میں زندہ رہوں تو ان کھجوروں کے کھانے

تک بے شک یہ تو بڑی لمبی زندگی ہے! پس انہوں نے اپنے پاس جو

کھجوریں تھی انہیں پھینک دیا پھر کفار سے لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ (مسلم)

الْقُرْآنُ : تیر رکھنے کا فیصلہ۔

”الْقُرْآنُ“ بِفَتْحِ الْقَافِ وَالرَّاءِ : هُوَ جَعْلُهُ

النُّشَابِ .

۱۳۱۷: حضرت انسؓ سے ہی روایت ہے کہ کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ کچھ لوگ ہمارے ساتھ بھیج دیں جو ہمیں قرآن و سنت کی تعلیم دیں۔ آپ نے ان کی طرف ستر انصاری بھیجے جن کا لقب قراء تھا۔ ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے یہ سب لوگ دن کو قرآن مجید پڑھتے رات کو اس کا ورد کرتے اور سیکھتے سکھاتے دن کے وقت میں پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں کاٹ کر ان کو فروخت کر کے اس کے بدلے میں اہل صفہ کے لئے اور فقراء کے لئے کھانا خریدتے۔ پس رسول اللہ نے ان کو بھیج دیا پھر لے جانے والے ان کے دشمن ہو گئے اور ان کو اصل مقام تک پہنچنے سے پہلے ہی قتل کر دیا۔ (انہوں نے قتل سے پہلے) دعا کی اے اللہ! ہماری سزا سے اپنے پیغمبر کو یہ بات پہنچا دے کہ ہماری ملاقات ہو گئی اور ہم اس سے راضی ہو گئے اور وہ ہم سے راضی ہو گیا۔ ایک آدمی حضرت انس سے ماموں حرام پر پیچھے سے حملہ آور ہوا اور ان کو اس طرح نیزہ مارا کہ ان کے مار ہو گیا اس پر حضرت حرام نے کہا: رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تمہارے بھائیوں کو قتل کر دیا گیا اور انہوں نے یہ کہا اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ بات پہنچا دے کہ ہم اپنے رب کو مل گئے ہیں وہ ہم پر راضی ہو گیا اور ہم اس پر راضی ہو گئے۔ (بخاری و مسلم) یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

۱۳۱۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں حاضر نہ تھے۔ اس لئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس پہلی لڑائی سے جو آپ نے مشرکین کے خلاف لڑی غائب رہا۔ اگر اللہ نے مجھے مشرکین کے ساتھ لڑائی میں حاضری کا موقع دیا تو ضرور اللہ دیکھ لیں گے کہ میں کیا

۱۳۱۷: وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ يُهِمُّ خَالِي حَرَامٌ يَقْرَأُ وَنَ الْقُرْآنُ وَيَتَدَارَسُونَهُ بِاللَّيْلِ : يَتَعَلَّمُونَ وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِئُونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُونَ فَيَسْبِغُونَهُ وَيُسْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الْكِبَّةِ وَالْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَنْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا : اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِينَتْ عَنَّا وَآتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتَّى أَنْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ : فُرْتُ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قَتَلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا : اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِينَتْ عَنَّا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ .

۱۳۱۸: وَعَنْهُ قَالَ : غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتُ الْمُشْرِكِينَ لَيْسَ اللَّهُ أَشْهَدَنِي بِقِتَالِ الْمُشْرِكِينَ لَيْسَ لِي مِنَ اللَّهِ مَا أَضَعُ فَلَمَّا كَانَ

کرتا ہوں۔ جب اُحد کا دن آیا اور مسلمان بکھر گئے تو انہوں نے کہا اے اللہ میں تیری بارگاہ میں معذرت کرتا ہوں جو انہوں نے کیا یعنی ان کے ساتھیوں نے اور تیری بارگاہ میں بے زاری کا اظہار کرتا ہوں اس سے جو انہوں نے کیا یعنی مشرکین نے۔ پھر آگے بڑھے تو ان کا سامنا سعد بن معاذ سے ہو گیا تو کہنے لگے اے سعد بن معاذ! رب نضر کی قسم جنت یہ ہے۔ بے شک میں اس کی خوشبو اُحد سے ادھر پار رہا ہوں۔ پس سعد فرماتے ہیں کہ یا رسول اللہ میں وہ نہ کر سکا جو انہوں نے کیا۔ انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نے ان کے جسم پر اسی سے کچھ زائد تلوار کے وار یا نیزے کے زخم یا تیر کے نشان پائے اور ہم نے ان کو اس حال میں پایا کہ وہ شہید ہو چکے اور مشرکین نے ان کا مثلہ کیا پس ان کو سوائے ان کی ہمشیرہ کے اور کسی نے نہ پہچانا۔ انہوں نے بھی لوگوں کے پوروں سے ان کی پہچان کی۔ انس کہتے ہیں کہ ہمارا خیال یا گمان یہ تھا کہ یہ آیت اُن کے اور ان ہی جیسے لوگوں کے بارے میں اُتری: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ..... مُؤْمِنُونَ﴾ سے کچھ ایسے مرد ہیں جنہوں نے اس وہ۔ے کو پورا دیا جو اللہ تعالیٰ سے کیا۔ (بخاری و مسلم) باب مجاہدہ میں یہ روایت گزری۔

۱۳۱۹: حضرت سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے رات کو دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے۔ وہ مجھے لے کر درخت پر چڑھے پھر مجھے انہوں نے ایک ایسے گھر میں داخل کیا جو بہت خوبصورت اور اعلیٰ تھا کہ میں نے اس سے زیادہ شاندار گھر کبھی نہیں دیکھا۔ دونوں نے کہا یہ گھر شہداء کا ہے۔ (بخاری)

یہ طویل روایت کا حصہ ہے جس میں علم کی کئی قسمیں ہیں۔ وہ ”باب تخریم الکذب“ میں ان شاء اللہ آئے گا۔

۱۳۲۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُم ربیع بنت برآء یہ حارثہ بن سراقہ کی والدہ ہیں، خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں

يَوْمَ أُحُدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ :  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ  
يَعْنِي أَصْحَابَهُ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ  
يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ  
بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ : يَا سَعْدُ ابْنُ مُعَاذٍ الْجَنَّةُ  
وَرَبِّ النَّظَرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ ذُوْنِ أُحُدٍ  
قَالَ سَعْدُ : فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا  
صَنَعَ! قَالَ أَنَسُ : فَوَجَدْنَا بِهِ بَضْعًا وَتَمَانِينَ  
ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ ، أَوْ طَعْنَةً بِمُحٍ أَوْ رَمِيَّةً  
بِسَهْمٍ ، وَوَجَدْنَااهُ قَدْ قُبِلَ وَدُفِنَ بِهِ  
الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتَهُ بَيْنَةَ  
قَالَ أَنَسُ : كُنَّا نَرَى - أَوْ نَطْنُ - أَنَّ هَذِهِ  
الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ ”مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ  
مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ إِلَىٰ آخِرِهَا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ؛ وَقَدْ  
سَبَقَ فِي بَابِ الْمُجَاهِدَةِ.

۱۳۱۹: وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : زَايْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ  
آتَيْانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجْرَةَ فَأَذْخَلَانِي دَارًا  
هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرْقُطْ أَحْسَنُ مِنْهَا  
قَالَا : أَمَا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ - رَوَاهُ  
الْبُخَارِيُّ وَهُوَ بَعْضُ مَنْ حَدِيثُ طَوِيلٍ فِيهِ  
أَنْوَاعٌ مِنَ الْعِلْمِ سَيَأْتِي فِي بَابِ تَخْرِيمِ  
الْكَذِبِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۱۳۲۰: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ  
الرَّبِيعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بِنْتُ سُرَّاقَةَ

اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حارثہ کے بارے نہیں بتلاتے۔ یہ حارثہ بدر میں شہید ہوئے تھے کہ اگر وہ جنت میں ہے تو صبر کروں اور اگر کوئی دوسری بات ہے تو پھر میں اس پر خوب روؤں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے حارثہ کی والدہ! بے شک جنت میں بہت سے باغات ہیں اور یقیناً تیرا بیٹا تو فردوسِ اعلیٰ میں پہنچ چکا“۔ (بخاری)

۱۳۲۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد (عبد اللہ) کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت پیش کیا گیا، اس حال میں کہ ان کا مثلہ کیا گیا تھا، ان کو آپ کے سامنے رکھ دیا گیا تو میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا تو بعض لوگوں نے مجھے منع کیا۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا فرشتے عبد اللہ کو اپنے پروں سے سایہ کئے گئے ہیں“۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۲۲: حضرت سہل بن حفیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے سچی نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کی اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے مقامات میں پہنچا دیں گے۔ خواہ وہ بستر پر فوت ہو۔“

(مسلم)

۱۳۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سچائی سے شہادت طلب کی وہ اس کو دے دی جاتی ہے خواہ وہ شہادت نہ پائے“۔ (مسلم)

۱۳۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شہید قتل سے اتنی (معمولی) تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی تم میں سے کوئی چیونٹی کے کاٹنے سے محسوس کرتا ہے“۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۲۵: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

آتت النبی ﷺ فقالت: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تُحَدِّثْنِي عَنْ حَارِثَةَ، وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ؟ فَقَالَ: ”يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جَنَّانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ.

۱۳۲۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جِئْتُ أَبَايَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ مَثَلَ بِهِ، فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا أَكْشَفَ عَن وَجْهِهِ فَتَهَانَى قَوْمٌ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”مَا زَالَت الْمَلَائِكَةُ تُظَلُّهُ بِأَجْنَحَيْهَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۲۲: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”مَنْ سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشَّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۲۳: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۲۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرَصَةِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ:

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۲۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ



ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی معرکہ میں جو دشمن کے ساتھ پیش آیا، سورج کے ڈھلنے کا انتظار فرمایا۔ پھر خطبہ کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اے لوگو! دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔ مگر جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو صبر کرو اور یقین سے جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: ”اے اللہ تو کتاب کا اتارنے والا، بادلوں کا چلانے والا، گردہوں کو شکست دینے والا ہے۔ دشمن کو ہزیمت دے اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۲۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دعائیں ایسی ہیں جو رد نہیں کی جاتی۔ (۱) اذان کے وقت کی دعا۔ (۲) لڑائی کے وقت کی دعا جب کہ کسی میں رن پڑ (یعنی دونوں فریقوں کے درمیان لڑائی شروع ہو چکی ہو) کا ہو۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۱۳۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ کے لئے تشریف لے جاتے تو یوں دعا کرتے: ”اے اللہ تو ہی میرا بازو اور مددگار ہے، تیری مدد سے میں پھرتا اور تیری معاونت سے حملہ آور ہوتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ دشمن سے لڑتا ہوں۔“ (ابوداؤد ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۳۲۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم سے خطرہ محسوس فرماتے تو یہ دعا فرماتے: ”اے اللہ ہم آپ کو ان کا مد مقابل قرار دیتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔“ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۱۳۲۹: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی قیامت تک کے لئے باندھ دی گئی ہے۔“ (بخاری و مسلم)

اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ أَنْتَظَرَ حَتَّى مَالَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: ”أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ“ وَأَسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا“ وَأَعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ الشُّيُوفِ“ ثُمَّ قَالَ: ”اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ“ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَأَنْصِرْنَا عَلَيْهِمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۲۶: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلِمَا تُرَدَّانِ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الْبَدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۳۲۷: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا غَزَا قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضِدِي وَنَصِيرِي، يَا بَكَ أَحْوَلُ، وَيَا بَكَ أَصْوَلُ، وَيَا بَكَ أَقْبَلُ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۲۸: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: ”اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ“ وَنَعْبُذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۳۲۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا وَالْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۳۰: حضرت عمرو باریقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت تک کے لئے بھلائی گھوڑوں کی پیشانیوں میں باندھ دی گئیں ہیں یعنی اجر (ثواب) اور (مال) نعمت۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی ذات پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھا۔ پس اس کا سیراب ہونا اور اس کی گھاس اور گوبر اور پیشاب قیامت کے دن اس کے میزان عمل میں ہوگی۔“ (بخاری)

۱۳۳۲: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مہار والی اونٹنی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور کہا کہ یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے لئے اس کے بدلے میں سات سوا اونٹنیاں ہوں گی جو تمام مہار والی ہوں گی (یعنی سواری کے لئے تیار)۔ (مسلم)

۱۳۳۳: حضرت ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا ابو سعاد یا کہا جاتا ہے ابو اسد اور یہ بھی کہا جاتا ہے ابو عامر اور کہا جاتا ہے ابو عمرو اور کہا جاتا ہے ابو الاسود اور کہا جاتا ہے ابو عبس عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برسر منبر یہ فرماتے سنا: ”تم ان دشمنوں کے لئے تیار کرو جس حد تک طاقت ہے خیردار! سن لو طاقت تیرا اندازی ہے، سن لو طاقت تیری اندازی ہے، سن لو طاقت تیرا اندازی ہے۔“

(مسلم)

۱۳۳۴: عقبہ بن عامر جہنی سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”عنقریب تم پر زمینوں کے فتح کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اللہ تمہارے لئے کافی ہو جائے گا۔ پس تم میں کوئی شخص بھی تیروں کے بارے میں کوتاہی کا شکار نہ ہو۔“ (مسلم)

۱۳۳۰: وَعَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "الْحَيْلُ مَغْفُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ: الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ."

۱۳۳۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ أَحْتَبَسَ فِرْسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِيْمَانًا بِاللَّهِ، وَتَصَدَّقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ، وَرِيئَهُ، وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ"

۱۳۳۲: وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِسَاقِهِ مَسْخُومَةً فَقَالَ: هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَسْخُومَةٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۳۳: وَعَنْ أَبِي حَمَّادٍ وَيُقَالُ أَبُو سَعَادٍ وَيُقَالُ أَبُو أُسَيْدٍ وَيُقَالُ أَبُو عَامِرٍ وَيُقَالُ أَبُو عَمْرٍو وَيُقَالُ أَبُو الْأَسْوَدِ وَيُقَالُ أَبُو عَبْسٍ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجَهَنِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ: "وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِيَّ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ."

۱۳۳۴: وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرْضُونَ وَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ، فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُلْهَوْ بِأَسْهُمِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۳۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے تیر اندازی سیکھ کر اس کو چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں یا اس نے نافرمانی کی۔“ (مسلم)

۱۳۳۵: وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ عَلَّمَ الرَّمِيَّ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَ لَقَدْ غَضَىٰ“ زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۳۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”اللہ تعالیٰ ایک تیر سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں۔ اس کا بنانے والا جو اس کے بنانے میں بھلائی کی نیت کرنے والا ہو۔ تیر چلانے والے اور اس کو تیر نکال کر دینے والا۔ تم تیر اندازی کرو گھر سواری کرو اور تمہارا تیر اندازی کرنا سواری سیکھنے سے زیادہ محبوب ہے جس نے تیر اندازی کو سیکھنے کے بعد بے رغبتی سے چھوڑ دیا۔ اس نے ایک نعمت کو چھوڑ دیا یا اس نے نعمت کی ناشکری کی۔“ (ابوداؤد)

۱۳۳۶: وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ يَخْتَبِ فِي صُنْعِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُسْبِلَهُ— وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا— وَمَنْ تَرَكَ الرَّمِيَّ بَعْدَ مَا عَلَّمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا أَوْ قَاتَلَهَا— كَفَرَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۳۳۷: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک جماعت کے پاس سے ہوا جو تیر اندازی میں مقابلہ کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”اے اسمعیل کی اولاد! تم تیر اندازی کرو۔ بے شک تمہارا باپ تیر انداز تھا۔“ (بخاری)

۱۳۳۷: وَعَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ نَفَرٍ يَنْتَصِلُونَ فَقَالَ: ”ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ زَامِيًا“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۳۸: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکا اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔“ (ابوداؤد ترمذی)

۱۳۳۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ عَدْلٌ مُحَرَّرَةٌ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

دونوں نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۹: حضرت ابو یحییٰ خرمی بن خرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی راہ میں کچھ بھی خرچ کیا اس کے لئے سات سو گنا لکھا جاتا ہے۔“ (ترمذی)

۱۳۳۹: وَعَنْ أَبِي يَحْيَىٰ خَرَمِيِّ بْنِ خَرَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَ لَهُ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حدیث حسن ہے۔

۱۳۴۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

۱۳۴۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو بندہ اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے میں اس کے چہرے کو آگ سے ستر خریف (سال) دور کر دیتے ہیں۔“

(بخاری و مسلم)

۱۳۳۱: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ”جس نے اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان آسمان اور زمین کے برابر خندق ڈال دیتے ہیں۔“ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اس حالت میں مرا کہ اس نے غزوہ نہ کیا اور نہ ہی اس کے دل میں جہاد کی بات آئی اس کی موت نہقت کی ایک خصلت پر ہوئی۔“ (مسلم)

۱۳۳۳: حضرت جابر سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں حضور کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: ”بے شک مدینہ میں کچھ آدمی ایسے (رہ گئے) ہیں کہ تم نے جو سفر طے کیا کسی وادی کو عبور کیا مگر وہ تمہارے ساتھ (ثواب میں شریک) ہیں ان کو بیماری نے روک دیا ایک اور روایت میں ہے کہ ان کو ایک عذر نے روک لیا ایک اور روایت میں ہے کہ وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔“ بخاری نے حضرت انس اور مسلم نے جابر سے روایت کیا اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱۳۳۴: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک آدمی غنیمت حاصل کرنے کے لئے لڑتا ہے اور ایک آدمی شہرت کے لئے اور ایک آدمی اس لئے لڑتا ہے تاکہ اس کا مقام معلوم ہو جائے اور ایک روایت میں ہے کہ بہادری اور غیرت کے لئے لڑتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ غصہ کی خاطر لڑتا ہے۔ ان میں کون سا اللہ کی

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْإِذَا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.“

۱۳۴۱: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۴۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزِرْ لَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ بِنَاقٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۴۳: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ: ”إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لِرَجَالًا مَا سَرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَاذْيَا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ: حِبْسَهُمُ الْمَرَضُ“ وَفِي رِوَايَةٍ: ”إِلَّا شَرَكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ رِوَايَةِ أَنَسٍ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ جَابِرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

۱۳۴۴: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَعْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانَهُ؟ وَفِي رِوَايَةٍ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَفِي رِوَايَةٍ يُقَاتِلُ غَضَبًا، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟



راہ میں لڑنے والا ہے؟ پس اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اس لئے لڑائی کہ تاکہ اللہ کی بات ہی بلند ہو۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔“

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةَ اللَّهِ هِيَ الْعَلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۳۵: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو لڑنے والا گروہ یا دستہ جہاد کرے پھر غنیمت پائے اور صحیح سالم واپس آجائے۔ تو انہوں نے اپنے اجر کا دو تہائی دنیا میں جلد پالیا اور جو لڑنے والا گروہ یا دستہ شہید ہو جائے یا زخمی کیا جائے تو ان کا اجر پورا رہتا ہے۔“ (مسلم)

۱۳۴۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوُ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلثِي أُجُورِهِمْ، وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ لَهُمْ أُجُورُهُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۳۶: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سیاحت کی اجازت دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کی سیر و سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔“ (ابوداؤد) سند جید کے ساتھ۔

۱۳۴۶: وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْذِنُ لِي فِي السِّيَاحَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۳۳۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہاد سے لوٹنا جہاد کرنے کی طرح ہے۔“ (ابوداؤد) سند جید کے ساتھ۔

۱۳۴۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ ”قِفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

الْقِفْلَةُ: لوٹنا مراد فراغت کے بعد واپس لوٹنا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ فراغت کے بعد واپس لوٹنے میں بھی برابر ثواب ملتا ہے۔

”الْقِفْلَةُ“: الرَّجُوعُ - وَالْمُرَادُ: الرَّجُوعُ مِنَ الْغَزْوِ بَعْدَ فِرَاقِهِ - وَمَعْنَاهُ أَنَّهُ يُنَابُ فِي رُجُوعِهِ بَعْدَ فِرَاقِهِ مِنَ الْغَزْوِ.

۱۳۳۸: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس لوٹے تو لوگ ان کو ملے۔ پس میں نے بھی بچوں کے ساتھ شہیتہ الوداع پر آپ سے ملاقات کی۔ ابوداؤد نے ان الفاظ کو صحیح سند سے روایت کیا۔ بخاری کی روایت میں ہے ہم بچوں کے ساتھ شہیتہ الوداع پر حضور صلی اللہ

۱۳۴۸: وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ فَلَقِيْتُهُ مَعَ الصَّبِيَّانِ عَلِيٍّ وَثَيْبَةَ الْوُدَاعِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ بِهَذَا اللَّفْظِ، وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ: ذَهَبْنَا نَتَلَقِّي

علیہ وسلم کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔

۱۳۴۹: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے جہاد نہ کیا یا کسی غازی کو سامان نہ تیار کر کے دیا یا بھلائی کے ساتھ کسی غازی کے اہل کی نگہبانی نہ کی تو قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ اس پر بڑی مصیبت ڈالیں گے۔“ (ابو داؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۱۳۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مشرکین کے ساتھ اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں سے جہاد کرو۔“ (ابو داؤد صحیح سند کے ساتھ۔

۱۳۵۱: حضرت ابو عمرو و بعض نے کہا ابو حکیم نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (لڑائیوں میں) حاضر رہا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے اول حصہ میں لڑائی کا آغاز نہ ماتے تو پھر زوال تک لڑائی کو مؤخر فرماتے۔ ہواؤں کے چلنے تک اور مدد کے اترنے تک تاخیر فرماتے۔ (ابو داؤد ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دشمن سے لڑنے کی تمنا مت کرو مگر جب ان سے آنا سامنا ہو جائے تو صبر (ثابت قدمی) کرو۔“ (بخاری و مسلم) ۱۳۵۳: حضرت ابو ہریرہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لڑائی (جنگ) ایک چال ہے۔“ (بخاری و مسلم)

رَسُولَ اللَّهِ مَعَ الصَّبِيَّانِ إِلَى ثِيَابِ الْوَدَاعِ.

۱۳۴۹: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَنْ لَمْ يَغْزُ، أَوْ يَجْهَزُ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفُ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِغَيْرِ أَصَابِهِ، اللَّهُ بِقَارِمَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۳۵۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَالسِّيَاقُمْ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۳۵۱: وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو - وَيُقَالُ أَبُو حَكِيمٍ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرَّنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ آخِرَ الْقِتَالِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهَبَّ الرِّيَّاحُ، وَيَنْزِلُ النَّصْرُ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمْ فَاصْبِرُوا مُتَّفِقِينَ عَلَيْهِ."

۱۳۵۳: وَعَنْهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ: "الْحَرْبُ خُدْعَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۵: بَابُ بَيَانِ جَمَاعَةٍ مِّنَ الشُّهَدَاءِ فِي  
تَوَابِ الْآخِرَةِ وَيُغْسَلُونَ وَيُصَلَّى عَلَيْهِمْ  
بِخِلَافِ الْقَتِيلِ فِي حَرْبِ الْكُفَّارِ

۱۳۵۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ  
الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْعَرِيقُ وَصَاحِبُ  
الْهَنْدِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" مُتَّفَقٌ  
عَلَيْهِ.

۱۳۵۵: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
"مَاتَ عَدُوٌّ الشُّهَدَاءِ فِيكُمْ؟" قَالُوا: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ  
شَهِيدٌ - قَالَ: "إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِئُوا"  
قَالُوا: فَمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ - قَالَ: "مَنْ قُتِلَ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي  
الطَّاعُونَ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ  
فَهُوَ شَهِيدٌ، وَالْعَرِيقُ شَهِيدٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۵۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ  
الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ "مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ"  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۵۷: وَعَنْ أَبِي الْأَعْوَرِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ  
عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ 'أَخِي الْعَشْرَةَ الْمَشْهُودَ لَهُمْ  
بِالْحَنَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ' قَالَ: سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ  
فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ،

باب: آخرت کے ثواب میں شہداء کی ایک جماعت جن کو  
غسل دیا جائے گا اور ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی بخلاف  
ان لوگوں کے جو کفار کے ساتھ میدان میں قتل ہوں

۱۳۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "شہید پانچ ہیں" (۱) طاعون سے  
مرنے والا (۲) پیٹ کی بیماری سے مرنے والا (۳) ڈوب کر مرنے  
والا (۴) نیچے دب کر مرنے والا (۵) اللہ کی راہ میں شہادت پانے  
والا۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اپنے میں کن لوگوں کو شہید کہتے  
ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے۔ فرمایا پھر تو میری امت میں شہید بہت  
کم ہوئے۔ اللہ نے عرض کیا پھر یا رسول اللہ شہید کون ہے؟ فرمایا:  
"جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے شہید ہے جو اللہ کی راہ میں فوت ہو  
جائے وہ بھی شہید ہے جو طاعون سے مر جائے وہ بھی شہید ہے جو  
پیٹ کی بیماری سے مر جائے وہ شہید ہے جو ڈوب جائے وہ بھی  
شہید ہے"۔ (مسلم)

۱۳۵۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اپنے مال  
کے دفاع میں قتل ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔"

(بخاری و مسلم)

۱۳۵۷: حضرت ابو الاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جو عشرہ مبشرہ  
(وہ دس صحابہ جن کو دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری دی گئی) میں  
سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو فرماتے سنا: "جو اپنے مال کے دفاع میں قتل ہو وہ بھی شہید ہے  
اور جو اپنے خون کو بچانے کے لئے قتل ہو وہ بھی شہید ہے اور جو

اپنے گھر والوں کی حفاظت کی خاطر قتل ہو وہ بھی شہید ہے۔ (ابوداؤد ترمذی)  
حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا حکم ہے اس بات کا کہ اگر کوئی آدمی میرا مال لینے کے ارادے سے آئے؟ فرمایا: اس کو اپنا مال مت لینے دو۔ عرض کیا اگر وہ مجھ سے لڑے تو پھر کیا حکم ہے؟ فرمایا اس سے لڑو۔ اس نے پھر سوال کیا اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ جواب میں فرمایا: تو شہید ہے۔ اس نے پھر سوال کیا؟ اگر میں اس کو قتل کر دوں۔ فرمایا: ”وہ جہنمی ہے۔“ (مسلم)

### باب: آزادی کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پس نہ وہ داخل ہوا گھائی میں اور تمہیں کیا معلوم وہ گھائی کیا ہے وہ گردن کا آزاد کرنا ہے۔“ (البلد: ۱۱۱)

۱۳۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے ایک مسلمان کی گردن آزاد کی اللہ اس کے بدلے میں اس کے ہر عضو کو آگ سے آزاد فرما دیں گے۔ یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلے میں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۶۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعمال میں کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد۔“ میں نے عرض کیا کون سی گردن افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو گردن کہ مالکوں کے ہاں نفیس اور قیمت میں زیادہ ہو۔“ (بخاری و مسلم)

وَمَنْ قُتِلَ دَيْنُهُ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ ذُوْنُ اَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ“ رَوَاهُ ابُو داوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۵۸: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَايْتَ اِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَخْذَ مَالِي؟ قَالَ: فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ“ قَالَ: اَرَايْتَ اِنْ قَاتَلْتَنِي؟ قَالَ: ”قَاتَلْتُهُ“ قَالَ: اَرَايْتَ اِنْ قَتَلْتَنِي؟ قَالَ: ”قَاتَلْتُ شَهِيدًا“ قَالَ: اَرَايْتَ اِنْ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ: ”هُوَ فِي النَّارِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

### ۳۳۵: باب فَضْلِ الْعِتْقِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَلَا افْتَحِمِ الْعَقَبَةَ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ؟ فَكُ رَقَبَةً﴾ (البلد: ۱۱۱)

۱۳۵۹: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ”مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهَا عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرَّجَهُ بِفَرَجِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۶۰: وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ”الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ“ قَالَ قُلْتُ: ”اَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟“ قَالَ: ”اَنْفُسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا“ وَاکْثَرُهَا ثَمَنًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.



## باب: غلاموں سے حسن سلوک

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ“ والدین کے ساتھ احسان کرو، قرابت والوں، یتیموں، مساکین، قرابت والے پڑوسی، اجنبی پڑوسی، پاس بیٹھنے والے، مسافر کے ساتھ اور جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہیں، اچھا سلوک کرو۔“

(النساء)

۱۳۶۱: حضرت معرور بن سوید کہتے ہیں کہ میں نے ابو ذرؓ کو دیکھا کہ ان پر ایک عمدہ جوڑا تھا اور ان کے غلام کے جسم پر بھی ویسا ہی تھا۔ میں نے ان سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص کو برا بھلا کہا اور اس کی ماں کی نسبت سے عار دلائی۔ اس پر نبی اکرمؐ نے فرمایا: ”تو ایسا آدمی ہے کہ تجھ پر جالوں کا اثر ہے۔ وہ تمہارے بھائی اور خدمت گزار ہیں اللہ نے ان کو تمہارے ماتحت کر دیا۔ پس جس کے ماتحت اس کا کوئی بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے۔“ مزید یہ بھی فرمایا: ”م ان کو ایسی تکلیف نہ دو کہ جس کی ان میں طاقت نہ ہو اگر تم ان کو ایسا کام سپرد کرو تو پھر ان کی مدد کرو۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لئے کھانا تیار کر لائے تو اگر اس کو اپنے ساتھ نہ بٹھا سکے تو چاہئے کہ اس کو ایک یا دو لقمے ضرور دے کیونکہ اس نے اس کے (پکانے) کی تکلیف برداشت کی۔“ (بخاری)

الأكلَةُ: ہمزہ کی پیش کے ساتھ لقمہ کو کہتے ہیں۔

## ۳۶: باب فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْمَمْلُوكِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء: ۳۶]

۱۳۶۱: وَعَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلِيًّا خَلَّةَ زُعَلَى غَلَامِهِ مِثْلَهَا، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلِيًّا عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَيَّرَهُ بِأَمِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّكَ امْرَأٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ" هُمْ إِخْوَانُكُمْ وَخَوْلَتُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيَطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَاعِينُوهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۶۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيٌّ عِلَاجَةً" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"الأكلَةُ" بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَهِيَ اللَّقْمَةُ.

باب: اس غلام کی فضیلت جو اللہ کا حق

اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کرے

۱۳۶۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”غلام جب اپنے آقا سے اخلاص برتتا ہے اور اللہ کی عبادت اچھے طریقے سے کرتا ہے۔ تو اس کو دو مرتبہ اجر ملے گا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس غلام کے لئے جو اپنے آقا کا خیر خواہ ہو دو اجر ہیں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضے میں ابو ہریرہ کی جان ہے۔ اگر جہاد فی سبیل اللہ حج اور اپنی والدہ سے حسن سلوک کا معاملہ نہ ہوتا تو میں پسند کرتا کہ میری موت غلامی کی حالت میں آئے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۶۵: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو غلام اچھے طریقے سے اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرتا ہے اور اس کے ساتھ خیر خواہی اور اطاعت سے پیش آتا ہے تو اس کے لئے دو اجر ہیں۔“

(بخاری)

۱۳۶۶: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین ایسے آدمی ہیں جن کو دو اجر ملیں گے: (۱) اہل کتاب کا وہ آدمی جو اپنے پیغمبر پر ایمان لایا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر (بھی) ایمان لایا (۲) وہ مملوک غلام جو اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے (۳) وہ آدمی کہ جس کی لونڈی ہو وہ اس کو عمدہ ادب سکھائے اور اچھی اور اعلیٰ ترین تعلیم دلائے پھر آزاد کر کے اُس کے ساتھ شادی کرے اُس کے لئے دو اجر ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

۲۳۷: باب فَضْلِ الْمَمْلُوكِ

الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ!

۱۳۶۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ، فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۶۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ“ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي، لَأَخْبَيْتُ أَنَّ أُمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۶۵: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي عَلَيْهِ: مِنَ الْحَقِّ، وَالنَّصِيحَةِ، وَالطَّاعَةِ، لَهُ أَجْرَانِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۶۶: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ، وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أُمَّةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ اعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

## باب: جنگ وجدال

اور

فتنوں کے زمانے میں عبادت کی فضیلت کا بیان

۱۳۶۷: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شدید فتنے کے وقت عبادت کرنا اس طرح ہے جیسے میری طرف (مدینہ) ہجرت کرنا۔“ (مسلم)

باب: خرید و فروخت لینے دینے میں نرمی اختیار کرنے کی

فضیلت اور ادائیگی اور مطالبہ میں اچھا رویہ اختیار کرنے

اور

اب تول میں زیادہ دینے کی فضیلت اور کم دینے سے ممانعت اور مالدار اور تنگ دست کو مہلت دینے اور اس کو

ممانعت کرنے اور مالدار اور تنگ دست کو مہلت دینے اور اس کو

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم جو بھی بھلائی کرو۔ پس بے شک اللہ اس کو جاننے والے ہیں۔“ (البقرہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے میری قوم ماپ تول کو انصاف سے پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو۔“ (ہود) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو ماپ تول میں کمی کرنے والے ہیں وہ جو کہ جب لوگوں سے ماپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب ان کو ماپ کر دیتے ہیں یا وزن کرتے ہیں تو وہ کمی کرنے والے ہیں کیا ان کو یقین نہیں کہ ان کو اٹھایا جائے گا ایک بڑے دن میں جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔“ (المطففین)

۱۳۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آ کر تقاضا کرنے لگا اور آپ سے درشت رویہ اختیار کیا۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو سزا دینا چاہی

۲۲۸: بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي

الْهَرَجِ وَهُوَ الْإِخْتِلَاطُ وَالْفِتْنُ

وَنَحْوُهَا

۱۳۶۷: عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ الْيَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۲: بَابُ فَضْلِ السَّمَاخَةِ فِي

الْبَيْعِ وَالشَّرَاءِ وَالْأَخْذِ وَالِاتِّعَانِ

وَحُسْنِ الْقَضَاءِ وَالْتِقَاضِي

وَأَرْجَاحِ الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ

وَالنَّهْيِ عَنِ التَّطْفِيفِ وَفَضْلِ انْظَارِ

الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَالْوَضْعِ عَنْهُ!

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ

اللَّهُ بِهِ عَلِيمٌ﴾ [البقرة: ۲۱۵] وَقَالَ تَعَالَى:

﴿وَيَقُومُوا أَوْفُوا الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ﴾ [هود: ۸۵]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَنِيلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا

اُكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوا لَهُمْ

أَوْزَنُوا لَهُمْ يُخْسِرُونَ أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ

مُسْتَوْفُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ؟ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ

الْعَالَمِينَ﴾ [المطففين: ۶۱]

۱۳۶۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَجُلًا اتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَطَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو چھوڑ دو اس لئے کہ حق والے کو بات کرنے کا حق حاصل ہے۔“ پھر فرمایا: ”اس کو اتنی عمر کا اونٹ دے دو جتنا اس کا تھا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم تو اس کے جانور کی عمر سے بہتر والا پاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اس کو وہی دے دو تم میں بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں بہتر ہو۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۶۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو فروخت، خرید اور رقم کے تقاضے کے وقت درگزر (مہلت) کرنے والا ہو۔“ (بخاری)

۱۳۷۰: حضرت ابوقادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جو یہ پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن دکھوں سے نجات دے تو اسے چاہئے کہ تنگ دست کو ہاتھ دے یا مقروض کو معاف کرے۔“ (مسلم)

۱۳۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور وہ اپنے غلام کو ہدایت کرتا کہ جس کسی تنگ دست کے پاس جاؤ تو درگزر کرنا۔ شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کرے۔ پس جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۷۲: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کا حساب لیا گیا۔ اس کے نامہ اعمال میں کوئی بھلائی نہ پائی گئی سوائے اس بات کے کہ وہ لوگوں سے میل جول رکھتا اور صاحب خیر (بھلائی میں تعاون کرنے والا) تھا۔ اس نے اپنے غلاموں کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ تنگ دست سے درگزر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اس سے (بھلائی میں) تجاوز کے زیادہ حددار ہیں۔ اس کے گناہوں سے درگزر کرو۔“ (مسلم)

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”دَعْوَةٌ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا“ ثُمَّ قَالَ: ”أَعْطُوهُ سِنًا مِثْلَ سِنِّهِ“ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَجِدُ إِلَّا أُمَّتَلَّ مِنْ سِنِّهِ قَالَ: ”أَعْطُوهُ فَإِنَّ خَيْرَ كُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۶۹: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ”رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمَحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَىٰ وَإِذَا اقْتَضَىٰ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۷۰: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنَجِّيهَ اللَّهُ مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيَنْفَسْ عَنِ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۷۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ يَقُولُ لِقَتَاهُ إِذَا آتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا“ فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۷۲: وَعَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا، وَكَانَ يَأْمُرُ غُلَمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ— قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ”نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.



۱۳۷۳: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ جس کو اللہ نے مال عنایت فرمایا تھا اسے فرمایا تو نے دنیا میں کیا کیا؟ اس پر حضرت حذیفہ نے یہ آیت پڑھی کہ ﴿وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا﴾ کہ وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔ حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ پھر جواب دے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اپنا مال دیا تھا جس کی میں نے لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا اور میری عادت درگزر کرنے کی تھی۔ چنانچہ میں خوشحال پر آسانی کرتا اور تنگ دست، کو مہلت دیتا اللہ فرمائیں گے میں اس بات کا تم سے زیادہ حق دار ہوں۔ اللہ فرشتوں کو فرمائیں گے تم میرے اس بندے سے درگزر کرو اس پر حضرت عقبہ بن عامر اور ابو مسعود انصاریؓ نے کہا اسی طرح ہم نے بھی رسول اللہ کے منہ سے یہ بات سنی۔ (مسلم)

۱۳۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کر دیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ عنایت فرمائیں گے، ان کے اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے ایک اونٹ خرید تو ان کو وزن کر کے دیا تو جھکتی ہوئی تول سے دیا (یعنی مقررہ رقم سے زیادہ دیا)۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۷۶: حضرت ابی صفوان سوید ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور مخرمہ عبدی مقام حجر سے کچھ کپڑا بیچنے کے لئے لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے ایک پاجامے کا سودا کیا۔ میرے پاس ایک وزن کرنے والا تھا جو معاوضے پر وزن کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وزن کرنے والے کو فرمایا: ”تول اور جھکتا ہوا تول“۔ (ابوداؤد ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۳: وَعَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَسَى اللَّهُ تَعَالَى بَعِيدٍ مِنْ عِبَادِهِ أَنَا اللَّهُ مَا لَا فَقَالَ لَهُ: مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا: قَالَ: يَا رَبِّ انْتَبِئِي مَا لَكَ فَكُنْتُ: أَبَايَع النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ فَكُنْتُ آتِيَسْرُ عَلَى الْمُؤَسِّرِ وَأَنْظُرُ الْمُعْسِرَ - فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "أَنَا أَحَقُّ بِدَا مَبْنِكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي" فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: وَأَبُو مُسْعَدٍ الْإِنصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۷۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظْلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحَتْ ظِلَّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۷۵: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى مِنْهُ بَعِيرًا فَوَزَنَ لَهُ فَارْجَحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۷۶: وَعَنْ أَبِي صَفْوَانَ سُؤَيْدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَيْتُ أَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِيُّ بَزَا مِنْ هَجْرٍ فَجَاءَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَسَاوَمَنَا سِرَاوِيلَ وَعَبْدِي وَزَانَ يَزْنَ بِالْآخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لِلْوَزَانِ: "زَنْ وَارْجَحْ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

# كِتَابُ الْعِلْمِ

## باب: علم کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور کہہ دیجئے اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔“ (طہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”فرما دیجئے کیا جانے والے اور نہ جاننے والے برابر ہیں۔“ (الزمر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تم میں سے بلند کرتے ہیں ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور وہ لوگ جو علم دیئے گئے درجات کے لحاظ سے۔“ (المجادلہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں علماء ہی ڈرنے والے ہیں۔“ (فاطر)

۱۳۷۷: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۷۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ریشک دو آدمیوں کے بارے میں جائز ہے: ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا پھر حق کے راستے میں اس کو خرچ کرنے کی ہمت دی۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ نے سمجھ عنایت فرمائی پس وہ اس کے ساتھ فیصلے کرتا اور لوگوں کو تعلیم دیتا ہے۔“

## ۲۴۰: بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ [طہ: ۱۱۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ [الزمر: ۹] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْكُمْ دَرَجَاتٍ﴾ [المجادلة: ۱۱] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ [فاطر: ۲۸]

۱۳۷۷: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۷۸: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَىٰ هَلِكَيْهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(بخاری و مسلم) حسد سے مراد رشک ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی اس کی مثل تمنا ہے۔

۱۳۷۹: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ہدایت اور علم دیا اس کی مثال اس بادل جیسی ہے جو ایک زمین پر برسائے پھر اس زمین کا ایک حصہ عمدہ ہے جس نے پانی کو قبول کر لیا اور گھاس اُگائی اور بہت زیادہ جڑی بوٹیاں اور اس میں سے ایک حصہ زمین کا سخت تھا جس نے پانی کو روک لیا جس سے اللہ نے لوگوں کو فائدہ دیا پس انہوں نے خود بھی پانی پیا اور پلایا اور کھیتوں کو دیا اور ایک حصہ زمین کا وہ ہے جو چھیل میدان تھا نہ وہ پانی کو روکتا اور نہ گھاس اُگاتا پس یہی مثال اس کی ہے جس نے اللہ کے دین میں سمجھ حاصل کی اور جو اللہ نے دے کر بھیجا ہے اس سے اللہ نے اس کو نفع دیا پس اس نے خود اس دین کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور اس کی حالت کہ جس نے اس کی طرف سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور اللہ کی اس ہدایت کو جو میں دے کر بھیجا گیا ہوں اس کو قبول نہ لیا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۸۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی قسم ہے اگر تیری وجہ سے اللہ تعالیٰ کسی ایک آدمی کو ہدایت دے دے یہ سرخ اونٹوں سے بدرجہا بہتر ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۸۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری طرف سے پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔ بنی اسرائیل سے باتیں بیان کرو کیونکہ اس میں کوئی حرج نہیں مگر جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔“

(بخاری)

۱۳۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

وَالْمُرَادُ بِالْحَسَدِ الْعِظَةُ وَهُوَ أَنْ يَتَمَنَّى  
مِثْلَهُ.

۱۳۷۹: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مِثْلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ  
مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمِثْلِ غَيْثٍ أَصَابَ  
أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتْ الْمَاءَ  
فَاتَّبَعَتِ الْكَلَاءَ وَالْغُثْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَ  
مِنْهَا أَحَادِبٌ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَفَعَّعَ اللَّهُ بِهَا  
النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَزَقُوا وَأَصَابَ  
طَائِفَةٌ مِنْهَا أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قَيْسَانٌ: لَا  
تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تَنْبِثُ كَلًّا، فَذَلِكَ مِثْلُ مَا  
فَعَّعَ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ  
وَعَلَّمَ، وَمِثْلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا  
وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ مُتَّفَقٌ  
عَلَيْهِ.

۱۳۸۰: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:  
”قَبُولُ اللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا  
خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۸۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ  
الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
قَالَ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنِّي  
إِسْرَاءَ نَبْلِ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ  
مُنْعِمًا فَلْيَبْسُؤْا مُقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ“ رَوَاهُ  
الْبُخَارِيُّ.

۱۳۸۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی کسی ایسے راستے پر چلا جس سے علم طلب کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں۔“ (مسلم)

۱۳۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی ہدایت کی بات کی طرف دعوت دی اس کو اتنا اجر ملے گا جتنا کہ ان کو ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان کے اجر میں سے کچھ بھی کم نہ کیا جائے گا۔“ (مسلم)

۱۳۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدم کا بیٹا مر جاتا ہے تو اس کے تمام عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین: (۱) صدقہ جاریہ (۲) ایسا علم جس سے دنیا باریاں جا رہا ہو (۳) نیک لڑکا جو اس کے لئے دعا گو ہو۔“ (مسلم)

۱۳۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ فرماتے سنا: ”دنیا ملعون ہے اور اس میں سب کچھ ملعون ہے سوائے اللہ کی ذکر اور اس کے ساتھ وابستگی کے اور عالم یا علم حاصل کرنے والے۔“ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

مَا وَالآه: اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔

۱۳۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو علم کی تلاش میں نکلا وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ لوٹے۔“ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۸۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن کبھی خیر سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی انتہاء جنت ہے۔“ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۸۳: وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۸۴: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۸۵: وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا“ إِلَّا ذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى، وَمَا وَالآهَ، وَمَا وَالْمَا، أَوْ مُتَعَلِّمًا“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

قَوْلُهُ ”وَمَا وَالآهَ“ أَي طَاعَةَ اللَّهِ.

۱۳۸۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۸۷: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”لَنْ يَشْعَ مَوْمِنٌ مِّنْ خَيْرٍ حَتَّى يَكُونَ مِنْهَا الْجَنَّةُ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.



۱۳۸۸: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے سب سے کم درجہ کے مقابلے میں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور اہل سماء اور اہل ارض یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں اور مچھلیاں (اپنے پانی) میں لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لئے دعا کرتی ہیں۔“ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۳۸۹: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ”جو شخص کسی راستہ پر علم طلب کرنے کیلئے چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان بنا دیتے ہیں اور بے شک فرشتے طالب علم کے اس فعل پر خوش ہو کر اپنے پر بکھاتے ہیں۔ بے شک عالم کے لئے تمام آسمان اور زمین والے یہاں تک کہ مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد (ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عبادت کرنے والا) پر اس طرح ہے جس طرح چاند (یعنی روشنی و نور کے باعث) کو دیگر ستاروں پر ہے۔ بے شک علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ اور بلاشبہ انبیاء علیہ السلام کسی درہم و دینار کو وارث نہیں بناتے بلکہ وہ علم ہی کو ورثہ میں چھوڑ کر جاتے ہیں۔ پس جو شخص علم حاصل کرے تو اس نے اس (ورثہ) میں سے عظیم حصہ حاصل کر لیا۔ (ابوداؤد ترمذی)

۱۳۹۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص کو سبز و شاداب کرے جس نے ہم سے کوئی بات سن کر پھر اس کو اسی طرح پہنچا دیا جس طرح اس نے سنا۔ بسا اوقات وہ لوگ جن کو بات پہنچائی جاتی ہے سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔“ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

۱۳۸۸: وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ” ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي حُجْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتُ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِي النَّاسِ الْخَيْرِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۸۹: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ“ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَحْبَابَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا صَنَعَ“ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحَيَاتِ فِي الْمَاءِ“ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ“ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ“ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورَثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ“ فَمَنْ أَخَذَهُ أَحَدٌ بِحِطِّ وَافِرٍ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۳۹۰: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”نَضَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنْ شَيْئِنَا قَبْلَهُ كَمَا سَمِعَهُ قَرِيبٌ مُبْلِغٌ أَوْ عِيٌّ مِنْ سَامِعٍ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۹۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس سے کوئی علم کی بات پوچھی گئی پھر اس نے چھپالی قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام دے دی جائے گی۔“ (ابوداؤد ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۳۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کوئی علم سیکھا (یعنی) جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے (لیکن) اُس نے اس علم کو دُنیا کی غرض سے حاصل کیا تو وہ روز قیامت جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔“ (ابوداؤد) عمدہ سند کے ساتھ۔

۱۳۹۳: حضرت ابو اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا: ”بے شک اللہ علم کو سینوں سے اسی طرح قبض نہ کریں گے کہ اس وان کے سینوں سے کھینچ لیں لیکن علم کو علماء کی وفات سے قبض کریں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ کوئی عالم باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنا لیں گے پس ان سے سوال کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اس طرح وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔“ (بخاری و مسلم)

قال: قال رسول الله ﷺ: ”مَنْ سئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكْتَمَهُ أَلْجَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ“  
رواه أبو داود والترمذی وقال: حديث حسن.

۱۳۹۲: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يَنْتَفِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيحَهَا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۳۹۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَالًا“ فَسئِلُوا فَأَفْتُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

## کِتَابُ حَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى وَشُكْرِهِ

باب: اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے شکر کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔“ میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔“ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تم شکریہ ادا کرو تو ضرور بضرور تمہیں نعمتیں زیادہ دوں گا۔“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کہہ دیجئے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔“ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور ان کی آخری پکار یہی ہوگی کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔“

۱۳۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس معراج کی رات دو پیالے (ایک) شراب اور (ایک) دودھ کے لائے گئے پس آپ نے ان دونوں کی طرف دیکھا پھر دودھ لے لیا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ”اس اللہ کا شکر ہے جس نے آپ کی راہنمائی فطرت کی طرف کی۔ اگر آپ شراب والا (پیالہ) لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔“ (مسلم)

۱۳۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو اس کو اللہ کی تعریف کے ساتھ شروع نہ کیا جائے تو وہ بے برکت ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ)

حدیث حسن ہے۔

۲۴۲: بَابُ فَضْلِ الْحَمْدِ وَالشُّكْرِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُون﴾ [البقرة: ۱۵۲]  
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ [ابراهيم: ۷]  
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاحْرُزْ دَعْوَاهُمْ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [يونس: ۱۰]

۱۳۹۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ بِقَدْحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ - فَقَالَ جِبْرَائِيلُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۹۵: وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”كُلُّ أَمْرٍ ذِي نَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ فَهُوَ أَقْطَعُ“ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ.

۱۳۹۶: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کا بیٹا فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتے ہیں تم نے میرے بندے کے بیٹے (کی روح) کو قبض کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں جی ہاں پھر اللہ فرماتے ہیں تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں جی ہاں۔ اس پر اللہ فرماتے ہیں اب میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں تیری تعریف کی اور ان اللہ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔“ (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ اس بندے سے خوش ہوتے ہیں جو کھانا کھا کر اس کی حمد کرتا ہے اور پی کر اس پر بھی حمد کرتا ہے۔“ (مسلم)

۱۳۹۶: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ: قَبِضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ: نَعَمْ - فَيَقُولُونَ: قَبِضْتُمْ ثَمْرَةً فَوَادِهِ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: فَمَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ حَمْدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: ابْنُوا الْعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۹۷: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ إِذَا أَكَلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهَا عَلَيْهَا، وَيَشْرَبُ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهَا عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.



## کِتَابُ الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: رسول اللہ ﷺ پر  
درود شریف

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر رحمت و سلام بھیجا کرو۔“ (الاحزاب: ۵۶)

۱۳۹۸: عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔“ (مسلم)

۱۳۹۹: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں میں قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہو۔“ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۴۰۰: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے سب سے زیادہ فضیلت والے دنوں میں جمعہ کا دن ہے پس اس دن مجھ پر زیادہ درود پڑھو۔ پس تمہارا

۲۴۲: بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ [الاحزاب: ۵۶]

۱۳۹۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۹۹: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۰۰: وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاتَّكِبُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ“

درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کس طرح ہمارا درود آپ پر پیش کیا جاتا ہے جب کہ آپ کا جسم بوسیدہ ہو چکا ہوگا آپ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا۔“ (ابوداؤد)

۱۳۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے ہاں میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔“ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۳۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری قبر کو عید مت بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو بے شک تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے جہاں تم ہو۔“ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۱۳۰۳: انہی راوی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتے ہیں یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔“ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۱۳۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ آدمی بخیل ہے کہ جس کے ہاں میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔“ (ترمذی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۵: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اپنی نماز میں اس طرح دعا کرتے ہوئے سنا کہ اس نے اللہ کی حمد کی نہ اس نے حضور پر درود بھیجا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس آدمی نے جلدی کی ہے پھر اسی کو یا دوسرے کو بلا کر فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنے رب کی حمد و ثناء سے

قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلاتنا علیک وقد ازممت قال بقول: بلیت قال: ”ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء“ رواہ ابو داؤد باسناد صحیح.

۱۴۰۱: وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ”رغم انف رجل ذکرت عنده فلم یصل علی“ رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن.

۱۴۰۲: وعنہ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ لا تجعلوا قبری عبداً وصلوا علی فان صلواتکم تبلغنی حیث کنتم“ رواہ ابو داؤد باسناد صحیح.

۱۴۰۳: وعنہ ان رسول اللہ ﷺ قال: ”ما من احد یسلم علیی الا رد اللہ علیی روجی حتی ارذ علیہ السلام“ رواہ ابو داؤد باسناد صحیح.

۱۴۰۴: وعن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ”البحیل من ذکرت عنده فلم یصل علی“ رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح.

۱۴۰۵: وعن فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ قال: سمع رسول اللہ ﷺ رجلاً یندعوا فی صلواتہ لم یمجد اللہ تعالیٰ ولم یصل علی النبی ﷺ فقال رسول اللہ: ”عجل هذا“ ثم دعاه فقال له - او لغيرہ - : ”اذا صلی احدکم فلیندأ بتحمید ربہ

ابتداء کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔ (ابوداؤد ترمذی)  
دونوں نے کہا حدیث صحیح ہے۔

۱۳۰۶: حضرت ابو محمد کعب بن حجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم (گھر سے) نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے یہ تو جان لیا کہ ہم کس طرح آپ پر سلام بھیجیں مگر آپ پر درود کس طرح بھیجیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ..... حَمِيْدَةٌ مُّجِيْبَةٌ: اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح آپ نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بے شک آپ تعریف و بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ محمد اور آل محمد پر برکت نازل فرما جس طرح آپ نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک آپ تو صیغوں والے بزرگی والے ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۰۷: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ہمارے پاس ان حالت میں تشریف لائے کہ ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے آپ سے بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں اللہ نے آپ پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا۔ پس کس طرح ہم آپ پر درود بھیجیں؟ اس پر رسول اللہ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہمارے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ وہ آپ سے سوال نہ کرتے۔ پھر آپ نے فرمایا تم کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَوَبَارَكْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ..... حَمِيْدَةٌ مُّجِيْبَةٌ: ”اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور برکت نازل فرما محمد اور آل محمد پر جس طرح آپ نے ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں اور سلام اسی طرح ہوگا جس طرح تم جان چکے ہو۔“ (مسلم)

۱۳۰۸: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام

سُبْحَانَهُ وَالنَّسَاءَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ يَدْعُو بَعْدُ بِمَا شَاءَ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۴۰۶: وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نَسَلِمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْبٌ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْبٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۰۷: وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ النَّدَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ: اَمَرْنَا اللَّهَ اَنْ نُصَلِّ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تَمَنَيْنَا اَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْنَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَوَبَارَكْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْبٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۰۸: وَعَنْ أَبِي حَمِيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ

رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح آپ پر  
 پروردگار نے بھیجیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو: ”اے اللہ  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج اور ذریت پر رحمت نازل فرما جس  
 طرح آپ نے ابراہیم پر نازل فرمائی بے شک آپ تعریف و بزرگی  
 والے ہیں“۔ (بخاری و مسلم)

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ :  
 ”قُولُوا : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى  
 اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ  
 اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.



## کِتَابُ الْاَذْکَارِ

۲۴۴ : بَابُ فَضْلِ التَّذْکُرِ

وَالْحَثُّ عَلَيْهِ!

باب: ذکر کرنے کی فضیلت اور

اس پر رغبت دلانے کا ذکر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ﴾ [العنكبوت: ۴۵] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْکُرْكُمْ﴾ [البقرة: ۱۵۲] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَإِذْ كُنَّا نَبِيًّا فِي نَفْسِكَ تَضَرَّعًا وَخِيفَةً وَدُؤْنَ الْجَهْرِ بِالْعُدْوِ وَالْأَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ﴾ [الاعراف: ۲۰۵] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَإِذْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَابُ أَنْ تَقُولُوا مِثْلَ مَا نَقُولُ﴾ [الحجرات: ۱۰] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ ..... إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى ..... وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ [الاحزاب: ۳۵] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَذْکُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوا بِحَمْدِهِ وَاصْبِرُوا﴾ [الاحزاب: ۴۱] وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔“ (العنکبوت)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔“ (البقرہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اپنے رب کو اپنے دل میں صبح و شام گڑ گڑا کر اور ڈرتے ہوئے یاد کرو۔ زبان سے زور سے بول کر نہیں اور غالوں سے مت بنو۔“ (الاعراف)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کو تم بہت زیادہ یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“ (الجمعة)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک مسلمان مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ کے اس قول تک اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرنے والے مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔“ (الاحزاب)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو اور صبح و شام اس کی پاکیزگی بیان کرو۔“ (الاحزاب)

اس سلسلہ میں آیات بہت اور معلوم ہیں۔

۱۳۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو کلمے جو زبان پر ہلکے پھلکے ہیں۔ میزان میں بہت بھاری ہیں اور رحمان کو بہت محبوب ہیں وہ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اور سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ہیں۔“ اللہ پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ اور اللہ پاک ہے عظمتوں والا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں یہ کلمات کہوں: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ..... ”اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑے ہیں تو یہ کلمات کہنا مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔“ (مسلم)

۱۳۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ فی یوم مائة مرة کانت له عدل عشر رقاب وکُتِبَتْ له مائة حسنة“ وَمَجِئَتْ عَنْهُ مائة سِنَةٍ“ وَكَانَتْ لَهُ حُرُزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ“ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلِ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ“ وَقَالَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ فِي يَوْمٍ مائة مرة حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۱۲: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے یہ کلمات: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ دس مرتبہ پڑھا اس کا یہ عمل اس آدمی کے عمل کی طرح ہے جس نے اولاد اسماعیل میں سے چار گردنیں آزاد

۱۴۰۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ“ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۱۰: وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَأَنْ أَقُولَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ“ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۱۲: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ“ وَلَهُ الْحَمْدُ“ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ عَشْرَ مَرَّاتٍ“ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ

کیں۔“ (بخاری و مسلم)

مَنْ وُلِدَ اسْمَاعِيلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۱۳: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تجھے ایسا کلام نہ بتلاؤں جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے؟ بے شک اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین کلام: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ہے۔“ (مسلم)

۱۴۱۳: وَعَنْ أَبِي ذَرِّرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ؟ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۱۴: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”طہارت ایمان کا حصہ ہے اور الْحَمْدُ لِلَّهِ مِيزَانٌ كُوْبَهْرٌ دِيْتَا هِے اور سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يِے دُونُوں اِس خَلَاء كُوْبَهْرٌ دِيْتِے هِيں جُوْآ سَمَان وَرَمِيْن كِے دَرْمِيَان هِے۔“

۱۴۱۴: وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "الطَّهْوَرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُنَّ - أَوْ تَمْلَأُ - مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم)

۱۳۱۵: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا مجھے ایسا کلام بتلائیں جو میں کہا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح کہا کہ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ“ اس نے عرض کیا یہ تو میرے رب کے لئے ہے پس میرے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم اس طرح کہو: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي..... آخِرُتْكَ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عنایت فرما۔“ (مسلم)

۱۴۱۵: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِي كَلِمًا أَقُولُهُ - قَالَ: "قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ" قَالَ: فَهَيُّوْا لِي رَبِّي فَمَالِي؟ قَالَ: قُلْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۱۶: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے اور یہ دعا پڑھتے: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ..... کہ ”اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تیری طرف سے سلامتی مل سکتی ہے اے جلال و اکرام والے۔“ امام اوزاعی جو

۱۴۱۶: وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: "اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" قِيلَ لِأَوْزَاعِي: وَهُوَ

اس حدیث کے ایک راوی ہیں ان سے پوچھا گیا کہ استغفار کا طریقہ کیا تھا؟ انہوں نے بتلایا کہ آپ ﷺ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْكَفْرَاتِ۔ (مسلم)

۱۳۱۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیر لیتے تو یہ کلمات فرماتے ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کے لئے اور تمام تعریفیں اسی ہی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ اس کو کوئی روکنے والا نہیں جو آپ دیتے ہیں اور جو آپ روک لیتے ہیں اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی مالدار کو اس کی مالداری فائدہ نہیں دے سکتی۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۱۸: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیر لیتے تو یہ کلمات کہتے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کے لئے ہے اور تمام تعریفوں کا حقدار وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ پھر نا اور اپنی امت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم خاص اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ نعمتیں اسی ہی کے لئے ہیں اور فضل بھی اسی کے لئے۔ اسی کی اچھی تعریف ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم پکارا کو اسی کے لئے خاص کرنے والے ہیں گرچہ کافراں کو ناپسند کریں۔“ ابن زبیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ان کلمات سے اللہ تعالیٰ کی عظمت ہر نماز کے بعد فرماتے۔“ (مسلم)

۱۳۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فقراء مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: مالوں والے بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں لے گئے۔ وہ نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں اور ان کو مالوں کی زائد فضیلت حاصل ہے وہ حج کرتے اور عمرہ کرتے اور جہاد اور صدقات کرتے ہیں۔

أَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيثِ كَيْفَ الْأَسْتِغْفَارِ؟ قَالَ: يَقُولُ: اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رُوَاةٌ مُّسْلِمٌ.

۱۴۱۷: وَعَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ: اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَىٰ لِمَا مَنَنْتَ بِهِ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۱۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يُسَلِّمُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَالْفَضْلُ وَلَهُ الْقِنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهْتَلُ بِهِنَّ ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ رُوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۱۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ اتَّوَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدرَجَاتِ الْعُلَىٰ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ: يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّيٰ وَيُصُومُونَ كَمَا نُصُومُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِّنْ أَمْوَالٍ: يُحْجُونَ وَيُعْتَمِرُونَ وَيُجَاهِدُونَ



آپ نے فرمایا: ”کیا میں ایسی چیز تم کو نہ سکھلا دوں جس سے تم پہلوں کو پالو گے اور بعد والوں سے آگے بڑھ جاؤں گے اور تم سے کوئی افضل نہ ہوگا مگر وہ جس نے اسی طرح کیا جس طرح تم نے عمل کیا؟“ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس (۳۳) مرتبہ کہا کرو۔ ابوصالح، جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ہیں، کہتے ہیں کہ جب ان کے ذکر کیفیت دریافت کی گئی تو ابوصالح نے کہا: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھتے رہو۔ یہاں تک کہ ہر کلمہ تینتیس (۳۳) مرتبہ ہو جائے۔ (بخاری و مسلم) مسلم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ اس پر فقراء مہاجرین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لوٹ کر گئے اور کہا کہ ہمارے مال والے بانیوں نے بھی وہ سنا جو ہم نے کیا پس انہوں نے بھی اسی طرح کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے وہ عنایت فرمائے۔

دُّنُوْرُ: جمع دَنَر کی ہے۔ مال کی زبر کے ساتھ زیادہ مال کو کہتے ہیں۔

۱۴۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ اور ۳۳ مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور ۳۳ مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ پڑھا اور پھر سو کے عدد کو پورا کرنے کے لئے ایک مرتبہ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ... السی احمرہ: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔“ (مسلم)

۱۴۲۱: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

وَيَتَصَدَّقُونَ فَقَالَ: ”أَلَا أَعْلَمُكُمْ شَيْئًا تُذَرُّكُمْ بِهِ مِنْ سَبِّكُمْ‘ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ‘ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟“ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ‘ قَالَ: ”تُسَبِّحُونَ‘ وَتُحَمِّدُونَ‘ وَتُكَبِّرُونَ‘ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ“ قَالَ أَبُو صَالِحٍ الرَّاوي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ كَيْفِيَّةِ ذِكْرِهِنَّ قَالَ: يَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ‘ حَتَّى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلُّهُنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ- وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رَوَاتِهِ فَرَجَعَ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا سَمِعَ إِخْوَانَنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا ففَعَلُوا مِثْلَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ“.

”الدُّنُوْرُ“ جمع دَنَر ”بِفَتْحِ الدَّالِ وَأَسْكَانِ النَّوَاءِ الْمُثَلَّثَةِ“ هُوَ: الْأَمَالُ الْكَثِيرُ.

۱۴۲۰: وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ‘ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ‘ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ‘ وَقَالَ تَمَامَ أَلْمَانَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ‘ غُفِرَتْ حَطَايَاهُ‘ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ رُبْدِ الْبَحْرِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۲۱: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نماز کے بعد پڑھے جانے والے کچھ کلمات ہیں جن کا کہنے والا یا کرنے والا نامراد نہیں ہوتا۔ ہر فرض نماز کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس (۳۳) مرتبہ الْحَمْدُ لِلّٰہ اور چونتیس (۳۴) مرتبہ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔“ (مسلم)

۱۳۲۲: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ ۔ ”اے اللہ بزولی اور بخل سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ میں رزیل عمر (جس میں انسان اپنی ضروریات کے لئے دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے) کی طرف لوٹا یا جاؤں اور تیری پناہ مانگتا ہوں کے فتنے سے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ (بخاری)

۱۳۲۳: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”اے معاذ اللہ کی قسم بے شک مجھے تم سے محبت ہے پھر فرمایا ان معاذ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو ہرگز نہ چھوڑو: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحَسْنِ عِبَادَتِکَ: اے اللہ! اے ذکر اور شکر اور اچھی عبادت پر میری مدد فرما۔“ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۱۳۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی ایک تشہد پڑھ لے تو اسے ان چار کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ مانگتی چاہئے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَخِيَا وَالْمَمَاتِ ..... اے اللہ جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب اور موت اور زندگی کے فتنے اور مسیح دجال کے شر سے میں پناہ مانگتا ہوں۔“ (مسلم)

۱۳۲۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز

عَنْهُ عَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مُعَقَّبَاتٌ لَا يَحِيْبُ قَائِلُهُنَّ - اَوْ فَاعِلُهُنَّ - ذُبِرَ كُلَّ صَلَوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَارْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۲۲: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ ذُبِرَ الصَّلَوَاتِ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجِنِّ وَالْعَجَا' وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَرْدَّ السِّیْ اَرْدَّ السِّیْ اَرْدَّ الْعُمْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا' وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۲۳: وَعَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ: "يَا مُعَاذُ، وَاللّٰهُ اِنِّیْ لَأَحِبُّكَ" فَقَالَ: اَوْصِيْنِكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدْعُنْ فِیْ ذُبْرِ كُلِّ صَلَوةٍ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحَسْنِ عِبَادَتِکَ" رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ بِاسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۴۲۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَخِيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۲۵: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

کے لئے کھڑے ہوتے تو نماز کے آخر میں تشہد اور سلام کے درمیان اس طرح فرماتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ..... آخر تک۔ اے اللہ مجھے بخش دے جو میں نے (گناہ) آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اور جو میں نے چھپ کر کیا اور جو علانیہ کیا اور وہ بھی جس کو تم مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ آپ (بھلائی کی توفیق دے کر) آگے بڑھانے والے اور (محروم کر کے) پیچھے ہٹانے والے ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“ (مسلم)

۱۳۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے رکوع اور سجود میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ ..... آخر تک۔ اے اللہ تو پاک ہے اے ہمارے رب اور تمام خوبیاں تیرے لئے ہیں اے اللہ مجھے بخش دے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۲۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ اپنے رکوع اور سجود میں یہ کلمات پڑھتے تھے: ”سُبُوْحٌ.....“ بہت ہی پاک اور پاکیزگی والا ہے۔ فرشتوں اور روح کا رب ہے۔“ (مسلم)

۱۳۲۸: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پس تم رکوع میں اللہ کی عظمت کے کلمات کہا کرو اور رہا سجدہ تم اس میں دُعا کی خوب کوشش کرو۔ پس زیادہ امید ہے کہ وہ دعائیں قبول ہوں۔“ (مسلم)

۱۳۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بندہ اپنے رب سے سجدہ کی حالت میں سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اس لئے تم بندہ میں بہت دعا کیا کرو۔“ (مسلم)

۱۳۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سجدہ میں یہ دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ..... اے اللہ! میرے تمام گناہ معاف فرما خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے پہلے ہوں

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشْهِيْدِ وَالتَّسْلِيْمِ: ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اٰخَرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي: اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۲۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْتَبُ لَهٗ فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۲۷: وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ ”سُبُوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۲۸: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ”قَامَا الرَّكُوْعُ فَعَظَمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقِيْمَنَّ اِنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۲۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ”اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَكَثِّرُوْا الدُّعَاءَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۳۰: وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهِ: ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ: دِقَّةً وَجِلَّةً وَاوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ وَعَلَانِيَةً

وسرہ“ رواہ مُسَلِمٌ۔ یا پچھلے علانیہ ہوں یا پوشیدہ“۔ (مسلم)

۱۳۳۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضور ﷺ کو تلاش کیا تو پایا کہ آپ رکوع یا سجدہ میں فرما رہے ہیں: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اور ایک روایت میں ہے کہ میرا ہاتھ ٹٹولتے ہوئے آپ کے قدموں کے تلووں کو لگا۔ اس حال میں کہ آپ کے پاؤں کھڑے تھے اور آپ سجدہ میں تھے اور زبان پر یہ دعائی: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ..... آخر تک ”اے اللہ میں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری سزا سے تیری عافیت کی پناہ میں آتا ہوں اور تیرے قہر سے تیری ذات کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں تیری تعریف کا شمار اس طرح نہیں کر سکتا جس طرح تو نے اپنی تعریف فرمائی ہے“۔ (مسلم)

۱۳۳۲: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ایک ہزار نیکیاں کرنے سے عاجز ہے؟“ اس پر پاس بیٹھنے والوں سے میں نے کہا ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”سو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہے تو اس کی ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک ہزار غلطیاں مٹائی جاتی ہیں“۔ (مسلم)

امام حمیدی کہتے ہیں کہ امام مسلم کی کتاب میں اَوْسُحُطُ کا لفظ ہے۔ علامہ برقانی نے کہا کہ شعبہ اور ابو عوانہ اور یحییٰ قطان نے اس موٹی سے جس سے مسلم نے روایت کی ہے۔ اَوْسُحُطُ کا لفظ بغیر الف نقل کیا ہے۔

۱۳۳۳: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر صبح کو تم میں سے ہر ایک پر اس کے ہر جوڑ کا ایک صدقہ لازم ہے پس تسبیح صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے

۱۴۳۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَتَحَسَّنْتُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ: "سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ" وَفِي رِوَايَةٍ: فَوَقَعَتْ بِيَدِي عَلَى نَظْمِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ" وَبِسْمَاعَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ" وَأَمَّا ذُبُوكَ مِنْكَ لَا أُخْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ" رَوَاهُ مُسَلِمٌ.

۱۴۳۲: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: "أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْتَسِبَ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَمَسَّالَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْتَسِبُ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: "يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتَسِبُ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ" أَوْ يَحُطُّ عَنْهُ أَلْفَ فَحْطِيئَةٍ رَوَاهُ مُسَلِمٌ - قَالَ الْحَمِيدِيُّ: كَذَا هُوَ فِي كِتَابِ مُسَلِمٍ: "أَوْ يَحُطُّ قَالَ الْبَرْقَانِيُّ: وَرَوَاهُ شُعْبَةُ" وَأَبُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ مُوسَى الَّذِي رَوَاهُ مُسَلِمٌ مِنْ جِهَتِهِ فَقَالُوا: "وَيَحُطُّ" بِغَيْرِ الْفِ.

۱۴۳۳: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "يُضْحِكُ عَلَيَّ كُلِّ سَلَامَةٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ" فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ



اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی المنکر صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دورکعت کافی ہے۔

(مسلم)

۱۳۳۳: حضرت ام المؤمنین جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے ان کے پاس سے (باہر) تشریف لے گئے۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا فرمائی اور وہ (جویریہ) اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے بعد لوٹے اور وہ اسی جگہ بیٹھنے والی تھیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اسی حال میں ہے جس میں میں تجھ سے جدا ہوا؟ انہوں نے کہا۔ جی ہاں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے تمہارے (پاس سے جانے کے) بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں۔ اگر اس کا وزن کیا جائے تو جو تم نے آج کے دن کلمات کہے ہیں تو ان سے وزن میں بڑھ جائیں۔ (کلمات یہ ہیں) سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِينَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ“ ”اللہ کی تسبیح و حمد کے کلمات ہیں اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر اور اس کی ذات کی رضا مندی کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔“

مسلم کی ایک روایت میں سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ کے الفاظ ہیں اور ترمذی روایت میں ہے کہ ”کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھلا دوں جو تم پر ہمتی رہو؟“

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ، تین مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ تین مرتبہ پڑھو۔

صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزَى مِنْ ذَلِكَ رُكْعَتَانِ يَرُكَعُهُمَا مِنَ الصُّحَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۳۴: وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بِكُرَّةٍ حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَصْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ: مَا زَأْتِ عَلَى الْحَالِ أَيْسَى فَارَقْتِكِ عَلَيْهَا؟“ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وَزَنْتُ بِمَا قُلْتُ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنْتُهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِينَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ“ وَفِي رِوَايَةٍ التِّرْمِذِيِّ: أَلَا أَعْلِمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولُنَّهَا؟ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

۱۳۳۵: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی جو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔ بخاری، مسلم کی روایت میں ہے۔ اس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جاتا ہو اور وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا جاتا ہو۔ زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔“

۱۳۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اللہ تعالیٰ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اپنے بندے کے گمان پر ہوں جس طرح کا گمان وہ میرے بارے میں رکھے۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجلس میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مُفْرَدُونَ سَبَقَتْ لِي كُنْتُمْ“۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مُفْرَدُونَ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”الذکر لیسوا لیسوا“۔ (بخاری و مسلم)

المُفْرَدُونَ: راء کے شر سے جمہور نے نقل کیا۔ المُفْرَدُونَ بھی منقول ہے۔

۱۳۳۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہ سب سے افضل ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۳۹: حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے احکام تو مجھ پر

۱۴۳۵: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فَقَالَ: ”مَثَلُ النَّبِيِّ الَّذِي لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ وَالنَّبِيِّ الَّذِي لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ“

۱۴۳۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي: فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٌ مِنْهُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۳۷: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”سَبَقَ الْمُفْرَدُونَ“ قَالُوا وَمَا الْمُفْرَدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ”الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

رَوَى: ”الْمُفْرَدُونَ“ بِتَشْدِيدِ الرَّاءِ وَتَخْفِيفِهَا وَالْمَشْهُورُ الَّذِي قَالَهُ الْجَمْهُورُ التَّشْدِيدُ.

۱۴۳۸: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۳۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَّ أَمْرٍ

بہت زیادہ ہو گئے۔ آپ مجھے ایک ایسی چیز بتلا دیں جو کہ میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ نے فرمایا: ”تیری زبان اللہ کی یاد سے ہر وقت تر رہنی چاہئے۔“ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۳۳۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کہا جنت میں اس کے لئے کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔“ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۳۳۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اسراء (معراج) کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا۔ انہوں نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنی امت کو سلام کہا اور ان کو بتلانا کہ جنت کی زمین بہت عمدہ ہے اور اس کا پانی بہت میٹھا ہے اور وہ چٹیل میدان ہے۔ اس کے درخت سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اور وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ہیں۔“ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۳۳۲: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نہ بتلا دوں اور وہ عمل نہ بتلا دوں جو تمہارے بادشاہ کے ہاں سب سے پاکیزہ اور تمہارے درجات میں سب سے بلند ہو اور تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر ہو۔ نیز اس سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمنوں کا سامنا کرنے کے ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ذکر۔“ (ترمذی) حاکم نے کہا اس کی سند صحیح ہے۔

۱۳۳۳: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ

الْإِسْلَامَ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ آتَشْتُ بِهِ قَالَ: "لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۴۰: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۴۱: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَمَيِّتٌ إِبْرَاهِيمَ ﷺ لَيْلَ أُسْرَى بِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَفَرِي أُمَّتَكَ مِثِي السَّلَامُ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قَيْعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۴۲: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَلَا أُتَبِّكُمُ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَزْفَعُهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ انْتِفَاقِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟" قَالُوا: بَلَى. قَالَ: "ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. قَالَ الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۱۴۴۳: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ

رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک عورت کے پاس داخل ہوئے جس کے سامنے گھٹلیاں یا کنکریاں پڑی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھی تو آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جو تمہارے لئے اس سے آسان تر یا اس سے افضل ہو۔ پھر فرمایا: ”سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ مَا.....“ اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس تعداد کے مطابق جو اس نے آسمان میں بنائی اور پاکیزگی بیان کرتا ہوں جو اس نے زمین میں پیدا کی اور پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس گنتی کے مطابق جو اس کے درمیان مخلوق ہے اور پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کے مطابق جو وہ پیدا کرنے والے ہیں۔“ اور اللہ اکبر، الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ بھی ساتھ ملا کر اسی طرح پڑھیں۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۳۶۶: حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں مطلع نہ کر دوں؟“ نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا: ”لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ برائی سے پھرنے کی ہمت نہیں اور نیکی پر آنے کی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے۔“ (بخاری و مسلم)

باب: اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے ہونے، بیٹھنے، لیٹنے، بلا وضو جنابت کی حالت میں اور حیض کی حالت میں درست ہے مگر تلاوت قرآن مجید جنبی اور حائضہ کے لئے جائز نہیں

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو کھڑے بیٹھے اور پہلو پر لیٹے یاد کرتے ہیں۔“ (آل عمران) [۱۹۰]

۱۳۳۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَى - أَوْ حَصَى - تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ: ”أُخْبِرِكُ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا - أَوْ أَفْضَلُ“ فَقَالَ: ”سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ“ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ مَا بَيْنَ ذَلِكَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ مَا خَلَقَ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَرَأَى التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۴۴: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِلَّا أَذْكَ عَلَى كَثْرٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ“ فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۵: بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى قَائِمًا وَقَاعِدًا وَمُضْطَجِعًا وَمُحَدِّثًا وَجُنُبًا وَحَائِضًا إِلَّا الْقُرْآنَ فَلَا يَحِلُّ لِحَيْضٍ وَلَا حَائِضٍ

قال الله تعالى: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاجْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ: آيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقَعًا ذَا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ﴾ [آل عمران: ۱۹۰] ۱۴۴۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا



اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرتے تھے۔ (مسلم)

قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۳۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم میں سے کوئی ایک جب اپنی گھر والی سے صحبت کرنے لگے تو اس طرح دعا کرے بِسْمِ اللّٰهِ ..... ”اللہ کے نام سے“ اے اللہ ہم کو شیطان سے اور شیطان کو ہم سے دور رکھ اور جو اولاد ہمیں عنایت کریں“ پس اگر اس حمل میں کوئی اولاد مقدر ہوئی تو شیطان اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۴۴۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْ أَنْ أَحَدَكُمْ إِذَا آتَى أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ حَبَسْنَا الشَّيْطَانَ وَجَبَّ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْتَنَا، فَقَضَى بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

باب: نیند کے وقت اور اس سے

۲۴۶: بَابُ مَا يَقُولُهُ عِنْدَ نَوْمِهِ

بیداری کی وقت کیا کہے؟

وَأَسْتِقَاطِهِ

۱۳۳۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو ذر رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر آرام فرماتے تو یہ دعا پڑھتے نام سے اے اللہ میں مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں“ اور جب اریب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف سب نے جمع ہونا ہے۔“ (بخاری)

۱۴۴۷: وَعَنْ حُذَيْفَةَ، وَابْنِ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: "بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَحْيَا وَأَمُوتُ". وَإِذَا اسْتَقْبَطَ قَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

باب: ذکر کے حلقوں کو لازم کرنے

۲۴۷: بَابُ فَضْلِ حَلْقِ الذِّكْرِ

اور

وَالنُّدْبِ عَلَى مُلَازِمَتِهَا وَالنَّهْيِ

ان سے بلا وجہ جدائی اختیار کرنے کی ممانعت

عَنْ مُفَارِقَتِهَا لِغَيْرِ عُدْرٍ!

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روک کر رکھ جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے ہیں اور اسی ہی کی رضا مندی چاہتے ہیں اور آپ کی آنکھیں ان سے تجاوز نہ کریں۔“ (کہف)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ، وَلَا تَعْدُ عَيْنِكَ عَنْهُمْ﴾

[کہف: ۲۸]

۱۳۳۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”بے شک اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں پر گھوم پھر کر ذکر

۱۴۴۸: وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى

والوں کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کسی ایسی جماعت کو اللہ کی یاد میں پالیتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ ادھر آؤ۔ یہاں تمہاری حاجت ہے۔ پس وہ ان کو آسمان دنیا تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں (جب وہ وہاں سے فارغ ہو کر بارگاہ خداوندی میں جاتے ہیں) تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کی حالت سے واقف ہے۔ میرے بندے کیا کہتے تھے؟ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح و تکبیر اور بڑائی بیان کر رہے تھے اس پر اللہ فرماتے ہیں کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں نہیں اللہ کی قسم! نہیں دیکھا۔ پھر اللہ فرماتے ہیں اگر دیکھ لیں تو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں تو اس سے بھی زیادہ تیری عبادت بزرگی اور تسبیح کریں۔ پس اللہ فرماتے ہیں وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ جواب دیتے ہیں کہ آپ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ فرماتے ہیں کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ جواب دیتے ہیں نہیں! اللہ کی قسم اے رب نہیں دیکھا۔ اللہ فرماتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں تو جنت کی نعمتیں بہت بڑھ جائیں اور اس کی طلب اور تیز تر ہو جائیں اور رغبت میں پہل کی نسبت بہت اضافہ ہو جائے۔ اللہ پوچھتے ہیں وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اس پر اللہ فرماتے ہیں کیا انہوں نے آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے جواباً عرض کرتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں اگر وہ آگ کو دیکھ لیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں تو اس سے اور زیادہ دور بھاگیں اور خوف کھائیں۔ اللہ فرماتے ہیں: میں تمہیں گواہ بنا تا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ فلاں آدمی ان میں سے نہ تھا وہ اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا۔ اللہ فرمائیں گے وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بد نصیب نہیں رہ سکتا۔ (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت جو حضرت ابو ہریرہؓ سے ہے میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بے شک اللہ

مَلَائِكَةٌ يَطُوفُونَ فِي الطَّرِيقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ  
الدُّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ  
وَجَلَّ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَيَّ حَاجَتِكُمْ  
فِيحْفُونَهُمْ بِأَحْبَبْتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا،  
فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ - وَهُوَ أَعْلَمُ - : مَا يَقُولُ  
عِبَادِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ،  
وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيُحَمِّدُونَكَ،  
وَيُتَمَجِّدُونَكَ: فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي؟  
فَيَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ: فَيَقُولُ:  
كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ لَرَأَوْا  
أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَأَشَدَّ لَكَ تَمَجُّدًا،  
وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا فَيَقُولُ: فَمَاذَا  
يَسْأَلُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ  
قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ:  
لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا - قَالَ: يَقُولُ:  
فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ  
رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا  
طَلْبًا، وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً - قَالَ: فَمِمَّ  
يَتَعَوَّدُونَ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَقُولُ وَهَلْ  
رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْهَا -  
فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَوْ  
رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا  
مَخَافَةً - قَالَ: فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ  
عَفَرْتُ لَهُمْ - قَالَ: يَقُولُ مَلِكٌ مِنَ  
المَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فَلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ  
لِحَاجَةٍ قَالَ: هُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْفِي بِهِمْ

کے کچھ فرشتے جو حقیقی فرشتوں کے علاوہ ہیں زمین میں گھوم پھر کر ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کوئی ذکر کی مجلس پالیتے ہیں تو اس میں ان کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں اور ان کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے، یہاں تک کہ اپنے سامنے اور آسمان و زمین کے درمیان جگہ کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ پھر جب لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ پس اللہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کی حالت سے خوب واقف ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ عرض کرتے ہیں کہ ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین میں تیری تسبیح و بڑائی، وحدانیت، عظمت اور حمد و ثناء بیان کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کرتے تھے۔ اللہ فرشتوں سے پوچھتے ہیں وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں تجھ سے کہ جنت کی جنت کا سوال کر رہے تھے اللہ پوچھتے ہیں کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ نہیں اے پروردگار! اللہ فرماتے ہیں اگر دیکھ لیں تو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اور وہ تجھ سے پناہ بھی مانگ رہے ہیں۔ اللہ پوچھتے ہیں کہ وہ کس چیز کی بابت مجھ سے پناہ طلب کر رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے پروردگار! تیری آگ سے۔ اللہ پوچھتے ہیں کیا انہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں اگر دیکھ لیں تو پھر؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے بخشش بھی مانگ رہے تھے۔ اللہ فرماتے ہیں میں نے ان کو بخش دیا اور جس چیز کا وہ سوال کر رہے تھے وہ عطا کیا اور جس چیز سے پناہ طلب کر رہے تھے میں نے اس سے پناہ دے دی۔ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب! ان میں تیرا فلاں خطا کار بندہ بھی تھا جو وہاں سے صرف گزر رہا تھا اور ان کے ساتھ (چند لمحے) بیٹھ گیا۔ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔

۱۴۴۹: حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے

خَلِيسُهُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
ﷺ قَالَ: "إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةَ سَيَّارَةَ فَضَلَاءَ  
يَتَّبِعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا  
مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ، وَحَفَّ  
بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَأُوا مَا  
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا  
عَرَجُوا وَصَعَدُوا إِلَى السَّمَاءِ فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ - وَهُوَ أَعْلَمُ مَنْ لَمْ يَجْتَمِعْ؟  
فَيَقُولُونَ جِنَانًا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي  
الْأَرْضِ: يُسَبِّحُونَكَ، وَيُكَبِّرُونَكَ،  
وَيُهَلِّلُونَكَ، وَيُحَمِّدُونَكَ،  
وَيَسْتَلُونَكَ - قَالَ: وَمَاذَا يَسْتَلُونِي؟  
قَالُوا: يَسْتَلُونَكَ جَنَّتِكَ - قَالَ: وَهَلْ  
رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: لَا أَيْ رَبِّ: قَالَ:  
فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا:  
وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونِي؟  
قَالُوا: مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ - قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا  
نَارِي؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا  
نَارِي؟ قَالُوا: وَيَسْتَغْفِرُونَكَ؟ فَيَقُولُ: قَدْ  
عَفَرْتُ لَهُمْ، وَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا، وَأَجْرْتُهُمْ  
مِمَّا اسْتَجَارُوا - قَالَ: يَقُولُونَ: رَبِّ فِيهِمْ  
فَلَانٌ عِنْدَ خَطَاةٍ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ -  
فَيَقُولُ: وَلَهُ عَفْرَةٌ هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ  
خَلِيسُهُمْ“

۱۴۴۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے ہیں تو ان کو فرشتے آ کر گھیر لیتے، رحمت الہی ان پر سایہ نکلن ہو جاتی اور سکینت ان پر اترتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان لوگوں میں فرماتے ہیں جو اس کی بارگاہ میں ہیں۔“ (مسلم)

۱۳۵۰: حضرت ابو واقد حارث بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں لوگوں کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ تین آدمی آئے دو ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آگئے اور ایک چلا گیا۔ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے۔ پھر ان میں سے ایک نے حلقہ درس میں جگہ پائی تو وہ اس میں بیٹھ گیا اور دوسرا ان کے پیچھے بیٹھ گیا اور رہا تیسرا شخص وہ وہاں سے پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں افراد کے متعلق بتاؤں! ”ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں پناہ لی تو اس کو پناہ مل گئی اور دوسرے نے حیا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمائی اور تیسرے نے اعراض نہ پھیرا) کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اعراض فرمایا۔“

(بخاری و مسلم)

۱۳۵۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقہ میں تشریف لائے اور کہا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا کیا قسم دے کر کہتے ہو کہ تمہیں اس چیز نے ہی بٹھایا ہے۔ آپ نے فرمایا ہمیں تو اسی چیز نے ہی بٹھایا ہے۔ آپ نے فرمایا اچھی طرح سنو! میں نے تم سے قسم کسی بے اعتمادی کی وجہ سے نہیں اٹھوائی۔ رسول اللہ ﷺ سے قریب کا تعلق ہونے کے باوجود کوئی شخص ایسا بھی نہ ملے گا جو مجھ سے کم روایات بیان کرنے والا ہو۔ (بیان حدیث میں شدید احتیاط کا ذکر کیا) بے شک رسول

عَنْهُمَا قَالَا : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ”لَا يَفْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحَقَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۴۵۰ : وَعَنْ أَبِي وَقِيدِ الْحَارِثِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ - فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ : فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجًا فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ ، وَأَمَّا الثَّالِثُ فَادْبَرَ ذَاهِبًا - فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ”أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ : أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَلَاوَاهُ اللَّهُ ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللَّهُ مِنْهُ ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۴۵۱ : وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ : مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا : جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ ، قَالَ : مَا آلَهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا : مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ ، قَالَ : أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَقْلَ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى



اللہ ﷺ مسجد میں اپنے صحابہ کے ایک حلقہ میں تشریف لائے اور فرمایا: ”تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے اور اس کی حمد و ثناء کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا۔“ آپ نے فرمایا: ”کیا اللہ کی قسم دے کر تم کہتے ہو کہ تمہیں اسی چیز نے بٹھایا ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”سنو! میں نے تم سے قسم اس بناء پر نہیں لی کہ تم پر بے اعتمادی ہے لیکن میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں۔“ (مسلم)

باب: صبح اور شام کو

اللہ کا ذکر کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو“ اتے ہوئے نہ کہ اونچی آواز سے (اعتدال کے ساتھ) صبح و شام اور نماز میں کرنے والوں میں سے نہ ہو۔“

اہل لغت نے فرمایا: اصَالِ یہ اصیل کی جمع ہے۔ یہ عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اپنے رب کی تسبیح کرو اس کی حمد کے ساتھ سورج کے طلوع و غروب ہونے سے پہلے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”صبح و شام اپنے رب کی تسبیح اس کی حمد کے ساتھ بیان کرو۔“

اہل لغت نے فرمایا: عِشِي زوال شمس اور غروب کے درمیان کے وقت کو کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”(وہ نور) ایسے گھروں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بلند کرنے کا حکم دیا اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ ان میں صبح و شام تسبیح کرتے ہیں ایسے مرد جن کو کوئی تجارت اور بیع (خرید و فروخت) اللہ کی یاد سے غافل نہیں کر سکتی۔“ اللہ تعالیٰ

حَلْفَةَ مَنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «مَا أَجَلَسَكُمْ؟»  
قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنُحَمِّدُهُ، عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنْ بِهِ عَلَيْنَا - قَالَ: «اللَّهُ مَا مَا أَجَلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟» قَالُوا: اللَّهُ مَا أَجَلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ - قَالَ: «أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْخَلِفْكُمْ نَهْمَةً لَكُمْ، وَلَكِنَّهُ إِنِّي جِبْرِيْلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۸: بَابُ الذِّكْرِ عِنْدَ الصَّبَاحِ

وَالْمَسَاءِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنْ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ﴾ [الاعراف: ۲۰۵]

قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ "الْأَصَالُ" جَمْعُ أَصِيلٍ وَهُوَ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ.

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ [طه: ۱۳۰]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعِشِيِّ وَالْإِبْكَارِ﴾ [غافر: ۵۵]

قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: الْعِشِيُّ مَا بَيْنَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَغُرُوبِهَا.

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فِي بُيُوتِ الَّذِينَ اللَّهُ أَنْ تَرْفَعُ وَتُذَكَّرُ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ﴾ [النور: ۳۶] الْآيَةُ. وَ

نے ارشاد فرمایا: ”ہم نے پہاڑوں کو ان کے تابع کر دیا وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح ان کے ساتھ کرتے تھے۔“

۱۳۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت سو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کہہ لیا۔ قیامت کے دن اس سے زیادہ افضل عمل کوئی نہیں لائے گا مگر وہ شخص جس نے اس کلمہ کو اتنی مرتبہ یا اس سے زائد مرتبہ کہا ہو۔“ (مسلم)

۱۳۵۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم کی خدمت میں عرض کیا رات مجھے بچھو کے کاٹنے کی وجہ سے بہت تکلیف پہنچی۔ فرمایا: ”اگر تو نے شام کے وقت یہ کلمات کہے ہوتے تو تم پر تکلیف نہ پہنچا سکتا“ اَعُوذُ ..... اللہ تعالیٰ کی کامل صفات کی برکت ہے۔ اٹھ میں مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔“ (مسلم)

۱۳۵۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِكَ ..... ”اے اللہ ہم نے تیری مدد سے صبح و شام کی اور تیری قدرت سے ہم زندہ ہوتے اور مرتے ہیں اور اٹھ کر تیری بارگاہ میں پہنچنا ہے۔ اور جب شام ہوتی تو یہ کلمات پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِكَ ..... ”اے اللہ تیری مدد سے ہم نے شام کی اور تیری قدرت سے ہم زندہ ہوتے اور مرتے ہیں اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے۔“ (ابوداؤد ترمذی) یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسے کلمات سکھلا دیں جو میں صبح شام کہہ لیا کروں۔ آپ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ..... ”اے اللہ تو آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ آپ عالم الغیب والشہادہ ہیں۔ آپ ہر چیز کے رب اور ان کے مالک ہیں میں

قَالَ تَعَالَى: ﴿اَنَا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعُشِيِّ وَالْاُشْرَاقِ﴾ [ص: ۱۸] ۱۴۵۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”مَنْ قَالَ حِينَ يُضْبِحُ وَحِينَ يُمَسِّيْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلٍ مِّمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۵۳: وَعَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَعْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ: أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۵۴: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ: ”اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا“ وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ، وَبِكَ النُّشُورُ“ وَإِذَا أَمْسَى قَالَ: ”اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا“ وَبِكَ نَمُوتُ، وَبِكَ الْمَصِيرُ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۵۵: وَعَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ - قَالَ: ”قُلْ: اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ“ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

گوای دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ میں اپنے نفس کی شرارت سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور شیطان کی شرارت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ آپ نے فرمایا یہ کلمات صبح و شام اور بستر پر لیتے ہوئے پڑھو۔ (ابوداؤد ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ شام کرتے تو اس طرح دعا فرماتے: اَمْسِنَا... ”کہ ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ لفظ بھی فرمائے بادشاہی اسی ہی کے لئے ہے۔ اور تعریفیں اسی ہی کے لئے ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے میرے رب میں آپ سے اس رات کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور بعد والی رات کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس رات اور بعد والی رات میں پائے جانے والے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے رب میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ سستی اور بڑھاپے کی بیماری سے اور آگ کے عذاب اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور صبح کرتے تو پھر یہ کلمات کہتے۔ ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی۔ (مسلم)

۱۳۵۷: حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ تم قلْ هُوَ اللَّهُ (یعنی سورۃ اخلاص) اور معوذتین یعنی (قلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) صبح و شام تین مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ ہر چیز کے لئے تمہیں کافی ہیں۔“ (ابوداؤد ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۸: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بندہ یہ کلمات ہر صبح و شام کہہ لیا کرے اس کو

نَفْسِي 'وَشَرَّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَه' قَالَ: قُلْهَا اِذَا اَصْحَتْ 'وَ اِذَا اَمْسَيْتَ ' وَ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ " رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ ' وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۵۶: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اَمْسَى قَالَ: "اَمْسِنَا وَ اَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ ' وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ' لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ حُدَّةُ لَا شَرِيكَ لَهُ" قَالَ الرَّاوي: أَرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ لَهُ الْاَكْبُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَ بَأْسُنَا خَيْرٌ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَ خَيْرٌ مَا بَعْدَهَا ' وَ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهَا ' رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ سُوءِ الْكِبَرِ ' اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ' وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ اَيْضًا " اَصْبَحْنَا وَ اَصْحَبَ الْمَلِكُ لِلَّهِ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۵۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ "بِضْمِ الْخَاءِ وَ الْمُعْجَمَةِ" رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "اقْرَأْ قُلْ هُوَ اللَّهُ اَحَدٌ وَ الْمُعْوَذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَ حِينَ تُصْبِحُ" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ" رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ ' وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۵۸: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَا مِنْ

کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ” اس اللہ کے نام کی برکت سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز آسمان و زمین میں نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والے اور جاننے والے ہیں۔“ (ابوداؤد ترمذی)  
حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: نیند کے وقت کیا کہے؟

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن رات کے آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو کھڑے بیٹھے اور پہلو کے بل لیٹے یاد کرتے ہیں اور آسمان اور زمین کی تخلیق میں سوچ بچار کرنے والے ہیں۔“ (آل عمران)

۵۵۹: حضرت حذیفہ اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ کلمات پڑھتے: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَحْيَاءٌ وَأَمْوَاتٌ اللّٰهُ تَبْرَكَ اسْمُهُ مِنْ زنده ہوتا ہوں اور مرتا ہوں۔“ (بخاری)

۱۳۶۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا جب تم دونوں اپنے بستروں پر لیٹو تو تینتیس (۳۳) مرتبہ اللّٰهُ أَكْبَرُ، تینتیس (۳۳) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهُ، تینتیس (۳۳) مرتبہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ لیا کرو اور دوسری روایت میں سُبْحَانَ اللّٰهُ چونتیس (۳۴) مرتبہ آیا ہے اور ایک روایت میں اللّٰهُ أَكْبَرُ چونتیس (۳۴) مرتبہ آیا ہے۔

(بخاری و مسلم)

۱۳۶۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی بستر پر آرام کرنے لگے تو

عَبْدٌ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَلَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ“  
رواہ ابوداؤد و الترمذی و قال: حدیث حسن صحیح۔

۲۴۹: بَابُ مَا يَقُولُهُ عِنْدَ النَّوْمِ

قال اللّٰهُ تعالیٰ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ ۗ وَاللَّهُ قَيُّمًا ۗ وَقَعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ﴾ آل عمران: ۱۹۰-۱۹۱

۱۴۵۹: وَعَنْ حَذِيفَةَ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: ”بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَحْيَاءٌ وَأَمْوَاتٌ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۱۴۶۰: وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ وَلِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: ”إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا أَوْ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا - فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ“ وَفِي رِوَايَةِ التَّشْبِيحِ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَفِي رِوَايَةِ التَّكْبِيرِ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ:

۱۴۶۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِذَا أَوَى



اپنے چادر کی طرف سے بستر کو جھاڑے۔ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے بعد اس پر کون رہا ہے۔ پھر یہ کلمات پڑھے: بِاسْمِكَ..... "اے میرے رب تیرے نام سے میں نے اپنے پہلو کو رکھا اور تیری مدد سے اس کو اٹھاتا ہوں اگر تو میری روح قبض کرے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو اسکی ان چیزوں سے حفاظت کرنا جن سے تو اپنے نیک بندوں کی (حفاظت) فرماتا ہے"۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۶۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو معوذات پڑھ کے اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے جسم مبارک پر پھیر لیتے۔ (بخاری و مسلم) دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر استراحت فرمانے لگے تو اپنے ہاتھوں کو جمع فرما کر ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مل لیتے اور ابتداء سر اور چہرے سے فرماتے اور اسی طرح جسم کے ساتھ اگلے حصہ پر ملتے اور یہ تین مرتبہ کرتے۔ (بخاری و مسلم)

اہل لغت فرماتے ہیں: النَّفْثُ: بغیر تھوک کے جو پھونک

ہو۔

۱۳۶۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو نماز والا وضو کرو۔ پھر اپنی دائیں جانب لیٹ کر یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ..... "کہ اے اللہ میں نے اپنی ذات تیرے سپرد کی اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تجھے میں نے اپنا پشت پناہ بنا لیا۔ آپ کی رحمت کی رغبت کرتے ہوئے اور عذاب سے ڈرتے ہوئے۔ کوئی پناہ کی جگہ نہیں اور نہ نجات کا مقام ہے مگر تیری

أَحَدُكُمْ إِلَىٰ فِرَاشِهِ فَلْيَنْقُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَصَعْتُ جَنبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ: إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۶۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَىٰ إِلَىٰ فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ: يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَىٰ رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: النَّفْثُ نَفْثٌ لَطِيفٌ

بِالرِّيْقِ.

۱۴۶۳: وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا آتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اصْطَبِعْ عَلَيَّ شِقِّكَ الْيَمِينِ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً

طرف۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور اس پیغمبر پر ایمان لایا جو آپ نے بھیجا۔“ اگر اسی رات تیری موت آجائے تو فطرتِ اسلام پر تیری موت آئی۔ ان کلمات کو اپنے آخری کلمات بناؤ۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۶۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ بستر پر استراحت کا ارادہ فرماتے تو یہ کلمات پڑھتے: الْحَمْدُ لِلَّهِ ..... تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور کافی ہو گیا اور ہمیں ٹھکانا دیا۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کی کفایت کرنا والا اور ان کو ٹھکانا دینے والا کوئی نہیں۔“ (مسلم)

۱۳۶۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھتے: اللَّهُمَّ قِنِي ..... ”اے اللہ تو مجھے اپنے عذاب سے بچالے جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔“ ترمذی یہ حدیث حسن ہے۔ ابو داؤد نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے اس کو روایت کیا اور اس میں اضافہ ہے کہ یہ دعا آپ تین مرتبہ فرماتے تھے۔

وَرَهْبَةَ الْيَكِّ لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَا مِنْكَ إِلَّا الْيَكِّ، اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مِتُّ مَتَّ عَلَيَّ الْفِطْرَةَ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ۱۴۶۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا، وَأَوَانَا فَكُم مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُوَوَّى“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۶۵: وَعَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: ”اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعُثُ عِبَادَكَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مِنْ رِوَايَةِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَفِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

## کِتَابُ الدَّعَوَاتِ

### باب: دُعا کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تمہارے رب نے حکم دیا کہ مجھے پکارا کرو! میں جواب دوں گا۔“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم اپنے رب کو پکارو! گڑا کر اور آہستہ آہستہ بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔“ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جب میرے بندے تجھ سے میرے ملتے سوال کریں پس بے شک میں قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی اپنی کا جواب دینے والا ہوں جب وہ مجھے پکارے۔“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کون ہے وہ جو مجبور کی فریاد رسی کرے جب وہ اس کو پکارے اور تکلیف کا ازالہ کرے۔“ (یعنی اللہ کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں)

۱۳۶۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دعا عبادت ہی ہے۔“ (ابوداؤد ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع (ہمہ گیر) دعائیں پسند فرماتے اور ان کے علاوہ چھوڑ دیتے۔ (ابوداؤد)

صحیح سند ہے۔

### ۲۵: بَابُ فَضْلِ الدَّعَاءِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [غافر: ۶۰] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ [الاعراف: ۵۵] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾ [البقرہ: ۱۸۶] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَّرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ﴾ [النمل: ۶۲]

۱۴۶۶: وَعَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "الدَّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۶۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَجِيبُ الْجَوَامِعَ مِنَ الدَّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوَى ذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۳۶۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعایہ ہوتی تھی: ”اے اللہ تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عنایت فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عنایت فرما اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔“ (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی دعا فرماتے تو یہ دعا کرتے اور جب کوئی خصوصی دعا فرماتے تو اس کو ساتھ شامل کر لیتے۔

۱۳۶۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے: ”اللَّهُمَّ إِنِّي .....“ اے اللہ میں آپ سے ہدایت اور تقویٰ کا اور پاک دامنی اور غناء کا سوال کرتا ہوں۔“ (مسلم)

۱۳۷۰: حضرت طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی دنیا میں مسلمان ہوتا تو آپ اس کو نماز سکھاتے پھر اس کو دعا کے لئے یہ ہدایت سکھاتے: ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي“ اے اللہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو ہدایت دے اور عافیت عنایت فرما اور مجھے رزق عنایت کر۔“ (مسلم) حضرت طارق کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے رب سے کس طرح سوال کروں؟ آپ نے ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي .....“ دعا تلقین فرمائی اور پھر فرمایا: ”یہ دعا تیری دنیا و آخرت دونوں کو جمع کرنے والی ہے۔“

۱۳۷۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: ”اللَّهُمَّ مُصْرَفِ الْقُلُوبِ .....“ اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔“ (مسلم)

۱۳۷۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

۱۴۶۸: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَتْ أَكْثَرَ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ : اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ زَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ : وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاةِ دَعَا بِهَا ‘ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاةِ دَعَا بِهَا فِيهِ .

۱۴۶۹: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالْقَسَى وَالْعَافِي وَالْغِنَى“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۴۷۰: وَعَنْ طَارِقِ بْنِ أَشِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ : ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ‘ وَارْحَمْنِي ‘ وَاهْدِنِي ‘ وَعَافِنِي ‘ وَارْزُقْنِي“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ طَارِقٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَاتَّاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ فَقَالَ : ”قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ‘ وَارْحَمْنِي ‘ وَعَافِنِي ‘ وَارْزُقْنِي فَإِنَّ هَذِهِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ“

۱۴۷۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”اللَّهُمَّ مُصْرَفِ الْقُلُوبِ صَرَفِ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۴۷۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ



اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم پناہ مانگو محنت کی (نا قابل برداشت) مشقت سے، بدبختی کے آ لینے سے، برے فیصلے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔“ (بخاری و مسلم) ایک روایت میں یہ ہے کہ سفیان نے کہا مجھے شک ہے کہ میں نے ایک کا اضافہ کر دیا۔

۱۳۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ”اے اللہ میرے اس دین کو درست فرما جو میرے معاملات کی حفاظت کا ذریعہ ہے، اس دنیا کی درستی فرما جس پر میرا گزران ہے، میری اس آخرت کو درست فرما جہاں میں نے لوٹ کر جانا ہے، زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی میں اضافہ کا ذریعہ بنا اور موت کو میرے لئے ہر برائی سے راحت کا مسبب بنا۔“ (مسلم)

۱۳۷۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا تم اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ ..... ”اے اللہ مجھے ہدایت دے اور درست رہا جا رکھ۔“ اور ایک روایت میں یہ ہے: ”اے اللہ میں آپ سے ہدایت اور درستی کا سوال کرتا ہوں۔“ (مسلم)

۱۳۷۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ”اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں عاجزی، سستی، بزدلی، بڑھاپا اور بخل سے اور اے اللہ میں عذاب قبر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، زندگی اور موت کی آزمائش سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ ایک روایت میں قرض کے بوجھ اور آدمیوں کے زبردستی کرنے سے“ کے الفاظ ہیں۔

(مسلم)

۱۳۷۶: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی دعا سکھلائیں جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ يَا غَفِيْرٌ لِيْ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : تَعُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاةِ ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ سَفِيَّانٌ : اَشْكُ اَنِّيْ زِدْتُ وَاَحَدَةً مِنْهَا . ۱۴۷۳ : وَعَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةٌ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِي فِيْهَا مَعَاشِيْ ، وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِي الَّتِي فِيْهَا مَعَادِيْ ، وَاَجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِيْ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ ، وَاَجْعَلْ الْمَوْتَ رَاحَةً لِيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۴۷۴ : وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ : ”قُلْ : اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ“ وَفِي رِوَايَةٍ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۴۷۵ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ ، وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، وَفِي رِوَايَةٍ وَضَلَعِ الدِّيْنِ وَغَلْبَةِ الرَّجَالِ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۴۷۶ : وَعَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : عَلَّمْنِيْ دُعَاةً اَدْعُوْا بِهٖ فِيْ صَلَاتِيْ ، قَالَ : قُلْ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا

مَغْفِرَةٌ..... ”اے اللہ بے شک میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا پس تو مجھے اپنی خاص بخشش سے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو بخشن ہا رحم کرنے والا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

اور ایک روایت میں ہے *فِي بَيْتِي* (اپنے گھر میں) کے الفاظ میں *كَبِيرًا* کی جگہ *كَبِيرًا* کے الفاظ ہیں پس مناسب ہے کہ دونوں کو اکٹھا کر کے *كَبِيرًا كَبِيرًا* پڑھیں۔

۱۳۷۷: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: *اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي*..... ”اے اللہ مجھے بخش دے اور میری غلطی اور جہالت اور معاملات میں میرا تجاوز اور وہ بھی بخش دے جسے آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ اے اللہ! زیادہ کیا ہوا اور مذاق کے طور پر کیا ہوا اور غلطی سے کیا گیا اور ارادہ کیا گیا سب بخش دے اور یہ تمام میری ہی طرف سے ہوئے۔ اے اللہ! میرا گناہ بخش دے جو میں نے آگے بھیجے اور جو پیچھے چھوڑے اور علاوہ اس کے خفیہ کئے اور وہ بھی جو آپ مجھ سے زیادہ جانتے والے ہیں۔ آپ آگے بڑھانے والے اور پیچھے ہٹانے والے ہیں اور آپ کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۳۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرماتے ”اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے جو میں جانتا ہوں اور اس کے شر سے جو میں نے عمل نہیں کیا۔“ (مسلم)

۱۳۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ ہوتی تھی: ”اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے زوال اور عافیت کے پھر جانے اور ناراضگی کے اچانک اترنے اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے۔“ (مسلم)

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ' فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ ' وَارْحَمْنِي ' إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ' وَفِي رِوَايَةٍ : ' وَفِي بَيْتِي ' وَرَوَى : ' ظَلَمْتُ كَثِيرًا ' وَرَوَى ' كَبِيرًا ' بِالنَّاءِ الْمُمَثِّلَةِ بِالنَّاءِ الْمُوَحَّدَةِ فَيَسْمَعُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَيَقَالُ : كَثِيرًا كَبِيرًا .

۱۴۷۷: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ - اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَسَهْلِي ' وَاسْرَافِي فِي أَمْرِي ' وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي ' وَخَطِيئِي وَعَمْدِي ' وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ ' وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ ' وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ' أَنْتَ الْمُسْقِمُ ' وَأَنْتَ الْمُؤَجِّرُ ' وَأَنْتَ عَلِي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۴۷۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ : ' اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۴۷۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : ' اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ ' وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ ' وَفَجْأَةِ نِقْمَتِكَ ' وَجَمِيعِ سَخَطِكَ ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۳۸۰: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعائیں یوں فرماتے: ”اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بخل، شدید بڑھاپا اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! تو میرے نفس کو اس کا تقویٰ عنایت فرما اور اس کو پاک کر دے تو سب سے بہتر اس کو پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا مالک اور کارساز ہے۔ اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع بخش نہ ہو، ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبولیت والی نہ ہو۔“ (مسلم)

۱۳۸۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور تجھ پر ایمان لایا، آپ پر توکل کیا، آپ کی طرف میں ربرب کرتا ہوں اور آپ کی طرف ہی میں نے فیصلہ میں رجوع کیا۔ پس تو نے بخش دے وہ گناہ جو میں نے آگے بھیجے اور جو پیچھے چھوڑے اور جو ظاہر کئے اور جو مخفی کئے۔ آپ ہی آگے بڑھانے والے اور آپ ہی پیچھے ہٹانے والے ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“ بعض راویوں نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کے الفاظ زائد نقل کئے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۸۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ الْغَنِيِّ وَالْفَقْرِ“ ”اے اللہ میں آگ کی آزمائش اور آگ کے عذاب، غناء کے شر اور فقر کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔“ (ابوداؤد ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔

۱۳۸۳: حضرت زیاد بن علاقہ اپنے چچا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے

۱۴۸۰: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْعُرُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا“  
رواهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۸۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ”اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ أَمِنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنْتَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَأَعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: ”وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۸۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ الْغَنِيِّ وَالْفَقْرِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ.

۱۴۸۳: وَعَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ، وَهُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

تھے: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ" "اے اللہ برے اخلاق و اعمال اور خواہشات سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ (ترمذی)  
یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۸۴: حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایک دعا سکھلا دیں۔ آپ نے فرمایا اس طرح کہا کرو: "اے اللہ میں اپنے کان کے شر، آنکھ کے شر، اپنی زبان کے شر، اپنے دل کے شر، منی (مادہ حیات) کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ (ابوداؤد ترمذی)  
حدیث حسن ہے۔

۱۳۸۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ میں برص، جنون، کوڑھ اور دیگر بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ (ابوداؤد)  
صحیح سند کے ساتھ۔

۱۳۸۶: حضرت مریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ وہ بہت بدترین لیٹنے والا ساتھی ہے اور خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بدترین رازداری ہے"۔ (ابوداؤد)  
صحیح سند کے ساتھ۔

۱۳۸۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب ان کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں اپنے بدل کتابت سے عاجز آ گیا ہوں۔ پس آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علیؑ نے اسے فرمایا کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھلا دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھلائے اگرچہ تجھ پر پہاڑ کے برابر قرض ہوگا اللہ اس کو ادا فرما دیں گے۔ دعائیہ کلمات یہ ہیں: "اے اللہ حلال کو میرے لئے

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۸۴: وَعَنْ شَكِيلِ بْنِ حَمِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمْنِي دُعَاءً قَالَ: "قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنْبِتِي" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۸۵: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجَذَامِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۴۸۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بَنَسُ الضَّجِيعِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بَنَسُ الْبِطَانَةِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۴۸۷: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مَكَاتِبًا جَاءَتْهُ فَقَالَ: إِنِّي عَجِزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي قَالَ: أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ دَيْنًا آدَاهُ اللَّهُ عَنْكَ؟ قُلِ: "اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ"



کفایت فرما دے اور حرام سے حفاظت فرما اور اپنے فضل سے دوسروں سے بے نیاز کر دے۔“ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۳۸۸: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد حصین کو دو کلمات بتلائے جن سے وہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَلْهَمْنِي ..... ”اے اللہ میری ہدایت کا میرے دل میں الہام فرما اور میرے نفس کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ۔“ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۳۸۹: حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی چیز سکھلا دیں جس سے میں اللہ تعالیٰ سے مانگا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اللہ سے عافیت مانگو، میں کچھ دن گزرنے سے پہلے حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں۔ آپ نے مجھے فرمایا: اے عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگو۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۰: حضرت شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اے ام المؤمنین جب حضور آپ کے پاس ہوتے تو آپ کی اکثر دعا کیا ہوتی تھی؟ انہوں نے جواب میں فرمایا آپ کی اکثر دعا یہ تھی: ”اے دلوں کو پلٹنے والے میرے دل کو اپنے پر مضبوط رکھ۔“ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۱: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دعا یہ تھی: ”اے اللہ میں آپ سے آپ کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی محبت کو جو آپ سے محبت کرتا ہو اور اس عمل کی محبت کا جو مجھے آپ تک

وَاعْنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ“ زَوَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ .

۱۴۸۸: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَضِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَ أَبَاهُ حُصَيْنًا كَلِمَتَيْنِ يَدْعُو بِهِمَا : ”اللَّهُمَّ اَلْهَمْنِي رُشْدِي“ وَاعْدُنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي“ زَوَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ .

۱۴۸۹: وَعَنْ أَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ : ”سَلُوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ“ فَمَكَثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِي : ”يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولَ اللَّهِ ، سَلُوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“ زَوَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۴۹۰: وَعَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ

مَا كَانَ أَكْثَرَ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ عِنْدَكَ؟ قَالَتْ : كَانَ أَكْثَرَ دُعَائِهِ يَا مُقَلَّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّثْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ“ زَوَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ .

۱۴۹۱: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ”كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ ﷺ اَللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ ، وَالْعَمَلَ الْبَدِي

پہنچا دے اے اللہ! اپنی محبت کو میری جان، اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔“ (ترمذی)  
حدیث حسن ہے۔

۱۳۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ کے کلمات کا خوب اہتمام کرو۔“ (ترمذی)

نسائی نے اس روایت کو ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا۔

حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

الِطْوُ: اس دعا کو لازم پکڑو اور بہت زیادہ کیا کرو۔

يُسَلِّعُنِي حُبَّكَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ -  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ .

۱۴۹۲ : وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”الطُّوَا بِنَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ مِنْ رَوَايَةِ رَبِيعَةَ ابْنِ عَامِرٍ الصَّخَابِيِّ قَالَ الْحَاكِمُ : حَدِيثٌ صَحِيحُ الْأَسْنَادِ :

”الطُّوَا“ بِكَسْرِ اللَّامِ وَتَشْدِيدِ الطَّاءِ الْمُعْجَمَةِ مَعْنَاهُ : الزُّمُّوْا هَذِهِ الدُّعَاةَ وَأَكْثَرُوا مِنْهَا .

۱۴۹۳ : وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا ، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا ، فَقَالَ : ”أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذَلِكَ كُلَّهُ؟ تَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ .

۱۳۹۱: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے بہت ہماری دعائیں مانگیں جن میں بہت سی ہمیں ذرا بھی یاد نہ رہی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے بہت ساری دعائیں مانگیں جن میں ہمیں چھٹا یاد نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی دعا نہ بتلا دوں جو ان تمام کو جمع کرنے والی ہو؟ تم اس طرح کہو: ”اے اللہ میں آپ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں جو آپ کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی اور میں آپ سے اس برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس سے آپ کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی آپ ہی مددگار ہیں۔ آپ ہی مددگار ہیں اور آپ ہی کفایت کرنے والے ہیں۔ گناہ سے پھرنا اور نیکی کی قوت بھی آپ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے۔“ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۳۹۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک دعا یہ بھی تھی: ”اے اللہ میں آپ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جو آپ کی رحمت کو لازم کرنے والی ہیں اور ان کاموں کا سوال کرتا ہوں جو تیری بخشش کا تقاضا کرنے والے ہیں ہر

۱۴۹۴ : وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ آثَمٍ

گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں اور ہرنیکی کی کثرت چاہتا ہوں اور جنت کی کامیابی اور آگ سے نجات کا آپ سے سوال کرتا ہوں۔“ حاکم نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث شرط مسلم پر ہے۔

### باب: پس پشت دُعا کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہ لوگ جو ان کے بعد آئے ہیں وہ کہتے ہیں اے رب ہمارے ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔“ (الحشر: ۱۰) اور ”اور اپنے ذنب (گناہ) سے استغفار کریں اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی استغفار کریں۔“ (محمد) اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام (کی دعا) کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا: ”اے رب ہمارے مجھے بخش دے اور میرے والدین کو اور مومنوں کو جس دن حساب قائم ہو۔“ (ابراہیم)

۱۳۹۵: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جو مسلمان بندہ اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تمہیں بھی اس کے مثل ملے۔“ (مسلم)

۱۳۹۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ”مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے دعا اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے اس کے پاس ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو مقرر فرشتہ آمین کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے تمہیں اس کے مثل ملے۔“ (مسلم)

### باب: دُعا کے متعلق چند مسائل

۱۳۹۷: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے اور وہ بھلائی کرنے والے کو جزا اک اللہ خیرا (یعنی اللہ تجھ کو

وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْحَيَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ“ رواه الحاكم أبو عبد الله وقال: حديث صحيح على شرط مسلم.

۲۵۱: بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ! قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾ [الحشر: ۱۰] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِدُنُوبِكُمْ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ [محمد: ۱۹] وَكَانَ تَعَالَى: إِخْبَارًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾ [ابراهيم: ۴۱]

۱۴۹۵: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِإِخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلِكُ: وَلَكَ بِمِثْلِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۹۶: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ”دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِإِخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ: عِنْدَ رَأْسِهِ مَلِكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِإِخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلِكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

### ۲۵۲: بَابُ فِي مَسَائِلِ مِنَ الدُّعَاءِ

۱۴۹۷: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ ضَمَّ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ

بہتر بدلہ دے) دے تو اس نے اس کی خوب تعریف کر دی۔  
(ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی جانوں کے لئے بددعا نہ کرو اور نہ اپنی اولاد کے لئے بددعا کرو اور نہ اپنے اموال کے لئے بددعا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری موافقت اس گھڑی سے ہو جائے جس میں اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگی جائے وہ دے دی جاتی ہے پھر یہ بددعا تمہارے حق میں قبول کر لی جائے۔“ (مسلم)

۱۳۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ اپنے رب سے سجدہ کی حالت میں سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے اس لئے تم اس میں بہت زیادہ دعا کیا۔“ (مسلم)

۱۵۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کسی ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلدی میں نہ پڑے کہ اس طرح کہنے لگے میں نے اپنے رب سے دعا کی لیکن اس نے میری دعا قبول نہ کی۔“ (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جب تک جلدی میں نہ پڑے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی میں پڑنے کا کیا مطلب ہے۔ آپ نے فرمایا: ”میں نے دعا کی لیکن مجھے تو ایسا معلوم نہیں ہوتا کہ میری دعا قبول ہو پھر وہ بیٹھ جائے اور دعا کو چھوڑ دے۔“

۱۵۰۱: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سی دعا زیادہ مقبول ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رات کے پچھلے حصے اور فرض نمازوں کے بعد کی۔“ (ترمذی)

اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الشَّاءِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۹۸: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَمْوَالِكُمْ لَا تَوَافِقُوا مِنِّي اللَّهُ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۹۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاتَّكِرُوا الدُّعَاءَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۰۰: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "يُسْتَحَابُّ لِأَخِيكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَهِيَ رَوَايَةٌ لِمُسْلِمٍ: "لَا يَزَالُ يُسْتَحَابُّ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِأَتَمِّ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ مَا لَمْ يَسْتَعْجَلْ" قِيلَ: "يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْتَعْجَالُ؟" قَالَ: "يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرِ يَسْتَجِبْ لِي" فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدْعُ الرَّعَاءَ"

۱۵۰۱: وَعَنْ أَبِي أَسَاةَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: "جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَذُبُرِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ



وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حدیث حسن ہے۔

۱۵۰۲: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”زمین پر جو مسلمان بھی اللہ پاک سے کوئی دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتے ہیں یا اسی طرح کی کوئی تکلیف اس سے دور کر دیتے ہیں جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔“ لوگوں میں سے ایک نے کہا پھر تو ہم بہت زیادہ دعائیں کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ زیادہ دیں گے۔“ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

حاکم نے ابوسعید سے اس کو روایت کیا اور اس میں یہ الفاظ

زائد ہیں یا اس کے لئے اسی طرح کا اجر خیرہ فرمالتے ہیں۔

۱۵۰۳: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عظمتوں والے اور حلم والے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش عظیم کے رب ہیں ان کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمان کے رب اور زمین کے رب اور معزز عرش کے رب ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

باب: اولیاء اللہ کی کرامات

اور ان کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”خبردار! بے شک اللہ کے اولیاء ان پر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ ڈرتے تھے ان کے لئے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔“ (یونس) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے مریم تو کھجور کے تنے کو اپنی طرف حرکت دے وہ تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرا دے پس تو کھا اور جی۔“ (مریم)

۱۵۰۲: وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُوا اللَّهَ تَعَالَى بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا، أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِائِمٍّ، أَوْ قَطِيعَةً رَجِمَ فَقَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِذَا نَكَّثْتُ قَالَ: ”اللَّهُ أَكْثَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ - وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ وَزَادَ فِيهِ: ”أَوْ يَدْخِرُ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلَهَا.

۱۵۰۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكُرْبِ: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۳: بَابُ كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ

وَفَضْلِهِمْ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَا إِنْ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ [يونس: ۶۲-۶۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَهَزَى النَّيْكَ بِجُدْعِ السَّخْلَةِ تَسَاقَطَ عَلَيْكَ رَطْبًا جَنِيًّا فَكُلْنِي

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جب بھی ذکر یا علیہ السلام محراب میں داخل ہوتے تو اس کے ہاں کھانے کی چیزیں پاتے ذکر یا علیہ السلام نے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا ہے؟ اس نے جواب دیا وہ اللہ کی طرف سے ہے بے شک اللہ جس کو چاہتے ہیں بغیر حساب کے رزق دیتے ہیں۔“ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور جب تم ان سے اور ان کے معبودوں سے جن کی یہ اللہ کے سوا پوجا کرتے ہیں علیحدگی اختیار کر لو پھر نماز میں پناہ لو۔ تمہارے لئے تمہارا رب اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے لئے تمہارے معاملے میں آسانی مہیا فرما دے گا۔ اور تم دیکھو گے کہ سورج طلوع ہوتے وقت نماز کے داہنی سے مڑ کر نکلتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ائیں طرف ان سے کتر کر نکل جاتا ہے۔“ (الکہف)

۱۵۰۴: وعن أبي محمد عبد الرحمن ابن ابو بكر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ فقیر لوگ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا جس کے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس چار کھانا ہو وہ پانچوں اور چھٹے کو سات لے جائے یا جس طرح فرمایا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لائے اور نبی اکرم ﷺ دس کو گھر لے گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے امام کا کھانا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھایا پھر رُکے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر اتنی دیر بعد گھر لوٹے کہ رات کا اتنا حصہ گزر چکا تھا جتنا اللہ نے چاہا۔ ان کی بیوی نے کہا تمہیں اپنے مہمانوں سے کس چیز نے روک لیا۔ انہوں نے پوچھا: ”کیا تم نے انہیں شام کا کھانا نہیں کھلایا؟“ اس نے جواب دیا انہوں نے آپ کے آنے تک انکار کیا حالانکہ ان کو کھانا پیش کیا گیا۔ عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں جا کر چھپ گیا! اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اونا دان! مجھے برا بھلا کہا اور بد دعا دی اور مہمانوں کو کہا تم کھاؤ۔ تمہارے لئے خوشگوار نہ ہو اور اللہ کی قسم میں اس کو کبھی نہیں چکھوں گا۔ عبد الرحمن کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم جو لقمہ

واشربنی ﴿ [مریم: ۲۶، ۲۵] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ كَلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَخَدَّ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَمْرُؤُا مَنِ لَكَ هَذَا؟ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿ [آل عمران: ۳۷] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَإِذَا اعْتَرَضْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْذُونَ إِلَّا اللَّهُ فَآوُوا إِلَى الْكَهْفِ بِنُشْرِكِكُمْ رَبِّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ مَرْفَقًا وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشَّمَالِ ﴿ [الکہف: ۱۶]

۱۵۰۴: وعن أبي محمد عبد الرحمن ابن ابو بكر صدیق رضی اللہ عنہما أنَّ أصحاب الصُّفَّة كانوا أناسًا فقراءً وأنَّ النَّبِيَّ ﷺ قال مرَّةً: ”مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةً فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ“ أَوْ كَمَا قَالَ: ”وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ“ وَأَنْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشْرَةٍ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ رَجَعَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ - قَالَتْ امْرَأَتُهُ: مَا حَسِبْتُكَ عَنْ أَصْبَافِكَ، قَالَ: أَوْ مَا عَشَيْتُهُمْ؟ قَالَتْ: أَبْرَأُ حَتَّى تَجِيءَ وَقَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ! فَقَالَ: يَا عَشْرُ! فَجَدِّعْ وَسَبِّ، وَقَالَ: كُلُّوْا

بھی لیتے تو نیچے سے اس سے زیادہ ابھر آتا جتنا کہ پہلے تھا اور کھانا اس سے بہت زیادہ ہو گیا جتنا اس سے پہلے تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھانے کو دیکھا تو اپنی بیوی کو فرمایا اے بنی فراس کی بہن یہ کیا؟ انہوں نے کہا میری آنکھوں کی ٹھنڈک البتہ وہ کھانا پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ پھر اس میں کچھ کھانا حضرت ابو بکر رضی اللہ نے کھایا اور فرمایا میری قسم شیطان (کے ورغلانے) سے تھی پھر اس میں سے ایک لقمہ کھایا پھر اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس اٹھا کر لے گئے وہ صبح تک آپ کے پاس رہا۔ ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ تھا جس کی مدت پوری ہو گئی ہم نے بارہ آدمی مختلف اطراف میں بھیجے ان میں سے ہر آدمی کے ساتھ کچھ آدمی تھے ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے؟ یہ اللہ ہی جانتا ہے پس ان سب نے وہ کھانا کھایا!

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے اور ان کی بیوی نے کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی پھر بہانہ یا مہمانوں نے بھی قسم اٹھائی کہ اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے جب تک ابو بکر ان کے ساتھ کھانا نہ کھائیں۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری قسم شیطان کی طرف سے ہے۔ چنانچہ انہوں نے کھانا منگوا یا اور خود کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا پس جونہی وہ لقمہ اٹھاتے تھے تو نیچے سے لقمہ اس سے بڑھ کر ابھر آتا تھا پس ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا؟ تو انہوں نے کہا میری آنکھوں کی ٹھنڈک بے شک وہ کھانا اب ہمارے کھانے سے پہلے جتنا تھا یقیناً اس سے بہت زیادہ ہے پھر انہوں نے کھایا اور نبی اکرم ﷺ کی طرف بھیجا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے اس میں سے نوش فرمایا۔ ایک اور روایت میں یہ لفظ ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن کو کہا تم اپنے مہمانوں کی دیکھ بھال کرو۔ میں حضور ﷺ کی خدمت میں جا رہا ہوں میرے آنے سے پہلے تم ان کی مہمانی سے فارغ ہو جاؤ۔ پس عبد الرحمن ان

لَا هَيْبِنَا وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ : وَيَأْمُ اللَّهُ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبًّا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَظَنَرِ الْيَهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لِأَمْوَآتِهِ : يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا؟ قَالَتْ : لَا وَقِسْوَةَ عَيْنِي لَهِي الْآنَ أَكْثَرَ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ! فَأَكَل مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ : إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينُهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاصْبَحَتْ عِنْدَهُ - وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِ عَهْدٍ فَمَضَى الْأَجَلَ فَتَفَرَّقْنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّاسٌ ، اللَّهُ أَعْلَمُ كَمِّ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ - وَفِي رِوَايَةٍ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَطْعَمُهُ ، فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ ، فَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوْ الْأَصْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ - فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَّتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا فَقَالَ : يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ : مَا هَذَا؟ قَالَتْ : وَقِسْوَةَ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ أَكْثَرَ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ! فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا - وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ : ذُونُكَ أَصْيَافُكَ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَافْرُغْ مِنْ قِرَائَتِهِمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَاتَاهُمْ بِمَا

کے پاس جو کھانا میسر تھا وہ لائے اور کہا تم کھاؤ۔ مہمانوں نے کہا ہمارے گھر کا مالک کہاں ہے؟ عبد الرحمن نے کہا تم کھانا کھا لو انہوں نے جواب دیا جب تک ہمارے گھر کا مالک نہیں آئے گا ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ عبد الرحمن نے کہا ہماری طرف سے اپنی مہمانی قبول کر لو اگر وہ اس حال میں آگئے کہ تم نے کھانا نہ کھایا ہوگا تو ہمیں ضرور ان کی طرف سے ڈانٹ پڑے گی مگر انہوں نے انکار کیا۔ عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے جان لیا کہ میرے والد مجھ پر ناراض ہوں گے۔ اس لئے جب وہ آئے تو میں ایک طرف ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا: تم لوگوں نے کیا کیا؟ انہوں نے اطلاع دی اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آواز دی اے عبد الرحمن! میں خاموش رہا انہوں نے پھر آواز دی اے عبد الرحمن! میں پھر خاموش رہا تو انہوں نے فرمایا: اونا دان! میں میں نکلا۔ میں نے کہا آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں مہمان نے کہا اس نے سچ کہا۔ یہ ہمارے پاس کھانا لایا تو ابو بکر صدیق نے کہا تم نے میرا انتظار کیا اللہ قسم میں آج کی رات یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ انہوں نے کہا اگر آپ کھانا نہیں کھائیں گے تو ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ فرمایا: ”تم پر افسوس ہے تم ہماری مہمانی کیوں قبول نہیں کرتے ہو؟ تو کھانا لا۔ عبد الرحمن کھانا لائے۔ پس آپ نے اپنا ہاتھ کھانے پر رکھا اور کہا: بسم اللہ! پہلی بات یعنی قسم کھانا شیطان کی طرف سے تھا پھر آپ نے کھانا کھایا اور انہوں نے بھی“۔ (بخاری و مسلم)

عَنْتَرٌ: غمی اور نادان۔ فَجَدَّعَ: ان کو برا بھلا کہا جَدَّعُ کا اصل معنی کاٹنا ہے يَجِدُّ عَلِيٌّ: ناراض ہونا۔

۱۵۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم سے پہلی امتوں میں کچھ لوگ محدث تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔“ (بخاری)

عِنْدَهُ فَقَالَ: اطعموا، فقالوا: أين ربُّ منزلنا؟ قال اطعموا، قالوا ما نحنُ بأكليين حتى يجي ربُّ منزلنا، قال: اقبلوا عنا فراقم فإنه إن جاء ولم تطعموا للفقير منه فابوا فعرفت أنه يجحد علي، فلما جاء تنحيت عنه، فقال: ما صنعتُم؟ فأخبروه، فقال: يا عبد الرحمن فسكت، ثم قال: يا عبد الرحمن فسكت، فقال غنترُ أقسمتُ عليك إن كنتَ تسمع صوتي إنما جئتُ! فخرجتُ فقلتُ سل ضيافك، فقالوا: صدق، اتانا به - فقال: إنما انتظرْتُ مؤني والله لا اطعمه الليلة - فقال الآخرون: والله لا نطعمه حتى تطعمه فقال: ويلكم! مالكم لا تقبلون عنا فراقم؟ هات طعامك فجاء به فوضع يده فقال: بسم الله الأولي من الشيطان، فاكل وأكلوا، متفق عليه.

قَوْلُهُ ”عَنْتَرٌ“ بَعَيْنٍ مُعْجَمَةٌ مُضْمُومَةٌ ثُمَّ نُونٌ سَاكِنَةٌ ثُمَّ ثَاءٌ مُشْتَلَةٌ وَهُوَ: الْغَبِيُّ الْجَاهِلُ وَقَوْلُهُ فَجَدَّعَ: أَيُّ شَتَمَهُ وَالْجَدَّعُ الْقَطْعُ - قَوْلُهُ ”يَجِدُّ عَلِيٌّ“ هُوَ بِكَسْرِ الْجِيمِ: أَيُّ يَغْضَبُ.

۱۵۰۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ نَاسٌ مُّحَدِّثُونَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.



مسلم نے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے اور دونوں روایتوں میں ابن وہب کے بقول مُحَدَّثُونَ کا معنی مُلْهَمُونَ یعنی الہام کئے ہوئے ہے۔ (بخاری)

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِّنْ رَّوَايَةِ عَائِشَةَ وَفِي رَوَايَتِهِمَا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: "مُحَدَّثُونَ" أَيْ مُلْهَمُونَ.

۱۵۰۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے سعد بن ابی وقاص کی شکایت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کی تو آپ نے ان کو معزول کر کے عمار کو ان کی جگہ پر گورنر بنا دیا پس انہوں نے شکایت میں یہاں تک بیان کیا یہ نماز اچھے طریقے سے نہیں پڑھاتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سعد رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیج کے کہا اے ابواسحاق! ان کا خیال یہ ہے کہ تم اچھے طریقے سے نماز نہیں پڑھاتے! اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا سنو میں اللہ کی قسم ان کو حضور ﷺ جیسی نماز پڑھاتا ہوں میں اس میں کوئی کمی نہیں کرتا میں منشاء کی نماز پڑھاتا ہوں۔ پہلی دو رکعتوں میں قیام لبا کرتا ہوں اور پچیس رکعتوں میں مختصر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابواسحاق تمہارے بارے میں میرا یہی گمان تھا اور آپ نے (تحقیقات کیلئے) ان کے ساتھ ایک یا کئی آدمیوں کو کوفہ بھیجا تا کہ وہ کوفہ والوں سے دریافت کریں۔ چنانچہ انہوں نے مسجدوں میں جا کر ان کے متعلق دریافت کیا۔ سعد نے ان کی اچھی تعریف کی یہاں تک کہ وہ وفد مسجد بنو عباس میں آیا تو ایک آدمی نے ان میں سے کھڑے ہو کر کہا جس کو اسامہ بن قنادہ کہتے تھے اور اس کی کنیت ابو سعدہ تھی کہ جب تم نے ہمیں قسم دلائی ہے تو گزارش ہے کہ سعد لشکر جہاد کے ساتھ نہیں جاتے اور نہ (مال غنیمت) کی تقسیم میں برابر کر تے ہیں اور نہ ہی فیصلوں میں عدل کرتے ہیں۔ حضرت سعد نے کہا سنو اللہ کی قسم میں ضرور تین دعائیں کروں گا اے اللہ اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے ریا کاری اور شہرت کے لئے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر کو طویل فرما اور اس کے فقر کو لبا کر دے اور قتلوں کو اس کو نشانہ بنا۔ چنانچہ جب اس سے پوچھا جاتا تو وہ کہتا قتلوں میں مبتلا ایک بہت

۱۵۰۶: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: شَكَأَ أَهْلَ الْكُوفَةِ سَعْدًا، يَعْنِي ابْنَ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكُّوْا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيَ - فَارْسَلُ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ إِسْحَاقَ! إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تَسْلَمُ فَقَالَ: أَمَا أَنَا وَاللَّهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا أُحْرِمُ عَنْهَا أُصَلِّي صَلَاتِي الْعِشَاءَ فَارْكَدُ فِي الْأُولَيْنِ وَأُخْفُ فِي الْآخِرِينَ قَالَ: ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ وَارْسَلْ مَعَهُ رَجُلًا - أَوْ رَجُلًا إِلَى الْكُوفَةِ يُسْأَلُ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ فَلَمْ يَدْعُ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ، وَيَثْنُونَ مَعْرُوفًا، حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَنَادَةَ، يُكْنَى أَبُو سَعْدَةَ، فَقَالَ: أَمَا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسُّوِيَّةِ وَلَا يُعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ، قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللَّهِ لَا دُعُونَ بِنَابِ اللَّهِ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ هَذَا كَاذِبًا، قَامَ رِبَاءٌ، وَسُمِعَ فَاطِلُ عُمَرَةَ، وَأَطْلُ فَقْرَةَ وَعَرَضَهُ لِلْفَتَنِ - وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا سُبِلَ يُسْأَلُ: شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ، أَصَابَتْنِي دَعْوَةٌ

بوڑھا شخص ہوں۔ مجھے سعد کی بددعا لگی ہے۔ جابر بن سمرہ سے راوی عبد الملک بن عمیر سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے خود اس کو دیکھا اس کی ابرو بڑھاپے کی وجہ سے آنکھوں پر پڑی ہیں اور وہ راستوں پر لڑکیوں کے سامنے آتا اور ان کو اشارے کرتا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۵۰۷: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے اروی بنت اوس نے جھگڑا کیا اور حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت کی اور دعویٰ کیا کہ سعید رضی اللہ عنہ نے اس کی کچھ زمین زبردستی لے لی ہے۔ پس سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ سے (ارشاد) سننے کے بعد میں نے اس کی زمین واپس لی ہے؟ حضرت مروان نے کہا تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا؟ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جس نے ظلم کے ساتھ کسی کی ایک باشت زمین لے لی تو اس کو ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ اس پر حضرت مروان رضی اللہ عنہ نے کہا میں اللہ کے بعد آپ سے کوئی دلیل طلب نہیں کروں گا تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے اللہ اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کی آنکھیں اندھی کر دے اور اس کی زمین میں اس کو ہلاک کر۔“ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وقت سے پہلے وہ اندھی ہو گئی اور وہ اپنی اس زمین میں چلی جا رہی تھی کہ ایک گڑھے میں جا گری (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت جو محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر سے ہے وہ اس کے ہم معنی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس نے اس کو خود نابینا اور دیواریں ٹٹولتے دیکھا اور یہ کہتے سنا کہ مجھے سعید کی بددعا لگ گئی اور اس کا گزرا ایک کنویں کے پاس سے ہوا جو اس کے گھر میں واقع تھا، جس کے متعلق اس نے جھگڑا کیا تھا وہ اس کنویں میں گر پڑی اور وہ اس کی قبر بن گیا۔

۱۵۰۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب احد کا موقع آیا۔ تو اس رات کو میرے والد نے مجھے بلایا اور فرمایا مجھے

سَعِيدٌ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ الرَّوِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: قَانَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ 'وَأَنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطَّرِيقِ فَيَغْمِزُهُنَّ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ. ۱۵۰۷: وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنَ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَاصَمَتْهُ أُرْوَى بِنْتُ أَوْسِ بْنِ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ 'وَادَّعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا. فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا كُنْتُ أَخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: مَاذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظَلَمًا طَوَّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ" فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هَذَا. فَقَالَ سَعِيدٌ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاعْمِ بِبَصَرِهَا 'وَأَقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بِمَعْنَاهُ وَأَنَّهُ رَأَاهَا عَمِيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدْرَ تَقُولُ: أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدٍ 'وَأَنَّهَا مَرَّتْ عَلَى بَشْرِ فِي الدَّارِ الَّتِي خَاصَمَتْهُ فِيهَا فَوَقَعَتْ فِيهَا وَكَانَتْ قَبْرَهَا.

۱۵۰۸: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي

معلوم ہوتا ہے کہ میں اصحاب نبی ﷺ میں جو لوگ مقتول ہوں گے ان میں سب سے پہلا میں ہوں گا اور میں اپنے بعد رسول اللہ ﷺ کی ذات کے علاوہ ایسا کوئی شخص چھوڑ کر نہیں جا رہا جو مجھے تجھ سے زیادہ معزز ہو اور بے شک میرے ذمہ قرض ہے اس کو ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ چنانچہ ہم نے صبح کی تو وہ سب سے پہلے مقتول تھے اور میں نے ان کے ساتھ دوسرے کو ان کی قبر میں دفن کیا۔ پھر مجھے اچھا معلوم نہ ہوا کہ میں ان کو دوسرے کے ساتھ رہے دوں۔ چنانچہ میں نے ان کو چھ ماہ بعد نکالا تو وہ اس طرح تھے جس طرح میں نے یوم اُحد کو انہیں دفن کیا تھا۔ سوائے ان کے کان کے۔ پس میں نے ان کو علیحدہ قبر میں دفن کیا۔“ (بخاری)

۱۵۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے دو آدمی، بھری رات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکلے تو ان کے ساتھ دو چراغ جیسی چیز سامنے جا رہی تھی جب وہ راستے میں جدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک چراغ ہو گیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر پہنچے۔ بخاری نے کئی اسناد سے بیان کیا۔ بعض میں یہ بھی ہے کہ دو آدمی اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما تھے۔

۱۵۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس صحابہ کا دستہ بطور جاسوس بھیجا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا۔ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ جب وہ مقام ہدایہ میں پہنچے جو عسفان اور مکہ کے درمیان ہے تو ہزریل کے قبیلہ بنو لحيان کو ان کی اطلاع ہو گئی پس وہ سوتیر انداز لے کر ان کے مقابلے کے لئے نکل پڑے اور ان کے نشان ہائے قدم کا پیچھا کیا۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں کو ان کی آہٹ محسوس ہوئی تو انہوں نے ایک جگہ پناہ لی۔ تیر اندازوں نے ان کو گھیر

مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: مَا أَرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعْرَ عَلَى مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَإِنَّ عَلِيَّ ذِينًا فَاقْضِ وَأَسْتَوْصِبْ بِأَخْوَاتِكَ خَيْرًا، فَاصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَيْلٍ، وَدَفَنْتُ مَعَهُ آخِرَ فِي قَبْرِهِ، ثُمَّ لَمْ تَطْبُ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ آخِرٍ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا هُوَ كَيَوْمٍ وَضَعْتُهُ غَيْرَ أَذْنِهِ فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرِ تَمِيمٍ، حَدِيثٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۰۹: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ طُرُقٍ وَفِي بَعْضِهَا أَنَّ الرَّجُلَيْنِ أَسِيدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

۱۵۱۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرَةَ رَهْطٍ عَيْنًا سَرِيَّةً وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ ابْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَاةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هَزْرَبِلَ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَفَرُّوا، لَهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامَ فَاقْتَصَوْا أَتَارَهُمْ، فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ

لیا اور کہا کہ نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو حوالے کر دو ہم تم سے عہد و میثاق کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو بھی قتل نہ کریں گے۔ پس عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا میں کافر کی ذمہ داری میں اترنے کو تیار نہیں۔ اے اللہ! ہماری اس حالت کی اطلاع اپنے پیغمبر ﷺ کو پہنچا دے۔ بنو لحيان نے ان پر تیر برسائے اور عاصم کو قتل کر دیا۔ تین اور شخص ان کے عہد و میثاق پر نیچے اتر آئے۔ ان میں خبیب اور زید بن دشنہ ایک دوسرا آدمی تھا۔ جب بنو لحيان نے ان پر قابو پا لیا تو ان کی کمائوں کے تانت کھول کر انہی سے ان کو باندھ لیا تیسرے آدمی نے کہا۔ یہ پہلی غداری ہے اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ نہ جاؤں گا۔ میرے لئے یہ (مرنے والے) نمونہ ہیں۔ پس انہوں نے اس کو کھینچا اور مروڑا مگر اس نے ساتھ جانے سے انکار کر دیا جس پر انہوں نے قتل کر دیا اور خبیب اور زید بن دشنہ کو لے کر چل دیئے یہاں تک کہ ان کا قتلہ بدر کے بعد اہل مکہ کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ چنانچہ بنو حارث بن نوفل نے خبیب کو خریدا۔ حضرت خبیب نے حارث کو بدر کے دن قتل کیا تھا۔ پس حضرت خبیب ان کے قیدی بن کر رہے۔ یہاں تک کہ ان کے قتل کا انہوں نے فیصلہ کیا۔ (دوران قید) ایک دن خبیب نے حارث کی کسی بیوی سے ایک اُسترہ زری ناف بالوں کی صفائی کے لئے منگوایا۔ اس نے عاریہ دے دیا۔ اس کا بچہ لڑکھڑاتا ہوا حضرت خبیب کے پاس پہنچ گیا جبکہ وہ اس سے غافل تھی۔ پس اس نے بچے کو ان کی گود میں بیٹھے پایا اس حالت میں کہ اُسترہ ان کے ہاتھ میں تھا۔ وہ لڑکی سخت گھبرائی۔ اس بات کو حضرت خبیب نے جان کر کہا کیا تمہیں خطرہ ہے کہ میں اس کو قتل کر دوں گا میں ایسا کرنے والا نہیں! وہ عورت کہتی ہیں میں نے حضرت خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم میں نے ان کو ایک دن انگور کا خوشہ ہاتھ میں لئے کھاتے دیکھا حالانکہ وہ زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اور مکہ میں کسی پھل کا نام تک نہ تھا! وہ عورت کہا کرتی تھی

لجاءوا الى موضع فاحاط بهم القوم فقالوا انزلوا فاعطوا بايديكم ولكم العهد والميثاق ان لا نقل منكم احدا فقال عاصم بن ثابت: ايها القوم اما انا فلا انزل على ذمة كافر: اللهم اخبر عنا نبيك ﷺ فرمواهم بالنبل فقتلوا عاصما ونزل اليهم ثلاثة نفر على العهد والميثاق منهم خبيب وزيد بن الدثنة ورجل اخر فلما استمكنا منهم اطلقوا ابا قسيهم فربطوهم: قال الرجل الثالث: هذا اول الغدر والله لا اصحبكم ان لي بهؤلاء اسوه يريد القتلى فجرؤه وعالجوه فابي ان يضحهم فقتلوه وانطلقوا بخبيب وزيد بن الدثنة حتى باعوهما بمكة بعد وقعة بدر فابتاع بنو الحارث بن عامر بن نوفل ابن عبد مناف حبيبا وكان خبيب هو قتل الحارث يوم بدر فلبث خبيب عندهم اسيرا حتى اجتمعوا على قتله فاستعار من بعض بنات الحارث موسى يستحذ بها فاعارتته فدرج بنى لها وهي غافلة حتى اتاه فوجدته محلسة على فخذيه والموسى بيده ففرغت فرعة عرفها خبيب فقال: استخشين ان اقتله ما كنت لافعل ذلك! قالت: والله ما رايت اسيرا خيرا من خبيب فوالله لقد وجدته يوما يأكل قطفا من عنب فني يده وانه لموثق بالحديد وما



کہ وہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت خبیب کو دیا تھا۔ جب (کفار مکہ نے انہیں) حرم سے حل (حدود حرم سے باہر) میں نکالنا کہ ان کو قتل کر دیں تو حضرت خبیب نے ان کو کہا مجھے مہلت دو تا کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں۔ پس انہوں نے چھوڑ دیا پس اس نے دو رکعت نماز پڑھی اور (مخاطب ہو کر کفار کو کہا) اللہ کی قسم اگر تم یہ گمان نہ کرتے کہ مجھے (قتل کی) گھبراہٹ ہے تو میں نماز کو لمبا کرتا۔ (پھر دعا کی) اے اللہ ان کی تعداد گن لے اور ان کو منتشر کر کے ہلاک کر اور ان میں سے کسی ایک کو باقی نہ چھوڑ اور (یہ شعر) پڑھے:

”مجھے کوئی پرواہ نہیں جبکہ مجھے اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہے۔ کہ آیا کس پہلو پر میرا یہ قتل ہو کر گرنا ہے اور میری یہ موت اللہ کی راہ میں ہے وہ اگر چاہے تو جسم کے ان کٹے ہوئے اعضاء پر برکت ڈال دے۔“

حضرت خبیب وہ شخص ہیں جنہوں نے ہر مسلمان کے لئے جس کو جکڑ کر باندھ کر قتل کیا جا رہا ہو۔ یہ نماز کا طریقہ جاری کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کی اطلاع اسی روز ہی دی جس دن وہ قتل ہوئے۔ قریش نے کہہ لوگ عاصم بن ثابت کی طرف بھیجے جب ان کو معلوم ہوا کہ ان کو قتل کر دیا گیا ہے۔ تاکہ یہ لوگ ان کے جسم کا کوئی معروف حصہ لائیں۔ (مثلاً سر وغیرہ) حضرت عاصم نے قریش کے ایک بڑے آدمی کو (بدر میں) قتل کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کی حفاظت کے لئے شہد کی مکھیوں کو بادل کی طرح بھیج دیا۔ ان مکھیوں نے ان کے جسم کی قریش کے قاصدوں سے حفاظت کی۔ پس وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ نہ کاٹ سکے۔“ (بخاری)

الْهَدَاةُ: جگہ کا نام ہے۔

الظَّلَّةُ: بادل۔

الدَّبْرُ: شہد کی مکھی۔

اقتلہم بذاذا: یہ بَدَّة کی جمع ہے جس کا معنی حصہ۔ اب مطلب

بِسْمِكَةَ مِنْ ثَمَرَةٍ! وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ حُبِيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْجِلِّ قَالَ لَهُمْ حُبِيْبٌ: دَعُونِي صُلِّى رَكَعَتَيْنِ، فَصَرَ كُوهَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنْ تَحْسَبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ: اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا، وَاقْتُلْهُمْ بَدَا، وَلَا تَبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا - وَقَالَ:

فَلَسْتُ أُوَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا

عَلَى أَيْ جَنْبٍ كَانَ لِلَّهِ عَمْرِي

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ

يَسَارِكُ عَلِيَّ أَوْ صَالِ شَلُو مُمَزَّعٍ

وَكَانَ حُبِيْبٌ هُوَ سَنَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا

بِصَلْوَةٍ، وَأَخْبَرَ بَعْضُ النَّبِيِّ ﷺ أَصْحَابَهُ

يَوْمَ أُصِيبُوا خَبْرَهُمْ، وَبَعَثَ نَاسًا مِنْ قُرَيْشٍ

إِلَى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِينَ حَدَّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ

يُوتُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ، وَكَانَ قُتِلَ رَجُلًا

مِنْ عَظَمَائِهِمْ، فَبَعَثَ اللَّهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظَّلَّةِ

بِالنَّيْبِ فَحَمَمَتْهُ مِنْ رُؤْسِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ

يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَوْلُهُ "الْهَدَاةُ" مَوْضِعٌ، وَالظَّلَّةُ:

السَّحَابُ - وَالذَّبْرُ: النَّخْلُ - وَقَوْلُهُ:

"اقتلہم بذاذا" بِكَسْرِ الْبَاءِ وَفَتْحِهَا فَمَنْ

كَسَرَ قَالَ هُوَ جَمْعٌ بَدَّةٍ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَهِيَ

النَّصِيبُ وَمَعْنَاهُ: اقتلہم حصصًا مُنْقَسِمَةً

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ نَصِيبٌ، وَمَنْ فَتَحَ قَالَ

مَعْنَاهُ: مُتَفَرِّقِينَ فِي الْقَتْلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ

یہ ہوا کہ ہر ایک کو تقسیم کر کے مارا کہ ہر ایک کا حصہ ہو۔ بعض نے بدۃ کی جمع بنایا جس کا معنی منتشر کر کے مارنا کہ ایک کے بعد دوسرا ہلاک ہو۔ اس باب میں بہت سی احادیث صحیح ہیں۔ جو اپنے مقام پر ابواب میں گزر چکی ہیں۔

ان میں وہ حدیث ہے جن میں ایک لڑکے کا تذکرہ ہے جو بادل کے اور ساحر کے پاس آتا جاتا تھا اور حدیث غار جو بند ہو گئی اور حدیث کہ آدمی نے بادل سے آواز سنی وغیرہ۔ دلائل اس سلسلہ میں بے شمار و معروف ہیں دیگر واقعات اور۔

۱۵۱۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب بھی کسی چیز کے بارے میں اس طرح کہتے سنا کہ میرا خیال اس کے متعلق یہ ہے تو وہ اسی طرح ہوتا جیسا کہ اپنا خیال ظاہر فرماتے۔ (بخاری)

مَنْ التَّبْدِيدِ - وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ صَحِيحَةٌ سَبَقَتْ فِي مَوَاضِعِهَا مِنْ هَذَا الْكِتَابِ مِنْهَا حَدِيثُ الْغُلَامِ الَّذِي كَانَ يَأْتِي الرَّاهِبَ وَالسَّاحِرَ وَمِنْهَا حَدِيثُ بَعْضِ النَّبِيِّ وَحَدِيثُ أَصْحَابِ الْغَارِ الَّذِينَ أُطْبِقَتْ عَلَيْهِمُ الصَّخْرَةُ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ الَّذِي سَمِعَ صَوْتًا فِي السَّحَابِ يَقُولُ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ، وَغَيْرُ ذَلِكَ، وَالِدَّلَالَةُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَشْهُورَةٌ، وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ.

۱۵۱۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِسَيِّءٍ قَطُّ: إِنِّي لَا ظَنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

## کِتَابُ الْأُمُورِ الْمَنْهِيَّ عَنْهَا

باب: غیبت کی حرمت اور زبان پر

پابندی لگانے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی غیبت نہ کرے۔“ یا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، تو اسے ناپسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔“ (الحجرات)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم اس چیز کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہیں۔ بے شک کان اور آنکھیں اور دل ان تمام سے باز پرس ہو گی۔“ (الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہ جو لفظ بھی زبان سے بولتا ہے تو اس کے پاس نگران تیار ہے۔“ (ق)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اچھی طرح جان لو کہ ذمہ دار انسان کو اپنی زبان کی حفاظت ہر قسم کے کلام سے کرنی چاہئے سوائے اس کلام کے جس کی مصلحت ظاہر ہو اور جب کلام اور ترک کلام برابر ہو تو سنت یہ ہے کہ کلام سے زبان کو روکے کیونکہ کبھی مباح کلام حرام و مکروہ گفتگو تک پہنچا دیتی ہے۔ عادتاً یہ چیز کثرت سے پائی جاتی ہے اور سلامتی کا مقابلہ کوئی چیز نہیں کر سکتی۔

۲۵۴: بَابُ تَحْرِيمِ الْغَيْبَةِ وَالْأَمْرِ

بِحِفْظِ اللِّسَانِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ﴾ [الحجرات: ۱۲] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ [الاسراء: ۳۶] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [۱۸:ق]

إِعْلَمُ أَنَّهُ يُبْعَثُ لِكُلِّ مُكَلَّفٍ أَنْ يَحْفَظَ لِسَانَهُ عَنِ جَمِيعِ الْكَلَامِ إِلَّا كَلَامًا ظَهَرَ فِيهِ الْمَصْلَحَةُ وَمَتَى اسْتَوَى الْكَلَامُ وَتَرَكَهُ فِي الْمَصْلَحَةِ فَاللسنة الإمساك عنه، لأنه قد ينجر الكلام المباح إلى حرام أو مكروه وذلك كثير في العادة والسلامة لا يعد

لَهَا شَيْءٌ.

۱۵۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: ”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو بھلی بات کہنی چاہئے یا پھر خاموشی اختیار کرنی چاہئے۔“ (بخاری و مسلم)

یہ روایت اس سلسلے میں واضح ہے کہ آدمی گفتگو خیر کے سوانہ کرے اور خیر وہ ہے جس کی بھلائی ظاہر ہو۔ جب اس کی درستگی میں شبہ ہو تو بالکل زبان پر نہ لائے۔

۱۵۱۳: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۵۱۴: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”مجھے ضمانت دے اس کی جو اس کے دونوں جڑوں کے درمیان ہے اور اس کی جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے تو میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۵۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”بے شک بندہ بعض اوقات کوئی بات کرتا ہے اور اس پر غور نہیں کرتا مگر اس سے مشرق و مغرب کی درمیانی مسافت کے برابر آگ کی طرف پھسل جاتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

”يَسِينُ“: سوچنا کہ آیا خیر ہے یا شر۔

۱۵۱۶: حضرت ابو ہریرہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یقیناً بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے کلمات میں سے کوئی کلمہ زبان سے نکلتا ہے مگر اس کی طرف کوئی توجہ بھی نہیں ہوتی اور اللہ اس سے اس کے درجات بلند کر دیتے ہیں اور بے شک بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے کلمات میں سے کوئی کلمہ کہتا ہے اور اس کی طرف کوئی توجہ

۱۵۱۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهَذَا صَرِيحٌ فِي أَنَّهُ يُتَّبَعِي أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ إِلَّا إِذَا كَانَ الْكَلَامُ خَيْرًا وَهُوَ الَّذِي ظَهَرَتْ مَصْلَحَتُهُ وَمَتَى شَكَّ فِي ظُهُورِ الْمَصْلَحَةِ فَلَا يَتَكَلَّمُ.

۱۵۱۳: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۱۴: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "مَنْ يَضْمَنُ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۱۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَّبِعُنَّ فِيهَا يَزُلُّ بِهَا إِلَى النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَى: "يَسِينُ" يُفَكِّرُ أَنَّهَا خَيْرٌ أَمْ لَا.

۱۵۱۶: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ تَعَالَى مَا يُلْقِي لَهَا بَلَا يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يُلْقِي لَهَا بَلَا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ" رَوَاهُ



نہیں ہوتی۔ مگر اس کے ساتھ وہ جہنم میں گر جاتا ہے۔“ (بخاری)

۱۵۱۷: حضرت ابو عبد الرحمن بلال بن حارث مزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے کلمات میں سے ایک کلمہ کہتا ہے۔ اس کا گمان بھی نہیں ہوتا کہ وہ اس بلند مقام پر پہنچے گا جتنا وہ پہنچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کلمہ کی وجہ سے ملاقات کے تک اپنی رضامندیاں لکھ دیتا ہے۔ بے شک آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی ایک بات کہتا ہے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ اس مقام تک پہنچے گا جہاں وہ پہنچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اپنی ملاقات کے دن تک اس کے متعلق ناراضگی لکھ لیتے ہیں۔ (موطامالک، ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۱۸: حضرت سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی بات بتلائیں جس کو مضبوطی سے تھام لوں۔ فرمایا: ”تم کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔“ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو میرے متعلق سب سے زیادہ خطرہ کس چیز کا ہے؟ پس آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا کر فرمایا: ”اس کا۔“ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۱۹: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام نہ کرو۔ اس لئے کہ کثرت کلام (بے پرکی ہانکنا) دل کی سختی کا باعث ہے بے شک لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے سب سے دور سختی دل والا ہے۔“ (ترمذی)

۱۵۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کو اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ کر لے جو اس کے دونوں جبرؤں کے درمیان ہے اور اس کے شر سے جو اس

۱۵۱۷: وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ تَعَالَى مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ" رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ وَابْنُ مَيْمُونٍ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۱۸: وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ: "قُلْ رَبِّي اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَخَوْفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ: "هَذَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۱۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ تَعَالَى قَسْوَةً لِلْقَلْبِ! وَإِنْ أَبْعَدَ النَّاسُ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبَ الْقَاسِي" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۵۲۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرًّا مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَشَرًّا مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ

کی ٹانگوں کے درمیان ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔  
(ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۵۲۱: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجات کس طرح مل سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی زبان کو قابو میں رکھ اور تمہارا گھر تمہارے لئے وسیع ہو یعنی زائد وقت گھر میں گزارو اور اپنی خطا پر رو۔“ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۵۲۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب انسان صبح کو اٹھتا ہے تو تمام اعضاء اس سے عاجزی کے ساتھ عرض کرتے ہیں تُو ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہم تیرے ساتھ منسلک ہیں اگر تو درست رہی تو ہم درست سہمے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم ٹیڑھے ہو جائیں گے۔“ (ترمذی)

تُكْفِرُ اللِّسَانُ الحزبی سے عرض کرتے ہیں۔

۱۵۲۳: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور آگ سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”تو نے بہت بڑی بات پوچھی۔ یہ بات اُس کے لئے آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان فرمادے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بنا، نماز کو قائم کر، زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر اگر تجھے وہاں پہنچنے کی طاقت ہو۔ پھر فرمایا کیا بھلائی کے دروازے نہ بتلا دوں؟ (پھر خود ہی) فرمایا: ”روزہ ڈھال ہے اور صدقہ غلطی کو اس طرح مٹاتا ہے جس طرح پانی آگ بجھاتا ہے۔ آدمی کا آدمی رات کو نماز ادا کرنا“ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت

الْجَنَّةَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۵۲۱: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: ”أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسْغُفْكَ بَيْتُكَ“ وَأَبْكْ عَلَى خَطِيئَتِكَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۵۲۲: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”إِذَا صَبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكْفِرُ اللِّسَانَ تَقُولُ: اتَّقِ اللَّهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ: فَإِنِ اسْتَقَمَّتْ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اغْوَجَتْ اغْوَجْنَا“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

مَعْنَى ”تُكْفِرُ اللِّسَانَ“: أَي تَذَلُّ وَتَخْضَعُ.

۱۵۲۳: وَعَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخُلُنِي الْجَنَّةَ وَيَسَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: ”لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَيَّ مَنْ يَسِّرَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، تُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا“ ثُمَّ قَالَ: ”أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جَنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ“

فرمائی: ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ ”ان کے پہلو خواب گاہوں سے الگ رہتے ہیں۔“ یہاں تک کہ ﴿يَعْلَمُونَ﴾ تک تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں اس معاملے کی جڑ اور اس کے ستون اور اس کے کوہان کی چوٹی نہ بتلا دوں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ فرمایا سارے معاملے کی جڑ اسلام میں تم کو ان سب کا مدار نہ بتلا دوں؟ میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ پس آپ سے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: ”اس کو اپنے اوپر روک کر رکھ“۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم سے اس چیز کا مواخذہ ہوگا جو ہم بات چیت کرتے ہیں؟ تو فرمایا تمہاری ماں تمہیں گم پائے۔ لوگوں کو ان کی زبانوں کی کھیتیاں ہی جہنم میں اوندھا ڈالیں گی۔“ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے اس کی شرح اس سے ما قبل باب میں گزری۔

۱۵۲۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: ہاں اپنے بھائی کا تذکرہ اس بات سے کرنا جو وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کیا گیا اگر میرے بھائی میں وہ بات ہو جو میں کہہ رہا ہوں تو پھر؟ فرمایا: ”اگر اس میں وہ بات پائی جاتی ہے جو تو کہتا ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات اس میں پائی نہیں جاتی تو تو نے اس پر بہتان باندھا۔“ (مسلم)

۱۵۲۵: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر یوم نحر کے دن خطبہ میں یہ بات ارشاد فرمائی۔ ”بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جس طرح اس شہر اور اس مہینے میں تمہارے اس دن کی حرمت ہے سنو! کیا میں نے بات پہنچا

وَصَلَوَةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ“ ثُمَّ تَلَا: ”تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ“ حَتَّى بَلَغَ يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ: ”أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ“ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ“ قَالَ: ”رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ“ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ“ ثُمَّ قَالَ: ”أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَكَ ذَلِكَ كُلِّهِ؟“ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ“ فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ قَالَ: ”كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا“ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَهَلَّا تَكَلَّمُكَ أُمَّكَ وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَيَّ وَجُوهَهُمْ إِلَّا حَصَانِدَ أَلْسِنَتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهُ فِي بَابِ قَبْلِ هَذَا.

۱۵۲۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”اتَذَرُونَ مَا الْغَيْبَةُ؟“ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ“ قَالَ: ”ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ“ قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَحَىٰ مَا أَقُولُ؟ قَالَ: ”إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهْتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۲۵: وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ بِمَنْى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ”إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا“ فِي

دی۔“ (بخاری و مسلم)

۱۵۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کے لئے صفیہ رضی اللہ عنہا کا ایسا ہونا کافی ہے۔ بعض راویوں نے کہا مراد ان کا چھوٹا بچہ تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”تو نے ایک بات ایسی کہہ دی کہ اگر اس کو سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو اس کا ذائقہ تبدیل ہو جائے۔“  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے تو ایک انسان کا ذکر بطور حکایت کے کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میں کسی انسان کا تذکرہ بطور حکایت کروں خواہ اس کے بدلے مجھے اتنا اتنا (کچھ) ملے۔“ (ابوداؤد ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

مَرْجَتْهُ: اس کا ذائقہ بدل ڈالے یا اس کی بو کو اپنی قباحت و گندہی سے بدبو بنا دے۔ یہ روایت غیبت کیلئے بلیغ ترین ڈانٹ ہے اللہ نے فرمایا: ”(ہمارا پیغمبر) خواہش نفس سے کچھ نہیں بولتا، وہ جو کچھ بولتا ہے وہ سچ ہی ہوتی ہے جو اس کی طرف کی جاتی ہے۔“

۱۵۲۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے معراج کرائی گئی تو میرا گزرا ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو زخمی کر رہے تھے۔ میں نے کہا اے جبرائیل (علیہ السلام) یہ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کی عزتوں پر حملہ کرتے ہیں۔“ (ابوداؤد)

۱۵۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خونِ عزت اور مال حرام ہے۔“

(مسلم)

بَلَدِكُمْ هَذَا، آلا هَلْ بَلَّغْتُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۲۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةٍ كَذَا وَكَذَا - قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ: "لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مَرَجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ: "مَا أَحَبُّ أَبِي حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَإِنَّ لِي كَذَا وَكَذَا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمَعْنَى: "مَرْجَتْهُ" خَالَطَتْهُ مُخَالَاتَةً يَتَغَيَّرُ بِهَا طَعْمُهُ أَوْ رِيحُهُ لِشِدَّةِ نَتِيهَا وَقَبْحِهَا وَهَذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَبْلَغِ الزَّوْجِرِ عَنِ الْعِيبَةِ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾.

۱۵۲۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَمَّا عَرَجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نَحَاسٍ يَخْمِشُونَ رُجُوهَهُمْ وَضُدُّوهُمْ" فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِيْلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لَحْمَ النَّاسِ وَيَقْعُونَ فِي أَغْرَاضِهِمْ! - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۵۲۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ وَعَرَضُهُ وَقَالَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.



باب: غیبت کا سننا حرام ہے اور  
آدمی غیبت کو سن کر اس کی تردید و انکار کرے  
اگر اس کی استطاعت نہ ہو  
تو

اس مجلس کو حتی المقدور چھوڑ دے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جب وہ لغوبات سنتے ہیں تو وہ اس سے  
منہ موڑ لیتے ہیں“۔ (القصص: ۵۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وہ لوگ جو لغوباتوں سے اعراض کرنے والے  
ہیں“۔ (المومنون) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یقیناً کان آنکھ اور دل  
ان تمام کے متعلق جواب دہی ہوگی“۔ (الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات کے  
مخالفہ طعن و تشنیع کر رہے ہیں ان سے اس وقت تک الگ رہو یہاں  
تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مصروف ہو جائیں اور اگر تجھے (اے  
مخاطب) شیطان ہمارے تو پھر یاد آجانے کے بعد ظالم لوگوں کے  
پاس مت بیٹھو“۔ (الانعام)

۱۵۲۹: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع  
کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس چہرے سے آگ رد (دور) فرما  
دیں گے“۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۵۳۰: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان  
کی مشہور روایت میں جو گزشتہ باب المرجاء میں گزر چکی کہ  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو  
فرمایا: ”مالک بن دُخشم کہاں ہے؟ ایک آدمی نے کہا وہ تو  
منافق ہے۔ اس کو اللہ اور اس کے رسول سے کوئی محبت نہیں۔  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایسا مت کہو۔ کیا تم نہیں

۲۵۵: نَابٌ تَحْرِيْمٌ سَمَاعِ الْغَيْبَةِ  
وَأَمْرٍ مَنْ سَمِعَ غَيْبَةً مُحَرَّمَةً بَرَدَهَا  
وَالْإِنْكَارِ عَلَى قَائِلِهَا فَإِنْ عَجَزَ أَوْ  
لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ فَارْقَ ذَلِكَ  
الْمَجْلِسَ إِنْ أَمَكَّنَهُ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ  
أَعْرَضُوا عَنْهُ﴾ [القصص: ۵۵] وَقَالَ تَعَالَى:  
﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ﴾  
[المومنون: ۳] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿سَوَاءٌ السَّمْعُ  
وَالْبَصَرُ وَالْفُؤَادُ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ إِتْرًا  
مَسْئُولًا﴾ [الاسراء: ۳۶] وَقَالَ تَعَالَى:  
﴿وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا  
فَاعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ  
غَيْرِهِ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ  
الدُّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ [الانعام: ۲۸]  
۱۵۲۹: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”مَنْ رَدَّ عَنْ عَرَضٍ  
أَجْبَهُ رَدَّ اللَّهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۵۳۰: وَعَنْ عَتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ الْمَشْهُورِ الَّذِي تَقَدَّمَ  
فِي بَابِ الرَّجَاءِ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي  
فَقَالَ: ”أَيُّنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشَمِ؟ فَقَالَ  
رَجُلٌ: ذَلِكَ مُسَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَلَا  
رَسُولَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ”لَا تَقُلْ ذَلِكَ آلا  
تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ

دیکھا کہ اس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خالص اللہ کی رضا کے لئے پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے خالص اس کی خاطر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنے والے پر آگ کو حرام قرار دیا۔ (بخاری و مسلم)

عَبْتَانُ: مشہور اور عبثان عین کے ضمہ کے ساتھ بھی استعمال ہوا ہے۔  
الدُّخْشُمُ: دال اور شین کے ضمہ کے ساتھ آتا ہے۔

۱۵۳۱: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی طویل روایت میں اپنی توبہ کا واقعہ نقل کرتے ہیں۔ باب توبہ میں گزرا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا کعب بن مالک نے کیا کیا توبہ کی؟ ایک شخص نے کہا اس کو اس کی دو چادروں اور کندھوں پر نگاہ ڈالنے نے روک دیا (تکبر و خود پسندی مراد ہے) اس کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تو نے بہت بری بات کی، اللہ کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے ان میں بھلائی ہی پائی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔ (بخاری و مسلم)

عِظْفَاهُ: اطراف یہ خود پسندی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

باب: جو غیبت مباح ہے

امام نووی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کسی بھی ایسے صحیح غرض شرعی کی بناء پر غیبت جائز ہے جس تک اس کے بغیر نہ پہنچا جاسکے اور اس کے چھ اسباب ہیں: (۱) ظلم، مظلوم کو جائز ہے کہ بادشاہ یا قاضی کے پاس ظلم کی شکایت و حکایت کرے یا اس کے سامنے یا حاکم مجاز کے سامنے ذکر کرے جو ظالم سے بدلہ لے سکتا ہو۔ اس طرح بیان کرے کہ فلاں نے مجھ پر اس طرح ظلم کیا۔ (۲) برائی کو روکنے میں مدد

وَجْهَ اللَّهِ، وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”وَعَبْتَانُ“ بِكَسْرِ الْعَيْنِ عَلَى الْمَشْهُورِ وَحِكْيِ ضَمِّهَا وَبَعْدَهَا تَاءٌ مُنْشَأَةٌ مِنْ فَوْقِ ثُمَّ بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَالذُّخْشُمُ بِضَمِّ الدَّالِ وَالسَّكَّانِ الْخَاءِ وَضَمِّ الشَّيْنِ الْمُفْعَمَتَيْنِ.

۱۵۳۱: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ فِي قِصَّةِ تَوْبَتِهِ وَقَدْ سَبَقَ فِي بَابِ التَّوْبَةِ - قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ: ”مَا فَعَلَ كَعْبُ ابْنُ مَالِكٍ؟“ فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِيمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَبَسَهُ بَرْدَاهُ وَالنَّظْرُ فِي عِظْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ”بَسْ مَا قُلْتَ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا“ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”عِظْفَاهُ“ جَانِبَاهُ، وَهُوَ إِشَارَةٌ إِلَى إِعْجَابِهِ بِنَفْسِهِ.

۲۵۶: بَابُ مَا يُبَاحُ مِنَ الْغَيْبَةِ

أَعْلَمُ أَنَّ الْغَيْبَةَ تَبَاحٌ لِعَرَضٍ صَحِيحٍ شَرْعِيٍّ لَا يُمَكِّنُ الْوُصُولَ إِلَيْهِ إِلَّا بِهَا وَهُوَ بِسَبَبِ أَنْسَابٍ: الْأَوَّلُ النَّظْمُ فَيَجُوزُ لِلْمَظْلُومِ أَنْ يَتَّظَّمَ إِلَى السُّلْطَانِ وَالْقَاضِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِمَّنْ لَهُ وَلَايَةٌ أَوْ قُدْرَةٌ عَلَى أَنْصَافِهِ مِنْ ظَالِمِهِ فَيَقُولُ ظَلَمَنِي فَلَانَ بِكَذَا

کرنے کے لئے اور گناہ گار کو درست راہ پر لانے کی غرض سے ہو پس اس طرح کہے اس کو جو منکر ہو تبدیل کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔ اس طرح کہے کہ فلاں آدمی یہ کام کر رہا ہے اس کو ڈانٹو اور اسی طرح کے الفاظ سے اس کا اصل مقصود یہ ہو کہ برائی کا ازالہ ہو جائے اگر یہ مقصد بھی نہ ہو تو پھر بھی شکایت حرام ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ فتویٰ طلب کرے اور مفتی کو اس طرح کہے کہ میرے والد یا بھائی یا میرے خاوند یا فلاں شخص نے اس طرح ظلم کیا ہے۔ کیا اس کو اس ظلم کا حق ہے؟ اور اگر نہیں تو پھر میرے اس سے چھوٹے اور اپنے حق کو پانے اور ظلم کو دور کرنے کا راستہ کیا ہے؟ اور اسی طرح کے الفاظ کہے یہ ضرورتاً جائز ہے لیکن زیادہ احتیاط اور فضیلت اس میں ہے کہ مفتی کو اس طرح سوال کرے کہ ایسے مرد یا شخص یا خاوند کا کیا حکم ہے جس کا معاملہ اس طرح ہو؟ اس طرح بغیر متعین کرنے کے مقصد حاصل ہو جائے گا۔ مگر پھر لیں کہ بتانا بھی جائز ہے جس طرح کہ ہم عنقریب حدیث ہند ذکر کریں گے۔ (۴۱) چوتھا مسلمانوں کو ڈرانے کے لئے اور ان کو نصیحت کرنے کے لئے اور اس کے کئی طریقے ہیں ان میں سے ایک طریقہ راہوں اور گواہوں پر زور کرنا ہے اور یہ تمام مسلمانوں کے اجماع سے جائز ہے بلکہ ضرورت کے وقت واجب ہے۔ دوسرے کسی انسان کو داماد بنانے کے لئے مشورہ کرنا یا کسی کو اس کو شریک کار بنانے کے لئے یا اس کے پاس امانت رکھنے کے لئے یا اس سے کوئی معاملہ کرنے کے لئے یا اس کے علاوہ اور کوئی اس کے پڑوس وغیرہ اختیار کرنے کے لئے ہو۔ اس صورت میں مشورہ دینے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کی حالت کو بالکل نہ چھپائے بلکہ خیر خواہی کی نیت کے ساتھ اس کی تمام برائیاں ذکر کر دے۔ تیسرا یہ کہ جب کسی طالب علم کو کسی بدعتی یا فاسق سے علم حاصل کرنا دیکھے اور خطرہ ہو کہ یہ طالب علم اس سے نقصان اٹھائے گا اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کی حالت کو بیان کر کے طالب عالم کو نصیحت کر دے لیکن اس

الثَّابِي اِلسْتِعَانَةُ عَلٰى تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ وَرَدَّ الْعَاصِي اِلَى الصُّوَابِ فَيَقُوْلُ لِمَنْ يَرُجُوْا قُدْرَتُهُ عَلٰى اِزَالَةِ الْمُنْكَرِ : فَلَاَنْ يَّعْمَلَ كَذَا فَاَزْجُرُهُ عَنْهُ وَنَحْوِ ذَلِكَ وَيَكُوْنُ مَقْصُوْدُهُ التَّوَصُّلُ اِلَى اِزَالَةِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَمْ يَقْصِدْ ذَلِكَ كَانَ حَرَامًا ، الثَّلَاثُ اِلسْتِفْتَاءُ فَيَقُوْلُ لِلْمُفْتِيِّ ظَلَمْتَنِيْ اَبِيْ ، اَوْ اَخِيْ اَوْ زَوْجِيْ ، اَوْ فَلَاَنْ يَّكْذِبَ فَهَلْ لَهُ ذَلِكَ ، وَمَا طَرِيقِيْ فِي الْخَلَاصِ مِنْهُ وَتَحْصِيْلِ حَقِّيْ ، دَفْعَ الظُّلْمِ وَنَحْوِ ذَلِكَ ، فَهَذَا جَائِزٌ لِلْحَاجَةِ وَلٰكِنْ الْاُحْوَطُ وَالْاَفْضَلُ اَنْ يَقُوْلَ : مَا تَقُوْلُ فِي رَجُلٍ اَوْ شَخْصٍ اَوْ زَوْجٍ كَانَ مِنْ اَمْرِهِ كَذَا ، فَاِنَّهُ يَحْضُلُ بِهٖ الْعَرَضُ مِنْ غَيْرِ تَعْيِيْنٍ وَمَعَ ذَلِكَ فَالتَّعْيِيْنُ جَائِزٌ كَمَا سَنَذْكُرُهُ فِي حَدِيْثِ هِنْدٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ، الرَّابِعُ تَحْذِيْرُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الشَّرِّ وَنَصِيْحَتُهُمْ ، وَذَلِكَ مِنْ وُجُوْهِ : مِنْهَا جَرْحُ الْمَجْرُوْحِيْنَ مِنَ الرُّوَاةِ وَالشُّهُوْدِ وَذَلِكَ جَائِزٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ ، بَلْ وَاجِبٌ لِلْحَاجَةِ ، وَمِنْهَا الْمَشَاوِرَةُ فِيْ مُصَاهَرَةِ اِنْسَانٍ اَوْ مُشَارَكَتِهِ ، اَوْ اِبْدَاعِهِ ، اَوْ مُعَامَلَتِهِ ، اَوْ غَيْرِ ذَلِكَ ، اَوْ مُجَاوِرَتِهِ - وَيَجِبُ عَلٰى الْمَشَاوِرِ اَنْ لَا يُخْفِيَ خَالَهُ ، بَلْ يَذْكُرُ الْمَسَاوِي الَّذِي فِيْهِ بِنِيَّةِ النَّصِيْحَةِ وَمِنْهَا اِذَا رَاى مُتَّفِقَهَا يَتَرَدَّدُ اِلَى مُبْتَدِعٍ ، اَوْ فَاسِقٍ يَتَّخِذُ عَنْهُ الْعِلْمَ ، وَخَافَ اَنْ يَتَضَرَّرَ الْمُتَّفِقُهُ

میں شرط یہ ہے کہ نصیحت مقصود ہو اور اس کے اندر بہت ساری غلطیاں کی جاتی ہیں کبھی تو ان غلطیوں کا باعث متکلم کا حسد ہوتا ہے اور شیطان اس پر معاملے کو خلط ملط کر دیتا ہے اور اس کے دماغ میں یہ بات ڈالتا ہے کہ یہ خیر خواہی ہے (حالانکہ یہ حسد کی کارروائی ہے) اس میں خوب بیدار مغزئی کی ضرورت ہے اور ایک صورت یہ ہے کہ اس کو عہدہ ملا ہو لیکن وہ اس کے حقوق کو صحیح انجام نہ دیتا ہو خواہ اس لئے کہ اس میں حکومت کی صلاحیت ہو یا نہیں یا اس لئے کہ وہ فاسق یا کم عقل ہے یا اسی طرح کی اور صورت ہو تو اس صورت میں اس کا تذکرہ ایسے آدمی کے سامنے کرنا ضروری ہے جو اس سے بڑے عہدے پر ہوتا کہ وہ اس کو تبدیل کر دے اور کسی ایسے آدمی کو جو مناسب ہو حاکم بنائے یا اس کو یہ بات بتلا دے تاکہ وہ اس نچلے حاکم کے ساتھ اس کی حالت کے مطابق معاملہ کرے اور اس کے بارے میں ذکر کہ میں نہ رہے اور وہ یہ کوشش کرے یا تو وہ اس کو سیدھے راستے پر لے کر رہنے کے لئے آمادہ کرے یا اسے بدل ڈالے۔ (۵) کہ کوئی آدمی کھلے طور پر فسق و بدعت اختیار کرنے والا ہو مثلاً اعلانیہ شراب نوشی کرے اور لوگوں کا مال لیتا ہے اور ان سے بھتہ وصول کرتا ہے یا ظلماً ٹیکس لیرے اور غلط کاموں کی سرپرستی کرتا ہے تو اس کا تذکرہ کھلم کھلا ضروری ہے مگر اس کے دوسرے عیوب (مخفی) کا ذکر کرنا حرام ہے مگر یہ کہ اس کے جواز کی کوئی دوسری وجہ ثابت ہو جائے جن کا ہم نے ذکر کیا۔ (۶) مشہور نام سے پکارنا جب کوئی آدمی کسی لقب سے مشہور ہو مثلاً اعمش، اعراج، اصم، علمی احوال وغیرہ تو مشہور نام سے ہی اس کا تذکرہ جائز ہے مگر تنقیص کے طور پر اس کا اطلاق حرام ہے۔

یہی چھ اسباب ہیں جن کو علماء نے ذکر کیا ان میں اکثر پر علماء کا اتفاق ہے اور ان کے دلائل صحیح احادیث میں مذکورہ ہیں اور جن میں سے چند احادیث یہ ہیں:

بِذَلِكَ فَعَلِيهِ نَصِيحَةٌ بَيَانُ حَالِهِ بِشَرِّطِ أَنْ يَقْصِدَ النَّصِيحَةَ وَهَذَا مِمَّا يُغْلَطُ فِيهِ وَقَدْ يَحْمِلُ الْمُتَكَلِّمُ بِذَلِكَ الْحَسَدَ وَيَلْبَسُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ ذَلِكَ ذَلِكَ وَيُحِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ نَصِيحَةٌ فَلْيَقْظُنْ لِذَلِكَ وَمِنْهَا أَنْ يَكُونَ لَهُ وِلَايَةٌ لَا يَقُومُ بِهَا عَلَيَّ وَجْهَهَا: أَمَّا بَأَنْ لَا يَكُونَ صَالِحًا لَهَا ' وَأَمَّا بَأَنْ يَكُونَ فَاسِقًا ' أَوْ مُغْفَلًا ' وَنَحْوَ ذَلِكَ - فَيَجِبُ ذِكْرُ ذَلِكَ لِمَنْ لَهُ عَلَيْهِ وِلَايَةٌ عَامَّةٌ لِيُزِيلَهُ تَوَلَّى مَنْ يَضْلَعُ ' أَوْ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ لِيُعَامِلَهُ بِمَنْطِقِ حَالِهِ وَلَا يَغْتَرُّ بِهِ ' وَأَنْ يَسْعَى بِهِ أَنْ يَحْتَلِيَ عَلَى الْإِسْتِقَامَةِ أَوْ يَسْتَبْدِلَ بِهِ ' الْخَامِسُ أَنْ يَكُونَ مُجَاهِرًا بِفِسْقِهِ أَوْ بِذَعْبِهِ ' كَالْمُجَاهِرِ بِشُرْبِ الْخَمْرِ ' وَمُضَادَرَةَ النَّاسِ ' وَأَخِذَ الْمَكْسِ ' وَجِنَابَةَ الْأَمْوَالِ ظَلْمًا ' وَتَوَلَّى الْأُمُورَ الْمَسَاطِلَةَ - فَيَجُوزُ ذِكْرُهُ بِمَا يُجَاهِرُ بِهِ ' وَيَحْرُمُ ذِكْرُهُ بِغَيْرِهِ مِنَ الْعُيُوبِ ' إِلَّا أَنْ يَكُونَ لِحَوَازِهِ سَبَبٌ آخَرٌ مِمَّا ذَكَرْنَا ' السَّادِسُ التَّعْرِيفُ إِذَا كَانَ الْإِنْسَانُ مَعْرُوفًا بِلِقَبِّ ' كَالْأَعْمَشِ ' وَالْأَعْرَجِ ' وَالْأَصَمِّ ' وَالْأَعْمَى ' وَالْأَحْوَالِ ' وَغَيْرِهِمْ جَازَ تَعْرِيفُهُمْ بِذَلِكَ ' وَيَحْرُمُ إِطْلَاقُهُ عَلَى جِهَةِ التَّنْقِيصِ ' وَلَوْ أَمَكْنَ تَعْرِيفُهُ بِغَيْرِ ذَلِكَ كَانَ أَوْلَى فَهَذِهِ سَبَبٌ ذَكَرَهَا الْعُلَمَاءُ وَأَكْثَرُهَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ ' وَذَلَالَتُهَا مِنَ الْإِحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ مَشْهُورَةٌ فَمَنْ ذَلِكَ:



۱۵۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا: ”اس کو اجازت دے دو یہ خاندان کا ایک بہت برا آدمی ہے۔“ (بخاری و مسلم) بخاری نے اس روایت کا اصل فساد اور مشتبہ لوگوں کی غیبت کو جائز ہونے کی دلیل بنایا۔

۱۵۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے خیال میں تو فلاں فلاں ہمارے دین میں سے کچھ بھی نہیں جانتے۔“ (بخاری)

اس حدیث کے راوی لیث بن سعد کہتے ہیں یہ دو آدمی منافقین میں سے تھے۔

۱۵۳۴: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ابو الجہم اور معاویہ دونوں نے مجھے نکاح کا پیغام دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”معاویہ تو مفلس ہے اس کے پاس مال نہیں اور ابو جہم اپنے کندھے سے لاشی نہیں رکھتا (یعنی مار پیٹ اور تشدد کرنے والا ہے)۔“ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی روایت میں یہ ہے ابو جہم عورتوں کو بہت زیادہ مارنے والا ہے درحقیقت لایضع کی تفسیر ہے بعض نے کہا اس کا معنی بہت زیادہ سفر کرنا ہے۔

۱۵۳۵: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اس میں لوگوں کو سختی پہنچی تو عبد اللہ بن ابی نے کہا جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں ان پر مت خرچ کرو یہاں تک کہ یہ منتشر ہو جائیں اور یہ بھی کہا کہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو ہم میں سے جو عزت والے ہیں وہ ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی آپ نے عبد اللہ بن ابی کو پیغام بھیجا اس نے آپ کو

۱۵۳۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: "الَّذُنُورُ لَهُ، بَنَسْ أَخُو الْعَشِيرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اجْتَمَعَ بِهِ الْبُخَارِيُّ فَمِنْ جَوَازِ غَيْبِهِ أَهْلِ الْفَسَادِ وَأَهْلِ الرَّيْبِ.

۱۵۳۳: وَعَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَقُلَانًا يَغْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ: قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ أَحَدُ رُوَاةِ هَذَا الْحَدِيثِ: هَذَا مِنَ الرَّجُلَانِ كَانَا مِنَ الْمُنَافِقِينَ.

۱۵۳۴: وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَا الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةَ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُغْلُوكَ لَا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "وَأَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَضُرَابٌ لِلنِّسَاءِ" وَهُوَ تَفْسِيرٌ لِرِوَايَةِ: لَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهِ" وَقِيلَ مَعْنَاهُ: كَثِيرُ الْأَسْفَارِ.

۱۵۳۵: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي: لَا تَنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا وَقَالَ: لَيْسَ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجُنَا الْأَعْرُ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَبْدُ

کی قسم اٹھا کر کہا اس نے یہ نہیں کہا پس لوگ کہنے لگے۔ زید نے جھوٹ بولا میرے دل میں ان کی بات سے بہت رنج پیدا ہوا۔ یہاں تک کہ اللہ نے میری تصدیق ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ﴾ میں اتار دی پھر نبی اکرم ﷺ نے ان (منافقین) کو بلایا تاکہ آپ ان کے لئے استغفار کر دیں تو انہوں نے اپنے سروں کو استغفار سے بے رغبتی کرتے ہوئے پھیر دیا۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند زوجہ ابوسفیان رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں۔ وہ مجھے اتنا خرچہ نہیں دیتا جو میرے اور میری اولاد کے لئے کفایت کرے مگر وہ جو میں اس کے بغیر بتلائے لے لوں۔ آپ نے فرمایا: ”دستور کے موافق جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے کافی ہو جائے وہ لے لو“۔ (بخاری و مسلم)

باب: چغلی کی حرمت

چغلی لوگوں کے درمیان فساد پھیلانے کے لئے بات کو نقل کرنے کو کہتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بہت زیادہ طعنہ زنی کرنے والے اور چغل خور“ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جو بھی انسان لفظ بولتا ہے اس پر ایک نگران فرشتہ تیار ہے۔“

۱۵۳۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چغل خور جنت میں داخل نہ ہو گا“۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۳۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ کہ کسی بڑی بات کے بارے میں عذاب نہیں دیا جا رہا کیوں نہیں بلکہ وہ بڑی بات ہی ہے پھر ایک ان دونوں میں سے چغلی کرتا تھا اور

اللہ بن ابی فاجتهد يمينه ما فعل : فقالوا : كذب زيد رسول الله ﷺ فوق في نفسي مما قالوه شدة حتى انزل الله تعالى تصديقي : ”اذا جاءك المنفقون“ ثم دعاهم النبي ﷺ ليستغفر لهم فلووا رؤء وسههم متفق عليه.

۱۵۳۶ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَتْ هَذَا امْرَأَةٌ أَبِي سُفْيَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَدِيدٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ قَالَ : ”حَدِي مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدِكَ بِالْمَعْرُوفِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۷ : بَابُ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ وَهِيَ نَقْلُ الْكَلَامِ بَيْنَ النَّاسِ عَلَى جِهَةِ الْإِفْسَادِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿هَمَّازٍ مَشَاءٍ بِنَمِيمٍ﴾ [ن: ۱۱] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [ق: ۱۸]

۱۵۳۷ : وَعَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۵۳۸ : وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ : ”إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ابْلَى إِنَّهُ كَبِيرٌ : أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ

دوسرا پیشاپ کے وقت اپنے پیشاپ سے نہیں بچتا تھا یا ستر کا لحاظ نہیں رکھتا تھا۔“ (بخاری و مسلم)

یہ بخاری کی ایک روایت ہے کہ علماء نے فرمایا: ”وَيُعَذِّبَانِ فِي كِبِيرٍ“ یعنی ان کے خیال میں بڑا نہیں تھا۔ بعض نے کہا ان کا چھوڑنا ان پر بھاری نہیں تھا۔

۱۵۳۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں بتلا نہ دوں کہ عَضَّةُ يَاعِضُهُ كِرَاهٌ؟“ فرمایا وہ چغلی ہے لوگوں کے درمیان کسی کی بات کرنا۔ (مسلم)

الْعَضَّةُ: عین مہملہ کے فتح اور ضاد معجمہ کے سکون اور ہاء کے ساتھ۔ الوجہ) کے وزن پر اور یہ لفظ عین کے کسرہ اور ضاد معجمہ کی فتح کے ساتھ بھی مروی ہے۔

”عَضَّةٌ“ کے وزن پر جھوٹ بہتان کے معنی میں مستعمل ہے اور پہلی روایت سے لحاظ سے الْعَضَّةُ مصدر ہے کہا جاتا ہے۔ عَضَّهٖ عَضَّهَا یعنی اس کو تمہیں دیا۔

باب: لوگوں کی بالائی کو بلا ضرورت

بلا فساد انگیزی وغیرہ کے

حکام تک پہنچانے سے

ممانعت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”مت تعاون کرو گناہ اور ظلم پر“۔

(المائدہ)

گزشہ باب والی احادیث بھی اسی موضوع سے متعلق

ہیں۔

۱۵۴۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

بَوْلِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهَذَا لَفْظٌ اخْتَدَى رَوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَى: ”وَيُعَذِّبَانِ فِي كِبِيرٍ“: اَي كِبِيرٍ فِي زَعْمِهِمَا - وَقِيلَ: كِبِيرٌ تَرَكَهُ عَلَيْهِمَا.

۱۵۳۹: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضَّةُ؟ هِيَ السَّمِيمَةُ: الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”الْعَضَّةُ“ بِفَتْحِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْهَاءِ عَلَى وَزْنِ الْوَجْهِ وَرَوَى الْعِصَّةُ بِكَسْرِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ عَلَى وَزْنِ الْعِدَّةِ“ وَهِيَ الْكَذِبُ وَالْبُهْتَانُ وَعَلَى الرَّوَايَةِ الْأُولَى: الْعَضَّةُ مُصَدَّرٌ يُقَالُ: عَضَّهٖ عَضَّهَا: اَي رَمَاهَا بِالْعَضَّةِ.

۲۵۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ نَقْلِ

الْحَدِيثِ وَكَلَامِ النَّاسِ إِلَى وِلَاةِ

الْأُمُورِ إِذَا لَمْ تَدْعُ إِلَيْهِ حَاجَةٌ

كَخَوْفِ مَفْسَدَةٍ وَنَحْوِهَا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ

وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة: ۲]

وَفِي الْبَابِ الْأَحَادِيثُ السَّابِقَةُ فِي

الْبَابِ قَبْلَهُ.

۱۵۴۰: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص مجھے میرے صحابہ کے متعلق کوئی بات نہ پہنچائے اس لئے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ میں تم میں نکل کر آؤں اور اس حالت میں کہ میرا سینہ ہر ایک کے متعلق صاف ہو۔“ (ابوداؤد ترمذی)

### باب: منافق کی مذمت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہ لوگوں سے چھپتے پھرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے تو چھپ نہیں سکتے اور وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے (اپنی قدرت کے ساتھ) جب کہ وہ ناپسند بات پر رات گزارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جو وہ عمل کرتے ہیں ان کا احاطہ کرنے والے ہیں۔“

۱۵۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگوں کو معدن (کانوں) کی طرح پاؤ گے، ان میں جو جاہلیت میں اعلیٰ تھے وہ اسلام میں بھی اعلیٰ ہیں جب کہ وہ دین میں سمجھ پیدا کر لیں اور اس معاملہ میں تم لوگوں میں سب سے بہتر ان کو پانگے جو ان عہدوں کو ناپسند کرنے والے ہیں اور لوگوں میں بدترین وہ ہیں جو ان کے پاس ایک چہرے سے آئے اور دوسرے کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ۔“ (بخاری و مسلم)

۱۵۳۲: محمد بن زید سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے میرے دادا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ہم اپنے بادشاہوں کے پاس جاتے ہیں اور ان کو اس کے الٹ کہتے ہیں جو ہم باتیں کرتے ہیں اس وقت جب کہ ان کے ہاں سے نکلتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا یہ بات تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نفاق شمار ہوتی تھی۔“ (بخاری)

### باب: جھوٹ کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہیں۔“ (الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو لفظ بھی انسان بولتا ہے مگر اس پر ایک نگہبان

قال: قال رسول الله ﷺ: "لا يبلغني أحد من أصحابي عن أحد شيئاً فإني أحب أن أخرج إليكم وأنا سليم الصدر" رواه أبو داود والترمذی.

### ۲۵۹: بَابُ ذِمِّ ذِي الْوَجْهِينِ!

قال الله تعالى: ﴿يَسْتَحْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَحْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبْتَلُونَ مَا لَا يُرْضَى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا﴾ [النساء: ۱۰۸] الْآيَتِينَ

۱۵۴۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَهُوا وَتَجِدُونَ خِيَارَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّانِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لَّهُ" وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهِينِ الَّذِي يَأْتِي هُوَ لَاءَ بُوْجْهِ وَهُوَ لَاءَ بُوْجْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۲: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "أَنَا نَدْخُلُ عَلَى سُلْطَانِنَا فَنَقُولُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ هَذَا نِفَاقًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

### ۲۶۰: بَابُ تَحْرِيمِ الْكِذْبِ

قال الله تعالى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ [الاسراء: ۳۶] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدُنْهِ رَقِيبٌ عِنْدَهُ﴾



مقرر ہے۔“ (ق)

[۱۸:ق]

۱۵۳۳: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یقیناً سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جانے والی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ جھوٹ گناہ کی طرف لے جانے والا اور گناہ آگ تک پہنچانے والا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔“

(بخاری و مسلم)

۱۵۳۴: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص امانت ہے۔ جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی ایک ذرہ ہے۔ جب تک کہ اس کو چھوڑ نہ دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو عہدی کرے، جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے۔“ (بخاری و مسلم)

یہ روایت وضاحت کے ساتھ باب الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ میں گزری۔

۱۵۳۵: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے نہیں دیکھا تو اس کو قیامت کے دن دو بوجہ کے دانوں میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ہرگز نہیں کر سکے گا جس نے کسی ایسی قوم کی بات کی طرف کان لگایا جو اس کو ناپسند کرنے والے تھے تو اس کے دونوں کانوں میں قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا جس نے کوئی تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ اس میں پھونک نہیں سکے گا۔“ (بخاری)

۱۵۴۳: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَصْدُقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَإِنَّ الْكُذْبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَكْذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۴: وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ الْعَاصِمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خِصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خِصْلَةٌ مِّنْ نِّفَاقٍ حَتَّى يَدْعَهَا: إِذَا أُوْتِمِنَ حَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهُ مَعَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ بِتَحْوِهِ فِي بَابِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ.

۱۵۴۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُفِّفَ أَنْ يُعْقَدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارَهُونَ صَبَّ فِي أُذُنِهِ الْأَنْكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةَ عَذَبٍ وَكُفِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهِ الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِعٍ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”تَحَلَّمَ“: أَيْ قَالَ إِنَّهُ حَلَّمَ فِي نَوْمِهِ

تَحَلَّم: یوں کہنا میں نے نیند میں اس طرح اس طرح دیکھا ہے  
حالانکہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔  
وَالْأُنْكَ: پگھلا ہوا سیسہ۔

وَرَأَى كَذَا وَكَذَا وَهُوَ كَاذِبٌ - "وَالْأُنْكَ"  
بِالْمَدِّ وَضَمُّ النُّونِ وَتَخْفِيفُ الْكَافِ : وَهُوَ  
الرِّصَاصُ الْمَذَابُ.

۱۵۴۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی  
اکرم ﷺ نے فرمایا: "سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی  
آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انہوں نے دیکھی نہ ہو"۔ (بخاری) معنی  
اس کا یہ ہے کہ یوں کہے میں نے دیکھا حالانکہ اس نے دیکھا نہ ہو۔

۱۵۴۶: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "أَفْرَى الْفَرَى أَنْ  
يُرَى الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرِيَا" رَوَاهُ  
الْبُخَارِيُّ وَمَعْنَاهُ يَقُولُ: رَأَيْتُ فِيمَا لَمْ يَرَهُ.

۱۵۴۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم  
سے فرماتے رہتے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پس  
وہ اپنا خواب آپ صلی اللہ علیہ کے سامنے پیش کرتا جس کو مشیت  
ایمان شامل حال ہوتی کہ وہ بیان کرے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا: "کہ آج رات دو آنے والے میرے پاس آئے۔"

۱۵۴۷: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يَكْثُرُ  
أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: "هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ  
مِنْ رُؤْيَا؟" فَيَقْضُ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
يَقْضَى، وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: "إِنَّهُ آتَانِي

انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلو چنانچہ میں ان کے ساتھ چل دیا۔ ہمارا  
گزر ایک لیٹے ہوئے پتھر پر ہوا اور دوسرا آدمی اس پر پتھر لے کر کھڑا  
تھا اچانک وہ پتھر اس کے سر پر اترتا اور اس کے سر کو چل دیتا پتھر وہاں  
سے دور لڑھک جاتا وہ آدمی اس پتھر کے پیچھے جاتا اور اس کو پکڑ لاتا  
ابھی وہ واپس لوٹتا نہیں تھا کہ اس کا سر پہلے کی طرح صحیح ہو جاتا پھر وہ  
لوٹ کر اس کے ساتھ وہی کرتا جو پہلی مرتبہ کیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں نے ان سے دریافت کیا سبحان اللہ! یہ کیا  
ہے؟ ان دونوں نے مجھے کہا چلو چلو۔ ہم چل دیئے۔ ہم ایک آدمی  
کے پاس سے گزرے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی اس کے  
پاس لوہے کا زبور لئے کھڑا ہوا تھا وہ اس کے چہرے کے ایک طرف  
کے کلی کو گدی تک چیر دیتا اور اس کی ناک کو بھی گدی تک اور اس کی  
آنکھ کو بھی گدی تک (چیرتا) پھر دوسرے پہلو کی طرف جاتا تو اس  
کے ساتھ بھی وہی طرز عمل اختیار کرتا جو پہلے کے ساتھ کیا تھا ابھی وہ

اللَّيْلَةَ آتِيَانِ" وَإِنَهُمَا قَالَا لِي: انْطَلِقْ، وَإِنِّي  
انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَإِنَّا آتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ  
مُضْطَجِعٍ، وَإِذَا آخِرُ قَائِمٍ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَإِذَا  
هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَنْبَغُ رَأْسُهُ  
فَيَسْدُهُهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا، فَيَنْبَغُ الْحَجَرُ  
فَيَأْخُذُهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصْحَ رَأْسُهُ كَمَا  
كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ  
السَّمْرَةُ الْأُولَى!" قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ  
اللَّهِ! مَا هَذَا؟ قَالَا لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ،  
فَانْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا  
آخِرُ قَائِمٍ عَلَيْهِ بِكُلُوبٍ مِنْ حَدِيدٍ، وَإِذَا هُوَ  
يَأْتِي أَحَدًا شَقِيًّا وَجْهَهُ فَيَسْرِشُ شُرْبُدَقَهُ  
وَمِنْ خِزْرَةٍ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ  
يَسْحُولُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخِرِ، فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ

اس پہلو سے فارغ نہیں ہوتا کہ پہلے وہ درست ہو جاتا پھر دوبارہ اس کے ساتھ وہی عمل اختیار کرتا جو وہ پہلے کر چکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ تو انہوں نے مجھے کہا (آگے) چلیں (آگے) چلیں۔ ہم چل دیئے چنانچہ ہمارا گزرتور جیسی چیز کے پاس سے ہوا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں بہت شور و شغب کی آوازیں تھیں۔ پس ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں جو نبی نیچے آگ کی لپٹ ان کو پہنچتی تو اس وقت وہ شور مچاتے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ دونوں نے مجھے کہا (آگے) چلیں (آگے) چلیں۔ ہم چلتے رہے تو ہمارا گزرا ایک نہر کے پاس سے ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تھے کہ خون کی طرح سرخ نہر اور اس نہر میں ایک آدمی بیٹھا تھا اور نہر کے کنارے ایک آدمی تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر رکھے ہوئے تھے جب وہ تیرنے والا تیر کر اس آدمی کی طرف آتا جس کے پاس پتھر جمع تھے تو اپنا منہ اس کے سامنے کھولتا چنانچہ وہ اس کے سامنے پتھر لقمہ کے طور پر ڈالتا پھر یہ جا کر تیرنے لگتا کچھ دیر بعد پھر لوٹ کر آتا جب اس کا منہ اس کے سامنے کھولتا تو وہ اس کو پتھر کا لقمہ کھلاتا میں نے ان دونوں کو کہا یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھے کہا (آگے) چلئے (آگے) چلئے۔ ہم چل دیئے ہمارا گزرا ایک کریبہ المنظر آدمی کے پاس سے ہوا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا جتنا کسی انتہاء درجہ کے قبیح آدمی کو تم نے دیکھا اس سب سے زیادہ قبیح کے پاس سے ہوا اس کے پاس آگ تھی جس کو وہ بھڑکار رہا تھا اور اس کے ارد گرد دوڑ رہا تھا میں نے کہا یہ کیا ہے؟ دونوں نے مجھ کو کہا (آگے) چلئے (آگے) چلئے۔ ہم چل دیئے۔ پھر ہمارا گزرا ایک گھنے باغ سے ہوا جس میں موسم بہار کے ہر قسم کے پھول کھلے ہوئے تھے اور باغ کے درمیان میں ایک طویل قد آدمی تھا کہ اس کی

مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصِخَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى“ قَالَ : قُلْتُ : سُبْحَانَ اللَّهِ! مَا هَذَا؟ قَالَ لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُورِ فَاَحْسِبُ أَنَّهُ قَالَ : "فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ فَاطْلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِّنْ أَسْفَلٍ مِنْهُمْ فَإِذَا آتَاهُمْ ذَلِكَ مِنَ اللَّهَبِ ضَوْضُؤٌ - قُلْتُ : مَا هَؤُلَاءِ؟ قَالَ لِي : انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَحْمَرُ مِثْلَ الدَّمِ وَإِذَا فِي النَّهْرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبُحُ وَإِذَا عَلَى شَطِئِ النَّهْرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةٌ كَثِيرَةٌ وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبُحُ مَا يَسْبُحُ ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْعَرُ لَهُ فَاهُ فَيَلْقِمُهُ حَجْرًا فَيَنْطَلِقُ فَيَسْبُحُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كَلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَعَرَّ لَهُ فَاهُ فَالْقَمَمَةُ حَجْرًا قُلْتُ لَهُمَا : مَا هَذَا؟ قَالَ لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِهِ الْمَرْأَةُ أَوْ كَاكْرَهُ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ رَجُلًا مَرَّي فَإِذَا هُوَ عِنْدَهُ نَارٌ يَحْتَشِبُهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا؟ قَالَ لِي : انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُنْعَمَةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِي الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى

طوالت کے باعث میں اس سر دیکھنے سے بھی قاصر تھا اور اس کے گرد بہت سے بچے تھے ایسے بچے جو میں نے کبھی نہیں دیکھے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ اور یہ کون ہے؟ تو انہوں نے مجھے کہا (آگے) چلئے (آگے چلئے)۔ ہم چلتے رہے۔ ہمارا گزر ایک بہت بڑے درخت کے پاس سے ہوا کہ جس سے بڑا اور خوبصورت درخت میں نے کبھی نہیں دیکھا تو انہوں نے مجھے کہا اس پر چڑھئے ہم اس پر چڑھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک شہر ہے جس میں ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی جب ہم اس کے دروازہ پر پہنچے تو ہم نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا گیا پس ہم اس میں داخل ہوئے تو (وہاں) ہمیں ایسے آدمی ملے کہ جن کا کچھ حصہ بہت خوبصورت تھا کہ اس طرح کا خوبصورت جسم کبھی دیکھا نہیں گیا اور جسم کا حصہ بہت ہی بدصورت تھا کہ اس طرح کا بدصورت جسم کبھی دیکھنے سے نہیں آیا۔ میرے دونوں ساتھیوں نے اس کو کہا تم اس نہر میں کود جاؤ۔ اس نے پانی کی نہر (باغ کے) عرض میں چل رہی تھی۔ اس کا پانی گویا مالص سفید دودھ تھا۔ وہ اس کے قریب جا کر اس میں کود پڑے۔ پھر ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی بدصورتی (ان سے زائل ہو) چکی تھی اور وہ بہت حسین و جمیل ہو گئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے دونوں نے کہا یہ جنت عدن ہے۔ وہ تیرا مکان ہے (اس دوران) میری نگاہ اوپر کی طرف اٹھی تو سفید بادلوں کی مانند ایک محل نظر آیا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ وہ تیرے رہنے کی جگہ ہے۔ میں نے ان سے کہا اللہ تم کو برکت عطا فرمائے۔ مجھے اجازت دو کہ میں اس میں داخل ہو جاؤں۔ انہوں نے کہا اس وقت نہیں البتہ آپ اس میں داخل ہوں گے۔ میں نے ان دونوں کو کہا میں نے آج رات جو عجائبات ملاحظہ کیں یہ کیا ہیں۔ آپ بتائیں کہ یہ میں نے کیا دیکھا؟ دونوں نے مجھے کہا سنیں ہم آپ کو اطلاع کرتے ہیں۔ پہلا آدمی جس کے پاس آپ اس حال میں

رَأْسُهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ ' وَإِذَا حَوَّلَ الرَّجُلُ  
مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَأَيْتَهُمْ قَطُّ قُلْتُ : مَا  
هَذَا؟ وَمَا هَؤُلَاءِ؟ قَالَا لِي : انْطَلِقْ انْطَلِقْ  
فَانْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا إِلَى دَوْحَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَر  
دَوْحَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَا لِي :  
إِزِقْ فِيهَا ' فَارْتَقَيْنَا فِيهَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بَلْبِنِ  
ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ ' فَاتَيْنَا بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا  
فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا ' فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرَ مَنْ  
خَلَقْتَهُمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ ' وَرَأَى مِنْهُمْ  
كَأَفْجَحٍ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ ' قَالَا لَهُمْ : اذْهَبُوا السُّعَا  
فِي ذَلِكَ النَّهْرِ ' وَإِذَا هُوَ نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ  
يَجْرِي كَمَا كَانَ مَاءُهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ  
فَذَهَبُوا فَرَقَعُوا فِيهِ ' ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَنْبَ  
ذَلِكَ السُّوءِ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ  
صُورَةٍ ' قَالَ : قَالَا لِي : هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنِ  
وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ فَسَمَّا بَصْرِي صُعْدًا فَإِذَا  
قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا لِي : هَذَاكَ  
مَنْزِلُكَ؟ قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا  
فَدَرَانِي فَأَدْخَلَهُ - قَالَا : أَمَا الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ  
دَاخِلُهُ - قُلْتُ لَهُمَا : فَإِنِّي رَأَيْتُ مِنْهُ اللَّيْلَةَ  
عَجَبًا؟ فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟ قَالَا لِي : أَمَا  
إِنَّا سَخَبْرُكَ : أَمَا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي  
أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُبْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ  
يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ ' وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ  
الْمَكْتُوبَةِ ' وَأَمَا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ  
يُسْرِسِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْجِرُهُ إِلَى قَفَاهُ



آئے کہ اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ آدمی تھا جس نے قرآن کو حاصل کیا پھر اس کو چھوڑ دیا اور فرض نماز (ادا کئے بغیر) سو رہا۔ پھر وہ آدمی کہ جس کے پاس آپ اس حالت میں آئے کہ اس کے جڑوں کو گدی تک اور اس کے نتھنے کو گدی تک اور آنکھ کو گدی تک چیرا جا رہا تھا وہ ایسا آدمی ہے جو صبح گھر سے نکلتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے اور اس کا جھوٹ دنیا کے کناروں تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ مرد اور عورتیں جو برہنہ حالت میں تنور جیسی عمارت میں تھے وہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں تھیں۔ اور وہ آدمی جس کے پاس آپ اس حالت میں آئے کہ وہ نہر میں تیرتا ہے اور اس کو پتھر کے لقمے دیئے جا رہے تھے وہ سوخور ہے پھر وہ کریمہ المنظر شخص جو آپ نے آگ کے پاس دیکھا وہ اس آگ کو بھڑکارا اور اس کے ارد گرد دوڑا، تھا وہ مالک ہے جو آگ کا نگران ہے اور وہ طویل القامت شخص جو باغیچہ میں تھا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور رہے وہ بچے جو ان کے ارد گرد تھے وہ بچے ہیں جو بچپن میں فوت ہوئے اور علامہ برقانی کی روایت میں ہے جو نہایت پر پیدا ہو۔ بعض مسلمانوں نے سوال کیا مشرکین کی اولاد کا کیا حکم ہے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور مشرکین کے بچے بھی (وہیں ہوں گے) پھر وہ لوگ جن کے جسم کا ایک حصہ بہت خوبصورت اور دوسرا نہایت بدصورت تھا وہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے نیک اعمال اور برے اعمال ملا دیئے اور اللہ نے ان سے درگزر فرمایا۔

بخاری ان کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے آج رات دو آدمیوں کو دیکھا جو میرے پاس آئے اور وہ مجھے نکال کر مقدس سرزمین کی طرف لے گئے پھر آگے اسی طرح ذکر کیا پس ہم چلتے ہوئے ایک تنور جیسے سو باخ کے پاس پہنچے جس کا اوپر والا حصہ تنگ اور نیچے والا وسیع تھا اور اس کے نیچے آگ بھڑکائی جا رہی تھی جب آگ بلند ہوتی تو وہ (لوگ جو اس کے اندر تھے) بھی اوپر کواٹھتے

فَانْتَهَ الرَّجُلُ يَغْدُوا مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْاَفَاقَ وَاَمَّا الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ هُمْ فِي مِثْلِ بُنَاءِ التُّورِ فَاِنَّهُمْ الزُّنَاةُ وَالزُّوَانِي وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي اتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبُحُ فِي النَّهْرِ وَيُلْقِمُ الْجَحَاةَ فَانَّهُ اَكَلَ الرِّبَا وَاَمَّا الرَّجُلُ الْكُرْبِيُّ الْمَرْآةَ الَّذِي عِنْدَ السَّارِ يَحْشُهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا فَانَّهُ مَالِكٌ حَازِنُ جَهَنَّمَ وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَانَّهُ اِبْرَاهِيمُ وَاَمَّا الْوَلَدُ الَّذِي حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلٰى الْفِطْرَةِ وَاَمَّا رَوَايَةُ الْبَرْقَانِيِّ "وُلِدَ عَلٰى الْفِطْرَةِ" فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ" وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرَ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرَ مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَانَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ" زَوَّاهُ الْبَحَارِيُّ - وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ "زَايَتُ اللَّيْلَةِ رَجُلَيْنِ اَتْيَانِي فَاخْرَجَانِي اِلَى اَرْضٍ مُّقَدَّسَةٍ" ثُمَّ ذَكَرَهُ وَقَالَ: "فَانْتَلَقْنَا اِلَى نَقَبٍ مِثْلِ التُّورِ اَعْلَاهُ ضَيْقٌ وَاَسْفَلُهُ وَاَسِعَ يَتَوَقَّذُ تَحْتَهُ نَارًا" فَاِذَا اِرْتَفَعَتْ اِرْتَفَعُوا حَتَّى كَادُوا اَنْ يَخْرُجُوا وَاِذَا حَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ وُنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَفِيهَا "حَتَّى اَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ" وَلَمْ يَشْكَبْ "فِيهِ رَجُلٌ قَانِمٌ عَلٰى وَسْطِ النَّهْرِ وَعَلٰى شَطْرِ النَّهْرِ رَجُلٌ وَبَيْنَ يَدَيْهِ

یہاں تک کہ نکلنے کے قریب ہو جاتے۔ اور جب شعلوں کی بھڑک کم ہو جاتی تو اس میں لوٹ جاتے اس میں عورتیں اور مرد برہنہ تھے اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ ہمارا گزر خون کی ایک نہر کے پاس سے ہوا اور روایت میں شک و شبہ کے الفاظ کی گنجائش نہیں، نہر کے درمیان میں ایک آدمی کھڑا تھا اور نہر کے کنارے پر بھی ایک آدمی کھڑا تھا پس وہ آدمی جو نہر کے درمیان میں (کھڑا) جب نہر سے نکلنے کا ارادہ کرتا تو کنارے والا آدمی اس کے منہ پر پتھر مارتا اور اس کو وہیں لوٹا دیتا جہاں سے وہ آیا تھا۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ دونوں نے مجھے درخت پر چڑھایا اور مجھے ایک ایسے گھر میں داخل کیا کہ جس سے زیادہ خوبصورت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا اس میں بوڑھے اور جوان مرد تھے اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جس کو تم نے دیکھا کہ اس کے پیچھے چیرے جا رہے ہیں وہ کذاب ہے جو جھوٹی باتیں کرتا ہے وہ بائیں طرف کی قبول کر لی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ زمین کے کناروں تک پہنچتی ہیں قیامت تک اس کے ساتھ اسی طرح کیا جاتا رہے گا۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جس کو آپ نے دیکھا اس کا سر کچلا جا رہا ہے وہ وہ آذر ہے جس کو اللہ نے قرآن کا علم دیا وہ رات کو اس سے سو رہا اور دن میں اس پر عمل نہ کیا قیامت تک اس کے ساتھ ایسا کیا جاتا رہے گا وہ پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے عام مومنوں کا ہے اور یہ گھر شہداء کا ہے اور میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہے تم اپنا سراٹھاؤ دونوں نے کہا وہ تمہارا مکان ہے میں نے کہا مجھے چھوڑ دو تا کہ میں اپنے مقام میں داخل ہو جاؤں دونوں نے کہا تیری عمر باقی ہے جس کو آپ نے پورا نہیں کیا۔ جب آپ پورا کریں گے تو آپ اپنے مکان میں تشریف لائیں گے۔ (بخاری)

يَنْفُخُ رَأْسَهُ: ثَاءٌ مِثْلُ ثَاءِ عَيْنِ مَجْمَعٍ كَسَاتِمِ اس کو چیر رہا تھا۔

يَنْفُخُهُ: لُزْهَكَتَا۔

كُلُّوْبُ: كَافُ الْفَتْحِ اَوَّلًا مَشْدُودَةً كَمَا فِي مَشْرِقِ اس کے ساتھ مشہور

حَجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الدَّبِيَّ فِي النَّهْرِ فَإِذَا  
أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ  
فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا حَاءَ لِيَخْرُجَ  
جَعَلَ يَرْمِي فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا  
كَانَ وَفِيهَا "فَصَعَدَا بِي الشَّجْرَةَ فَأَدْخَلَانِي  
ذَارًا لَمْ أَرْقُطْ أَحْسَنَ مِنْهَا" فِيهَا رَجَالَ  
شَيْوُخٍ وَشَبَابٍ وَفِيهَا: "الدَّبِيَّ رَأَيْتَهُ يُشَقُّ  
شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذِبَةِ فَتَحْمَلُ عَنْهُ  
حَتَّى تَبْلُغَ الْأَفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ"  
وَفِيهَا: "الدَّبِيَّ رَأَيْتَهُ يُشَدِّخُ رَأْسَهُ مَرَّجًا  
عَلِمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ  
فِيهِ بِالنَّهَارِ فَيَفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" وَالذَّارُ  
الْأَوَّلَى الَّتِي دَخَلَتْ دَارَ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا  
هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جِبْرِيْلُ  
وَهَذَا مِثْكَاءُ يُلُ فَارْفَعُ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ  
رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابَةِ قَالَا:  
ذَٰكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي  
قَالَا: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمْرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ قَلْبُوا  
اسْتَكْمَلْتَهُ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَوْلُهُ "يَنْفُخُ رَأْسَهُ" هُوَ بِالثَّاءِ الْمَثَلَّةِ  
وَالغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ أَي يَشَدِّخُهُ وَيَشَقُّهُ - قَوْلُهُ  
"يَنْفُخُهُ": أَي يَنْدَخِرُجُ - "وَالْكُلُّوْبُ"  
يَفْتَحُ الْكَافَ وَضَمَّ الْأَمَّ الْمَشْدُودَةَ وَهُوَ  
مَعْرُوفٌ - قَوْلُهُ "فَيَشْرِشِرُ": أَي يَقَطَعُ:  
قَوْلُهُ - "صُورُوا" وَهُوَ بِضَادَيْنِ مُعْجَمَتَيْنِ  
: أَي صَاخُوا قَوْلُهُ "فَيَفْعَرُ" هُوَ بِالْفَاءِ وَالغَيْنِ

چیز ہے جس کو آنکڑا یا جمہور کہتے ہیں۔

فَيْشُرُ شُرًا: کاٹا جاتا ہے اس کے ٹکڑے کر رہا ہے۔

صَوَّضُوا: دونوں ضاد معجم کے ساتھ مراد شور مچایا۔

فَيَفْعُرُ: فاء اور غین معجم کے ساتھ اس کا منہ کھولتا ہے۔

الْمَرْأَةُ: میم کے فتح کے ساتھ منظر یا نظارہ۔

يَحْشُهَا: یاء کے فتح اور حاء مہملہ کے ضمہ اور شین معجم کے ساتھ۔ مراد وہ

آگ جلا رہا ہے۔ بھڑکار رہا ہے۔ رَوْضَةُ مُغْتَمَةٌ: کامیم کے پیش عین کے

سکون تاء کے فتح اور میم کی شد کے ساتھ جس کی انگوری طویل اور دائر

ہو۔ کافی نباتات والا۔ دَوْحَةٌ: دال کے فتح واؤ کے سکون اور حاء

مہملہ کے ساتھ بہت بڑے درخت کو کہتے ہیں۔ الْمَحْضُ: میم کے

فتح اور حاء مہملہ کے سکون اور ضاد معجم کے ساتھ دودھ کو کہتے ہیں۔

بَصْرِيٌّ: میری نظر بلند ہوئی یا میری نگاہ اوپر اٹھی۔ صُعْدًا: صاد

اور عین کے ضمہ کے ساتھ بلند کے معنی میں ہے بلندی والا یا بلند ہونے

والے۔ رَبَابَةٌ: راء کے فتح اور باء موحدہ مکررہ کے ساتھ بادل

باب: کذب کی قسم

جو جائز ہے

اچھی طرح جان لو کہ اگرچہ کلام اصل کے لحاظ سے حرام

ہے۔ مگر بعض صورتوں میں چند شرائط کے ساتھ جائز ہو جاتا ہے۔ جن

کو وضاحت کے ساتھ میں نے کتاب الاذکار میں ذکر دیا ہے۔ اس کا

خلاصہ یہ ہے کلام حصول مقاصد کا ذریعہ ہے۔ پس ہر وہ مقصد جو اچھا

ہو اور اسے بغیر جھوٹ حاصل کرنا ممکن ہو تو اس کے لئے جھوٹ کا

استعمال حرام ہے اور اگر جھوٹ کے بغیر اس کا حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو

پھر جھوٹ بولنا جائز ہے۔ پھر اس کی کئی صورتیں ہیں: (۱) اگر وہ مباح

ہے تو جھوٹ بولنا مباح ہوگا۔ (۲) اگر وہ واجب ہے تو جھوٹ بولنا

واجب ہے مثلاً کوئی مسلمان ایسے ظالم سے چھپ جائے جو اس کو جان

سے مارنا یا اس کا مال چھیننا چاہتا ہو یا چھپانا چاہتا ہے۔ اب کسی شخص

الْمُفْجَمَةُ: اى يَفْتَحُ - قَوْلُهُ "الْمَرْأَةُ" هُوَ

بِفَتْحِ الْمِيمِ: اى الْمُنْظَرِ. قَوْلُهُ: "يَحْشُهَا"

هُوَ يَفْتَحُ الْيَاءَ وَضَمَّ الْحَاءَ الْمُهْمَلَةَ وَالشَّيْنِ

الْمُفْجَمَةُ: اى يُوقِدُهَا "قَوْلُهُ" رَوْضَةُ

مُغْتَمَةٌ هُوَ بِضَمِّ الْمِيمِ وَاسْكَانِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ

النَّاءِ وَتَشْدِيدِ الْمِيمِ: اى وَاقِيَةِ النَّبَاتِ

طَوِيلَتِهِ - قَوْلُهُ "دَوْحَةٌ" هِيَ يَفْتَحُ الدَّالَ

وَاسْكَانِ الْوَاوِ وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ: وَهِيَ

الشَّجَرَةُ الْكَبِيرَةُ - قَوْلُهُ "الْمَحْضُ" هُوَ

بِفَتْحِ الْمِيمِ وَاسْكَانِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ

وَبِالضَّادِ الْمُفْجَمَةِ: وَهُوَ اللَّيْنُ قَوْلُهُ "فَسَمَا

بَصْرِيٌّ" اى اِرْتَفَعَ: "وَصُعْدًا" بِضَمِّ الصَّادِ

وَالْعَيْنِ: اى مُرْتَفِعًا. "وَالرَّبَابَةُ" بِفَتْحِ الرَّاءِ

وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ مُكْرَّرَةً: وَهِيَ السَّحَابَةُ.

۲۶۱: بَابُ بَيَانِ مَا يَجُوزُ مِنْ

الْكِذْبِ

إِعْلَمَ أَنَّ الْكِذْبَ وَإِنْ كَانَ أَصْلُهُ

مُحْرَمًا فَيَجُوزُ فِي بَعْضِ الْأَحْوَالِ بِشُرُوطٍ

فَلَمْ أَوْضَحْهَا فِي كِتَابِ: "الْأَذْكَارِ"

وَمُخْتَصِرٌ ذَلِكَ: أَنَّ الْكَلَامَ وَسِيلَةٌ إِلَى

الْمَقَاصِدِ، فَكُلُّ مَقْصُودٍ مَحْمُودٍ يُمَكِّنُ

تَحْصِيلَهُ بِغَيْرِ الْكِذْبِ يَحْرُمُ الْكِذْبُ فِيهِ،

وَإِنْ لَمْ يُمَكِّنْ تَحْصِيلَهُ إِلَّا بِالْكَذْبِ جَازَ

الْكِذْبُ ثُمَّ إِنْ كَانَ تَحْصِيلُ ذَلِكَ

الْمَقْصُودِ مُبَاحًا كَانَ الْكِذْبُ وَاجِبًا: فَإِذَا

اِخْتَفَى مُسْلِمٌ مِنْ ظَالِمٍ يُرِيدُ قَتْلَهُ أَوْ اخْتِذَ

سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس کے معاملے کو چھپانے کے لئے جھوٹ بولنا واجب ہے۔ اسی طرح اگر اس کے پاس کوئی امانت ہو اور کوئی ظالم اس کو لینا چاہتا ہو تو اس امانت کو چھپانا واجب ہے۔ اس قسم کے تمام معاملات میں زیادہ محتاط طریقہ یہ ہے کہ تو یہ اختیار کیا جائے تو یہ کہ مطلب یہ ہے کہ ذومعنی کلام کیا جائے۔ جس کا ایک ظاہری مفہوم ہو اور ایک باطنی۔ اپنی کلام سے صحیح مقصد کی نیت کرے۔ تاکہ وہ اس کی طرف نسبت کرنے میں جھوٹا نہ ہو۔ اگر ظاہراً اس چیز کی طرف نسبت کرنے میں جس کو مخاطب سمجھ رہا ہو وہ جھوٹا ہو اور اگر تو یہ کہ بجائے وہ صاف جھوٹ بولے تب بھی اس حالت میں جھوٹ بولنا حرام نہ ہوگا۔ اس قسم کے حالات میں جب جھوٹ بولنے کے جواز پر بحث ہوئی علماء نے ام کلثوم کی روایت سے استدلال کیا:

۱۵۴۸: ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ آدمی جھوٹا نہیں جو دین و میوں میں صلح کرائے وہ خیر کو پہنچاتا ہے اور خیر کہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے کہ ام کلثوم کہتی ہیں میں نے نہیں سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز میں اتنا رخصت دیتے ہوں جتنی تین چیزوں میں دیتے تھے:

(۱) لڑائی۔ (۲) لوگوں میں صلح۔

(۳) آدمی اپنی بیوی سے بات چیت کرے یا بیوی مرد سے۔

باب: قول و حکایت میں

بات پر پختگی کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اس بات کے پیچھے مت پڑو جس کا علم نہ ہو۔“ (الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”انسان جو لفظ بھی بولتا ہے اس پر ایک نگہبان تیار ہے۔“ (ق)

مَالِهِ وَأَخْفَى مَالَهُ وَسَبَّلَ إِنْسَانَ عَنْهُ وَجَبَ الْكُذْبُ بِأَخْفَانِهِ - وَكَذَّالُو كَمَا كَانَ عِنْدَهُ وَدَيْعَةً وَأَرَادَ ظَالِمٌ أَخْذَهَا وَجَبَ الْكُذْبُ بِأَخْفَانِهَا - وَالْأَخْوَاطُ فِي هَذَا كَلْبُهُ أَنْ يُورَى - وَمَعْنَى التَّوْرِيَةِ أَنْ يَقْصِدَ بِعِبَارَتِهِ مَقْصُودًا صَحِيحًا لَيْسَ هُوَ كَاذِبًا بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فِي ظَاهِرِ اللَّفْظِ وَبِالنِّسْبَةِ إِلَى مَا يَفْهَمُهُ الْمُخَاطَبُ ، وَلَوْ تَرَكَ التَّوْرِيَةَ وَأَطْلَقَ عِبَارَةَ الْكُذْبِ فَلَيْسَ بِحَرَامٍ فِي هَذَا الْحَالِ - وَاسْتَدَلَّ الْعُلَمَاءُ بِجَوَازِ الْكُذْبِ فِي هَذَا الْحَالِ بِحَدِيثِ:

۱۵۴۸: وَعَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْسَ الْكُذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنِمِّي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: زَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ: «قَالَتْ أُمُّ كَلْثُومٍ وَلَمْ أَسْمَعَهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: تَعْنِي الْحَرْبَ وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثَ الرَّجُلِ أَمْرَاتِهِ وَحَدِيثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

۲۶۲: الْحَقُّ عَلَى التَّثَبُّتِ فِيمَا

يَقُولُهُ وَيَحْكِيهِ!

قال الله تعالى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ [الاسراء: ۳۶] وقال تعالى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عِنْدٌ﴾



۱۵۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جو کچھ وہ سنے وہ (آگے) بیان کر دے۔“ (مسلم)

۱۵۴۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۵۰: وَعَنْ سُمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۵۱: وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ تَشَبَعْتُ مِنْ زُرْجِي غَيْرَ الذِّي يُعْطِينِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "الْمُتَشَبِعُ بِمَا لَمْ يُعْطِ كَلَابِسُ ثَوْبِي زُورٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْمُتَشَبِعُ" هُوَ الذِّي يُظْهِرُ الشَّبَحَ وَلَيْسَ بِشَعْبَانَ وَمَعْنَاهُ هُنَا أَنْ يُظْهِرَ أَنَّهُ حَظَلَّ لَهُ فَضِيلَةٌ وَلَيْسَتْ حَاصِلَةً - "وَلَا بَسُ ثَوْبِي زُورٌ" أَي ذِي زُورٍ وَهُوَ الذِّي يَزُورُ عَلَى النَّاسِ: بِأَنْ يَتَزَيَّرَ بِزِيَّاتِ أَهْلِ الزُّهْدِ وَالْعِلْمِ أَوْ التَّرْوَةِ لِيَعْتَرَّ بِهِ النَّاسُ وَلَيْسَ هُوَ بِتِلْكَ الصِّفَةِ - وَقِيلَ غَيْرَ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۱۶۳: بَابُ بَيَانِ غِلْظِ

تَحْرِيمِ شَهَادَةِ الزُّورِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ

الزُّورِ﴾ [الحج: ۲۰] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا

تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ [بني

۱۵۵۰: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے مجھ سے کوئی بات بیان کی اور اس کا خیال یہ ہے کہ وہ جھوٹ ہے تو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔“ (مسلم)

۱۵۵۱: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میری ایک سوکن ہے۔ کیا مجھے اس بات سے گناہ ہوگا کہ میں اس کے سامنے ظاہر کروں کہ مجھے خاوند کی طرف سے وہ کچھ ملتا ہے جو واقعاً مجھے نہیں ملتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو سوٹ سیرابی ظاہر کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔“ (بخاری و مسلم)

الْمُتَشَبِعُ: جو سیرابی ظاہر کرے حالانکہ سیر نہ ہو۔ یہاں اس کا معنی یہ ہے وہ ظاہر کرے کہ اس کو فضیلت حاصل ہے حالانکہ اس کو حاصل نہیں۔ لَا بَسُ ثَوْبِي زُورٌ: جھوٹ والے کپڑے پہننے والا وہی شخص ہے جو لوگوں کے سامنے جھوٹ موٹ ظاہر کرے کہ وہ زاہدوں میں سے ہے یا اہل علم میں سے یا اہل مال میں سے ہے تاکہ لوگ اس کے بارے میں دھوکے میں مبتلا ہو جائیں حالانکہ اس میں ان میں سے کوئی خوبی بھی نہ ہو۔ بعض نے اس کا معنی اور بھی بیان کیا ہے۔

باب: جھوٹی گواہی کی

شدید حرمت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور تم جھوٹی بات سے بچو۔“ (الحج)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں

علم نہیں۔“ (بنی اسرائیل)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”انسان جو بھی بولتا ہے اس پر ایک نگران فرشتہ تیار ہوتا ہے۔“ (ق) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک آپ کا رب البتہ گھات میں ہے۔“ (الفجر)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور وہ لوگ جو کہ جھوٹ کی مجلسوں میں حاضر نہیں ہوتے۔“ (الفرقان)

۱۵۵۲: حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تم کو سب سے بڑا کبیرہ گناہ نہ بتلا دوں؟ ہم نے عرض کیا ضرور بتلائیے۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپ پہلے ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: خبردار! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر اس کو دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے کہا:

”کیا آپ خاموش ہو جائیں۔“ (بخاری و مسلم)

باب: کسی معین شخص یا جانور کو

لعنت کرنا حرام ہے

۱۵۵۳: حضرت ابو زید ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ جو کہ بیت رضوان والوں میں سے ہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی وہ اسی طرح ہے جیسا اس نے کہا۔ جس نے اپنی جان کو بغیر کسی چیز کے ساتھ قتل کر دیا اس کو اسی چیز کے ساتھ قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ کسی آدمی پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جو اس کے اختیار میں نہیں اور مومن کو لعنت کرنا اس کے قتل کرنے کی طرح ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۵۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی سچے آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لعن طعن کرنے والا ہو۔“ (مسلم)

۱۵۵۵: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

اسرائیل: ۳۶] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [ق: ۸۱] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبَلْمُرْصِدٌ﴾ [الفجر: ۱۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ﴾ [الفرقان]

۱۵۵۲: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”أَلَا أُبَسِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ؟“ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ - قَالَ: ”الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَغَفْوَةُ الْوَالِدَيْنِ“ وَكَانَ مُتَكِيًا، فَجَلَسَ فَقَالَ: ”أَلَا وَتَوَلَّى الزُّورَ! فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَ سَكَتٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۴: بَابُ تَحْرِيمِ لَعْنِ إِنْسَانٍ

بِعَيْنِهِ أَوْ دَابَّةً

۱۵۵۳: وَعَنْ أَبِي زَيْدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ الرِّضْوَانِ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بِمَلْئَةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ: وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُهُ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۵۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”لَا يَبْغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَانًا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۵۵: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کریم صلی اللہ علی وسلم نے فرمایا: ”لعن طعن کرنے والے قیامت کے دن سفارشی ہوں گے نہ گواہ۔“

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”لَا يَكُونُ  
الْمُعَانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم)

۱۵۵۶: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی لعنت اور غضب اور آگ کے ساتھ کسی پر لعنت مت کرو۔“

۱۵۵۶: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”لَا تَلَاغُوا  
بِلَعْنَةِ اللَّهِ - وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ“ رَوَاهُ  
أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ  
صَحِيحٌ.

(ابوداؤد ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۵۷: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”طعنہ زنی کرنے والا اور لعنت کرنے والا اور فحش گو اور زبان دراز مؤمن نہیں۔“ (ترمذی)

۱۵۵۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:  
”لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا  
الْفَاحِشِ وَلَا الْبِدِيِّ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ:  
حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۵۸: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے۔ پس اس کے والے آسمان کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں پھر وہ زمین پر اترتی ہے تو اس کے دروازے بھی اس کے والے بند کر لئے جاتے ہیں پھر دائیں اور بائیں جانب جاتی ہے جب وہ کوئی گنجائش نہیں پاتی تو اس کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی گئی ہو جب کہ وہ اس کا مستحق ہو ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔“ (ابوداؤد)

۱۵۵۸: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا  
لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ  
أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ  
فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ بِيَمِينًا وَشِمَالًا،  
فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الدُّنْيَا لَعْنٌ،  
فَإِنْ كَانَ أَهْلًا لِذَلِكَ وَالْآرَجَعَتْ إِلَى  
قَائِلِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۵۵۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک سفر میں تھے۔ ایک انصاری عورت جو اپنی اونٹنی پر سوار تھی نے اونٹنی پر بیٹھے ہوئے تنگی محسوس کی تو اس پر لعنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سن کر فرمایا اس اونٹنی پر جو سامان ہے وہ اتار لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ مطعون ہے۔ عمران کہتے ہیں کہ یہ منظر اب تک میری آنکھوں کے سامنے ہے گویا میں اس

۱۵۵۹: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي  
بَعْضِ سَفَرِهِ، وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ  
فَضَجَرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَبَسَمَعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ فَقَالَ: ”خَذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُّوْهَا فَإِنَّهَا  
مَلْعُونَةٌ“ قَالَ عِمْرَانُ: فَكَانَتِي أَرَاهَا الْآنَ

کو اب بھی لوگوں میں چلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں کہ اس اونٹنی کو کوئی رکھنے کے لئے تیار نہیں۔“ (مسلم)

۱۵۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے عبد اسلمی رضی اللہ عنہ کی ایک نوجوان لڑکی ایک اونٹنی پر سواری تھی جس پر لوگوں کا کچھ سامان تھا اچانک اس عورت نے پیغمبر ﷺ کو دیکھا اور پہاڑ کی وجہ سے رستہ تنگ ہو گیا تو اس لڑکی نے کہا (حَلَّ) بمعنی حل۔ اے اللہ اس پر لعنت فرما تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہمارے ساتھ ایسی اونٹنی نہ چلے جس پر لعنت کی گئی ہو۔“ (مسلم)

حَلَّ کا لفظ زبر کے ساتھ ہے۔ یہ اونٹوں کو تیز چلانے کے لئے بولا جاتا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں جان لو کہ یہ حدیث معنی میں اشکال رکھتی ہے حالانکہ اس میں کوئی اشکال نہیں بلکہ ممانعت سے صرف یہی ہے کہ وہ اونٹنی ان کے پاس نہ رہے اس لئے اس کے فروخت کرنے، ذبح کرنے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کے علاوہ سوار ہونے کی ممانعت نہیں بلکہ یہ سب تصرفات اس لئے جائز ہیں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اس پر سواری کی ممانعت کی گئی کیونکہ یہ سارے تصرفات پہلے جائز تھے ان میں سے ایک کو روک دیا تو بقیہ تصرفات اپنے حکم پر رہے۔ واللہ اعلم

باب: غیر متعین گناہ کرنے والوں کو

لعنت کرنا جائز ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔“ (ہود)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔“ (الاعراف)

صحیح حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

تَمَشَى فِي النَّاسِ مَا يَعْزُضُ لَهَا أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۱۵۶۰: وَعَنْ أَبِي بَرزَةَ نَضْلَةَ ابْنِ عُبَيْدِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَتَضَاقِقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ: حَلَّ اللَّهُمَّ الْعُنْيَا - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "لَا تُصَاحِبُنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ "حَلَّ" بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ اللَّامِ: وَهِيَ كَلِمَةٌ لَزَجْرِ الْوَلَدِ - وَاعْلَمْ أَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ قَدْ يُسْتَشْكَلُ مَعْنَاهُ وَلَا إِشْكَالَ فِيهِ بَلِ الْمُرَادُ النَّهْيُ أَنْ تُصَاحِبَهُمْ تِلْكَ النَّاقَةُ وَلَيْسَ فِيهِ نَهْيٌ عَنْ بَيْعِهَا وَذَبْحِهَا وَرُكُوبِهَا فِي غَيْرِ صُحْبَةِ النَّبِيِّ ﷺ بَلْ كُلُّ ذَلِكَ وَمَا سِوَاهُ مِنَ التَّصَرُّفَاتِ جَائِزٌ لَا مَنَعَ مِنْهُ، إِلَّا مِنَ الْمُصَاحَبَةِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَا لِأَنَّ هَذِهِ التَّصَرُّفَاتِ كُلَّهَا كَانَتْ جَائِزَةً فَمُنِعَ بَعْضُ مَنَّا قَبْلِي الْبَاقِي عَلَى مَا كَانَ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۲۶۵: بَابُ جَوَازِ لَعْنِ أَصْحَابِ

الْمَعَاصِي غَيْرِ الْمُعَيَّنِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ [هود: ۱۸] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَأَذِّنْ مُؤَدِّنَ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ [الاعراف: ۴۴]

وَتَبَّتْ فِي الصَّحِيحِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ



فرمایا: ”اللہ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو بال ملانے والی ہیں اور ان عورتوں پر جو بال ملوانے والی ہیں“ اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ لعنت کرے سوخور پر“ اور اسی طرح آپ نے تصویر کھینچنے والوں پر لعنت فرمائی اور اسی طرح فرمایا: ”اللہ کی لعنت ہو ان پر جس نے زمین کی حدود میں رد و بدل کیا“ اور یہ بھی فرمایا: ”اللہ کی لعنت ہو چور پر جو ایک اٹھہ چراتا ہے“ اور یہ فرمایا: ”اس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اپنے والدین پر لعنت کی اور اس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا“ اور یہ فرمایا: ”جس نے مدینہ میں کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دیا اس پر اللہ کی لعنت“ اور یہ فرمایا: ”اے اللہ! لعنت کر زعل، زکوان اور عصیہ پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی“۔ یہ تینوں عرب قبائل ہیں اور فرمایا: ”اللہ کی لعنت ہو یہودیوں پر“۔ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا“ اور یہ فرمایا: ”اللہ کی لعنت ہو ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت کرنے والے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت کرنے والی ہیں“۔

یہ تمام الفاظ احادیث میں ہیں بعض بخاری و مسلم دونوں میں ہیں اور بعض دونوں میں سے ایک میں میں نے مختصراً اشارہ کر دیا۔ ان میں زیادہ تر احادیث اپنے اپنے بابوں میں ذکر کی جائیں گی۔ ان شاء اللہ

### باب: مسلمان کو ناحق

#### گالی دینا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور وہ لوگ جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو تکلیف دیتے ہیں بغیر کسی گناہ کے جو انہوں نے کمایا پس انہوں نے بہت بڑے بہتان اور گناہ کا ارتکاب کیا“۔ (الاحزاب) ۱۵۶۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مؤمن کو گالی دینا گناہ اور اس کا قتل (حلال سمجھ کر) کفر ہے“۔ (بخاری و مسلم)

قَالَ: "لَعْنُ اللَّهِ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَأَنَّهُ قَالَ: "لَعْنُ اللَّهِ أَكْبَلَ الرَّبَا" وَأَنَّهُ لَعْنُ الْمُسَوِّرِينَ وَأَنَّهُ قَالَ: "لَعْنُ اللَّهِ مِنْ غَيْرِ مَنْارِ الْأَرْضِ" أَيْ حَدُودِهَا: وَأَنَّهُ قَالَ: "لَعْنُ اللَّهِ السَّارِقِ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ" وَأَنَّهُ قَالَ: "لَعْنُ اللَّهِ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ" "وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ" وَأَنَّهُ قَالَ: "مَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَثًا أَوْ أَوْى مُحَدَّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ" وَأَنَّهُ قَالَ: "اللَّهُمَّ الْعَنِ رَعْلًا، وَذُكْوَانَ، وَغَصَصَةَ غَضُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ" وَهَذِهِ ثَلَاثُ قَبَائِلٍ مِنَ الْعَرَبِ وَأَنَّهُ لَعْنُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَجَمِيعُ هَذِهِ الْأَلْفَاظِ فِي الصَّحِيحِ: بَعْضُهَا فِي صَحِيحِي الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، وَبَعْضُهَا فِي أَحَدِهِمَا وَأِنَّمَا قَصَدْتُ الْإِخْتِصَارَ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهَا، وَسَأَذْكَرُ مُعْظَمَهَا فِي أَبُوَابِهَا مِنْ هَذَا الْكِتَابِ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۳۶۶: بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ

#### الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقِّ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ اِخْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا﴾ [احزاب: ۵۸]

۱۵۶۱: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَانُهُ كُفْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۶۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”کوئی آدمی کسی آدمی پر کفر یا فسق کی تہمت نہ لگائے ورنہ وہ خود اسی پر لوٹے گی اگر وہ (دوسرا) لعنت کا حقدار نہ ہو۔“

(بخاری)

۱۵۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک دوسرے کو گالی دینے والوں نے جو کہا اس میں گناہ اس پر ہے جس نے ابتداء کی یہاں تک کہ مظلوم حد سے گزر جائے۔“ (مسلم)

۱۵۶۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”اس کو مارو۔“ ہم سے بعض ہاتھ سے مارنے والے تھے اور بعض جوتے سے اور بعض سنے پکڑے سے جب وہ پٹائی کے بعد واپس لوٹا تو کسی نے کہا: اللہ تمہیں اکڑے تو نبی اکرم نے فرمایا: ”اس طرح کہہ کر تم شیطان کی اس کے خلاف مدد مت کرو۔“ (بخاری)

۱۵۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی اس پر قیامت کے دن حد لگائی جائے گی مگر اس صورت میں (بچے گا) کہ اس (غلام) میں وہ حرکت ہو۔“ (بخاری و مسلم)

باب: بلا کسی حق اور مصلحت شرعی

کے مردوں کو گالی دینا حرام ہے

اس کا مقصد یہ ہے کہ بدعات و فسق میں لوگ اس کی اقتداء سے بچ

جائیں۔

ماقبل آیات و احادیث اسی باب سے بھی متعلق ہیں۔

۱۵۶۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مردوں کو گالیاں مت دو اس

۱۵۶۲: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَوْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفَسْقِ أَوْ الْكُفْرِ، إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَلِكَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۶۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْمُتَسَابِحَانِ مَا قَالَا فَعَلِي الْبَادِي مِنْهُمَا حَتَّى يَغْتَدِي الْمَظْلُومُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۶۴: وَعَنْهُ قَالَ: «أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ شَرِبَ قَالَ: «اضْرِبُوهُ» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ - فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: «أَخْزَاكَ اللَّهُ» قَالَ: «لَا تَقُولُوا هَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۶۵: وَعَنْهُ قَالَ: «سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزَّانَا يَقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ: مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.»

۳۶۷: بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ الْأَمْوَاتِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمُصْلِحَةٍ شَرْعِيَّةٍ

وهي التحذير من الاقتداء به في بدعيته، وفسقه، ونحو ذلك فيه الآية والأحاديث السابقة في الباب قبله.

۱۵۶۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتِ

لئے کہ وہ اس عمل (کے نتیجے) کو پہنچ گئے جو انہوں نے آگے بھیجا۔“ (بخاری)

باب: کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور وہ لوگ جو مؤمن مردوں اور عورتوں کو بلا کسی قصور کے ایذا پہنچاتے ہیں انہوں نے یقیناً بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھایا۔“ (الاحزاب)

۱۵۶۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی ممنوعہ چیز کو چھوڑا۔“

(بخاری و مسلم)

۱۵۶۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کو پسند ہو کہ وہ آگ سے بچا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے تو اس کی موت اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے وہ سلوک کرے جو اپنے بارے میں پسند کرتا ہو کہ کیا جائے۔“ (مسلم)

باب: باہمی بغض، قطع تعلق

اور بے رخی کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔“ (الحجرات)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مؤمنوں پر نرمی برتنے والے اور کافروں پر سخت خو ہیں۔“ (المائدہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں کفار پر سخت اور باہمی رحم دل ہیں۔“ (الفتح)

فَانْتَهُمْ قَدْ أَفْضُوا إِلَىٰ مَا قَدَّمُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِيذَاءِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغَيْرِ مَا كَتَبْنَا فَقَدْ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا﴾ [الاحزاب: ۵۸]

۱۵۶۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدَيْهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۶۸: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزْحَرَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلَسَاتِهِ مَيْتَةٌ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلَيَاتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَهُوَ بَعْضُ حَدِيثِ طَوِيلٍ سَبَقَ فِي بَابِ طَاعَةِ وَلَاةِ الْأُمُورِ.

۳۶۹: بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّبَاغُضِ

وَالْتَقَاطِ وَالتَّدَابُرِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾

[الحجرات: ۱۰] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَذِلَّةٌ عَلَى

الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾

[المائدة: ۵۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ

اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ

بَيْنَهُمْ﴾ [الفتح: ۲۹]

۱۵۶۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ”اے لوگو! ایک دوسرے کے ساتھ بغض مت رکھو نہ باہمی حسد کرو نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ، نہ باہمی تعلقات منقطع کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے“۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہ جنت کے دروازے سوموار اور جمعرات کو کھولے جاتے ہیں۔ پس ہر اس بندے کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنے والا ہو مگر وہ آدمی (بخشش سے محروم رہتا ہے) کہ جس کے اور مسلمان بھائی کے درمیان بغض ہو۔ پس کہا جاتا ہے کہ ان دو کو مہلت دو یہاں تک کہ صلح کر لیں۔“ (مسلم) ایک روایت میں ہے کہ اعمال اللہ کی بارگاہ میں جمعرات اور سوموار کو پیش کئے جاتے ہیں اور بقیہ سابقہ روایت کی طرح ہے۔

### باب: حسد کی ممانعت

حسد کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا خواہ دینی نعمت ہو یا دنیوی یکساں حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یا وہ لوگوں پر حسد کرتے ہیں اس چیز کے متعلق جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے عنایت فرمائی ہے۔ (النساء)

اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ والی سابقہ باب کی روایت بھی ہے۔

۱۵۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے کو حسد سے بچاؤ۔ پس حسد بلاشبہ نیکیوں کو اسی طرح کہا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو یا خشک گھاس کو“۔

(ابوداؤد)

۱۵۶۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابِرُوا وَلَا تَقَاطِعُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۷۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحَاءَةٌ فَيَقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَضْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَضْطَلِحَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ”تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمِيسٍ وَاِثْنَيْنٍ“ وَذَكَرَ نَحْوَهُ.

### ۲۷۰: بَابُ تَحْرِيمِ الْحَسَدِ

وَهُوَ تَمَنَّى زَوَالِ النِّعْمَةِ عَنْ صَاحِبِهَا سِوَاءَ كَانَتْ نِعْمَةً دِينٍ أَوْ دُنْيَا.

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ [النساء: ۵۴]

وَفِي حَدِيثِ أَنَسٍ السَّابِقِ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.

۱۵۷۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ قَالَ الْعُشْبَ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.



باب: جاسوسی (ٹوہ) اور اس آدمی کی طرح کہ جو سننے

سے روکتا ہو کہ کوئی اس کی بات سنے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم جاسوسی مت کرو“۔ (الحجرات)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور وہ لوگ جو مؤمن مردوں اور عورتوں کو بلا تصور ایذا دیتے ہیں پس تحقیق انہوں نے بہت بھاری بوجھ اٹھایا اور بہتان باندھا“۔

(الاحزاب)

۱۵۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے آپ کو گمان سے بچاؤ کیونکہ گمان

سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور تم جاسوسی مت کرو اور جاسوسی

مت کرو۔ آپس میں حسد مت کرو ایک دوسرے سے بغض مت کرو

ایک دوسرے کو پیٹھ مت دکھاؤ اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن

جاؤ۔ جس طرح اس نے حکم دیا۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو اس

پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو رسوا کرتا ہے اور نہ اس کو حقیر گردانتا ہے۔

تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے اور آپ نے اس وقت اپنے ہاتھ

سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔ آدمی کے شر کے لئے یہی کافی

ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان کا مسلمان پر خون

عزت اور مال حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتے اور

نہ تمہاری شکلوں کو بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔ ایک

روایت میں ہے آپس میں حسد مت کرو نہ ایک دوسرے سے بغض

رکھو نہ جاسوسی کرو نہ عیبوں کی ٹوہ میں لگو اور دھوکہ دینے کے لئے بولی

مت بڑھاؤ اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ ایک اور

روایت میں ہے باہمی حسد نہ کرو نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو باہمی

مقاطعہ مت کرو نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ نہ ایک دوسرے سے

بغض رکھو اور نہ حسد کرو بلکہ اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

ایک اور روایت میں ہے نہ ایک دوسرے کو چھوڑو اور نہ ایک دوسرے

۲۷۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّجَسُّسِ

وَالْتَسْمَعِ مَنْ يَكْرَهُ اسْتِمَاعَهُ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَجَسَّسُوا﴾

[الحجرات: ۱۲] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ

يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بغيرِ مَا

اَكْتَسَبُوا فَقَدْ اَحْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَاثْمًا مُّبِينًا﴾

[الاحزاب: ۵۸]

۱۵۷۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ

الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ“ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا

تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا

وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ

اللَّهِ إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمْ - الْمُسْلِمُ أَخُو

الْمُسْلِمِ: لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُخَذَلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ

التَّقْوَى هُنَا التَّقْوَى هُنَا“ وَيُشِيرُ إِلَى

صَدْرِهِ بِحَسْبِ أَمْرٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ

أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلَّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

حَرَامٌ: دَفْعُهُ وَعَرَضُهُ وَمَالُهُ“ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ

إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُورِكُمْ وَلَا

أَعْمَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَفِي

رَوَايَةٍ: لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا

تَجَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَسُوا

وَكَوْنُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا“ وَفِي رَوَايَةٍ لَا

تَفَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا

تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا“ وَفِي

رَوَايَةٍ: ”وَلَا تَهَاجَرُوا وَلَا يَبِغْ بَعْضُكُمْ عَلَى

کی بیع پر بیع کرو۔ مسلم نے یہ تمام روایت بیان کی ہیں۔ بخاری نے اکثر کو روایت کیا۔

۱۵۷۳: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”اگر تو لوگوں کے عیبوں کی تلاش میں رہے گا تو ان کو بگاڑ دے گا یا ان کے فساد کے قریب کر دے گا۔“ (ابوداؤد)  
حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۵۷۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو ان کے پاس لایا گیا۔ آپ سے کہا گیا کہ یہ فلاں ہے جس کی ڈاڑھی سے شراب سے ٹپک رہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ہمیں لوگوں کے عیب کی جاسوسی سے روکا گیا ہے لیکن جب ہمارے سامنے کوئی چیز کھل کر آئے گی تو ہم اس کو لیں گے۔ ابوداؤد نے ایسی سند سے بیان کیا جو شرط بخاری و مسلم پر ہے۔

باب: بلا ضرورت مسلمانوں  
سے متعلق بدگمانی کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! بہت زیادہ بدگمانی سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں۔“

(الحجرات)

۱۵۷۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ بے شک بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔“ (بخاری و مسلم)

باب: مسلمانوں کو حقیر

قراردینے کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! تم میں سے کوئی قوم دوسری قوم کے ساتھ تمسخر نہ کرے ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ

بِئْسَ بَعْضٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِكُلِّ هَذِهِ الرَّوَايَاتِ  
وَرَوَى الْبُخَارِيُّ أَكْثَرَهَا.

۱۵۷۳: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”إِنَّكَ إِنْ  
اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ أَفْسَدْتَهُمْ أَوْ  
كَذَّبْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ  
أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۵۷۴: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّهُ أَتَى بِرَجُلٍ فَقِيلَ لَهُ: هَذَا فَلَانٌ تَقَطَّرُ  
لِحَيْتُهُ خَمْرًا فَقَالَ: إِنَّا قَدْ نَهَيْتُمَا عَنِ  
التَّجَسُّسِ، وَلَكِنْ إِنْ يَظْهَرُ لَنَا شَيْءٌ تَأْتِي  
بِهِ، حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ  
صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۲۷۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ ظَنِّ السُّوءِ

بِالْمُسْلِمِينَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا  
كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِتْمٌ﴾

[الحجرات: ۱۲]

۱۵۷۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ  
الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۲: بَابُ تَحْرِيمِ احْتِقَارِ

الْمُسْلِمِينَ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا  
يَسْخَرُوا قَوْمًا مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا

کوئی عورت دوسری عورت سے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور مت طعنہ دو اور دوسرے کو برے لقب سے مت پکارو۔ گناہ والا نام ایمان کے بعد بہت برا ہے۔ جس نے توبہ نہ کی پس وہی ظالم ہیں۔“ (الحجرات)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہر طعنہ مارنے والے عیب جو کے لئے ہلاکت ہے۔“ (ہمزہ)

۱۵۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کو اتنی برائی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر قرار دے۔“ (مسلم)

حدیث تفصیل سے پہلے گزر چکی۔

۱۵۷۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں ایسا ورہ کی مقدار تکبر ہو۔ ایک شخص نے پوچھا۔ آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا بھائی خوبصورت ہو اور جوتا خوبصورت ہو تو اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بے شک اللہ جمیل ہیں اور جمال کو پسند کرتے ہیں۔“ (مسلم)

”بَطْرُ الْحَقِّ“ حق کو نہ ماننا۔

”وَعَمَطُهُمْ“ لوگوں کو حقیر جاننا اور اس کی وضاحت اس سے

بھی زیادہ باب الکبر میں گزر چکی ہے۔

۱۵۷۸: حضرت جناب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کوئی ہے جو مجھ پر اس بات کی قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا۔ میں نے فلاں کو بخش دیا اور تیرے عمل برباد کر دیئے۔“

(مسلم)

مَنْهُمْ وَلَا نِسَاءً مِّنْ نِّسَاءِ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِاللُّقَابِ بَنَسِ الْأَسْمَاءِ فَالْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿[الحجرات: ۱۱] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَيَنْبَغُ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٌ﴾ [همزة: ۱]

۱۵۷۶: أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بِحَسَبِ أَمْرِي مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ رَأَى مُسْلِمًا - وَقَدْ سَبَقَ قَرِينًا يَطُولُهُ.

۱۵۷۷: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ" فَقَالَ رَجُلٌ: إِنْ الرَّجُلُ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ تَوْبَهُ حَسَنًا، وَتَعْلَهُ حَسَنَةً فَقَالَ: "إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ - الْكِبَرُ بَطْرُ الْحَقِّ، وَعَمَطُ النَّاسِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَمَعْنَى "بَطْرُ الْحَقِّ" دَفَعُهُ "وَعَمَطُهُمْ": إِحْتِقَارُهُمْ - وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهُ أَوْضَحَ مِنْ هَذَا فِي بَابِ الْكِبَرِ.

۱۵۷۸: وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "قَالَ رَجُلٌ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ - فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي عَلَىٰ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ، وَأَحْبَطْتُ عَمَلَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.



باب: مسلمان کی تکلیف پر  
خوش ہونے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک مومن آپس میں بھائی ہیں۔“ (الحجرات)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک وہ لوگ جو ایمان والوں میں بے حیائی کے پھیلائے کو پسند کرتے ہیں ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔“ (النور)

۱۵۷۹: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے بھائی کی تکلیف پر خوشی مت ظاہر کر، کہیں اللہ اس پر رحم کر کے تمہیں مبتلا نہ کر دے۔“ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

اس باب میں حدیث ابو ہریرہ کی جو باب التَّجَسُّسِ میں گزری ہے، ”ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خون، مال اور عزت حرام ہے۔“

باب: ظاہر شرع کے لحاظ سے جو

نسب ثابت ہیں ان میں طعن حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور وہ لوگ جو کہ مومن مردوں اور عورتوں کو بغیر قصور کے تکلیف پہنچاتے ہیں۔ یقیناً انہوں نے بہتان اور کھلا عذاب اٹھایا۔“ (الاحزاب)

۱۵۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو چیزیں لوگوں میں ایسی ہیں جو ان کے کفر کا سبب ہیں، نسب میں طعن اور میت پر نوحہ۔“

(مسلم)

باب: کھوٹ اور دھوکے سے منع کرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہ لوگ جو ایمان والے مردوں اور

۲۷۴: بَابُ النَّهْيِ عَنِ إِظْهَارِ

الشَّمَاتَةِ بِالْمُسْلِمِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾

[الحجرات: ۱۰] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ

يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا

لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾

[النور: ۱۹]

۱۵۷۹: وَعَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَظْهَرِ

الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللَّهُ وَيَبْتَلِيكَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

وَفِي الْبَابِ حَدِيثٌ أَبِي هُرَيْرَةَ السَّابِقُ

فِي بَابِ التَّجَسُّسِ: ”كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى

الْمُسْلِمِ حَرَامٌ“ الْحَدِيثُ.

۲۷۵: بَابُ تَحْرِيمِ الطَّعْنِ فِي

الْأَنْسَابِ الثَّابِتَةِ فِي ظَاهِرِ الشَّرْعِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ بغيرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا

بُهْتَانًا وَاتِّمَاءً مُبِينًا﴾ [الاحزاب: ۵۸]

۱۵۸۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”اِئْتِنَانِ فِي النَّاسِ

هُمَا بِهِمْ كُفْرَ الطَّعْنِ فِي النَّسَبِ وَالْبِيَاحَةِ

عَلَى الْمَيِّتِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۶: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغَشِّ وَالْجِدَاعِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ



عورتوں کو بغیر قصور کے جو انہوں نے کمایا، تکلیف دیتے ہیں۔ انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا۔“ (الاحزاب: ۵۸)

۱۵۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا۔ وہ ہم میں سے نہیں، جس نے ہمیں دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں (مسلم)۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ڈھیر کے پاس سے ہوا تو آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل فرمایا، پس آپ کی انگلیوں کو تری پینچی تو فرمایا اے غلے والے یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بارش ہوگئی۔ آپ نے فرمایا اس کو تو نے غلہ کے اوپر کیوں نہ کر دیا کہ لوگ اس کو دیکھ لیں۔ (پھر فرمایا) نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۵۸۲: حضرت ابو ہریرہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”خریدنے کی اجازت کے بغیر بولی میں اضافہ مت کرو“ (بخاری و مسلم)

۱۵۸۳: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے دھوکے کی غرض سے قیمت میں اضافہ کرنے سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ اُس کے ساتھ خرید و فروخت میں دھوکہ کیا جاتا ہے۔ فرمایا جس سے تو خرید و فروخت کرے اس کو کہو دھوکہ بازی نہیں ہونی چاہئے۔ (بخاری و مسلم)

الْخِلَابَةُ: خاء مجہد مسورہ اور موحده کے ساتھ دھوکہ۔

۱۵۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی کی بیوی یا اس کے غلام کو دھوکہ دیا۔ پس وہ ہم میں سے نہیں۔“

(ابوداؤد)

حَبَبٌ: خاء مجہد با موحده مکررہ کے ساتھ۔ یعنی اس کو دھوکہ دیا

وَالْمُؤْمِنَاتِ بغيرِ مَا اُكْتَسَبُوْا فَقَدْ اِحْتَمَلُوْا  
بُهْتَانًا وَاْتَمَّا مُبَيِّنًا [الاحزاب: ۵۸]

۱۵۸۱: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ  
رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ”مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا  
السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا“  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ  
عَلَى صَبْرَةٍ طَعَامٍ فَادْخَلَ يَدَهُ فِيْهَا فَنَالَتْ  
اَصَابِعُهُ بَلَلًا - فَقَالَ: ”مَا هَذَا يَا صَاحِبَ  
الطَّعَامِ؟“ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللهِ  
ﷺ: قَالَ: ”اَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى  
يَرَاهُ النَّاسُ! مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.

۱۵۸۲: وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ:  
”لَا تَنَاجَشُوْا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۸۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا  
اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّجَشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۸۴: وَعَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللهِ  
ﷺ اَنَّهُ يُخَدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ  
ﷺ: ”مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ“

”الْخِلَابَةُ“ بِخَاءٍ مُعْجَمَةٍ مَكْسُوْرَةٍ وَبَاءٍ  
مُوَحَّدَةٍ وَهِيَ الْخَدِيْعَةُ.

۱۵۸۵: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ”مَنْ حَبَّبَ  
زَوْجَةَ اَمْرِيْ، اَوْ مَسْمُوْكَةً فَلَيْسَ مِنَّا“ رَوَاهُ  
اَبُو دَاوُدَ.

”حَبَّبَ بِخَاءٍ مُعْجَمَةٍ ثُمَّ بَاءٍ مُوَحَّدَةٍ

اور خراب کیا۔

مُكَرَّرَةً: أَى أفسدہ و خدعہ۔

باب: دھوکے کی حرمت

۲۷۷: بَابُ تَحْرِيمِ الْغَدْرِ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو تم معاہدوں کی پابندی کرو!“۔ (المائدہ)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾ [المائدہ: ۱] قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم وعدے کو پورا کرو بے شک وعدے کے بارے میں سوال ہوگا“۔ (الاسراء)

﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا﴾ [الاسراء: ۳۴]

۱۵۸۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی اچک ہے یہاں تک اس کو چھوڑ دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ خیانت کرے، جب بات کرے تو بھگڑا کرے، جب وعدہ کرے تو دھوکہ کرے اور جب جھگڑا کرے تو بکواس کرے“۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۸۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ مُنَافِقًا، خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خِصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَ فِيهِ خِصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا: إِذَا أَوْثَمَنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصِمٌ فَجَرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۸۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر دھوکہ باز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا، کہا جائے گا یہ فلاں کی بد عہدی ہے“۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۸۷: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ رَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالُوا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ: هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۸۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر دھوکہ باز کے لئے اس کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا جو اس کے دھوکے کی مقدار کے مطابق ہو گا۔ خبردار! کوئی غداری امیر عام کے ساتھ غداری سے بڑھ کر نہ ہو گی“۔ (مسلم)

۱۵۸۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ الْوَلَا غَادِرٌ أَكْبَرُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرٍ عَامَةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تین آدمیوں کی طرف سے میں قیامت کے دن جھگڑوں گا: (۱) وہ جس نے مجھ سے عہد کیا پھر توڑ دیا۔ (۲) وہ آدمی جس نے کسی آزاد کو فروخت کر کے اس کی قیمت

۱۵۸۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ

کھالی۔ (۳) وہ آدمی جس نے کسی کو مزدور بنایا اس سے پورا کام لیا، مگر اس کو مزدوری نہ دی۔ (بخاری)

باب: عطیہ وغیرہ پر احسان

جتانا منع ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! تم اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور ایذا دے کر ضائع مت کرو“۔ (البقرۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کر کے احسان نہیں جتلاتے اور نہ دکھ دیتے ہیں“۔ (البقرۃ)

۱۵۹۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہ فرمائیں گے۔ ان کی طرف رحمت کی نگاہ فرمائیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس آیت کو آپ ﷺ نے تین مرتبہ پڑھا۔ ابو ذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا وہ تو ناکام و نامراد ہوئے یا رسول اللہ! مگر یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: (۱) ٹخنوں سے نیچے کپڑا لگانے والا۔ (۲) احسان کر کے احسان جتلانے والا (۳) جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنے والا۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے: ”اپنی چادر اور کپڑے کو تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے لگانے والا“۔

باب: فخر و سرکشی

کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم اپنے متعلق پاک بازی کا دعویٰ مت کرو۔ وہ تقویٰ والے کو خوب جانتا ہے“۔ (النجم) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک گناہ ہے ان لوگوں پر جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق زمین میں سرکشی کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے

استأجر أجيراً فاستوفى منه ولم يعطه أجره“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَنَّ

بِالْعَطِيَّةِ وَنَحْوِهَا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى﴾ [البقرة: ۲۶۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يَتَّبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى﴾ [البقرة: ۲۶۲]

۱۵۹۰: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْمُسْبِلُ وَالْمُنْفِقُ سَلَعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ”الْمُسْبِلُ إِزَارَةٌ“ يَعْنِي الْمُسْبِلُ إِزَارَةٌ وَتَوْبَةٌ أَسْفَلَ مِنَ الْكَفَيْنِ لِلْخِيَلَاءِ.

۲۷۹: بَابُ النَّهْيِ عَنِ

الْإِفْتِحَارِ وَالْبَغْيِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَلَا تَرْتَكُوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى﴾ [النجم: ۳۲] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَشَعُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ





۲۸: بَابُ تَحْرِيمِ الْهَجْرَانِ

بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا  
لِبِدْعَةٍ فِي الْمَهْجُورِ أَوْ تَظَاهَرِ

بِفَسْهَقٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخْوَانِكُمْ﴾ [الحجرات: ۱۰]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ

وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة: ۲]

۱۵۹۳: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا تَقَاطَعُوا وَلَا

تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا

وَكَوْنُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ

أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۹۴: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ

يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ: يَلْتَقِيَانِ

فَيُعْرَضُ هَذَا وَيُعْرَضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي

يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۹۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تُعْرَضُ

الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ "فَيَغْفِرُ اللَّهُ

لِكُلِّ امْرِئٍ إِذَا لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا

امْرَأَةً أَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ فَيَقُولُ

اتْرُكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۹۶: خَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

باب: تین دن سے زیادہ مسلمانوں کے لئے

آپس میں قطع تعلق کی حرمت کا بیان

البتہ بدعت اور فسق وغیرہ کی صورت میں قطع تعلق

کرنے کی اجازت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک مسلمان بھائی بھائی ہے۔ تم ان کے

درمیان اصلاح کرو۔“ (الحجرات)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مت تعاون کرو گناہ اور ظلم پر۔“

(المائدہ)

۱۵۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: ”بائمی ایک دوسرے سے مقاطعہ نہ کرو ایک دوسرے کو پیٹھ

نہ کھاؤ، آپس میں بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ اللہ

تعالیٰ نے فرمایا: ”بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ

وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۵۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: ”مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین

راتوں سے زیادہ چھوڑے کہ دو لیلیں آپس میں ملیں اور ایک اس

طرف منہ موڑ لے اور دوسرا اس طرف۔ ان میں بہتر وہ ہے جو سلام

میں پہل کرے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۵۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: ”عمل ہر سوموار اور جمعرات کو پیش ہوتے ہیں۔ پس

اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو بخش دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو

شریک ٹھہرانے والا نہ ہو۔ مگر وہ شخص کہ جس کے اور دوسرے

مسلمانوں کے درمیان بغض ہو۔ چنانچہ کہا جاتا ہے ان کو مہلت دو

یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔“ (مسلم)

۱۵۹۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ”شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا کہ جزیرہ عرب میں نمازی اس کی پوجا کریں لیکن وہ ان کے درمیان بگاڑ پیدا کرنے میں اور قطع تعلق میں (کامیاب رہے گا)۔“ (مسلم)

التَّخْرِيشُ : فسادُ النِّا دلوں کو بدلنا آپس میں تعلقات منقطع کرنا۔

۱۵۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے جس نے تین دن سے زیادہ تعلق توڑا اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ آگ میں جائے گا۔“ (ابوداؤد) بخاری اور مسلم کی شرط کے ساتھ۔

۱۵۹۸: حضرت ابی خراش حدرد بن ابی حدرد سلمی ان کو سلمی بھی کہا جاتا ہے رضی اللہ عنہ کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: ”جس نے اپنے بھائی سے ایک سال تک تعلق منقطع کیا۔ اس نے گویا اس کا خون بہا دیا۔“ (ابوداؤد) صحیح کے ساتھ۔

۱۵۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مؤمن کے لئے حلال نہیں کہ دوسرے مؤمن کے ساتھ تین دن سے زیادہ تعلق کو ترک کرے۔ جب تین دن گزر جائیں تو اس سے ملاقات کرنی چاہئے اور اس کو سلام کرنا چاہئے۔ پھر اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو دونوں اجر میں شریک ہو گئے۔ اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گناہ گار ہوا اور سلام کرنے والا ترک تعلق کے گناہ سے نکل گیا۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اگر ترک تعلق اللہ تعالیٰ کے لئے ہو پھر اس میں کوئی گناہ نہیں۔

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ نَسِيَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ ، وَلَكِنْ فِي التَّخْرِيشِ بَيْنَهُمْ .

”التَّخْرِيشُ“ : الإِسْدَادُ وَتَغْيِيرُ قُلُوبِهِمْ وَتَقَاطُعِهِمْ .

۱۵۹۷ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ”لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ قِمَاتٍ دَخَلَ النَّارَ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرَحِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ .

۱۵۹۸ : وَعَنْ أَبِي خِرَاشٍ حَدْرَدِ بْنِ أَبِي حَدْرَدِ الْأَسْلَمِيِّ وَيُقَالُ السَّلْمِيُّ الصَّحَابِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ”مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفِكَ ذِمَّةٍ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

۱۵۹۹ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ”لَا يَجِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثِ ، فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَبَلَقَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ اشْتَرَكَ فِي الْأَجْرِ ، وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ ، وَخَرَجَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهَجْرَةِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ - قَالَ أَبُو دَاوُدَ : إِذْ كَانَتْ الْهَجْرَةُ لِلَّهِ تَعَالَى فَلَيْسَ مِنْ هَذَا فِي شَيْءٍ .

باب: دو آدمیوں کا تیسرے آدمی کی اجازت کے بغیر سرگوشی کرنے سے روکنے کا بیان، ہاں ضرورت کے پیش نظر اس طرح وہ دونوں گفتگو کریں کہ تیسرا آدمی ان کی بات سن نہ سکے اور یہی حکم ہے جب وہ دونوں ایسی زبان میں باتیں کریں جب تیسرا آدمی اس زبان کو سمجھ نہ سکے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک سرگوشی شیطان کی طرف سے ہے۔“ (المجادلہ)

۱۶۰۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تین آدمی ہوں تو دو تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔ (بخاری، مسلم و ابوداؤد) ابوداؤد کی روایت میں یہ اضافہ ہے۔ ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ جب چار ہوں؟ فرمایا پھر تمہیں کوئی گناہ نہیں۔ امام ربیع نے موطا میں عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ میں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، خالد بن عقبہ رضی اللہ عنہ کے اس گھر کے پاس تھے، بلا بازار میں ہے، اچانک ایک آدمی نے آ کر ان سے سرگوشی کرنا چاہی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سوا میرے پاس اس وقت اور کوئی نہ تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک اور آدمی کو بلایا یہاں تک کہ ہم چار آدمی ہو گئے۔ تو آپ نے مجھے اور اس تیسرے آدمی کو جس کو بلایا تھا فرمایا۔ ذرا پیچھے ہٹو، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ دو آدمی ایک دوسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کرے۔

۱۶۰۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو دو تیسرے کے بغیر سرگوشی کریں یہاں تک کہ تم لوگوں سے مل جل جاؤ اس وجہ سے کہ وہ غمگین ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

۲۸۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَسَاجِيِ اثْنَيْنِ دُونَ الثَّلَاثِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ إِلَّا لِحَاجَةٍ وَهُوَ أَنْ يَتَحَدَّثَا سِرًّا بِحَيْثُ لَا يَسْمَعُهَا وَفِي مَعْنَاهُ مَا إِذَا تَحَدَّثَا بِلِسَانٍ لَا يَفْهَمُهُ!

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا النَّجْوَى مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ [المجادلہ: ۸]

۱۶۰۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَسَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: فَأَرْبَعَةٌ؟ قَالَ لَا يَضُرُّكَ" رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عَقْبَةَ الَّتِي فِي السُّوقِ فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَسَاجَى وَنَاسٌ مَعَ ابْنِ عُمَرَ أَحَدٌ غَيْرِي قَدَعَا ابْنَ عُمَرَ رَجُلًا آخَرَ حَتَّى كُنَّا أَرْبَعَةً فَقَالَ لِي وَلِلرَّجُلِ الثَّلَاثِ الَّذِي دَعَا: اسْتَخِرْنَا شَيْئًا قَائِلِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَتَسَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ.

۱۶۰۱: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَسَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخِرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

باب: غلام، جانور، عورت اور

لڑکے کو کسی شرعی سبب کے بغیر یا ادب سے زائد تکلیف

دینے کی ممانعت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”والدین کے ساتھ احسان کرو اور قرابت داروں اور یتیموں مسکینوں، قرابت والے پڑوسیوں اور پہلو کے پڑوسی اور پہلو کے ساتھی اور مسافر اور جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہیں۔ احسان کرو بے شک اللہ پسند نہیں کرتے فخر والے متکبر کو۔“

(النساء)

۱۶۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جس نے اس کو باندھا تھا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئی اور اسی کی وجہ سے وہ آگ میں داغ ہوئی نہ اس نے خود کھلایا پلایا۔ کیونکہ وہ (بلی) بندھی ہوئی تھی اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لے۔ (بخاری و مسلم)

خَشَاشُ الْأَرْضِ: زچہ معجمہ کے فتح اور شین معجمہ مکررہ کے

ساتھ۔

زمین کے کیڑے مکوڑوں کو کہتے ہیں۔

۱۶۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا گذر قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے ہوا جنہوں نے ایک پرندے کو نشانے کی جگہ رکھا ہوا تھا اور وہ اس کو تیر مار رہے تھے۔ پرندے والے کے لئے انہوں نے ہر خطا ہونے والا تیر دینا طے کر لیا تھا۔ جب انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو منتشر ہو گئے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کس نے یہ کیا ہے اللہ اس پر لعنت کرے۔ کس نے یہ کیا ہے بے شک رسول اللہ نے اس آدمی پر

۲۸۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَغْذِيبِ الْعَبْدِ

وَالدَّابَّةِ وَالْمَرَاةِ وَالْوَلَدِ بِغَيْرِ سَبَبٍ

شُرْعِيٍّ أَوْ زَائِدٍ عَلَى قَدْرِ الْأَدَبِ!

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْجَارِ

ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْخَبِثِ وَالصَّاحِبِ

بِالْخَبِثِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَلًا فُجُورًا﴾

[النساء: ۳۶]

۱۶۰۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "عَذِبَتْ امْرَأَةٌ فِي

هَرَّةٍ: حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا

النَّارُ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ هِيَ

حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ

الْأَرْضِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"خَشَاشُ الْأَرْضِ" بِفَتْحِ الْخَاءِ

الْمُعْجَمَةُ وَبِالشَّيْنِ الْمُعْجَمَةُ الْمُكْرَرَةُ وَهِيَ

هُوَ أَمَّا وَحَشْرَاتُهَا.

۱۶۰۳: وَعَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِفَتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ

نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُونَهُ، وَقَدْ جَعَلُوا

لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلِّ حَاطِيَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا

رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ

فَعَلَ هَذَا؟ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا، إِنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ

عَرَضًا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.



لعنت کی ہے جو کسی روح والی چیز کو نشانہ بناتا ہے۔ (متفق علیہ)

الغرض : نشانہ اور وہ چیز جس پر تیر چھوڑے جائیں۔

۱۶۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ جانوروں کو نشانے کے مقام پر باندھا جائے۔ (بخاری، مسلم)

مفہوم روایت کا یہ ہے کہ ان کو قتل کے لئے بند کر دیا جائے۔

۱۶۰۵: حضرت ابوعلی سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقرن کے سات بیٹوں میں سے ساتواں تھا اور ہمارا ایک ہی خادم تھا۔ ہم میں سے ایک چھوٹے نے اس کو تھپڑ مارا اس پر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔ (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ میں اپنے بھائیوں میں ساتواں تھا۔

۱۶۰۶: حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے نام کو کوڑے سے مار رہا تھا پس میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی اے ابو مسعود! جان لے میں غصے کی وجہ سے آواز کو سمجھ نہ سکا۔ جب آواز قریب پہنچی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور فرما رہے تھے خبردار! اے ابو مسعود اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتے ہیں جتنی تجھے اس غلام کی ہے۔ میں نے کہا میں اس کے بعد کسی غلام کو کبھی نہیں ماروں گا اور ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رعب کی وجہ سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! اگر تو ایسا نہ کرتا تو تمہیں آگ اپنی لپیٹ میں لیتی یا تمہیں ضرور آگ چھوتی۔

(ان روایات کو مسلم نے بیان کیا)

۱۶۰۷: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے کسی غلام کو ایسے جرم کی حد لگائی جو اس

"الغرض" بفتح الغین المجمعمة والراء وهو الهدف والشئ الذي يرمى اليه.

۱۶۰۴: وعن انس رضي الله عنه قال: نهى رسول الله ﷺ أن تضرب البهائم متفق عليه.

ومعناه: تحبس للقتل.

۱۶۰۵: وعن أبي علي سويد بن مقرن رضي الله عنه قال: لقد رأيتني سابع سبعة من بني مقرن مالنا خادم إلا واجده لطمها اصغرنا فامرنا رسول الله ﷺ أن نعتقها رواه مسلم - وفي رواية "سابع اخوة لي"

۱۶۰۶: وعن أبي مسعود البدری رضي الله عنه قال: كنت أضرب غلاماً لي بالسوط فسمعت صوتاً من خلفي: "اعلم يا مسعود" فلم أفهم الصوت من الغضب - فلما دنا مني إذا هو رسول الله ﷺ فاذا هو يقول: "اعلم أبا مسعود أن الله أقدر عليك منك على هذا الغلام" فقلت لا أضرب مملوكاً بعداء أبداً وفي رواية: فسقط السوط من يدي من هيئته -

وفي رواية: فقلت يا رسول الله ﷺ هو حر لوجه الله فقال: "أما لو لم تفعل للضحتك النار أو لمستك النار" رواه

مسلم بهذه الروايات.

۱۶۰۷: وعن ابن عمر رضي الله عنهما أن النبي ﷺ قال: "من ضرب غلاماً له

نے نہیں کیا یا اس کو تھپڑ مارا پس اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کو آزاد کر دے۔ (مسلم)

۱۶۰۸: حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا گدڑ شام میں کچھ کاشت کاروں کے پاس سے ہوا۔ ان کو دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور اس کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا ہوا تھا۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ جواب دیا گیا ان کو خراج نہ دینے کی سزا دی جا رہی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے جزیہ کی وجہ سے ان کو قید کیا گیا۔ ہشام بن حکیم نے کہا میں گواہی دیتا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ بے شک اللہ ان لوگوں کو عذاب دیں گے جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں پھر وہ امیر کے پاس گئے اور اس کو یہ حدیث سنائی تو اس نے اس کے متعلق چھوڑ دیا۔ (مسلم)

عجی کسان۔

۱۶۰۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھے کو دیکھا جس کے چہرے کو داغا گیا تھا۔ آپ کو یہ بات ناپسند ہوئی تو آپ نے فرمایا میں اس کو نہیں داغوں گا مگر چہرے کے اعضاء میں سے جو سب سے دور ہے چنانچہ اس گدھے کے سرینوں کو داغنے کا حکم دیا گیا۔ پس آپ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سرینوں کو داغا۔

الجاعرتان : سرینوں کی طرف

۱۶۱۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے پر داغ لگائے گئے تھے۔ آپ نے فرمایا اس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اس کو داغا ہے۔ (مسلم)

مسلم ہی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حَدَّثَنَا لَمْ يَأْتِهِ 'أَوْ لَطْمَةً' فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتَقَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۰۸: وَعَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أَنَسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ 'وَقَدْ أَقِيمُوا فِي الشَّمْسِ' وَصَبَّ عَلَى رُؤُسِهِمُ الزَّيْتُ! فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قِيلَ يُعَذِّبُونَ فِي الْخِرَاجِ 'وَفِي رِوَايَةٍ: حَبَسُوا فِي الْحِزْبَةِ فَقَالَ هِشَامٌ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا' فَدَخَلَ عَلَى الْأَمِيرِ فَحَدَّثَهُ فَأَمَرَ بِهِمْ فَخَلَّوْا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الأنباط" الفلاحون من العجم.

۱۶۰۹: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَسْمُهُ إِلَّا أَقْصَى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ 'وَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَكُوِيَ فِي الْجَاعِرَتَيْنِ' فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كُوِيَ الْجَاعِرَتَيْنِ 'رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الجاعرتان" ناحية الوركتين حول

الدبر.

۱۶۱۰: وَعَنْ جَاهِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وَسِمَ! فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: "لَعْنُ اللَّهِ الَّذِي وَسِمَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَيْضًا: نَهَى رَسُولُ

اللہ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ  
الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ.

چہرے پر مارنے اور داغنے سے منع فرمایا۔

۲۸۳: بَابُ تَحْرِيمِ التَّعْذِيبِ بِالنَّارِ

فِي كُلِّ حَيَّوَانٍ حَتَّى الْقَمَلَةِ وَنَحْوَهَا

۱۶۱۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْثٍ فَقَالَ: "إِنْ

وَجَدْتُمْ فَلَانًا وَقَلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ

سَمَاهُمَا "فَاخْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ" ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ: "إِنِّي كَسِبْتُ

أَمْرَتِكُمْ أَنْ تَحْرِقُوا فَلَانًا وَقَلَانًا وَإِنَّ النَّارَ

لَا يُعَذَّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا

فَاقْتُلُوهُمَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۱۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ

فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَهَا فَرْحَانٌ

فَاخَذْنَا فَرْحِيهَا فَجَاءَتْ الْحُمْرَةُ تُعْرِشُ

فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: "مَنْ فَجَعَ هَذِهِ

بَوْلِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا" وَرَأَى قَرْيَةَ نَمَلٍ

فَدَحَرَقْنَاهَا فَقَالَ: "مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟" قُلْنَا:

نَحْنُ قَالَ: "إِنَّهُ لَا يُبْغَى أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا

رَبُّ النَّارِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

قَوْلُهُ "قَرْيَةُ نَمَلٍ" مَعْنَاهُ مَوْضِعُ النَّمْلِ

مَعَ النَّمْلِ.

باب: تمام حیوانات کو آگ کے ساتھ عذاب دینے کی

حرمت کا بیان یہاں تک کہ چیونٹی بھی اس میں شامل ہے

۱۶۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا پس فرمایا کہ اگر تم

فلاں کو یا و دو قریشی آدمیوں کے نام لئے تو ان کو آگ میں جلا ڈالو

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا کہ

میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو جلا دو۔ بے شک آگ کا

مذاب اللہ کے سوا اور کوئی نہ دے پس اگر تم ان کو (قابو) پالو تو قتل

کر دو

کر دو (بخاری)

۱۶۱۲: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ ﷺ قضائے

حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم نے ایک سرخ چڑیا دیکھی جس

کے ساتھ دو بچے تھے۔ پس ہم نے اس کے دونوں بچوں کو لے لیا۔

سرخ چڑیا آ کر منڈلانے لگی۔ اتنے میں نبی اکرم ﷺ تشریف لے

آئے اور فرمایا کس نے اس کو اس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف پہنچائی

ہے؟ اس کے بچوں کو واپس کر دو۔ آپ نے ایک چیونٹیوں کی بستی

دیکھی جس کو جلا دیا گیا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا آگ سے عذاب

دینا مناسب نہیں۔ (ابوداؤد) صحیح سند سے۔

قَرْيَةُ نَمَلٍ: چیونٹیوں سمیت چیونٹیوں کی جگہ۔

باب: مالدار سے حق دار کا حق طلب کرنے میں

مال دار کا مال مٹول کرنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو۔“ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اگر کوئی کسی کو امین سمجھے (یعنی رہن کے بغیر قرض دے دے) تو امانت دار کو چاہئے کہ صاحب امانت کی امانت واپس کر دے۔“

۱۶۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مالدار کا مال مٹول کرنا ظلم ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایک کسی مالدار کے سپرد کیا جائے تو اس کو اس کے پیچھے لگ جانا چاہئے۔ (بخاری و مسلم)

اتبیع: سپرد کیا جانا۔

باب: اس ہدیہ کو واپس لینے کی کراہت جس کو موہوب کی طرف سے سپرد نہیں کیا ہے نیز جو ہبہ اپنی اولاد کے لئے کیا ان کے سپرد یا نہ کیا اس کو بھی واپس لینے کی حرمت اور جس چیز کا صدقہ کیا ہے اس سے خریدنے کی کراہت نیز جو مال بصورتِ زکوٰۃ یا کھم وغیرہ میں نکالا ہے اس میں واپس لوٹنے کی کراہت لیکن اگر وہ مال کسی دوسرے انسان کی طرف منتقل ہو چکا ہے تو اس سے خریدنے کا جواز ہے

۱۶۱۴: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی اپنے ہبہ کو لوٹائے وہ اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو لوٹائے۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے اس شخص کی مثال جو اپنے صدقے کو واپس کرے اس کتے جیسی ہے جو قے کرے پھر اس کی طرف لوٹ کر اس قے کو کھالے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ہبہ کو لوٹا۔

۲۸۴: بَابُ تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ

بِحَقِّ طَلْبِهِ صَاحِبُهُ

قال الله تعالى: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾ [النساء: ۵۸] وقال تعالى: ﴿فَإِنْ آمَنَ بِبَعْضِكُمْ بَعْضًا فليؤدِّ أَلَدَىٰ أَوْ تَمَنِّ أَمَانَتَهُ﴾ [البقرة: ۲۸۳]

۱۶۱۳: وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ”مطل الغني ظلم“ وإذا أتبع أحدكم على ملىء ما جاعته، متفق عليه.

معنى ”اتبع“: أحيل۔

۲۸۵: بَابُ كَرَاهَةِ عَوْدَةِ الْإِنْسَانِ فِي هِبَةٍ لَمْ يُسَلِّمْهَا إِلَى الْمَوْهُوبِ لَهُ وَفِي هِبَةٍ وَهَبَهَا لَوْلَدِهِ وَسَلِّمْهَا أَوْ لَمْ يُسَلِّمْهَا وَكَرَاهَةِ شِرَائِهِ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ مِنَ الَّذِي تَصَدَّقَ عَلَيْهِ أَوْ أَخْرَجَهُ عَنْ زَكَاةٍ أَوْ كَفَّارَةٍ وَنَحْوَهَا وَلَا بَأْسَ بِشِرَائِهِ مِنْ شَخْصٍ آخَرَ قَدْ انْتَقَلَ إِلَيْهِ

۱۶۱۴: عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: ”الذي يعوُد في هبته كالكلب يرجع في قيئه“ متفق عليه.

وفى رواية: ”مثل الذي يرجع في صدقته كمثل الكلب يقىء ثم يعوُد في قيئه فيأكله“



والا اپنی قے کو لوٹانے والے کی طرح ہے۔

۱۶۱۵: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو اللہ کی راہ میں گھوڑے پر سوار کیا اس نے اس گھوڑے کو ضائع (کمزور) کر دیا پس میں نے اس کو خریدنے کا ارادہ کیا اور خیال یہ آیا کہ وہ اس کو ستا بیچ دے گا پس میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو ارشاد فرمایا کہ اس کو مت خرید و اور اپنے صدقے کو مت واپس لو خواہ وہ تمہیں ایک درہم کے بدلے میں دے دے اپنا صدقہ لوٹانے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قے کو واپس لوٹائے۔ (بخاری مسلم)

حَمَلْتُ عَلَيَّ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ : کسی مجاہد پر صدقہ کیا۔

### باب: یتیم کے مال کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں یقیناً اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں اور عنقریب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر اس طریقے سے جو بہت اچھا ہو“۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”آپ کے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ ان سے کہہ دیں کہ ان کی اصلاح ہی سب سے بہتر ہے۔ اگر تم ان کو اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ بگاڑنے والا کون اور اصلاح کرنے والا کون ہے۔“

۱۶۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کرنے والی باتوں سے بچو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (۱) اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ (۲) جادو (۳) اس نفس کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حق کے علاوہ حرام کیا ہے۔ (۴) سود کھانا۔ (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) لڑائی سے

وَفِي رَوَايَةٍ: ”الْعَائِدُ فِي هَيْبَةٍ“

۱۶۱۵: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَمَلْتُ عَلَيَّ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَارَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ”لَا تَشْتَرِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَ بِدَرَاهِمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْتِهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.“

قَوْلُهُ: ”حَمَلْتُ عَلَيَّ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ مَعْنَاهُ: تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيَّ فِي سَبِيلِ الْمُجَاهِدِينَ.

### ۲۸۶: بَابُ تَاكِيدِ تَحْرِيمِ مَالِ الْيَتِيمِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلُونَ سَعِيرًا﴾ [النساء: ۱۰] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ [الانعام: ۱۵۲] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالَفُوهُمْ فَاخْرَأْكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾ [البقرة: ۲۲۰]

۱۶۱۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُرْبِقَاتِ“ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: ”الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسَّخَرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَالْأَكْلُ الرِّبَا، وَالْأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ

قرار اختیار کرنا۔ (۷) پاک دامن بھولی بھالی مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا۔

الْمُؤَبَّاتِ: ہلاک کر دینے والی چیزیں

باب: سود کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھڑے ہوں گے مگر جس طرح کہ وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے چھو کر خبیثی (پاگل کر دیا) بنا دیا ہو۔ یہ اس سبب سے کہ انہوں نے کہا بے شک بیع سود کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا اور جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آگئی پھر وہ باز آ گیا تو اس کے لئے ہے جو کچھ اس نے اس سے پہلے کیا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جس نے دوبارہ کیا وہی آگ والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے اور صدقات کو بڑھاتے ہیں۔“ ..... اللہ عزوجل کے اس قول تک ..... ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو سود میں سے باقی ہے اس کو چھوڑ دو۔“

احادیث اس سلسلے میں ساری صحیح مشہور ہیں ان میں سے سابقہ باب میں حدیث ابو ہریرہ گزر چکی۔

۱۶۱۷: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی۔ (مسلم) ترمذی وغیرہ میں یہ اضافہ فرمایا اور اس کی گواہی دینے والے اور اس کے لکھنے والے پر (لعنت فرمائی)۔

باب: ریا کاری کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور نہیں ان کو حکم دیا مگر اس بات کا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اس کے لئے اطاعت کو خالص کرتے ہوئے یکسو ہو کر۔“ (البیہقہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”ایسے صدقات کو احسان جتلا کر اور تکلیف دے کر ضائع مت کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال

الرَّحْفُ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”الْمُؤَبَّاتِ“: الْمَهْلَكَاتِ-

۲۸۷: بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الرِّبَا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَخْبِطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ هَ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَاءَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ بِمَحْوِ اللَّهِ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ..... إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى ..... يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا﴾ [البقرة: ۲۷۵-۲۷۸]

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ فِي الصَّحِيحِ مَشْهُورَةٌ مِنْهَا حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ السَّابِقُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.

۱۶۱۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ”لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْلَ الرِّبَا وَمُؤْكَلَهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ زَادَ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ: ”وَشَاهِدِيهِ وَكَاتِبَهُ“.

۲۸۸: بَابُ تَحْرِيمِ الرِّبَا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ خُنْفَاءً﴾ [البنية: ۵] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَا تَبْطُلُوا صَدَقَتَكُمْ بِالْمَنْ وَالَّذِي كَسَأَذَى يُسْفِقُ مَالَهُ رِنَاءَ النَّاسِ﴾

لوگوں کو دکھلاوے کے لئے خرچ کرتا ہے۔ (البقرۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور وہ لوگوں کو دکھلاوا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت تھوڑا یاد کرتے ہیں۔“ (النساء)

۱۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں اس نے میرے ساتھ شریک کر لیا تو میں اُس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔ (مسلم)

۱۶۱۹: حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ: ”سب سے پہلا شخص جس کا قیامت کے دن پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ شہید ہو گا اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے جن کو وہ پہچان لے گا۔ اللہ فرمائیں گے تو نے ان کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے تیری خاطر لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا اللہ فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا لیکن تو نے اس لیے لڑائی کی تاکہ تمہیں بہادر کہا جائے وہ کہا جاوے گا پھر حکم ہو گا کہ اس کو چہرے کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے اور دوسرا وہ آدمی جس نے علم (دین) حاصل کیا اور دوسروں کو اس کی تعلیم دی اور قرآن پڑھا پس اس کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے پس وہ ان کو پہچان لے گا اللہ فرمائیں گے تو نے ان کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم کو سیکھا اور اس کو سکھایا اور تیری خاطر قرآن پڑھا اللہ فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا۔ تو نے اس لئے علم سیکھا تاکہ تمہیں عالم کہا جائے اور قرآن پڑھا تاکہ تمہیں قاری کہا جائے وہ کہا جا چکا۔ پھر حکم ہو گا کہ اس کو چہرے کے بل گھسیٹ آگ میں ڈال دیا جائے۔ تیسرا وہ آدمی جس پر اللہ نے وسعت فرمائی اور اس کو کئی قسم کا مال دیا پس اس کو لایا جائے گا اللہ اپنی نعمتیں اس کو گنوائیں گے پس وہ ان کو پہچان لے گا۔ پھر اللہ فرمائیں گے تو نے ان نعمتوں کے بارے میں کیا عمل

[البقرۃ: ۲۶۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ [النساء: ۱۴۲]

۱۶۱۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا أَعْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرِكِ - مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشُرَكَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۱۶۱۹: وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ لَهُمُ الْقَبِيضَةُ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ - قَالَ: كَذَبْتُ، وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ: جَرِيءٌ! فَقَدْ قِيلَ: ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى الْبَقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ، وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ، قَالَ: كَذَبْتُ، وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْقُرْآنَ، قَالَ: فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا؟ قَالَ: قَارَأْتُ الْقُرْآنَ! فَقَدْ قِيلَ: ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى الْبَقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا - قَالَ: فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفِقَ فِيهَا إِلَّا

کیا؟ وہ کہے گا میں نے کوئی راستہ ایسا نہیں چھوڑا جس کو آپ پسند کرتے تھے مگر میں نے اس میں آپ کی خاطر خرچ کیا۔ اللہ فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا یہ سب تو تو نے اس لئے کیا تا کہ تمہیں سخی کہا جائے اور وہ کہا جا چکا۔ پھر حکم ہوگا پس اس کو چہرے کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے۔ (مسلم)

جبریٰ ؑ: بہت بڑا بہادر۔

۱۶۲۰: حضرت بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ان کو کہا کہ ہم اپنے بادشاہوں کے پاس جاتے ہیں پھر ہم انہیں اس کے الٹ (یعنی سامنے ان کی تعریف کرتے اور بعد میں ان کی تضحیک کرتے ہیں) کہتے ہیں جو ہم اس وقت بات کرتے جبکہ ہم ان کے پاس سے باہر نکلتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کو رسول اللہ کے زمانے میں نفاق شمار کرتے تھے۔ (بخاری)

۱۶۲۱: ابن عبد اللہ بن سفیان سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا: ”جس نے دکھلا دے کے لئے کوئی عمل کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو رسوا کر دینے لگے اور جس نے لوگوں کی نظر میں بڑا بننے کے لئے کوئی عمل کیا تو اللہ قیامت کے دن اس کے پوشیدہ رازوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر فرمادیں گے۔“ (بخاری و مسلم)

مسلم نے بھی اس کو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے ذکر کیا۔

سَمِعَ اپنے عمل کو دکھلاوے کے لئے ظاہر کیا۔

سَمِعَ اللہ بہ: اللہ قیامت کے دن اس کو رسوا کریں گے۔

رَأَى اللہ بہ: اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ راز مخلوق پر ظاہر فرما دیں گے۔

۱۶۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے ایسا علم کہ جس سے اللہ کی رضامندی چاہی جاتی ہے اس لئے حاصل کیا تا کہ اس

أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ - قَالَ : كَذَبْتُ ؛  
وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيْقَالَ : جَوَادٌ ! فَقَدْ قِيلَ ،  
ثُمَّ أَمْرٌ بِهِ فَسُحِبَ عَلَيَّ وَجْهَهُ حَتَّى الْقَى فِي  
النَّارِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

”جبرئیل ؑ“ بِفَتْحِ الْجِيمِ وَكَسْرِ الرَّاءِ  
وَبِالْمَدِّ : أَيْ سُجَاعٌ حَادِقٌ .

۱۶۲۰ : وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ نَاسًا قَالُوا لَهُ : إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى سُلْطَانِنَا  
فَنَقُولُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ بِهِ خَرَجْنَا مِنْ  
عِنْدِهِمْ ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :  
كُنَّا نَعُدُّ هَذَا بِنِفَاقٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۶۲۱ : وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ  
سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
”مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يَرَأَى يَرَأَى  
اللَّهُ بِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا مِنْ  
رَوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

”سَمِعَ“ بِتَشْدِيدِ الْمِيمِ - وَمَعْنَاهُ أَظْهَرَ  
عَمَلَهُ لِلنَّاسِ رِيَاءً ”سَمِعَ“ اللَّهُ بِهِ : أَيْ  
فَضَحَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - وَمَعْنَى : ”مَنْ رَأَى  
رَأَى اللہ بہ“ أَيْ مَنْ أَظْهَرَ لِلنَّاسِ الْعَمَلَ  
الصَّالِحَ لِيُعْظَمَ عِنْدَهُمْ ”رَأَى اللہ بہ“ أَيْ  
أَظْهَرَ سِرِّيْرَتَهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ .

۱۶۲۲ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ”مَنْ تَعَلَّمَ  
عِلْمًا مِمَّا يُتَّغَى بِهِ وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا



سے کوئی دنیاوی غرض پالے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔ (ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

احادیث اس بات میں بہت اور معروف ہیں۔

باب: جس کسی کو ان چیزوں کے متعلق

ریاء کا خیال ہو جائے جو واقعہ میں ریاء نہ ہو

۱۶۲۳: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں کیا حکم ہے کہ کوئی آدمی نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”وہ مؤمن کی جلدی ملنے والی خوشخبری ہے۔“ (مسلم)

باب: اجنبی عورت اور

خوبصورت بے ریش بچے

کی طرف بہنیر شرعی ضرورت دیکھنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مؤمنوں کو فرما دیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں۔“ (النور)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک کان آنکھیں اور دل ان سب کے متعلق باز پرس ہوگی۔“ (الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور جس کو سینے چھپاتے ہیں۔“ (غافر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک آپ کا رب البتہ گھات میں ہے۔“ (الفجر)

۱۶۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابن آدم کے لئے جو زنا کا حصہ لکھ دیا گیا۔ وہ اس کو ہر صورت میں پانے والا ہے۔ دونوں آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، دونوں کانوں کا زنا سننا ہے“

يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ يَعْنِي رِيحَهَا“  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ - وَالْأَحَادِيثُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَشْهُورَةٌ.

۲۸۹: بَابُ مَا يُتَرَهَّمُ أَنَّهُ

رِيَاءٌ وَوَلَيْسَ هُوَ رِيَاءً!

۱۶۲۳: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِي يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ“  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹: بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ إِلَى

الْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ وَالْأَمْرَدِ الْحَسَنِ

لِغَيْرِ حَاجَةٍ شَرْعِيَّةٍ

فَاللَّهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَعْضُوا مِنْ أَيْدِيهِمْ﴾ [النور: ۳۰] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولٌ﴾ [الاسراء: ۳۶] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ﴾ [غافر: ۱۹] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ [الفجر: ۱۴]

۱۶۲۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبُهُ مِنَ الزَّانِمَاتِ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ: الْأَعْيُنُ زَانَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زَانَاهُمَا الْأَسْتِمَاعُ

زبان کا زنا گفتگو کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، قدم کا زنا چل کر جانا ہے، دل کا زنا خواہش و تمنا کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ (بخاری اور مسلم)

یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

بخاری کی روایت مختصر ہے۔

۱۶۲۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ”اے لوگو تم اپنے آپ کو راستوں پر بیٹھنے سے بچاؤ۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لئے وہاں بیٹھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب بیٹھنے کے سوا تمہارا چارہ کار نہیں تو پھر راستے کو اس کا حق دو۔“ انہوں نے کہا راستے کا حق یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نگاہ کا نیچا رکھنا، ایذا سے اپنے ہاتھ کو باز رکھنا، سلام کا جواب دینا، کوئی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔“

(بخاری و مسلم)

۱۶۲۶: ابوطلحہ زید بن سہیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ڈیوڑھیوں میں بیٹھے بات چیت کر رہے تھے کہ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ”تم نے راستوں پر یہ کیسی بیٹھکیں بنالی؟“ ہم نے عرض کیا ہم اس طرح بیٹھے ہیں کہ جس میں کوئی حرج نہیں۔ ہم آپس میں مذاکرہ کر رہے ہیں اور بات چیت کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اگر اس کے بغیر چارہ نہیں تو پھر ان مجالس کو ان کا حق دو۔“ صحابہ نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا: ”نگاہ کا نیچا رکھنا، سلام کا جواب دینا اچھی گفتگو کرنا۔“ (مسلم)

الصُّعْدَاتِ: راستے۔

۱۶۲۷: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول

وَاللِّسَانَ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدَ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرَّجْلَ زِنَاهَا الْخَطَا، وَالْقَلْبَ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى، وَيَصْدُقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ أَوْ يَكْذِبُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَرَوَايَةُ الْبُخَارِيِّ مُخْتَصَرَةٌ.

۱۶۲۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطَّرِيقَاتِ" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدُّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "فَإِذَا بَدَأَ أَحَدُكُمْ الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ" قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "عَضُّ الْبَصْرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۲۶: وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ زَيْدِ بْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا بِالْأَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعْدَاتِ؟ فَقُلْنَا: إِنَّمَا قَعَدْنَا لِنَعْرِمَ مَا بَأْسَ قَعَدْنَا نَتَذَكَّرُ وَنَتَحَدَّثُ قَالَ: "مَا لَا فَادُّوا حَقَّهَا عَضُّ الْبَصْرِ، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَحُسْنُ الْكَلَامِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الصُّعْدَاتِ" بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ: أَيْ

الطَّرِيقَاتِ.

۱۶۲۷: وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

اللہ ﷺ سے اچانک پڑ جانے والی نظر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”تو اپنی نظر کو فوراً پھیر لے۔“ (مسلم)

۱۶۲۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اور میمونہ بھی آپ کے پاس ہی تھیں کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے اور یہ واقعہ ہمیں حجاب کا حکم ملنے سے بعد کا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں اس سے پردہ کرو۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ وہ ہمیں نہ دیکھتا ہے اور نہ پہچانتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم دونوں اس کو نہیں دیکھتی ہو؟“ (ابوداؤد ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۲۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی آدمی اپنی عورت کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ ایک کپڑے میں تنگا لیٹے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ لیٹے۔“ (مسلم)

باب: اجنبی عورت سے خلوت حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے ان سے سوال کرو۔“

(احزاب: ۶۵)

۱۶۳۰: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت کے پاس آنے جانے سے اپنے آپ کو بچا۔“ اس پر ایک انصاری نے کہا: ”دیور کا کیا حکم ہے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دیور تو موت ہے۔“ (بخاری و مسلم)

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفَجَاءَةِ فَقَالَ: ”أَصْرِفْ بَصْرَكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۲۸: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ مَيْمُونَةُ، فاقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ أَمَرْنَا بِالْحِجَابِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”اِحْتَجِبَا مِنْهُ“ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى: لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”أَفْعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا السَّمَا تُبْصِرَانِهِ!“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۲۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يَفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا فَضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۱: بَابُ تَحْرِيمِ الْخُلُوةِ بِالْأَجْنِبِيَّةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسَأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾

[الاحزاب: ۵۳]

۱۶۳۰: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”إِيَّاكُمْ وَالذُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ!“ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: ”فَرَأَيْتَ الْحَمُوَ قَالَ: ”الْحَمُوُ الْمَمُوتُ!“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الْحَمْوُ : خاوند کا قریبی رشتہ دار۔ بھتیجا، بھائی، چچا زاد بھائی۔

”الْحَمْوُ“ قَرِيبُ الزَّوْجِ كَخَاتِمِهِ وَابْنِ أُخِيهِ وَابْنِ عَمِّهِ.

۱۶۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی آدمی بغیر محرم کے کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھے۔“

۱۶۳۱: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”لَا يَخْلُونَ أَحَدَكُمْ بِامْرَأَةِ الْأَمْعِ ذِي مَحْرَمٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(بخاری و مسلم)

۱۶۳۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھروں میں رہنے والے لوگوں پر مجاہدین کی عورتوں کی حرمت ماؤں کی حرمت کے برابر ہے۔ پیچھے رہنے والا کوئی آدمی جو کسی مجاہد کے گھر میں اس کا نائب بنے پھر اس میں خیانت کا ارتکاب کرے تو قیامت کے دن اس کو کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر وہ بائیں کی نیکیاں جتنی چاہے گالے لے گا۔ یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے تو ہماری توجہ پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ (مسلم)

۱۶۳۲: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، مَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلَعُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شَاءَ حَتَّى يَرْضَى، ثُمَّ التَفَّتَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ”مَا ظَنُّكُمْ؟“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

باب: مردوں کی عورتوں کے ساتھ اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ ایسی اور حرکات و سکنات میں مشابہت نام ہے

۲۹۲: بَابُ تَحْرِيمِ تَشْبِهِهِ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَتَشْبِهِهِ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ فِي لِبَاسٍ وَحَرَكَةٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ!

۱۶۳۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کے مشابہ حرکات کرتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں جیسی حرکات کرتی ہیں ایک اور روایت میں کہ رسول اللہ نے ان مردوں کو ملعون قرار دیا جو عورتوں کے ہم شکل بنتے ہیں اور ان عورتوں کو ملعون قرار دیا جو مردوں کی ہم شکل بنتی ہیں۔ (بخاری)

۱۶۳۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُخْتَلِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجَّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۳۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس آدمی پر جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر لعنت فرمائی جو مرد کا لباس پہنے۔ (ابوداؤد)

۱۶۳۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ،



صحیح سند کے ساتھ۔

رواہ ابوداؤد بإسناد صحیح۔

۱۶۳۵: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

صَفَّانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ

سِبَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يُضْرَبُونَ بِهَا النَّاسُ،

وَنِسَاءٌ كَأَسِيَّاتِ عَارِيَّاتٍ مُمَيَّلَاتٍ مَائِلَاتٍ،

رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا

يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَخْرُجْنَ رِيحُهَا وَإِنْ رِيحُهَا

لِيُوجِدَ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

معنی "کاسیات" اسی من ذمۃ اللہ

"عاریات" من شکرھا وقیل معناه: تستا

بعض بدنھا وتکشف بقصه اظھارا لجمالھا

ونحوہ - وقیل: تلبس ثوبا رفیقا یصف

لون بدنھا ومعنی "مائلات" قیل عن طاعة

اللہ وما یلزمھن حفظہ - "مئیلات" اسی

یعلمن غیرھن فغلھن المذموم - وقیل:

مائلات یمشین متبخرات مئیلات

لاکتافھن - وقیل: مائلات یمتسطن

المشطۃ المیلاء وہی مشطۃ البغایا -

"ومئیلات" یمسطن غیرھن تلک

المشطۃ "رؤ و سھن کاسنمۃ البخت":

"اى یکبر نہا ویعظمنھا بلف عمامۃ او

عصابة او نحوھا.

۲۹۳: بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّشْبِيهِ

بِالشَّيْطَانِ وَالْكَفَّارِ

۱۶۳۶: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا تَأْكُلُوا

۱۶۳۵: حضرت ابوہریرہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا

دو قسمیں آگ والوں کی ایسی ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (بعد میں

ہوگی)۔ ایک گروہ وہ ہے جن کے پاس گائے کی دم جیسے کوڑے ہوں

گے جس سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ (۲) عورتوں کا وہ گروہ جو لباس

پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی،

خود مائل ہونے والی۔ ان کے سر سختی اونٹ کی جھکی ہوئی کہانوں جیسے

ہوں گے۔ وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں

گی حالانکہ اسکی خوشبو اتنے اتنے فاصلے پر پائی جائے گی۔ (مسلم)

کاسیات: اللہ کی نعمت کا لباس پہننے ہوئے۔ العاریات: نعمت

کے شکر سے عاری۔ بعض نے کہا اپنے جسم کے بعض حصے کو چھپائے اور

بعض کو خوبصورتی ظاہر کرنے کے لئے کھولے۔ بعض نے کہا وہ ایسا

کپڑا ہے جو ان کے جسم کی رنگت تک کو ظاہر کرے۔ مائلات: اللہ کی

اطاعت اور اس کی حفاظت کو لازم نہ قرار دینے والی۔ مئیلات:

ایسی عورتیں جو اپنے مذموم فعل سے دوسروں کو واقف کراتی ہیں۔

بعض نے کہا مائلات ناراضہ سے چلنے والی اور مئیلات اپنے

کندھوں کو متکانے والی۔ بعض نے کہا مئیلات: وہ ایسی کنگھی پٹی

کریں گی جس سے دوسروں کو اپنی طرف مائل کریں اور وہ بدکار

عورتوں کی کنگھی پٹی ہے اور مئیلات: دوسروں کی کنگھی بھی اسی

طرح کرنے والی۔ اور رؤ و سھن کاسنمۃ البخت: اپنے سروں کو

کوئی چیز لپیٹ کر اونچا کرنے والی ہوں گی۔

باب: شیطان اور کفار کے ساتھ

مشابہت ممنوع ہے

۱۶۳۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ اس لئے کہ شیطان

بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا ہے۔

(مسلم)

۱۶۳۷: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بائیں ہاتھ سے ہرگز نہ کھائے اور نہ پیے اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔

(مسلم)

۱۶۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہود و نصاریٰ سر کے بالوں (اور ڈاڑھی) کے بالوں کو نہیں رنگتے لہذا تم ان کی مخالفت کرو (داڑھی اور سر کے بالوں کو رنگو)۔“ (بخاری و مسلم)

مرد ڈاڑھی اور سر کے بالوں کی سفیدی کو زردی یا سرخی سے رنگنا ہے۔ رنگ سیاہی کی ممانعت تو وہ ہم عنقریب ان شاء اللہ اس کو بعد والے باب میں ذکر کریں گے۔

باب: مرد و عورت ہر دو کو سیاہ رنگ سے

اپنے بالوں کو رنگنے کی ممانعت

۱۶۳۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ابو قحافہ کو فتح مکہ کے دن (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں) لایا گیا اس حال میں کہ ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال شفاہہ بوٹی کی طرح سفید تھے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سفیدی کو بدل دو اور سیاہی سے پرہیز کرو۔“ (مسلم)

باب: سر کے بالوں کو منڈانے سے روکنے کا بیان

اور

بِالشَّمَالِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشَّمَالِ“  
رواہ مُسْلِمٌ.

۱۶۳۷: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۳۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَيُخَالِفُونَهُمْ مِمَّا قَدْ عَلِيَهُ.

المُرَادُ: خِصَابُ شَعْرِ اللَّحْيَةِ وَالرَّأْسِ الْأَبْيَضِ بِصُفْرَةٍ أَوْ حُمْرَةٍ، وَأَمَّا السَّوَادُ فَمَنْهَى عَنْهُ، كَمَا سَنَذَكُرُهُ فِي الْبَابِ بَعْدَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۲۹۴: بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

عَنْ خِصَابِ شَعْرِهَا بِسَوَادٍ

۱۶۳۹: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى بَابِي فُحَافَةَ وَالِدِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالْتِغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "غَيِّرُوا هَذَا وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۵: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَزَعِ

وَهُوَ حَلْقُ بَعْضِ الرَّأْسِ دُونَ

مردوں کے لئے تمام بال منڈانے کی اجازت

البتہ عورت کے لئے اجازت نہیں

۱۶۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا (قزع کا معنی کچھ کھونٹا اور کچھ کو چھوڑ دینا)۔ (بخاری و مسلم)

۱۶۳۱: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے بعض بال مونڈ دیئے گئے اور بعض سر کے بال چھوڑ دیئے گئے پس آپ نے ان کو اس سے ممانعت فرمائی اور فرمایا: ”اس کے سب بالوں کو مونڈ دو“۔ (ابو داؤد) بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح۔

۱۶۳۲: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آل جعفر کو تین دن کی مہلت دی پھر ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میرے بھائی پر آج کے دن کے بعد مت رونا۔ پھر دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بھتیجوں کو بلاؤ پس میں لایا گیا گویا کہ ہم چوزے ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بال مونڈنے والے کو بلاؤ“ پھر اس کو حکم دیا کہ اس نے ہمارے سروں کو مونڈ دیا۔ (ابو داؤد) بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح۔

۱۶۳۳: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ عورت اپنے سر کے بال مونڈھے۔ (نسائی)

باب: مصنوعی بال (وگ) اور گوندنا اور

دانٹوں کا باریک کرانا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”یہ اللہ کے سوا مونڈنے والوں کو پکارتے ہیں اور یہ شیطان سرکش ہی کو پکارتے ہیں۔ اللہ نے اُس پر لعنت

بَعْضٌ وَابَاحَةَ حَلْقِ كُلِّهَا لِلرَّجُلِ  
دُونَ الْمَرْأَةِ

۱۶۴۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۴۱: وَعَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَبًا قَدْ حَلَقَ بَعْضَ شَعْرِ رَأْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضَهُ فَتَهَاؤُهُمْ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ: ”أَخْلَقُوهُ كُلَّهُ أَوْ تَرَكَوهُ كُلَّهُ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۱۶۴۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْمَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ: ”لَا تَبْكُوا عَلَيَّ أَحْيَى بَعْدَ الْيَوْمِ“ ثُمَّ قَالَ: ”ادْعُوا إِلَيَّ بَنِيَّ أَحْيَى“ فَجِئَتْ بَنَاتُنَا كَأَنَّا أَفْرَحُ فَقَالَ: ”ادْعُوا إِلَيَّ الْخَلِيقَ“ فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوسَنَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۱۶۴۳: وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا“ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۲۹۷: بَابُ تَحْرِيمِ وَصْلِ الشَّعْرِ

وَالرُّشْمِ وَالْوِشْرِ وَهُوَ تَحْلِيدُ الْإِنْسَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَّا وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا لَنَعْنَهُ

فرمائی اور اس نے کہا کہ میں ضرور تیرے بندوں میں سے ایک مقررہ حصہ لوں گا اور ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور ان کو آرزوں میں مبتلا کروں گا اور ان کو حکم دوں گا پس وہ چوپایوں کے کان (بطور نذر) چیریں گے اور ضرور انہیں میں حکم دوں گا وہ ضرور اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں کو تبدیل کریں گے۔ (النساء: ۱۱)

۱۶۳۴: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! میری بیٹی کے بال جھڑ گئے ہیں بوجہ حصہ (جلد کی) بیماری کے۔ میں نے اس کی شادی کرنی ہے کیا میں اس موقع پر اس کے بال جڑوا سکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بال ملانے والی اور جڑانے والی پر لعنت فرمائی۔ (بخاری و مسلم) ایک روایت میں الواصلة اور المستوصلة سے لفظ میں مگر مطلب ایک ہے۔

فتمرد: گر گئے، بکھر گئے۔

الواصلة: بال جوڑنے والی اپنے بالوں کو یا دوسری عورت کے بالوں کو اور کے ساتھ المستوصلة: جس کے بال جوڑے جائیں۔

المستوصلة: جو بال جوڑنے کا سوال اور مطالبہ کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۶۳۵: حضرت حمید بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے حج والے سال منبر پر یہ بات سنی اس حال میں کہ ان کے ہاتھ میں بالوں کا ایک گچھا تھا جو انہوں نے اپنے پہرے دار کے ہاتھ سے لیا تھا۔ پس فرمایا اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممانعت سنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ان (بے حیائی کے) کاموں کو پکڑ

اللَّهُ وَقَالَ: لَا تَخَذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَضِيًّا مَفْرُوضًا وَلَا ضَلَنَّهُمْ وَلَا مَبِيَّتَهُمْ وَلَا مَرْنَهُمْ فَلْيَتَّكُنْ إِذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَا مَرْنَهُمْ فَلْيَغَيِّرَنَّ خَلْقَ اللَّهِ ﴿النساء: ۱۱۷﴾

۱۶۴۴: وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ ابْتَسَى أَصَابَتَهَا الْحَصْبَةُ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا أَفَاصِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُوصُولَةَ“ متفق عليه وفي رواية ”الوَاصِلَةَ“ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ“

قَوْلُهَا ”فَتَمَرَّقَ“ هُوَ بِالرَّاءِ وَمَعْنَاهُ: انْتَشَرَ وَسَقَطَ - وَالْوَاصِلَةُ الَّتِي تَصِلُ شَعْرَهَا أَوْ شَعْرَ غَيْرِهَا بِشَعْرِ آخَرَ - ”وَالْمُوصُولَةُ“: الَّتِي يُوَصِّلُ شَعْرُهَا - ”وَالْمُسْتَوْصِلَةُ“ الَّتِي تُسْأَلُ مَنْ يَفْعَلُ لَهَا ذَلِكَ. وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَحْوَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۴۵: وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَامَ حَجِّ عَلِيِّ الْمَنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرِ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ - وَيَقُولُ: ”إِنَّمَا هَلَكْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاءً وَهُمْ مُتَّفَقٌ



لیا۔ (بخاری و مسلم)

۱۶۳۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی اور گوندنے والی اور گندوانے والی پر لعنت فرمائی۔

(بخاری و مسلم)

۱۶۳۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گوندنی کرنے والی اور گوندوانے والی اور پلکوں کے بال کھلوانے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں فاصلہ کروانے والی اور اللہ تعالیٰ کی بناکی صورت کو تبدیل کرنے والیوں پر لعنت فرمائی۔ پس ایک عورت نے اس سلسلے میں آپ سے بحث کی تو آپ نے فرمایا میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر اللہ کے رسول نے لعنت کی اور وہ اللہ کی لعنت میں موجود ہے۔ اللہ نے فرمایا: ”اور جو تمہیں رسول دیں اس کو اختیار کرو اور جس سے روکیں اس سے رُک جاؤ۔“ (بخاری و مسلم)

مُتَفَلِّحًا: اس عورت کو کہتے ہیں جو اپنے دانتوں پر اس لئے ریتی لگواتی ہے تاکہ ان کے درمیان فاصلہ ہو جائے اور ان میں حسن پیدا ہو جائے اور اسی کو ”وشر“ کہا جاتا ہے۔ نَامِصَّةٌ: اس عورت کو کہتے ہیں جو ابرو کے بالوں کو لیتی۔ اور ان کو باریک کرتی ہے تاکہ وہ ابرو حسین ہو جائے۔ مُتَمِصَّةٌ: وہ عورت جو کسی کو یہ کام کرنے کے لئے کہے۔

باب: مرد کا ڈاڑھی

اور

سر کے بالوں کا اکھاڑنا بے ریش کا ڈاڑھی

کے بالوں کو اکھاڑنا ممنوع ہے

۱۶۳۸: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی

غلیہ۔

۱۶۴۶: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأْسِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۴۷: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُسْنِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّحَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ! فَقَالَتْ لَذًا إِنَّ آةَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: وَمَالِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ”وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْمُتَفَلِّحَةُ“ هِيَ: الَّتِي تَبْرُدُ مِنْ أَسْنَانِهَا لِتَبَاعِدَ بَعْضُهَا عَنْ بَعْضٍ قَلِيلًا وَتَحْسِنُهَا وَهُوَ الْوَشْرُ - وَالنَّامِصَةُ: الَّتِي تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِ حَاجِبِ غَيْرِهَا وَتُرَفِّقُهُ لِبَصِيرِ حَسَنًا وَالْمُتَمِصَّةُ الَّتِي تَأْمُرُ مَنْ يَفْعَلُ بِهَا ذَلِكَ.

۲۹۸: بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ

الشَّيْبِ مِنَ اللَّحْيَةِ وَالرَّأْسِ

وَعَبْرِهِمَا وَعَنْ نَتْفِ الْأَمْرِدِ شَعْرٍ

لِحَيْتِهِ عِنْدَ أَوَّلِ طُلُوعِهِ

۱۶۴۸: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

حَدَّثَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بڑھاپے کے) سفید بالوں کو مت اکھیڑو کیونکہ قیامت کے دن یہ مسلمان کے لئے نور ہوں گے۔۔۔ حدیث حسن ہے۔ (ابوداؤد ترمذی نسائی) عمدہ سند کے ساتھ۔

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے (کوئی) ایسا کام کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو وہ (امر) مردود ہے۔“ (مسلم)

باب: دائیں ہاتھ سے استنجاء

اور

شرمگاہ کا بلا عذر چھونا مکروہ ہے

۱۶۵۰: حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں کوئی شخص پیشاپ کرے تو اپنے آلہ تناسل کو بائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے اور تناسل میں سانس لے۔“ (بخاری و مسلم)

اس باب میں بہتر امری صحیح احادیث ہیں۔

باب: ایک جوتا ایک موزہ پہن کر

بلا عذر چلنا مکروہ ہے

اور جوتا اور موزہ بلا عذر

کھڑے ہو کر پہننا مکروہ ہے

۱۶۵۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ایک پاؤں میں جوتا پہن کر مت چلے یا دونوں جوتے پہن لے یا دونوں اتار دے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں یا دونوں پاؤں کو ننگا کر دے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۶۵۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے

”لَا تَتَّقُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنَةٍ - قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ .

۱۶۴۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ”مَنْ عَمَلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۹۹: بَابُ كَرَاهَةِ الْأَسْتِنْجَاءِ

بِالْيَمِينِ وَمَسِّ الْفَرْجِ بِأَيْمِينٍ مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ!

۱۶۵۰: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَنْتَفِسُ فِي الْإِنَاءِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ صَحِيحَةٌ .

۳۰۰: بَابُ كَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ

وَاحِدَةٍ أَوْ خُفٍّ وَاحِدٍ لِغَيْرِ عُدْرٍ

وَكَرَاهَةِ لُبْسِ النَّعْلِ وَالْخُفِّ قَائِمًا

لِغَيْرِ عُدْرٍ

۱۶۵۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيَنْعَلَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُخْلَعَهُمَا جَمِيعًا وَفِي رَوَايَةٍ: ”أَوْ لِيُخْفَهُمَا جَمِيعًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۶۵۲: وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو فقط دوسرے جوتے کے ساتھ نہ چلے۔ جب تک کہ اس کو درست نہ کروائے۔“ (مسلم)

۱۶۵۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد) حسن سند کے ساتھ۔

باب: آگ کو سونے کے وقت جلتا ہوا

چھوڑنے کی ممانعت

خواہ وہ دیا ہو یا دوسری کوئی چیز

۱۶۵۴: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سوتے وقت اپنے گھروں میں (آگ کو) جلاہ امت چھوڑو۔“ (مسلم، بخاری)

۱۶۵۵: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکان مدینہ منورہ میں گھر والوں سمیت جل گیا۔ پس جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کی حالت بیان کی گئی تو فرمایا: ”بے شک یہ آگ تمہارے لئے تمہاری دوزخ ہے پس جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دو۔“ (بخاری و مسلم)

۱۶۵۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”برتنوں کو ڈھانپ دو، مشک کا منہ باندھ دیا کرو، دروازوں کو بند کر دیا کرو اور دیا بجھا دیا کرو۔ اس لئے کہ شیطان مشکینے کے بند کو نہیں کھولتا اور نہ ہی بند دروازے کو کھولتا ہے اور نہ برتن کا ڈھکن اٹھاتا ہے۔ اگر کوئی چیز نہ پاؤ تو پھر برتن کے اوپر لکڑی رکھ دیا کرو اور اللہ کا نام لو اس لئے کہ چولہا بھی گھر کو گھر والوں سمیت جلا دیتا ہے۔“

(مسلم)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ نَعَلَ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْسُ فِي الْأَخْرَى حَتَّى يَضْلِحَهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۵۳: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَّعَلَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۳۰۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَرْكِ النَّارِ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ وَنَحْوِهِ سِوَا مَا كَانَتْ فِي سِرَاجٍ أَوْ غَيْرِهِ

۱۶۵۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”لَا تَتْرَكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵۵: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اخْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَأْنِهِمْ قَالَ: ”إِنَّ هَذِهِ النَّارَ عَذْرَاؤُكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِقُوا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵۶: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”غَطُّوا الْأَنْاءَ، أَوْكُوا السِّقَاءَ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِقُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَجِلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ أَنْاءً“ - فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدًا كُمْ إِلَّا أَنْ يَغْرِضَ عَلَيَّ إِنَابَهُ عَوْدًا، وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفَوْسِقَةَ تُضْرَمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْنَهُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

فَوَيْسِقَةً : چولھا۔

تَضْرِمُ : وہ جلاتا ہے۔

باب: تکلف کی ممانعت

قول جو مشقت سے

کیا جائے مگر اس میں مصلحت نہ ہو

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”فرما دیجئے کہ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں میں ہوں۔“ (ص) ۱۶۵۷  
حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمیں تکلف سے منع کیا گیا۔ (بخاری)

۱۶۵۸: حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ اے لوگوں کوئی چیز مانگنا ہے تو اسے کہہ دینی چاہئے اور جو چیز وہ نہیں جانتا تو اس کے بارے میں کہے اللہ اعلم یہ بھی علم میں سے ہے کہ کوئی آدمی جس چیز کے بارے میں نہ جانتا ہو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو فرمایا: فرما دیجئے میں تم سے کوئی اس پر اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں متکلفین میں سے ہو۔

(بخاری)

باب: میت پر نوحہ کرنا رخسار پیٹنا

گر بیان پھاڑنا بال نوچنا

اور منڈوانا

ہلاکت و تباہی کا واویلا کرنا حرام ہے

۱۶۵۹: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو اس کی قبر میں اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے (اگر زندگی میں اس کا اپنا عمل ایسا ہو)۔ (بخاری و مسلم)

”الْفَوَيْسِقَةُ“ الْفَارَةُ - ”وَتَضْرِمُ“ :

تَحْرِقُ.

۳۰۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكْلِيفِ

وَهُوَ فِعْلٌ وَقَوْلٌ مَا لَا مَصْلِحَةَ فِيهِ

بِمَشَقَّةٍ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾ [ص: ۸۶]  
۱۶۵۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نُهِنَا عَنِ التَّكْلِيفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۵۸: وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِمَا لَا يَعْلَمُ: اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۳: بَابُ تَحْرِيمِ النِّيَاحَةِ

عَلَى الْمَيِّتِ وَلَطْمِ الْخَدِّ وَشَقِّ

الْجَيْبِ وَنَتْفِ الشَّعْرِ وَحَلْقِهِ

وَالدُّعَاءِ بِالْوَيْلِ وَالشُّبُورِ

۱۶۵۹: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَبْحُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ: ”مَا يَبْحُ عَلَيْهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.



۱۶۶۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ ہم میں سے نہیں جس نے رخصتوں کو پیٹا اور گریبانوں کو پھاڑا اور جاہلیت کا بول بولا کیا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۶۶۱: حضرت ابو بردہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ بیمار ہوئے اور ان پر غشی طاری ہو گئی اس حالت میں کہ ان کا سر گھر والوں میں سے ایک عورت کی گود میں تھا۔ وہ عورت آواز سے رونے لگی مگر آپ اسے غشی کے باعث نہ روک سکے۔ پس جب افاقہ ہوا تو فرمایا میں ان سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں جس سے اللہ کے رسول نے بیزاری کا اظہار کیا۔ بے شک رسول اللہ نے نوحہ کرنے والی بال موٹہ نے والی اور گریبان پھاڑنے والی عورت سے بیزاری کا اظہار فرمایا۔

السَّاقِقَةُ: وہ عورت جو نوے اور بین کے لئے اپنی آواز بلند کرے۔

الْحَالِقَةُ: وہ عورت جو اپنے سر کے بال مصیبت کے وقت موٹہ یا موٹہ وائے۔ السَّاقِقَةُ: وہ عورت جو اپنے کپڑوں کو پھاڑے۔

۱۶۶۲: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جس پر نوحہ کیا گیا قیامت کے دن اس کو نوحہ کے سبب عذاب ہوگا۔“

(بخاری و مسلم)

۱۶۶۳: حضرت أم عطیہ نسیمیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت یہ وعدہ کیا کہ ہم نوحہ نہ کریں گے۔

(بخاری و مسلم)

۱۶۶۴: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی ان کی بہن روتے ہوئے کہنے لگی۔ ہائے میرے پہاڑ اور ہائے ایسے اور ایسے ان کی صفات بیان کرنے لگی۔ ان کو جب افاقہ ہوا تو انہوں نے کہا جو تو نے کہا تو اس کے

۱۶۶۰: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”لَيْسَ مَنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُبُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۶۱: وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: وَجَعَ أَبُو مُوسَى فَعُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأَسُهُ فِي جَبْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهَا فَأَقْبَلَتْ تَصِيحُ بَرْتُهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا - فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِيَءٌ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَرِيَءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالسَّاقِقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الصَّالِقَةُ“ الَّتِي تَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالْبَيَاحَةِ وَالنُّذْبِ ”وَالْحَالِقَةُ“ الَّتِي تَجْلِقُ رَأْسَهَا عِنْدَ الْمُصِيبَةِ ”وَالسَّاقِقَةُ“ الَّتِي تَشَقُّ ثَوْبَهَا.

۱۶۶۲: وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۶۳: وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ نَسِيَةَ ”بِضْمِ التَّوْنِ وَفَتْحِهَا“ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نُنُوحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۶۴: وَعَنِ النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُغْمِيَ عَلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلْتُ أُخْتَهُ تَبْكِي وَتَقُولُ: وَاجْبَلَاهُ، وَاجْبَلَاهُ، وَاجْبَلَاهُ تَعْدُدُ

بارے میں مجھ سے کہا جائے گا۔ کیا تو ایسا ہی ہے؟

(بخاری)

۱۶۶۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لئے عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سمیت تشریف لائے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں داخل ہوئے تو ان کو بے ہوشی میں پایا تو آپ نے پوچھا کیا ان کی وفات ہو گئی ہے؟ اس پر انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو جاری ہو گئے۔ جب لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے دیکھا تو لوگ بھی رونے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بے شک اللہ آنکھ کے آنسو کی وجہ سے اور دل کے غم کی وجہ سے عذاب نہیں دیتے بلکہ اس کی وجہ سے عذاب دیتے ہیں یا رحم کرتے ہیں اور زبان کی طرف اشارہ فرمایا یعنی بین کرنے سے۔

۱۶۶۶: حضرت ابو مائیک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر نوحہ کرنے والی عورت موت سے قبل توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس کو اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تار کول کی قیص اور خارش کی ذرہ ہو گی۔ (مسلم)

۱۶۶۷: حضرت اُسید بن ابی اسید رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے والی عورتوں میں سے ایک عورت سے بیان کرتے ہیں۔ ہم سے جو معاہدہ لیا گیا اس میں یہ بات بھی تھی کہ ہم آپ کی نافرمانی نہیں کریں گے اور چہرے کو نہ نوچیں گی اور ہلاکت کی بددعا نہ کریں گی اور نہ گریبان کو پھاڑیں گی اور نہ ہی بالوں کو بکھیریں گی۔ (ابوداؤد)

عکہ سند کے ساتھ۔

عَلَيْهِ، فَقَالَ حِينَ آفَاقٍ: مَا قَلَّتْ شَيْنَا إِلَّا قَبِيلَ لِي أَنْتَ كَذَلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۶۵: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اشْتَكَيْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَكْوَى فَاتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُوذُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَشِيَةٍ فَقَالَ: "أَقْضَى؟" قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ - فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - فَلَمَّا رَأَى النَّوْمَ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا قَالَ: "إِلَّا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا" وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۶۶: وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "النَّاسِحَةُ إِذَا لَمْ تُتَبَّ قَبْلَ مَوْتِهَا تَقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سُرْبَالٌ مِنْ قَطْرَانَ وَدَرْعٌ مِنْ جَرَبٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۶۷: وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ التَّائِبِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايَعَاتِ قَالَتْ: كَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَا نَعْصِيَهُ فِيهِ، أَنْ لَا نَخْمِشَ وَجْهًا وَلَا نَدْعُو وَيْلًا، وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا وَأَنْ لَا نَنْشُرَ شَعْرًا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

بِإِسْنَادِ حَسَنِ.

۱۶۶۸: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی مر جاتا ہے تو اس پر رونے والے کھڑے ہوئے کہتے ہیں ہائے میرے پہاڑ ہائے میرے سردار یا اس طرح کے بڑے الفاظ تو اس پر دو فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کے سینے پر لکے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو اسی طرح تھا۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

اللَّهُزُّ: سینے پر ہاتھوں سے مکہ مارنا

۱۶۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو باتیں لوگوں میں ایسی ہیں جو لوگوں میں کفر کا سبب ہیں:

(۱) نسب میں طعن۔ (۲) میت پر نوحہ۔ (مسلم)

باب: کافروں، مجرموں، قیافہ شناسوں، ریلیوں اور کنکریاں

اور

جو پھینک کر منتر کرے، والوں پر ندہ اڑا کر بدشگونی لینے اور

اسی طرح کے دیگر لوگوں کے پاس جانے کی ممانعت

۱۶۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کافروں کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا ان کی کچھ حقیقت نہیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات وہ ہمیں ایسی چیزیں بتاتے ہیں جو سچی نکلتی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ سچی بات ہے جسے جن فرشتوں سے اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے پھر وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

بخاری کی روایت جمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے

۱۶۶۸: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بِأَكْبِهِمْ فَيَقُولُ: وَاجْتِلَاءُ، وَاسْبَدَاةٌ، أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ إِلَّا وَكَلَّ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ أَهْكَذَا كُنْتَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”اللَّهُزُّ“: الدَّفْعُ بِحُمُوعِ الْيَدِ فِي الصُّدْرِ.

۱۶۶۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”اِنَّتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۴: بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّبَانِ الْكُفَّانِ وَالْمُنَجِّمِينَ وَالْعُرَّافِ وَأَصْحَابِ الرَّمْلِ وَالطَّوَارِقِ بِالْحَصَى وَبِالشَّعِيرِ وَنَحْوِ ذَلِكَ

۱۶۷۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَسٌ عَنِ الْكُفَّانِ - فَقَالَ: ”لَيْسُوا بِشَيْءٍ“ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَقَالُوا حَقًّا - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَلَكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطِفُهَا الْجَنِيُّ فَيَقْرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ، فَيَخْلَطُونَ بِهَا مَانَةً كَذِبِيَّةً“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية للبخاري عن عائشة رضي

اس میں یہ الفاظ ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ فرشتے بادلوں میں اترتے ہیں اور آسمان میں فیصل شدہ بات کا تذکرہ کرتے ہیں شیطان چوری چھپے کن لیتا ہے اور سن کر کاہن کی طرف پہنچا دیتا ہے۔ پس وہ اپنی طرف سے دس کے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتے ہیں۔

اللَّهُ عَنْهَا أَنهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ" وَهُوَ السَّحَابُ "فَتَذَكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَيَسْتَرْقِي الشَّيْطَانُ السَّمْعَ فَيَسْمَعُهُ فَيُوجِّهُهُ إِلَى الْكَاهِنِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ"

فَيَقْرُهَا: یہ لفظ یاہ کی زبرقاف اور راء کے پیش کے ساتھ ہے۔ یعنی وہ اس کا القاء کرتا ہے اس کو ڈالتا ہے۔  
الْعَنَانُ: بادل۔

قَوْلُهُ "فَيَقْرُهَا" هُوَ بَفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الْقَافِ وَالرَّاءِ: أَيْ يُلْقِيهَا "وَالْعَنَانُ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ.

۱۶۷۱: حضرت صفیہ بنت ابی عبید ازواج مطہرات میں سے کسی زوجہ مطہرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی عراف (غیبی خبروں کا چینل) اور اس سے کسی چیز کے بارے پوچھ کر اس کی تصدیق کی تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہ ہوگی۔ (مسلم)

۱۶۷۱: وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَرْوَاحِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَضِيَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى عَافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَصَدَّقَهُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۷۲: قبصہ بن محارب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "پرنندوں کو اڑانا اور بدقالی پکڑنا اور رمل کرنا شیطانی کام ہیں"۔ (ابوداؤد)

۱۶۷۲: وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُحَارِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "الْعَافِيَةُ" وَالطَّيْرَةُ وَالطَّرْفُ مِنَ الْحَبِثِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَقَالَ الطَّرْفُ: هُوَ الزَّجْرُ: أَيْ زَجْرُ الطَّيْرِ وَهُوَ أَنْ يَتَيَمَّنَ أَوْ يَتَشَاءَ بِطَيْرَانِهِ فَإِنْ طَارَ إِلَى جِهَةِ الْيَمِينِ تَيَمَّنَ وَإِنْ طَارَ إِلَى جِهَةِ الْيَسَارِ تَشَاءَ" قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْعَافِيَةُ: الْخَطُّ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ فِي الصَّحَاحِ: الْحَبِثُ كَلِمَةٌ تَقَعُ عَلَى الصَّنَمِ وَالْكَاهِنِ وَالسَّاحِرِ وَنَحْوِ ذَلِكَ.

طَرْفُ: پرنندے کو اڑانا ہے وہ دائیں جانب اڑیں تو اس سے نیک فال لی جائے اور اگر بائیں جانب اڑیں تو اس سے بدقالی پکڑی جائے۔

تیز ابوداؤد نے بیان کیا کہ عِافَةُ کا معنی لکیر کھینچنا ہے۔ جوہری نے صحاح میں بیان کیا ہے کہ الْحَبِثُ ایسا کلمہ ہے جس کا اطلاق بت، کاہن، اور جادوگر وغیرہ پر ہوتا ہے۔ کاہن اور جادوگر ہے۔

۱۶۷۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

۱۶۷۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے تھوڑا سا علم نجوم حاصل کیا اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا اور اس میں جتنی زیادتی کی اتنا ہی اس نے جادو کو بڑھایا۔“ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۱۶۷۳: حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا جاہلیت کا زمانہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام نصیب کیا ہم میں بعض لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم ان کے پاس مت جاؤ۔“ میں نے عرض کیا: ہم میں سے کچھ آدمی بدشگوننی فعال کے لئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ وہ چیز ہے جس کو وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں۔ پس یہ چیز ان کو کاموں سے نہ روکے۔“ میں نے عرض کیا ہم میں سے کچھ لوگ خط کھینچتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک پیغمبر خط کھینچتے تھے۔ جس کا خط ان کے موافق ہو تو وہ وہی خط۔“ (مسلم)

۱۶۷۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئے کی قیمت بدکار عورت کی کمائی اور کاہن کی مٹھائی سے منع فرمایا۔

(بخاری مسلم)

### باب: بشگون لینے کی ممانعت

گزشتہ باب میں بیان کی گئی احادیث کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔  
۱۶۷۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی بیماری متعدی نہیں اور نہ بدشگوننی کوئی چیز ہے۔ فعال البتہ مجھے پسند ہے۔“ صحابہ نے فرمایا: فعال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اچھی بات۔“ (بخاری و مسلم)

۱۶۷۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی مرض متعدی نہیں نہ بدشگوننی

قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ التُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ وَمَا زَادَ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۶۷۴: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ تَعَالَى بِالإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكَاهِنَ قَالَ: ”فَلَا تَأْتِيهِمْ“ قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يُطَيِّرُونَ؟ قَالَ: ”ذَلِكَ شَيْءٌ يَجْدُونَ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ“ قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يُخْطُونَ قَالَ: ”كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يُخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۷۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ تَمَنِى الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَخُلُوانِ الْكَاهِنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

### ۳.۵: بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّطَيُّرِ

فِيهِ الْإِحَادِيثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.  
۱۶۷۶: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَنَعَجْنِي أَلْفًا“ قَالُوا: وَمَا أَلْفًا؟ قَالَ: ”كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۷۷: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَا عَدْوَى

ہے اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو وہ گھر، عورت اور گھوڑے میں ہوتی۔“ (بخاری و مسلم)

۱۶۷۸: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدشگونئی نہیں لیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۱۶۷۹: عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدشگونئی کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان میں سب سے بہتر تو فال یعنی اچھا خیال کرنا ہے اور بد فال کسی مسلمان کو کام سے نہ روکے۔ جب تم میں کوئی ناپسند چیز دیکھے تو اس طرح کہے اے اللہ! آپ ہی بھلائیاں لانے والے ہیں اور آپ ہی برائیاں دفع کرنے والے ہیں اور برائیوں سے پھرنا اور برائی کی قوت آپ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے۔“ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

باب: ان کی تصویر قالین، پتھر، کپڑے، درہم،

بچھونا، دیوار یا تکیے وغیرہ پر حرام ہے

دیوار، چھت، پردے، پگڑی، کپڑے وغیرہ پر

تصاویر بنانا حرام ہے۔

ان تمام تصاویر کو مٹانے کا

حکم ہے

۱۶۸۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو لوگ یہ تصویر بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور ان کو کہا جائے گا جو تم نے بنایا ان کو زندہ کرو۔“ (بخاری و مسلم)

۱۶۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

وَلَا طَيْرَةَ - وَإِنْ كَانَ الشُّومُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۷۸: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَطْطِيرُ " رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۶۷۹: وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَتِ الطَّيْرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: "أَحْسَنُهَا الْفَالُ - وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ مَا يَكْفُرُ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَذْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ" حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۳۰۶: بَابُ تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ

الْحَيَوَانَ فِي بَسَاطٍ أَوْ حَجَرٍ أَوْ ثَوْبٍ أَوْ دِرْهَمٍ أَوْ دِينَارٍ أَوْ مَخْدَعَةٍ أَوْ وَسَادَةٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَتَحْرِيمِ اتِّخَاذِ الصُّورَةِ فِي حَائِطٍ وَسَقْفٍ وَبَسْتَرٍ وَعِمَامَةٍ وَثَوْبٍ وَنَحْوِهَا وَالْأَمْرُ بِإِنْلَافِ الصُّورَةِ

۱۶۸۰: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّ الدِّينَ يَضْعُونُ هَذِهِ الصُّورَةَ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۸۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے ایک طاقے (ڈیوڑھی) کو پردہ کے ساتھ جس پر تصاویر تھیں ڈھانپا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: ”اے عائشہ! لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی تخلیق میں مشابہت کرنے والے ہیں۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں ہم نے اس کو کاٹ کر ایک یاد دہیکے بنائے۔ (متفق علیہ)

الْقِرَامُ: قاف کے کسرہ کے ساتھ پردے کو کہتے ہیں۔

سَهْوَةٌ: سین مہملہ کے فتح کے ساتھ وہ الماری جو گھر کے سامنے ہوتی ہے اور بعض نے کہا وہ روشن دان جو دیوار میں ہوتا ہے۔

۱۶۸۲: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”تمام مصور آگ میں جائیں گے۔ اس کی ہر تصویر جو اس نے بنائی اس کے بدلے میں ایک جان دی جائے گی جو اس کو جہنم میں سزا دے گی۔“ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر تم نے تصویر ضرور بنانی ہو تو درخت اور غیر ذی روح کی بناؤ۔

(بخاری و مسلم)

۱۶۸۳: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جس نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی تو اس کو قیامت کے دن اس میں روح ڈالنے کی تکلیف دی جائے گی اور وہ ڈال نہیں سکے گا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۶۸۴: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”لوگوں میں سب سے سخت عذاب قیامت کے دن مصوروں کو ہو گا۔“ (بخاری و مسلم)

قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَلَوْنَ وَجْهَهُ! وَقَالَ: ”يَا عَائِشَةُ! أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ! قَالَتْ: فَقَطَعْنَا فَجَعَلْنَا مِنْهُ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْقِرَامُ“ بِكَسْرِ الْقَافِ هُوَ: السِّتْرُ وَالسَّهْوَةُ“ بِفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةُ وَهِيَ: الْمِصْفَةُ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ وَقَبْلَهُ هِيَ: الطَّاقُ النَّافِذُ فِي الْحَائِطِ.

۱۶۸۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صُورٌهَا نَفْسٌ فَيُعَذَّبُ فِي جَهَنَّمَ“ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فَإِنْ كُنْتَ لَا بَدَأَ فَاعْلَا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوحَ فِيهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۸۳: وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كَلَّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهِ الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۸۴: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۸۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ بِخَلْقٍ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ."

۱۶۸۶: وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ."

۱۶۸۷: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَعَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَبْرِيْلَ أَنْ يَأْتِيَهُ فَرَأَتْ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ فَلَقِيَهُ جَبْرِيْلُ فَشَكَا إِلَيْهِ فَقَالَ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"رَأَتْ" أَبْطَأُ، وَهُوَ بِالنَّاءِ الْمَثَلَةُ.

۱۶۸۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: وَاعَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَاعَةٍ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ قَالَتْ: وَكَانَ بِيَدِهِ عَصَا فَطَرَحَهَا مِنْ يَدِهِ وَهُوَ يَقُولُ: مَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلَهُ، ثُمَّ انْتَفَتَ فَإِذَا جَرُورٌ كَلْبٌ تَحْتَ سَرِيرِهِ - فَقَالَ: "مَتْنِي دَخَلَ هَذَا الْكَلْبُ؟ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ بِهِ" فَأَمْرًا بِهِ فَأَخْرَجَ فَجَاءَهُ جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "وَعَدْتَنِي

۱۶۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سے بڑا ظالم کون ہے کہ جو میری مخلوق جیسی مخلوق بنانے لگا ہے پس ان کو چاہئے کہ ایک ذرہ بنا کر دکھائیں یا ایک دانہ بنا کر دکھائیں یا ایک بو (کا دانہ ہی) بنا کر دکھائیں"۔ (بخاری و مسلم)

۱۶۸۶: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتاب یا تصویر ہو"۔

(بخاری و مسلم)

۱۶۸۷: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جبرائیل نے آنے کا وعدہ کیا پس انہوں نے دیر کر دی۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات گراں گزری۔ پس آپ باہر نکلے تو جبرائیل آپ کو ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شکوہ کیا تو جبرائیل نے فرمایا: "ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا تصویر ہو"۔ (بخاری)

"رَأَتْ": اس نے تاخیر کیا۔ یہ لفظ تائے مثلثہ کے ساتھ ہے۔

۱۶۸۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جبرائیل نے رسول اللہ ﷺ سے کسی ٹائم میں آنے کا وعدہ کیا کہ وہ اس وقت میں آئیں گے لیکن وہ نہ آئے اور وقت آ گیا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضور کے ہاتھ میں لاشعری تھی اس کو آپ نے اپنے ہاتھ سے یہ فرماتے ہوئے پھینک دیا کہ نہ اللہ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور نہ اس کے رسول۔ پھر آپ نے توجہ فرمائی کہ کتے کا بچہ آپ کی چارپائی کے نیچے تھا اس پر آپ نے فرمایا: "یہ کتاب داخل ہوا؟" میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں۔ آپ نے اس کو نکالنے کا حکم دیا پس اس کو نکال دیا۔ تو اسی وقت جبرائیل آ گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آپ نے مجھ سے وعدہ کیا اور میں آپ کے لئے



بیٹھا رہا لیکن آپ نہیں آئے۔ انہوں نے جواب دیا مجھے اس کتے نے روکے رکھا جو آپ کے گھر میں تھا۔ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتایا تصویر ہو۔ (مسلم)

۱۶۸۹: حضرت ابی التیاح حیان بن حصین کہتے ہیں کہ مجھے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں اسی کام کے لئے نہ بھیجوں جس کے لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ تو جس تصویر کو دیکھے اس کو مت چھوڑ۔ یہاں تک کہ اس کو مٹا دے اور کسی بلند قبر کو پائے تو اسے برابر کر دے۔

(مسلم)

باب: کتار کھنے کی حرمت مگر شکار

چوپائے اور کھیتی کی حفاظت کے لئے

۱۶۹۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جس نے کتا پالا سوائے شکار کے لئے یا چوپائیوں کی حفاظت کے لئے تو اس کے اجر میں سے ہر روز دو قیراٹم ہو جاتے ہیں

(بخاری و مسلم)

۱۶۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی کتے کو باندھا اس کے عمل میں سے ایک قیراٹم ہو جاتا ہے۔ مگر شکاری یا موسیحوں کی حفاظت والا کتا۔“ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں جس نے ایسا کتا پالا جو نہ شکار کے لئے ہو اور نہ چوپائیوں اور زمین کی حفاظت کے لئے تو اس سے اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراٹم ہوتے ہیں۔

فَجَلَسْتُ لَكَ وَلَمْ تَأْتِنِي“ فَقَالَ: مَنْعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ أَنَا لَا نَدْخُلُ بَيْتَانِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ- رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۸۹: وَعَنْ أَبِي التَّيَّاحِ حَيَّانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا تَدْعُ صُورَةَ إِلَّا طَمَسْتَهَا، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۶: بَابُ تَحْرِيمِ اتِّخَاذِ الْكَلْبِ

إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ أَوْ زُرْعٍ

۱۶۹۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”مَنْ أَتَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قَيْرَاطَانٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ: ”قَيْرَاطٌ“.

۱۶۹۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قَيْرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْبٍ أَوْ مَاشِيَةٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ”مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قَيْرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ“.

باب: سفر میں اونٹ وغیرہ جانوروں پر گھنٹی

باندھنا مکروہ ہے

اور

سفر میں کتے اور گھنٹی کو ساتھ لے جانا بھی مکروہ ہے

۱۶۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتے اس قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کتا اور گھنٹی ہو۔“

(مسلم)

۱۶۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”گھنٹی شیطان کا باجا ہے۔“ (ابوداؤد) شرط مسلم پر صحیح سند کے ساتھ۔

باب: گندگی کھانے والے اونٹ یا

اونٹنی پر سواری مکروہ ہے پس

اگر وہ پاک، چارا کھانے لگے تو اس کا

گوشت ستھرا اور کھانا بہت سے پاک ہے

۱۶۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کھانے والے اونٹوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

باب: مسجد میں تھوکنے کی ممانعت اور

اس کو دور کرنے کا حکم جب وہ مسجد

میں پایا جائے، گندگیوں سے

مسجد کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم

۱۶۹۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۳۰۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ تَعْلِيْقِ

الْجَرَسِ فِي الْبَعِيرِ وَغَيْرِهِ مِنْ

الدَّوَابِّ وَكَرَاهِيَةِ اسْتِصْحَابِ

الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ

۱۶۹۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا تَصْحَبُ

الْمَلَائِكَةَ رُقْفَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ" رَوَاهُ

مُسْلِمٌ.

۱۶۹۳: وَعَنْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

"الْجَرَسُ مِنْ مَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ" رَوَاهُ

أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۳۰۸: بَابُ كَرَاهِيَةِ رُكُوبِ الْجَلَالَةِ

وَهِيَ الْبَعِيرُ أَوْ النَّاقَةُ الَّتِي تَأْكُلُ

الْعُدْرَةَ، فَإِنْ أَكَلَتْ عِلْفًا طَاهِرًا

فَطَابَ لِحَمِّهَا زَالَتِ الْكَرَاهِيَةُ

۱۶۹۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَلَالَةِ فِي

الْإِبِلِ أَنْ يُرَكَبَ عَلَيْهَا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۳۰۹: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبِصَاقِ

فِي الْمَسْجِدِ وَالْأَمْرُ بِإِزَالَتِهِ مِنْهُ

إِذَا وُجِدَ فِيهِ، وَالْأَمْرُ بِتَنْزِيهِهِ

الْمَسْجِدِ عَنِ الْأَقْدَارِ

۱۶۹۵: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهُ ﷺ قَالَ: "الْبِصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ  
خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالْمُرَادُ بِدَفْنِهَا إِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ  
تَرَابًا أَوْ رَمَلًا وَنَحْوَهُ فَيُؤَارِيهَا تَحْتَ تَرَابِهِ -  
قَالَ أَبُو النَّحَّاسِ الرَّوْيَانِيُّ فِي كِتَابِهِ الْبُحْرُ:  
رَقِبِ الْمُرَادُ بِدَفْنِهَا إِخْرَاجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ  
أَمَا إِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ مُبَلَّطًا أَوْ مُجَصَّصًا  
فَلِكُفَّارَتِهَا عَلَيْهِ بِمَدَاسِهِ أَوْ بغيرِهِ كَمَا يَفْعَلُهُ  
كَمَا يَفْعَلُهُ كَثِيرٌ مِنَ الْجُهَالِ فَلَيْسَ ذَلِكَ  
بِدَفْنٍ بَلْ زِيَادَةٌ فِي الْخَطِيئَةِ وَتَكْثِيرٌ لِلْقَسْرِ فِي  
الْمَسْجِدِ وَعَلَى مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ أَنْ يَسْتَسْحِرَ  
بَعْدَ ذَلِكَ بِتُوبَةٍ أَوْ بِيَدِهِ أَوْ بغيرِهِ أَوْ بِغَسَلِهِ.

١٦٩٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ رَأَى فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُحَاطًا أَوْ  
بُرَاقًا أَوْ نُحَامَةً فَحَكَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦٩٧: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا  
تُصَلِّحُ لِنَسِيٍّ مِنْ هَذَا الْبُؤْلِ وَلَا الْقَدْرِ إِنَّمَا  
هِيَ لِلذِّكْرِ لِلَّهِ تَعَالَى، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣١: بَابُ كَرَاهَةِ الْخُصُومَةِ

فِي الْمَسْجِدِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِيهِ  
وَنَشْدِ الضَّالَّةِ وَالْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ  
وَالْإِجَارَةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْمُعَامَلَاتِ  
١٦٩٨: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسجد میں تھوکنا منع ہے اور اس کا کفارہ اس کو  
دفن کرنا ہے"۔ (بخاری و مسلم)

اور مقصد یہ ہے کہ جب مسجد میں مٹی یا ریت وغیرہ ہے تو مٹی  
کے نیچے تھوک کو چھپا دیا جائے چنانچہ ابوالحسن رویانی نے اپنی کتاب  
البحر میں ایسے ہی ذکر فرمایا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ تھوک کے دفن  
کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو مسجد سے نکال دیا جائے لیکن جب  
مسجد پختہ چونا گچ ہو تو تھوک کے جھاڑو کے ساتھ وہیں مل دیا جائے  
جیسا کہ بہت سے ناواقف لوگ اسی طرح کرتے ہیں تو یہ دفن کرنا  
نہیں ہے بلکہ گناہ میں زیادتی ہے اور مسجد کو مزید گندہ کرنا ہے اور جو  
شخص یہ کام کرے اس کو چاہئے کہ وہ اس کے بعد اپنے کپڑے  
(رومال وغیرہ) یا اپنے ہاتھ وغیرہ سے اس کو صاف کر ڈالے یا دھو

١٦٩٦: عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَعَى رَوَايَتِ هِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ قِبْلَةَ كِي دِيَارِ مِثْرَ فِي رَيْثِهَا يَتَهَوَّكُ بِأَبْطَمِ وَيَكْهِي تَوَاسِ  
كُوْكَرِجِ دِيَا - (بُخَارِي وَ مُسْلِمٌ)

١٦٩٧: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ مسجدیں  
اس پیشاپ یا گندگی کے لائق نہیں۔ بے شک وہ اللہ کی یاد کے لئے  
ہیں اور قرآن کی قراءت کے لئے ہیں یا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔

(مسلم)

باب: مسجد میں جھگڑا اور آواز کا بلند کرنا

مکروہ ہے اسی طرح گم شدہ چیز کے لئے اعلان کرنا،  
خرید و فروخت، اجارہ (مزدوری) وغیرہ کے معاملات  
بھی مکروہ ہیں

١٦٩٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جو آدمی کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے ہوئے سیں تو اس کو کہہ دینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ یہ چیز اللہ تجھے نہ لوٹائے یہ مسجد اس لئے نہیں بنی۔“

(مسلم)

۱۶۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ کوئی آدمی کوئی چیز مسجد میں بیچ رہا ہے یا خرید رہا ہے تو یوں کہو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔ جب تم کسی کو دیکھو وہ گم شدہ چیز کا اعلان کر رہا ہے تو کہو اللہ تیری گمشدہ چیز کو واپس نہ کرے۔ (ترمذی)

۱۷۰۰: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کیا اور کہا کہ کون ہے جو مجھے سرخ اونٹ لے لے میں بتا دے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو اس کو نہ پائے بے شک مسجد میں تو اسی کام کے لئے بنائی گئیں جس کے لئے بنائی گئیں۔“ (مسلم)

۱۷۰۱: حضرت عمر و بن شعبہ وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ گمشدہ چیز کا اعلان کیا جائے یا اس کے اندر (غیر شرعی) شعر پڑھے جائیں۔ (ابوداؤد ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۷۰۲: حضرت سائب بن یزید صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا مجھے کسی شخص نے کنکری ماری۔ میں نے جب نگاہ اٹھائی تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ جا کر ان دونوں کو میرے پاس لاؤ میں ان کو آپ کے پاس لے گیا تو آپ نے فرمایا تم کون ہو اور کہاں سے ہو؟ انہوں نے کہا ہم طائف کے رہنے والے ہیں اور اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر تم اس شہر کے ہوتے تو تم دونوں کو ضرور سزا دیتا۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں

سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: لَا رَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۹۹: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَتَّاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا: لَا أَرْبِحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ، وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ ضَالَّةً فَقُولُوا لَا رَدَّهَا عَلَيْكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۷۰۰: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا وَحَدَّثَ، إِنَّمَا بُنِيَ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَ لَهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۰۱: وَعَنْ عُمَرَوِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ ضَالَّةٌ أَوْ يُنْشَدَ فِيهِ شِعْرٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۷۰۲: وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ فَانظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: "إِذْهَبْ فَايِسِيْ بِهَدَيْنِ" فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ: مِنْ أَيْنِ أَنْتُمَا؟ فَقَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ



أَصْوَاتِكُمْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ آوازیں بلند کر رہے ہو۔

(بخاری)

باب: لہسن پیاز گندنا (لہسن نما ترکاری) وغیرہ جس کی بدبو ہو اس کو کھانے کے بعد بدبو زائل کرنے سے قبل مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے

مگر کسی خاص ضرورت کی بناء پر

۱۷۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص یہ درخت یعنی لہسن کھائے تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔“

(بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں جمع کا لفظ مساجدنا ہے۔

۱۷۰۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اس درخت (لہسن) سے کھایا ہو وہ ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے اور نہ وہ ہمارے قریب آئے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۷۰۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لہسن پیاز لھایا ہو وہ ہم سے الگ ہو جائے یا ہماری مسجد سے الگ ہو جائے۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو پیاز، لہسن اور گندنا کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ اس لئے کہ فرشتوں کو اس چیز سے ایذا پہنچتی ہے جس سے اولاد آدم کو ایذا پہنچتی ہے۔

۱۷۰۶: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ دیا تو اپنے خطبہ میں یہ بات ارشاد فرمائی بے شک اے لوگو! تم دو ایسے درخت کھاتے ہو جن کو میں برا خیال کرتا ہوں ان میں سے ایک پیاز اور دوسرا لہسن۔ تحقیق! میں نے

۳۱۱: بَابُ نَهْيِ مَنْ أَكَلَ ثُومًا

أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرَّاثًا أَوْ غَيْرَهُ مِمَّا لَهُ

رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ عَنِ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

قَبْلَ زَوَالِ رَائِحَتِهِ إِلَّا لِضُرُورَةٍ

۱۷۰۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ

الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ - فَلَا يَأْتِيَنَّ

مَسْجِدَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

مَسَاجِدَنَا.

۱۷۰۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ

الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا وَلَا يُصَلِّينَ مَعَنَا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۰۵: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا

فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ

وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ

الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَى مِمَّا يَتَأَذَى مِنْهُ بَنُو آدَمَ."

۱۷۰۶: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِي

خُطْبَتِهِ: ثُمَّ إِنَّكُمْ أَنْهَى النَّاسَ تَأْكُلُونَ

شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ: الْبَصَلَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب ان کی بدبو مسجد میں کسی آدمی سے آپ محسوس فرماتے تو آپ حکم دیتے کہ اس کو بقیع کی طرف نکلا دیا جائے۔ پس جوان دونوں کو کھائے تو پکا کر ان کی بدبو کو زائل کرے۔ (مسلم)

باب: جمعہ کے دن دورانِ خطبہ گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر بیٹھنے کی کراہت کیونکہ اس سے نیند آئے گی اور خطبہ سننے

سے محروم رہ جائے گا اور وضو ٹوٹ جانے کا بھی خدشہ ہوگا  
۱۷۰۷: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو گھٹنوں کو سینے سے اتھلا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد ترمذی) حدیث حسن ہے۔

باب: آدمی قربانی کرنا چاہتا ہو

عشرہ ذی الحجہ آجائے تو اسے اپنے بال و ناخن نہ کٹوانے چاہئیں

۱۷۰۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کے ذبیحہ ہو تو وہ اس کو زخ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب ذوالحجہ کا چاند طلوع ہو جائے تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کوئی چیز ہرگز نہ کاٹے۔ یہاں تک کہ وہ قربانی کرے۔“ (مسلم)

وَالثُّومُ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهِ فَأَخْرَجَ إِلَى الْبَقِيعِ، فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيَمْتِئَهُمَا طَبْحًا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۲: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِحْتِبَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ لِأَنَّهُ يَجْلِبُ النَّوْمَ فَيَقُوتُ السَّمَاعُ الْخُطْبَةَ وَيَخَافُ انْتِقَاضَ الْوَدْعِ!  
۱۷۰۷: عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْجُبُودَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۱۳: بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَارَادَ أَنْ يُضَحِّيَ عَنْ أَخْذِ شَيْءٍ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ حَتَّى يُضَحِّيَ

۱۷۰۸: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ كَانَ لَهُ ذَنْحٌ يَذْبُحُهُ فَإِذَا أَهْلَ هَلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

باب: مخلوقات کی قسم

جیسے پیغمبر، کعبہ، ملائکہ، آسمان

باپ، دادا، زندگی، روح

سر، بادشاہ کی نعمت اور فلاں فلاں مٹی

یا قبر، امانت وغیرہ ممنوع ہے۔ امانت و قبر کی تو ممانعت

سب سے بڑھ کر ہے

۱۷۰۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ تم اپنے باپوں کی قسم اٹھاؤ جس کو بھی قسم اٹھانی ہو تو وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا خاموش رہے۔ (بخاری و مسلم)

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ جو شخص قسم اٹھانا چاہتا ہو وہ نہ قسم اٹھائے مگر اللہ ہی کی یا خاموش رہے۔

۱۷۱۰: حضرت ابوالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بتوں کی قسمیں مت اٹھاؤ اور نہ اپنے باپوں کی“۔

(مسلم)

الطَّوَاعِيُّ جَمْعُ طَاغِيَةٍ: بت اور اسی کے بارے میں حدیث

ہے۔ ہذہ طَاغِيَةٌ ذُوْسُ كَابِتٍ اور معبود ہے۔

مسلم کے علاوہ روایت میں طواغیت کا لفظ ہے جس کا واحد

طاغوت ہے۔

اس کا معنی شیطان اور بت ہے۔

۱۷۱۱: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے امانت کی قسم اٹھائی وہ ہم میں

سے نہیں“۔ (ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

۳۱۴: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ

بِمَخْلُوقٍ كَالنَّبِيِّ وَالْكَعْبَةِ

وَالْمَلَائِكَةِ وَالسَّمَاءِ وَالْأَبَاءِ

وَالْحَيَاةِ وَالرُّوحِ وَالرَّأْسِ وَنِعْمَةٍ

السُّلْطَانِ وَتُرْبَةِ فُلَانٍ وَالْأَمَانَةِ

وَهِيَ مِنْ أَشَدِّهَا نَهْيًا

۱۷۰۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُهَاتِكُمْ أَوْ

تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيَبْتَ

بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

رَفِي رَوَايَةٍ فِي الصَّحِيحِ: فَمَنْ كَانَ

خَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ، أَوْ لِيَسْكُتْ."

۱۷۱۰: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاعِيِّ وَلَا بِأَبَائِكُمْ رَوَاهُ

مُسْلِمٌ.

"الطَّوَاعِيُّ" جَمْعُ طَاغِيَةٍ، وَهِيَ

الْأَصْنَامُ - وَمِنْهُ الْحَدِيثُ: "هَذِهِ طَاغِيَةٌ

ذُوْسُ: "أَي صَنَمُهُمْ وَمَعْبُودُهُمْ - وَرَوَى

فِي غَيْرِ مُسْلِمٍ - "بِالطَّوَاعِيَّتِ" جَمْعُ

طَاغُوتٍ، وَهُوَ الشَّيْطَانُ وَالصَّنَمُ.

۱۷۱۱: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ

فَلَيْسَ مِنَّا" حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۷۱۲: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: "إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۷۱۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَا وَالْكَعْبَةِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا تَحْلِفْ بِغَيْرِ اللَّهِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَسَرَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ قَوْلَهُ "كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ" عَلَى التَّغْلِيظِ، كَمَا رَوَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "الرِّيَاءُ شُرُكٌ".

۳۱۵: بَابُ تَغْلِيظِ الْيَمِينِ

الْكَاذِبَةِ عَمْدًا

۱۷۱۴: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالٍ أَمْرِيٍّ وَمُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ" قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: "إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا" إِلَى آخِرِ الْآيَةِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۱۵: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ أَقْطَعَ حَقَّ أَمْرِيٍّ وَمُسْلِمٍ بِمِثْلِهِ فَقَدْ أَوْحَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ"

۱۷۱۲: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے یہ قسم اٹھائی کہ میں اسلام سے بیزار ہوں پس اگر وہ جھوٹا ہے تو اس طرح ہو گیا جس طرح اس نے کہا۔ اگر وہ سچا ہے تو پھر اسلام کی طرف ہرگز صحیح سالم نہیں لوٹے گا۔" (ابوداؤد)

۱۷۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو یہ کہتے سنا کعبہ کی قسم! آپ نے اسے فرمایا کہ غیر اللہ کی قسم مت اٹھاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔" (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

بعض علماء نے کفر یا شرک کو تغلیظ (سخت تنبیہ) قرار دیا جیسا کہ دوسری روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریاء کو شرک کہا۔

باب: جھوٹی قسم جان بوجھ کر

کھانے کی شدید ممانعت

۱۷۱۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس آدمی نے کسی کے مال پر ناحق قسم اٹھائی وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوں گے۔" عبداللہ کہتے ہیں کہ پھر آپ نے اس کی تصدیق میں کتاب اللہ کی یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ "بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں پر تھوڑا مول خریدتے ہیں....." (آل عمران)۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۱۵: حضرت ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی مسلمان کا حق قسم کے ساتھ مارا پس اللہ نے اس کے لئے آگ کو واجب کر دیا اور جنت کو حرام کر دیا۔" ایک آدمی نے آپ



صلی اللہ علی وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! خواہ معمولی چیز بھی ہو؟۔  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خواہ پیلو کے درخت کی شاخ ہی  
کیوں نہ ہو“۔ (مسلم)

۱۷۱۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں: ”اللہ کے  
ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی  
قسم اٹھانا“۔

(بخاری)

اور ان ہی کی ایک روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ  
کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بڑے گناہ کون سے  
ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا“۔ اس نے پوچھا  
پھر کیا؟ آپ نے جواب دیا: ”جھوٹی قسم“۔ اس نے سوال کیا: جھوٹی  
قسم کیا ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ قسم کہ جو کسی مسلمان کا مال لینے  
کے لئے اٹھائے“۔ (مسلم) یعنی ایسی قسم جس میں وہ جھوٹا ہو۔

باب: جو آدمی کسی بات پر قسم اٹھائے پھر دوسری صورت

میں اس سے بہتر پائے تو وہ اختیار کر لے

اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے

یہی مستحب ہے

۱۷۱۷: حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کوئی قسم اٹھاؤ اور پھر  
دوسری چیز کو اس سے زیادہ بہتر پاؤ تو اس کو کر لو جو کہ بہت بہتر ہے  
اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔

(بخاری و مسلم)

۱۷۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی بات پر قسم اٹھائی پھر دوسری بات کو

فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ”وَإِنْ كَانَ قَصِيًّا مِّنْ  
أَرَاكَ“ زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۱۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ  
الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
قَالَ: ”الْكِبَائِرُ: الْأَشْرَاكُ بِاللَّهِ، أَوْ عُقُوقُ  
الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينِ الْعَمُوسُ“  
زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ  
ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكِبَائِرُ؟ قَالَ:  
”الْأَشْرَاكُ بِاللَّهِ“ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ:  
”الْيَمِينُ الْعَمُوسُ؟“ قَالَ: وَمَا الْيَمِينُ  
الْعَمُوسُ؟ قَالَ: ”الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ  
مُسْلِمًا“ يَعْنِي يَمِينٌ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ.

۳۱۶: بَابُ نَذْبِ مَنْ حَلَفَ عَلَى

يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا أَنْ

يَفْعَلَ ذَلِكَ الْمُحْلُوفَ عَلَيْهِ ثُمَّ

يُكْفِرُ عَنْ يَمِينِهِ!

۱۷۱۷: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
”إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا  
مِنْهَا فَأَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكْفِرْ عَنْ  
يَمِينِكَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۱۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”مَنْ حَلَفَ عَلَى

اس سے زیادہ بہتر پایا تو اسے چاہئے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کرے جو کہ زیادہ بہتر ہو۔ (مسلم)

۱۷۱۹: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا تو میں ایسی چیز پر قسم نہ اٹھاؤں گا کہ پھر میں اس سے بہتر پاؤں تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا اور وہ کام کروں گا جو زیادہ بہتر ہے۔“ (بخاری مسلم)

۱۷۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کوئی آدمی اپنے گھر والوں کے بارے میں قسم پر اڑا رہے تو وہ اللہ کے ہاں اس سے زیادہ گناہ کا باعث ہے کہ وہ اپنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر دے جو اللہ نے اس پر فرض کیا۔“ (بخاری مسلم)

یہ لام کے فتح اور جیم کی شد کے ساتھ یعنی وہ اس میں امر کرے اور انہیں کفارہ نہ دے۔

انتم: گناہ میں ادا۔ یہ لفظ ثناء مثلثہ کے ساتھ ہے۔

باب: اقسام میں معاف ہیں

اور اس پر کوئی کفارہ نہیں

لغو قسم وہ ہے جو بلا قصد زبان پر جاری ہو

مثلاً

لَا وَاللَّهِ، بَلَى وَاللَّهِ وَغَيْرِهِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ لغو قسموں کے بارے میں تمہارا مواخذہ نہیں فرمائے گا لیکن ان قسموں کے بارے میں وہ مواخذہ فرمائیں گے جو تم مضبوطی سے باندھ لو پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا درمیانے درجے کا جو تم کھاتے ہو یا ان کے کپڑے یا گردن کا آزاد کرنا، پس جو شخص نہ پائے تو تین دن کے روزے رکھے

يَمِينٍ فَرَأَىٰ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۱۹: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”أَنَّى وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ أَرَى خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۲۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”لَا يَلْجُ أَحَدُكُمْ فِي يَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ ثُمَّ لَهُ حِنَا اللَّهُ تَعَالَىٰ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ ”يَلْجُ“ بِفَتْحِ اللَّامِ وَتَشْدِيدِ الْجِيمِ: أَي يَتِمَادِي فِيهَا وَلَا يَكْفُرُ - وَقَوْلُهُ:

”أَنْتُمْ“ هُوَ بِالتَّاءِ الْمُتَمَلِّثَةِ: أَي أَكْثَرُ أَنْتُمْ.

۳۱۷: بَابُ الْعَفْوِ عَنْ لُغْوِ الْيَمِينِ وَأَنَّهُ لَا كَفَّارَةَ فِيهِ وَهُوَ مَا يَجْرِي عَلَى اللِّسَانِ بِغَيْرِ قَصْدِ الْيَمِينِ كَقَوْلِهِ عَلَى الْعَادَةِ لَا وَاللَّهِ، وَبَلَى وَاللَّهِ وَنَحْوِ ذَلِكَ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسمیں اٹھا لو اور تم اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ (المائدہ)

ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ [المائدة: ۸۹]

۱۷۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آیت: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾ ”اللہ تعالیٰ لغو قسموں کے بارے میں تمہارا مواخذہ نہیں فرمائے گا“ ایک آدمی کے بارے میں اتری۔ جو بات بات پر لاواللہ علی واللہ بھی کہتا تھا۔ (بخاری)

۱۷۲۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ: لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

باب: خرید و فروخت میں قسمیں اٹھانا مکروہ ہے خواہ وہ سچی ہی کیوں نہ ہو

۳۱۸: بَابُ كَرَاهَةِ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا

۱۷۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”قسم سودے کے لئے تو (اگرچہ) فائدہ مند ہے لیکن کمائی کی برکت کو مٹانے والی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۲۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”الْحَصْلُ مِنْ مَنَفَقَةٍ لِلْبَيْعَةِ مَمْحُوقَةٌ لِلْكَسْبِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۲۳: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”خرید و فروخت میں زیادہ قسمیں اٹھانے سے اپنے آپ کو باؤپس سودہ تو زیادہ بکتا ہے لیکن اس سے برکت مٹ جاتی ہے۔“ (مسلم)

۱۷۲۳: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”أَيْمَانُكُمْ رَكْبَةٌ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ نَمَّ سَخٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

باب: اس بات کی کراہت کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر آدمی جنت کے علاوہ اور چیز مانگے اور اس بات کی کراہت کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مانگنے والے کو مسترد کر دیا جائے

۳۱۹: بَابُ كَرَاهَةِ أَنْ يُسَالَ

الْإِنْسَانَ بِوَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ الْجَنَّةِ وَكَرَاهَةِ مَنْعِ مَنْ سَالَ بِاللَّهِ تَعَالَى وَتَشَفَّعَ بِهِ

۱۷۲۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی ذات کا واسطہ دے کر جنت کے سوا اور کوئی چیز نہ طلب کی جائے۔“ (ابوداؤد)

۱۷۲۴: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَا يُسَالَ بِوَجْهِ اللَّهِ إِلَّا الْجَنَّةُ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۷۲۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اللہ کے واسطے سے پناہ طلب

۱۷۲۵: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ

کرے اس کو پناہ دے دو۔ جو اللہ کا نام لے کر سوال کرے اس کو دو اور جو تمہیں دعوت دے اسے قبول کرو۔ جو تمہارے ساتھ احسان کرے تم اس کا بدلہ دو اگر تم میں اس کا بدلہ دینے کی طاقت نہ ہو اس کے لئے دعا کرو۔ یہاں تک کہ یقین کر لو اس کا بدلہ تم نے ادا کر لیا۔“ (ابوداؤد اور نسائی)

صحیحین کی سندوں کے ساتھ۔

باب: کسی سلطان کو شہنشاہ کہنا حرام ہے  
کیونکہ

اس کا معنی بادشاہوں کا بادشاہ ہے

اور غیر اللہ میں یہ وصف نہیں پایا جاتا

۱۷۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے زیادہ ذلیل ترین نام اللہ کے ہاں اس شخص کا ہے جس کا نام بادشاہوں کا بادشاہ (یعنی شہنشاہ) رکھا جائے۔“ (بخاری و مسلم) سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ مَلَکُ الْأَمْلَکِ شہنشاہ المرع ہے۔

باب: کسی کو بدعتی کو سید و غیرہ کے

معزز القاب سے مخاطب کرنا ممنوع ہے

۱۷۲۷: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”منافق کو سید مت کہو اگر وہ شخص سردار ہو تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔“ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

باب: بخار کو گالی دینے کی کراہت

۱۷۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے ام

فَاعْبُدُوهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَاَعْطُوهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِبُوهُ وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِنُوهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِنُوهُ بِهِ فَاذْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا اَنْكُمْ قَدْ كَافَتُمُوهُ“  
حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِي بِأَسَانِيدِ الصَّحِيحِينَ.

۳۲: بَابُ تَحْرِيمِ قَوْلِ شَاهِنشَاهٍ

لِلْمُلُوكِ لِأَنَّ مَعْنَاهُ مَلِكُ

الْمُلُوكِ وَلَا يُوصَفُ بِذَلِكَ

غَيْرُ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

۱۷۲۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ اخْتِصَ اسْمُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا تُسَمَّى مَلِكُ الْأَمْلَکِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ مَلِكُ الْأَمْلَکِ مِثْلُ شَاهِنشَاهٍ.

۳۳۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُخَاطَبَةِ

الْفَاسِقِ وَالْمُبْتَدِعِ وَنَحْوِهِمَا

بِسَيِّدٍ وَنَحْوِهِ

۱۷۲۷: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدًا فَإِنَّهُ إِنْ يَكُنْ سَيِّدًا فَقَدْ اسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۳۳۳: بَابُ كَرَاهَةِ سَبِّ الْحُمَى!

۱۷۲۸: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ



سائب تمہیں کیا ہوا یا اے ام میتب تمہیں کیا ہوا تم کانپ رہی ہو؟“ انہوں نے عرض کیا بخار ہے اللہ اس میں برکت نہ دے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”تو بخار کو گالی مت دے اس لئے کہ یہ اولاد آدم کی غلطیاں اس طرح دور کرتا ہے جس طرح کہ بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔“ (مسلم)

تُرْفَزَفَيْنِ: تو تیزی کے ساتھ کانپ رہی ہے۔ یہ لفظ تاء کے پیش زائے مکرر اور قائے مکرر کے ساتھ ہے۔ اور رائے مکرر اور دو قاف کے ساتھ بھی نقل کیا گیا ہے۔

باب: ہوا کو گالی دینے کی ممانعت اور اس

کے چلنے کے وقت کیا کہنا چاہئے؟

۱۷۲۹: حضرت ابو منذر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ”تم ہوا کو گالیاں مت دو جب تم وہ چیز دیکھو جس کو تم ناپسند کرتے ہو (یعنی زخمی وغیرہ) تو اس طرح کہو: اللّٰهُمَّ اسْئَلُكَ .....“ اے اللہ ہم آپ سے دعا ہے کہ ہوا کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں جو اس میں ہے اور اس بھلائی کا جس کے لئے اس کو حکم دیا گیا ہے اور اس ہوا کے شر سے ہم تیری پناہ مانگتے ہیں جو کچھ اس میں شر ہے۔ اس سے پناہ مانگتے ہیں جس کے لئے اس کا حکم ہوا اس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔“ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”ہو اللہ کی رحمت ہے یہ رحمت لاتی اور عذاب کو دور کرتی ہے۔ جب تم اس کو دیکھو تو اس کو گالی مت دو اور اللہ سے اس کی خیر مانگو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔“ (ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ”مِنْ رُوحِ اللّٰهِ“ راء کے فتح کے

الْمُسِيبِ فَقَالَ: ”مَا لَكَ يَا اُمَّ السَّائِبِ - اُزِيَا اُمَّ الْمُسِيبِ تُرْفَزَفَيْنِ؟“ قَالَتِ الْحُمَيُّ لَا بَارَكَ لِلّٰهِ فِيهَا! فَقَالَ: ”لَا تُسَبِّي الْحُمَيُّ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا تَذْهَبُ الْبَكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ زَوَاهُ مُسْلِمٌ.“

”تُرْفَزَفَيْنِ“ ائی تَتَحَرَّكَيْنِ حَرَكَةً سَرِيعَةً وَمَعْنَاهُ: تَرْتَعَدُ وَهُوَ بَضْمُ التَّاءِ وَالزَّيُّ الْمَكْرُورَةُ وَالْقَاءُ الْمَكْرُورَةُ وَرُؤْيُ الْبُصَالِ وَالرَّاءُ وَالْمَكْرُورَةُ وَالْقَافَيْنِ.

۲۲۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ سَبِّ الرِّيحِ وَبَيَانِ مَا يُقَالُ عِنْدَ هُبُوبِهَا

۱۷۲۹: عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُسَبُّوا الرِّيحَ فَإِذَا وَانْتَمَ مَا تَكْرَهُونَ لِقَوْلِهَا: اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أَمْرَتْ بِهِ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَإِنَّمَا أَمْرَتْ بِهِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۳۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الرِّيحُ مِنْ رُوحِ اللّٰهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تُسَبُّوهَا وَاسْأَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِينُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

قَوْلُهُ ﷺ: ”مِنْ رُوحِ اللّٰهِ“ هُوَ بَفَتْحِ

ساتھ ہے یعنی اللہ کی رحمت جو اس کے بندوں پر ہے۔

۱۷۳۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب ہوا چلتی تو فرماتے: ”اے اللہ! میں اس کی بھلائی کا طالب ہوں اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی جس کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس کے شر سے جو اس میں ہے اور اس شر سے جس کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔“ (مسلم)

باب: مرغے کو گالی دینے کی کراہت

۱۷۳۲: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مرغے کو گالی مت دو اس لئے کہ وہ نماز کے لئے جگاتا ہے۔“ (ابوداؤد) سند صحیح کے ساتھ۔

اب: یہ کہنا ممنوع ہے کہ فلاں ستارے کا کجاہ سے ہم پر بارش ہوئی

۱۷۳۳: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی۔ اس رات بارش ہوئی تھی۔ جب آپ ﷺ نے چہرہ پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا فرمایا؟“ انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے بندوں نے میرے ساتھ ایمان کی حالت میں اور کچھ نے کفر کی حالت میں صبح کی ہے جس نے یہ کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور رحمت سے بارش ہوئی پس وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا انکار کرنے والا ہے اور جس نے یہ کہا کہ ہم پر ستاروں کی فلاں قسم سے بارش ہوئی ہے تو وہ میرا انکار کرنے والا اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے۔“

السَّمَاءُ: بَارَشَ.

الرَّاءِ: أَيْ رَحْمَتِهِ بَعْبَادِهِ.

۱۷۳۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَصَفَ الرِّيحُ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا مَا أُرْسِلَتْ بِهِ“ زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۴: بَابُ كَرَاهَةِ سَبِّ الدِّيَكِ

۱۷۳۲: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”تَسُبُّوا الدِّيَكِ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ“ زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۳۲۵: بَابُ النَّهْيِ عَنِ قَوْلِ

الْإِنْسَانِ مُطْرَنَا بِنَوْءٍ كَذَا

۱۷۳۳: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحَدِيثِ فِي أُنْثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ - فَلَمَّا أَنْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ”هَلْ تَذَرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟“ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ - قَالَ: قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطْرَنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطْرَنَا بِنَوْءٍ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالسَّمَاءُ هُنَا: الْمَطَرُ.

باب: کسی مسلمان کو اے کافر کہنا حرام ہے

۱۷۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی اپنے بھائی کو اے کافر کہتا ہے تو اس کلمے کو ان دونوں میں سے ایک لے کر لوٹتا ہے اگر وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا تو وہ کافر ہے وگرنہ کفر کا کلمہ کہنے والے کی طرف لوٹ آتا ہے۔“ (بخاری اور مسلم)

۱۷۳۵: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جس نے کسی مسلمان کو کافر کہہ کر پکارا یا عدو اللہ کہا اور وہ اس طرح نہیں تھا تو وہ کلمہ اس پر لوٹ آئے گا۔“ (بخاری اور مسلم)

خَار: معنی لوٹا۔

باب: فحش و بدکلامی کی ممانعت

۱۷۳۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مؤمن نہ طعنہ دینے والا نہ لعنت کرنے والا نہ بدگوئی کرنے والا نہ ریش گوئی کرنے والا ہوتا ہے۔“ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۷۳۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فحش گوئی جس چیز میں ہوتی ہے اس کو عیب دار کرتی اور حیا جس چیز میں ہوتی ہے اس کو زینت دیتی ہے۔“ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۳۳: بَابُ تَحْرِيمِ قَوْلِهِ لِمُسْلِمٍ يَا كَافِرٌ

۱۷۳۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدَهُمَا، فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَالْآخَرُ رَجَعَتْ عَلَيْهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۳۵: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللَّهِ وَوَجَّهَ بِهِ، كَذَلِكَ الْآخَرُ حَارٌّ عَلَيْهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

خَار: رَجَع.

۳۲۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْفُحْشِ

بَدَاءِ اللِّسَانِ!

۱۷۳۶: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا السُّلْتِي" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۷۳۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا سَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حسن

باب: گفتگو میں بناوٹ کرنا اور

باچھیں کھولنا، قدرت کلام ظاہر کرنے کے لئے

تکلف کرنا اور غیر مانوس الفاظ

اور اعراب کی

باریکیوں وغیرہ سے عوام کو مخاطب کرنے کی کراہت

۱۷۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے

روایت کیا: ”معاملات میں مبالغہ کرنے والے ہلاک ہو گئے“ یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ (مسلم)

مُتَطَّعُونَ: معاملات میں مبالغہ کرنا۔

۱۷۳۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس آدمی کو برا جانتے ہیں جو بلاغت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی زبان کو اس طرح متحرک کرتا ہے کہ اس طرح گائیں اپنی زبان کو حرکت دیتی ہے“ (یعنی تصنع اختیار کرتے ہیں) (ابوداؤد)

ترمذی حدیث حسن۔

۱۷۴۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک قیامت کے دن تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب مجلس والے وہ لوگ ہوں گے جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں اور تم میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو باچھیں کھول کر باتیں کرنے والے، تکلف سے باتیں کرنے والے اور منہ بھر کر باتیں کرنے والے ہیں۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔ اس کی تشریح کے باب حسن خلق میں گزر چکی ہے۔

۳۳۸: بَابُ كَرَاهَةِ التَّغْيِيرِ فِي

الْكَلَامِ وَالتَّشْدُقِ فِيهِ وَتَكْلُفِ

لِفَصَاحَةِ وَاسْتِعْمَالِ وَحَشِيِّ اللُّغَةِ

وَدَقَائِقِ الإِعْرَابِ فِي مُخَاطَبَةِ

العوام ونحوهم

۱۷۳۸: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”هَلَكَ الْمُتَطَّعُونَ“ قَالَهَا ثَلَاثًا ”رَوَاهُ مُسْلِمٌ.“

”الْمُتَطَّعُونَ: الْمُبَالِغُونَ فِي الْأُمُورِ.“

۱۷۳۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ

الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ قَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْبَلِغَ مِنَ

الرِّجَالِ الَّذِي يَتَحَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَحَلَّلُ

الْبَقْرَةُ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ:

حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۷۴۰: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ

أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ

الْقِيَامَةِ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ

إِلَيَّ، أَسْعَدَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، التَّرْقَاوُونَ

وَالْمُسْتَدِقُونَ، وَالْمُتَفَهِّقُونَ“ رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ - وَقَدْ سَبَقَ

شَرْحُهُ فِي بَابِ حُسْنِ الْخُلُقِ.



باب: میرا نفس خبیث ہوا

کہنے کی کراہت

۱۷۴۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ہرگز یہ لفظ نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یوں کہے میرا نفس غافل ہو گیا ہے۔ (بخاری و مسلم) علماء نے فرمایا کہ ”خبیثت“ کا معنی یہ ہے کہ نفس کا سکون غارت ہو گیا ہے اور یہی معنی ”لقست“ کا ہے لیکن صرف خیانت کے لفظ کو ناپسندیدہ سمجھا ہے۔

باب: انگور کو کرم کہنے

کی کراہت

۱۷۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انگور کو کرم نہ کہو کرم تو مسلمان ہے۔“ (بخاری و مسلم) یہ مسلم سے اخذ ہے اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ کرم مؤمن کا دل ہے۔

دونوں کی روایت میں سے لوگ کہتے ہیں الکرم: بے شک وہ تو مؤمن کا دل ہے۔

۱۷۴۳: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم کرم مت کہو بلکہ انگور کو العنب اور جبل کہہ کر پکارا کرو۔“ (مسلم)

الجبل: انگور کی تیل

۲۲۹: بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِهِ

خَبِيثٌ نَفْسِي

۱۷۴۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِيثٌ نَفْسِي، وَلَكِنْ لِيَقُلْ لِقَسْتِ نَفْسِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَى خَبِيثٌ غَيْبٌ، وَهُوَ مَعْنَى "لِقَسْتِ" وَلَكِنْ كَرَاهَةُ لَفْظِ الْخَبِيثِ.

۲۳۰: بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ

الْعِنَبِ كَرْمًا

۱۷۴۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسْمُوا الْعِنَبَ الْكُرْمَ فَإِنَّ الْكُرْمَ الْمُسْلِمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ - وَفِي رِوَايَةٍ: فَإِنَّمَا الْكُرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ - وَفِي رِوَايَةٍ لِبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ: "يَقُولُونَ الْكُرْمَ إِنَّمَا الْكُرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ".

۱۷۴۳: وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُولُوا الْكُرْمَ وَلَكِنْ قُولُوا: الْعِنَبُ وَالْجَبَلُ" زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْجَبَلُ" بِفَتْحِ الْحَاءِ وَالْبَاءِ وَيُقَالُ

أَيْضًا بِاسْكَانِ الْبَاءِ.

باب: کسی آدمی کو کسی عورت کے اوصاف

غرض شرعی کے علاوہ

بیان کرنے کی ممانعت ہے

غرض شرعی نکاح وغیرہ ہے

۱۷۴۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت دوسری عورت کے متعلق اپنے خاوند کو اس کے اوصاف اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

باب: انسان کو یہ کہنا مکروہ ہے کہ اے اللہ اگر تو چاہتا ہے

تو مجھے بخش دے بلکہ کہے

ضرور بخش دے

۱۷۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی شخص ہرگز اس طرح نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ سوال پختہ یقین کے ساتھ کرے اس لئے کہ اللہ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پختہ عزم کے ساتھ اور پوری رغبت کے ساتھ طلب کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا دے دینا کچھ بڑی چیز نہیں ہے۔“

۱۷۴۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو پختہ یقین سے سوال کرے اور یہ ہرگز نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو مجھے دے دے کیونکہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔

باب: جو اللہ اور فلاں چاہے

کہنے کی کراہت

۱۷۴۶: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے

۳۳۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ وَّصْفِ

مَحَاسِنِ الْمَرْأَةِ لِرَجُلٍ إِلَّا أَنْ

يُحْتَاجَ إِلَى ذَلِكَ لِغَرَضٍ شَرْعِيٍّ

كَيْكَا حِبَّهَا وَنَحْوِهِ

۱۷۴۴: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا تَبَاشِرُ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ فَتَصِفَهَا لِرَجُلٍ كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۲: بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ بَلْ يَجْزِي

بِالطَّلَبِ

۱۷۴۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمَ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرَهَ لَهُ" - وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: وَلَكِنْ لِيَعْزِمَ وَلِيُعْظِمَ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَتَعَاطَمُهُ شَيْءٌ أَغْطَاهُ.

۱۷۴۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، وَلَا يَقُولَنَّ: اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَاسْمِعْنِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ مَا

شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَان!

۱۷۴۷: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ

روایت کرتے ہیں: ”اس طرح مت کہہ کہ جو اللہ اور فلاں چاہے بلکہ اس طرح کہہ کہ جو اللہ چاہے پھر جو فلاں چاہے۔“ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

### باب: عشاء کی نماز کے بعد گفتگو کی ممانعت

مراد اس سے وہ بات چیت ہے جو اس وقت کے علاوہ دوسرے اوقات میں درست ہو اور اس کا کرنا اور چھوڑنا برابر ہو۔ رہی ناجائز یا مکروہ بات تو وہ دوسرے وقت میں تو ناجائز ہے ہی اس وقت اس کی حرمت اور ناپسندیدگی مزید بڑھ جائے گی۔ رہی بھلائی کی باتیں جیسے علمی مذاکرات، نیک لوگوں کی حکایتیں، اہل اخلاق کی باتیں، مہمان کو ساتھ گفتگو، ضرورت مند کے ساتھ بات چیت وغیرہ تو اس میں کوئی اہت نہیں ہے بلکہ یہ مستحب ہے۔ اسی طرح عذر کی وجہ سے کوئی کراہت نہیں ہے یا عارضے کی وجہ سے کوئی بات اس میں بھی کوئی کراہت نہیں۔

بہت ساری احادیث میں یہ باتیں ثابت ہیں۔

۱۷۴۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات چیت کو ناپسند فرماتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۴۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے آخری ایام میں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو فرمایا تمہارے خیال میں یہ کون سی رات ہے؟ فرمایا: ”بے شک سو سال کے آخر میں ان میں سے کوئی بھی شخص نہیں رہے گا جو اس وقت زمین پر ہے۔“

(بخاری و مسلم)

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَانٌ، وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فَلَانٌ" زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۳۲۵: بَابُ كَرَاهَةِ الْحَدِيثِ

### بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

وَالْمُرَادُ بِهِ الْحَدِيثُ الَّذِي يَكُونُ مُبَاحًا فِي غَيْرِ هَذَا الْوَقْتِ وَفَعَلَهُ وَتَرَكُهُ سُوءًا، فَأَمَّا الْحَدِيثُ الْمَحْرَمُ أَوْ الْمَكْرُوهُ فِي غَيْرِ هَذَا الْوَقْتِ فَهُوَ فِي هَذَا الْوَقْتِ شَدُّ تَعْرِيفًا وَكَرَاهَةً - وَأَمَّا الْحَدِيثُ فِي الْخَوْرِ كَمَا كَرِهَ الْعِلْمَ وَحِكَايَاتِ الصَّالِحِينَ وَمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَالْحَدِيثُ مَعَ الضَّعِيفِ وَمَعَ طَالِبِ حَاجَةٍ، وَنَحْوِ ذَلِكَ، فَلَا كَرَاهَةَ فِيهِ بَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ، وَكَذَا الْحَدِيثُ لِعُدْرِ وَعَارِضٍ لَا كَرَاهَةَ فِيهِ وَقَدْ تَطَاهَرَتِ الْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ عَلَى كُلِّ مَا ذَكَرْتُهُ.

۱۷۴۸: عَنْ أَبِي بَرزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۴۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: "أَرَأَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ؟ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ الْيَوْمَ أَحَدٌ" مُتَّفَقٌ

۱۷۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کا آدھا حصہ گزرنے کے بعد تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا جس میں فرمایا: ”خبردار! بے شک کچھ لوگوں نے نماز پڑھی پھر وہ سو گئے اور تم اس وقت سے نماز ہی کے اندر ہو جب سے تم انتظار کر رہے ہو۔“

(بخاری)

باب: جب مرد عورت کو اپنے بستر پر بلائے تو  
عذر شرعی کے بغیر اُس کے  
نہ جانے کی حرمت

۱۷۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ انکار کر دے اس خاوند اس پر ناراضگی کی حالت میں رات گزارے تو اس عورت پر حج تک فرشتے لعنت کرتے ہیں۔“ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں ہے خاوند کے بستر پر لوٹنے تک کے الفاظ ہیں۔

باب: عورت کو خواہش کی موجودگی میں اس کی اجازت  
کے بغیر نفلی روبرو رکھنا حرام ہے

۱۷۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”کسی عورت کیلئے حلال نہیں کہ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی روزہ رکھے) نہ ہی اس کے لئے اجازت ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں آنے دے۔“ (بخاری و مسلم)

باب: امام سے قبل مقتدی کو اپنا سر سجدہ

یا رکوع سے اٹھانے کی حرمت

۱۷۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے وہ شخص جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے کیا وہ نہیں ڈرتا کہ اللہ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے یا اللہ

۱۷۵۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ انْتظَرُوا النَّبِيَّ ﷺ فَجَاءَ قَرِيْبًا مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَصَلَّى بِهِمْ بِعِنَاءِ الْعِشَاءِ قَالَ: ثُمَّ حَطَبْنَا فَقَالَ: "أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوا" وَأَنْتُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلْوَةٍ مَا انْتظَرْتُمْ الصَّلْوَةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۳۶: بَابُ تَحْرِيمِ امْتِنَاعِ الْمَرْأَةِ مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا إِذَا دَعَاهَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا عُذْرٌ شَرِيْعًا

۱۷۵۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضَبَانَ عَلَيْهَا لَعْنَتُهُمَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ حَتَّى تَرْجِعَ.

۳۳۷: بَابُ تَحْرِيمِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعًا وَزَوْجِهَا حَاضِرًا إِلَّا بِإِذْنِهِ

۱۷۵۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَا يَجِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذُنُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸: بَابُ تَحْرِيمِ رَفْعِ الْمَأْمُومِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ أَوْ السُّجُودِ قَبْلَ الْإِمَامِ

۱۷۵۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ



اس کی شکل کو گدھے کی شکل بنا دے۔“

(بخاری و مسلم)

باب: نماز میں کوکھ (پہلو) پر

ہاتھ رکھنے کی حرمت

۱۷۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع

فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

باب: کھانے کی دل میں خواہش ہو تو کھانا آ جانے

اور

پیشاپ و پاخانہ کی حاجت کے وقت نماز کی کراہت

۱۷۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”کھانے کی موجودگی میں نماز

درست نہیں اور اس وقت جب کہ پیشاپ و پاخانہ کی شدید

حاجت ہو۔“ (مسلم)

باب: نماز میں آسمان کی طرف نظر

کرنے کی ممانعت

۱۷۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ جو

اپنی نماز میں اپنی آنکھیں (نگاہیں) آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد کا لہجہ سخت کر لیا یہاں

تک کہ فرمایا ”وہ اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ ان کی نظریں

اُچک لی جائیں گی۔“ (بخاری)

باب: نماز میں بلا عذر متوجہ

ہونے کی کراہت

۱۷۵۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے

رَأْسِ حِمَارٍ، أَوْ يَجْعَلُ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ

حِمَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۹: بَابُ كَرَاهَةِ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى

الْخَاصِرَةِ فِي الصَّلَاةِ

۱۷۵۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَضْرِ فِي

الصَّلَاةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۰: بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ بِحَضْرَةِ

الطَّعَامِ وَنَفْسُهُ تَتَوَقَّى إِلَيْهِ أَوْ مَعَ مَلَأَةِ

الْأَخْبِثِينَ وَهُمَا الْبَوْلُ وَالْعَائِطُ

۱۷۵۵: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”لَا صَلَاةَ

بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلَا هُوَ يُدْفَعُهُ الْأَخْبِثَانِ“

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ رَفْعِ الْبَصْرِ

إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

۱۷۵۶: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَا بَالُ

أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي

صَلَاتِهِمْ لِي فَأَشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى

قَالَ: لَيْسَتْ لَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ، أَوْ لَسْتَ حَظْفَرْنَ

أَبْصَارَهُمْ! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۲: بَابُ كَرَاهَةِ الْإِلْتِفَاتِ فِي

الصَّلَاةِ لِغَيْرِ عُدْرٍ!

۱۷۵۷: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”چھپٹ ہے جو شیطان بندے کی نماز میں سے اچک کر لے لیتا ہے۔“ (بخاری)

۱۷۵۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے آپ کو نماز میں ادھر ادھر متوجہ کرنے سے بچاؤ۔ نماز میں ادھر ادھر توجہ ہلاکت ہے۔ اگر اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو نفل میں اجازت ہے فرض میں نہیں۔“ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

### باب: قبور کی طرف نماز کی ممانعت

۱۷۵۹: حضرت ابو مرثد کناز بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تم قبروں کی طرف رخ کرنے، اذکار پڑھنا اور نہ ان پر بیٹھو۔ (مسلم)

### باب: نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حرمت

۱۷۶۰: حضرت ابو جہیم عبد اللہ بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا شخص یہ جان لے کہ اس کا کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس (دن) تک کھڑا ہونا زیادہ بہتر سمجھے اس بات سے کہ وہ نمازی کے سامنے سے گزرے۔ راوی کہتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔ (بخاری و مسلم)

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْإِنْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: ”هُوَ اخْتِلَافٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۵۸: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِيَّاكَ وَالْإِنْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الصَّلَاةَ فَإِنَّ الْإِنْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ مَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ مُّصَحَّحٌ.

### ۳۴۳: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَى الْقُبُورِ

۱۷۵۹: عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ كَنَازِ بْنِ الْحَصِينِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ، وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

### ۳۴۴: بَابُ تَحْرِيمِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي

۱۷۶۰: عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصَّمَةِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ“ قَالَ الرَّاَوِيُّ: لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

باب: جب مؤذن نماز کی اقامت کہنی شروع کرے  
تو

مقتدی کے لئے

ہر قسم کے نوافل پڑھنے مکروہ ہیں

۱۷۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب نماز کھڑی ہو جائے تو کوئی نماز سوائے فرض کے جائز نہیں۔“ (مسلم)

باب: جمعہ کے دن کو روزے کے لئے اور اس کی رات کو  
قیام کے لئے خاص کرنے کی کراہت

۱۷۶۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا: ”میں نے رات کو راتوں میں سے قیام کے لئے خاص نہ کرو اور نہ ہی دنوں میں جمعہ کے دن کو روزوں کیلئے خاص کرو مگر یہ کہ جمعہ کا دن ان دنوں میں آجائے جس میں تم میں سے کوئی روزہ رکھتا ہے۔“ (مسلم)

۱۷۶۳: حضرت ابو ہریرہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا: ”ہرگز کوئی آدمی تم میں سے جمعہ کے دن (خاص کر کے) روزہ نہ رکھے مگر ایک دن پہلے یا ایک بعد کا اس کے ساتھ ملا لے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۷۶۴: محمد بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۶۵: حضرت ام المؤمنین جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی اکرم ﷺ ایک دن میرے پاس تشریف لائے جبکہ جمعہ کا دن تھا اور میں روزے سے تھی۔ آپ نے فرمایا کیا اتنے دنوں کا روزہ رکھا؟ تو ام المؤمنین نے جواب دیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کل آئندہ تم روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہو؟ ام المؤمنین نے کہا نہیں۔ تو آپ نے

۲۴۵: بَابُ كَرَاهَةِ شُرُوعِ الْمَأْمُومِ فِي نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَدِّنِ فِي أَقَامَةِ الصَّلَاةِ سَوَاءً كَانَتْ النَّافِلَةُ سُنَّةً تِلْكَ الصَّلَاةِ أَوْ غَيْرَهَا

۱۷۶۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۶: بَابُ كَرَاهَةِ تَخْصِيصِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ أَوْ لَيْلَتِهِ بِصَوْمٍ

۱۷۶۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَا تَخْصُوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۶۳: وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ" نَقَلَ عَلَيْهِ.

۱۷۶۴: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۶۵: وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ قَالَ: "أَصُمْتَ أَمْسِي؟" قَالَتْ لَا قَالَ: "تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا؟" قَالَتْ لَا - قَالَ:

”فَافْطِرِي“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . فرمایا: ”روزہ افطار کر لو“۔ (بخاری)

باب: روزے میں وصال کی حرمت اور وصال یہ ہے کہ  
دو دن یا اس سے زیادہ دنوں کا روزہ رکھے

اور درمیان میں کچھ نہ کھائے پئے

۱۷۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال (مسل) کے روزے سے ممانعت  
فرمائی۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۶۷: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے وصال کے روزے سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا  
کہ آپ بھی تو مسلسل روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بے شک  
میں جیسا نہیں۔ بے شک مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے“۔ بخاری و  
مسلم۔ بخاری کے لفظ ہیں۔

باب: قبر پر بیٹھنے کی حرمت

۱۷۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص  
کا انگارے پر بیٹھنا جو اس کے پیروں کو جلا ڈالے اور اس کا اثر  
اس کے چمڑے تک پہنچ جائے یہ بہتر ہے اس بات سے کہ وہ کسی قبر پر  
بیٹھے“۔ (مسلم)

باب: قبروں کو چونا گچ کرنے اور ان  
پر تعمیر کرنے کی ممانعت

۱۷۶۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے قبر کو پختہ کرنے اور اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع  
فرمایا۔ (مسلم)

۳۴۷: بَابُ تَحْرِيمِ الْوِصَالِ فِي  
الصَّوْمِ وَهُوَ أَنْ يَصُومَ يَوْمَيْنِ أَوْ  
أَكْثَرَ وَلَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ بَيْنَهُمَا  
۱۷۶۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَانِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى  
عَنِ الْوِصَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۷۶۷: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ  
قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: ”إِنِّي لَسْتُ  
مِثْلَكُمْ“ إِنِّي أَطْعَمُ وَأَسْقِي“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -  
وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ .

۳۴۸: بَابُ تَحْرِيمِ الْجُلُوسِ عَلَى قَبْرِ

۱۷۶۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَا تَجْلِسْ  
أَحَدُكُمْ عَلَى جُمْرَةٍ فَتَحْرُقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ  
إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ“  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۴۹: بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَجْصِيفِ  
الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ

۱۷۶۹: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجْصَفَ الْقَبْرُ وَأَنْ  
يُقْعَدَ عَلَيْهِ، وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ .



باب: غلام کے اپنے آقا سے بھاگ

جانے میں شدت حرمت

۱۷۷۰: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو غلام بھاگ گیا اس سے اسلام کی ذمہ داری ختم ہوگئی۔“ (مسلم)

۱۷۷۱: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی“ ایک روایت میں ہے کہ ”اس نے گویا کفر کیا۔“

باب: حدود میں سفارش کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا مرد اور زانیہ دونوں میں سے ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں اللہ کی اس حد کے نافذ کرنے میں ان کے متعلق نرمی نہیں آنی چاہئے اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔“ (النور: ۲۰)

۱۷۷۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کو اس مخدومی عورت کا معاملہ جس نے چوری کی تھی بڑا اہم معلوم ہوا تو انہوں نے آپس میں کہا اس کے نام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کلام کرے؟ دوسروں نے کہا کوئی بھی اس کی جرأت سوائے اسامہ بن زید کے نہیں کرے گا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں چنانچہ اسامہ نے بات کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اسامہ! کیا تو اللہ کی حدود میں سفارش کرتا ہے؟“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطاب فرمایا: ”بے شک تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ ان میں جب کوئی بڑے رتبے والا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اللہ کی قسم ہے اگر (میری بیٹی) فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔“ (بخاری و مسلم) ایک روایت میں ہے

۲۵: بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ اَبَاقِ

العَبْدِ مِنْ سَيِّدِهِ

۱۷۷۰: عَنْ جَرِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِنَّمَا عَبْدٌ أَبَقَ فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۷۱: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ”إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ: ”فَقَدْ كَفَرَ“.

۲۵: بَابُ تَحْرِيمِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [النور: ۲۰]

۱۷۷۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ فَرِيضًا أَهْمَهُمْ شَأْنَ الْمَرْأَةِ الْمَخْدُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا اسْمَاةُ بِنْتُ زَيْدٍ حَبِيبَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ اسْمَاةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”اتَّشَقَّ فِي حَدِّ مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ تَعَالَى؟“ ثُمَّ قَامَ فَاحْتَطَبَ لَمْ يَقُلْ: ”إِنَّمَا أَهْلَكَ الدِّينَ قَبْلَكُمْ أَنْتُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ“ وَبِمِ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي

حضور کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور پھر آپ نے فرمایا: ”کیا تم اے اسامہ! اللہ کی حدود میں سے ایک حد میں سفارش کرتے ہو؟“ اسامہ نے کہا یا رسول اللہ میرے لئے استغفار فرمائیے۔ پھر اس عورت کے بارے میں حکم دیا چنانچہ اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

باب: لوگوں کے راستے اور سائے

اور پانی وغیرہ کے مقامات پر

پاخانہ کرنے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وہ لوگ جو کہ مؤمن مردوں اور عورتوں کو بغیر قصور کے ایذا پہنچاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کو اٹھایا۔“ (الاحزاب)

۱۷۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو چیزیں جو لعنت کا سبب ہیں ان سے بچو۔ صحابہ نے سزا کیا وہ چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ایک راستے میں پاخانہ کرنا دوسرا مسایہ میں پاخانہ کرنا۔“ (مسلم)

باب کھڑے پانی میں پیشاب

وغیرہ کرنے کی ممانعت

۱۷۷۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

باب: والد کو اپنی اولاد کے سلسلہ میں ہبہ میں ایک

دوسرے پر فضیلت دینے کی کراہت

۱۷۷۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے اور عرض کیا میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام عطیہ دیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنے سارے بیٹوں کو اس جیسا عطیہ دیا؟“ تو

روایۃ: ”فَسَلُّونَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ“  
فَقَالَ: ”اتَّشَفَعُ فِي حَدِّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ“  
فَقَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ - قَالَ  
ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقَطَعْتَ يَدَهَا.

۳۲۵: بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّغَوُّطِ فِي

طَرِيقِ النَّاسِ وَظِلِّهِمْ وَمَوَارِدِ الْمَاءِ

وَنَحْوِهَا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ  
وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغَيْرِ مَا كَسَبُوا سَيُجْزَوْنَ أَجْرًا  
بُھْتَانًا وَأَثْمًا مُبِينًا﴾ [الاحزاب: ۸۵]

۱۷۷۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: ”اتَّقُوا اللَّاعِنِينَ“ قَالُوا: ”وَمَا  
اللاعِنان؟“ قَالَ: ”الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ  
النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۳: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ

وَنَحْوِهِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ

۱۷۷۴: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ: نَهَى أَنْ يُسَالَ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۴: بَابُ كَرَاهَةِ تَفْضِيلِ الْوَالِدِ

بَعْضِ أَوْلَادِهِ عَلَى بَعْضِ فِي الْهَبَةِ

۱۷۷۵: عَنِ السُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ أَبَاهُ اتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ  
إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكَلَّ وَلَدَكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ

انہوں نے کہا نہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے واپس لے لو“ اور ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے ایسا سارے لڑکوں کے ساتھ کیا ہے؟“ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو“۔ میرے والد لوٹ آئے اور وہ عطیہ واپس لے لیا۔ ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے بشیر کیا تیرے اس کے سوا اور لڑکے بھی ہیں؟“ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا سب کو تو نے اس جیسا غلام دیا؟“ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر مجھے گواہ مت بناؤ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ میرے علاوہ اور کسی کو گواہ بناؤ“۔ پھر فرمایا: ”کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تیرے ساتھ احسان کرنا برابر ہوں؟“ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا ”پھر ایسا نہ کرو“۔

(بخاری و مسلم)

باب: کسی میت پر تین دن سے زیادہ عورت سوگ نہیں کر سکتی البتہ اپنے ناناوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے

۱۷۷۶: حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بتی ہیں کہ میں ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ ان کے والد ابوسفیان بن حرب کی وفات ہوئی تو انہوں نے ایک خوشبو منگائی جس میں خلوق یا کسی اور خوشبو کی زردی تھی اور اس میں سے کچھ ایک لونڈی کو لگائی اور پھر اپنے رخساروں پر مل لی پھر کہا: ”اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں تھی سوائے اس کے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا کہ عورت کے لئے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ افسوس کرے مگر خاوند پر چار مہینے

ہذا“ فقال: ”لا“ فقال رسول اللہ ﷺ: ”ارجعہ“ وفي رواية فقال رسول اللہ ﷺ: ”العلت هذا بولدك كلهم؟“ قال: لا۔ قال: ”اتقوا الله واعملوا في اولادكم“ فوجع ابی فرذ تلك الصدقة۔ وفي رواية فقال رسول اللہ ﷺ: ”يا بشير الك لدموى هذا؟“ فقال: نعم۔ قال: ”انكلمهم وحث له مثل هذا؟“ قال: لا۔ قال: ”لا تشهدني اذا قاتي لا اشهد على جور“ وفي رواية: لا تشهدني على جور۔ وفي رواية: ”اشهد على هذا غيري!“ ثم قال: ”اسرك ان يكونوا اليك في البر سوا؟“ قال بلى۔ قال: ”فلا اذا“ متفق عليه۔

۲۵۵: باب تحريم احداد المرأة على ميت فوق ثلاثة ايام الا على زوجها اربعة اشهر وعشرة ايام ۱۷۷۶: عن زينب بنت ابی سلمة رضی اللہ عنہما قالت: دخلت على ام حبيبة رضی اللہ عنہا زوج النبي ﷺ حين توفي بها ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ لعدت بطيب فيه صفرة خلوق او غيره، لئلا يفسد منه جارية ثم مست بعارضيها ثم ذلك، والله مالي بالطيب من حاجة غير لم اسمعت رسول الله ﷺ يقول على لسير: لا يجل لامرأة تؤمن بالله واليوم

اور دس دن“۔ پھر میں زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی جبکہ ان کے بھائی نے وفات پائی تو انہوں نے خوشبو منگوائی اور پھر اس میں سے کچھ لگائی پھر کہا: ”خبردار! اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں تھی سوائے اس بات کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا کہ ایسی عورت کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ افسوس کرے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرنا جائز ہے۔“

(بخاری و مسلم)

باب: شہری کا دیہاتی کے لئے خریداری کرنا، قافلوں کو آگے لے کر ملنا اور مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اس کی منگنی پر منگنی کرنے کی حرمت

کہ وہ اجازت دے یا رد کرے

۱۷۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی کہ: ”شہری دیہاتی کے لئے سودا کرے خواہ اس کا وہ حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔“ (بخاری و مسلم)

۱۷۷۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تجارتی قافلے کے سامان کو آگے جا کر مت ملو یہاں تک کہ اس کو اتار کر بازاروں میں لایا جائے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۷۷۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم تجارتی قافلے کو آگے جا کر مت ملو اور کوئی شہری دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے۔“ طاؤس نے حضرت ابن عباس سے پوچھا ”سودا نہ کرنے کا مطلب کیا ہے؟“ انہوں نے فرمایا کہ ”وہ اس کا دلال نہ بنے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۷۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

الأخیر أن تُحدَّ علی مَیتِ فُوقِ ثَلاثِ لَیالٍ  
الأُعلی رُوجِ اربَعةِ أَشْهُرٍ وَعَشرًا“ قَالَتْ  
زَینبُ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَی زَینبِ بِنْتِ جَحْشِ  
رَضِیَ اللهُ عَنْهَا حَیْنِ تُوقِیْ أَخُوها فَدَعَتْ  
بَطِیْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللَّهِ مَا  
لِی بِالطِیْبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَیرَ أَنِّی سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللهِ ﷺ یَقُولُ عَلَی الْمِئْبَرِ: “لَا  
یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ أَنْ  
تُحَدَّ عَلَی مَیتِ فُوقِ ثَلاثِ اِلیَّ عَلَی رُوجِ  
اِربَعةِ أَشْهُرٍ وَعَشرًا“ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۵۶: بَابُ تَحْرِیمِ بَیْعِ الْحَاضِرِ

لِلْبَادِیِّ وَتَلَقُّی الرُّكْبَانَ وَالبَّیْعِ

عَلِی بَیْعِ أَخِیهِ وَالأَخِطَبَةِ عَلِی

خِطْبَتِهِ إِلاَّ أَنْ یَأْذَنَ أَوْ یُرَدَّ

۱۷۷۷: عَنِ أَنَسِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى  
رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ یَبِیْعَ حَاضِرٌ لَبَادٍ وَإِنْ  
كَانَ أَخَاهُ لِأَبِیهِ وَأُمِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۱۷۷۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللهِ ﷺ: لَا تَتَلَقَّوْا السَّلْعَ حَتَّى یُهَبَّطَ بِهَا  
إِلَى الْأَسْوَاقِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۱۷۷۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: “لَا تَتَلَقَّوْا  
الرُّكْبَانَ، وَلَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لَبَادٍ“ فَقَالَ لَهُ  
لِأَوْسٍ: مَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لَبَادٍ؟ قَالَ: “لَا  
یَكُونُ لَهُ سِمَسَارًا“ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۱۷۸۰: وَعَنِ ابْنِ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ



اللہ ﷺ نے منع فرمایا ”کوئی دیہاتی کسی شہری کے لئے سودا کرنے دھوکہ دینے کے لئے قیمت بڑھانے سے اپنے مسلمان بھائی کے سودے پر سودا کرنے سے اور منگنی پر منگنی کا پیغام دینے سے عورت کو اپنی مسلمان بہن کی طلاق کا سوال کرنے سے تاکہ جو اس کے برتن میں ہے وہ اپنے برتن میں پلٹ لے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے قافلے کو آگے جا کر ملنے شہری کو دیہاتی کے لئے خریدنے عورت کو اپنی مسلمان بہن کی طلاق کی شرط لگانے آدمی کو اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنے دھوکہ دینے کے لئے قیمت بڑھانے اور نئی دن کا دودھ جمع کر کے فروخت سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۸۱: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے دوسرے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام دے۔ یہ کہ وہ اجازت دے دے۔“ (بخاری و مسلم) یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

۱۷۸۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن مومن کا بھائی ہے کسی مومن کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور نہ یہ حلال ہے کہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام دے مگر یہ کہ وہ چھوڑ دے۔“ (مسلم)

باب: شریعت نے جن مقامات پر مال خرچ کرنے کی اجازت دی ان کے علاوہ مقامات پر خرچ کر کے مال کو ضائع کرنے کی ممانعت

۱۷۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے متعلق تین باتوں کو پسند اور تین باتوں کو ناپسند کرتا ہے۔ پس جن تین باتوں کو وہ تمہارے متعلق پسند کرتا ہے وہ یہ ہیں: (۱) تم اسی ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی

قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبْعَ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْءُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِنِكَاحِ مَا فِي أُنْثَاهَا، وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ السَّلْقِيِّ وَأَنْ يَتَعَاقَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ، وَأَنْ تَتَشَرَّطَ الْمَرْءُ طَلَاقَ أُخْتِهَا وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ، وَنَهَى عَنِ التَّنَجُّشِ وَالتَّضْرِيَةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۸۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَبْعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

۱۷۸۲: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ“ فَلَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَتَعَاقَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَرَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ إِضَاعَةِ الْمَالِ فِي غَيْرِ وُجُوهِهِ الَّتِي أَدِنَ الشَّرْعُ فِيهَا

۱۷۸۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا: فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ

چیز کے شریک نہ ٹھہراؤ۔ (۲) تم اللہ تعالیٰ کی رستی کو مضبوطی سے مل کر  
تھامے رکھو اور (۳) اختلاف و تفرق نہ ڈالو اور وہ تین ناپسندیدہ  
باتیں یہ ہیں: (۱) بے سود بحث و تکرار (۲) کثرت سے سوال کرنا  
(۳) مال کو بے فائدہ ضائع کرنا۔ (مسلم) اس کی شرح پہلے گزری۔

۱۷۸۴: حضرت وراذ جو مغیرہ بن شعبہ کے کاتب تھے روایت کرتے  
ہیں کہ مجھے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ  
رضی اللہ عنہ کی طرف خط میں لکھوایا کہ نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے  
آخر میں فرمایا کرتے تھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ  
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ..... ”اللہ کے  
سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اس کی  
ہے تمام تعریفیں اسی ہی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے  
اللہ جو آپ دیں اس کا روکنے والا کوئی نہیں اور جو آپ روک  
دیں اس کا دینے والا کوئی نہیں اور کسی مرتبے والے کو اس کا مرتبہ  
تیرے مقابلے میں کام نہیں دے سکتا“ اور یہ بھی لکھا کہ ”رسول اللہ  
ﷺ قیل وقال“ سوال ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ  
درگور کرنے سے منع فرماتے تھے“۔ (بخاری و مسلم) تشریح گزر چکی۔

باب: کسی مسلمان کی طرف ہتھیار وغیرہ سے اشارہ

کرنے کی ممانعت خواہ مزاحاً ہو یا قصداً

اور

تنگی تلوار لہرانے کی ممانعت

۱۷۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص دوسرے مسلمان  
کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔ اس کو معلوم نہیں کہ شاید شیطان  
اس کے ہاتھ سے چلوادے جس سے وہ آگ کے گڑھے میں جا  
گرے“۔ (بخاری و مسلم)

شَيْنًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا  
تَفْرَقُوا‘ وَيُكْرَهُ لَكُمْ قِيلٌ وَقَالَ‘ وَكَثْرَةُ  
السُّؤَالِ‘ وَأَضَاعَةُ الْمَالِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.  
وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ.

۱۷۸۴: وَعَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ  
شُعْبَةَ فِي كِتَابِ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ  
مَكْتُوبَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ: اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا  
مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ‘ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ  
الْجَدُّ“ وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلِ  
وَقَالَ: وَأَضَاعَةُ الْمَالِ‘ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ  
وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوقِ الْأَمْهَاتِ‘ وَوَادِ  
الْبَنَاتِ‘ وَمَنْعَ وَهَاتِ‘ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَبَقَ  
شَرْحُهُ.

۲۵۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ إِلَى

مُسْلِمٍ بِسِلَاحٍ وَنَحْوِهِ سَوَاءً كَانَ

جَادًّا أَوْ مَازِحًا وَالنَّهْيِ عَنِ تَعَاطِي

السَّيْفِ مَسْلُورًا

۱۷۸۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”لَا يُبَشِّرُ أَحَدَكُمْ إِلَى  
أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَذَرُنِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ  
يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ“ مُتَّفَقٌ  
عَلَيْهِ.

”وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ‘ قَالَ: قَالَ أَبُو

مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جس نے اپنے مسلمان بھائی کی طرف کسی ہتھیار سے اشارہ کیا بے شک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ خواہ اس کا وہ ماں باپ سے حقیقی بھائی ہو۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یَنْزِعُ اور کو عین مہملہ زاء مکسورہ نیز یَنْزِعُ عین معجمہ اس کے فتح کے ساتھ ضبط کیا گیا ہے معنی دونوں کا قریب قریب ہے، عین مہملہ کی شکل میں معنی یہ ہے کہ وہ پھینکتا ہے اور عین معجمہ کی شکل میں پھینکنے اور فساد کرنے کا معنی ہے جب کہ ”نَزَعَ“ کا اصل معنی نیزہ مارنا اور فساد کرنا ہے۔

۱۷۸۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ تلوار سانتی ہوئی (تنگی) کا آئی جائے۔ (ابوداؤد ترمذی) حدیث حسن ہے۔

باب: نماز سے اذان کے بعد بغیر فرضی نماز ادا کئے  
نکلنے کی کراہت مگر  
عذر کی وجہ سے جائز ہے

۱۷۸۷: حضرت ابی شعشاء کہتے ہیں کہ ہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے اذان دی۔ مسجد سے ایک آدمی اٹھ کر چلنے لگا تو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ نے اس کو دیکھنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ مسجد سے نکل گیا۔ اس پر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (مسلم)

باب: بلا عذر ریحان (خوشبو) کو مسترد

کرنے کی کراہت

۱۷۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

القاسم رضی اللہ عنہ: ”مَنْ أَسَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَنْزِعَ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ“

قَوْلُهُ رضی اللہ عنہ: ”يَنْزِعَ“ ضَبَطَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ مَعَ كَسْرِ الرَّأْيِ وَبِالْعَيْنِ الْمُعْجَمَةِ مَعَ فَجْهٍهَا وَمَعْنَاهُمَا مُتَقَارِبٌ وَمَعْنَاهُ بِالْمُهْمَلَةِ يَرْمِي ‘ وَبِالْمُعْجَمَةِ أَيْضًا يَرْمِي وَيُفْسِدُ وَأَصْلُ النَّزْعِ: الطُّغْنُ وَالْفَسَادُ.

۱۷۸۶: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ رضی اللہ عنہ أَنْ يُتَعَاطَى السِّيفُ مَسْلُولاَ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۵۹: بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ إِلَّا لِعُدْرٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ

۱۷۸۷: عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِي فَاتَّبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بِبَصَرِهِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَمَا هَذَا فَقَدْ عَضَى آبَا الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۰: بَابُ كَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ

لِغَيْرِ عُدْرٍ!

۱۷۸۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کو ریحان پیش کی جائے پس وہ اس کو واپس نہ کرے وہ ہلکی پھلکی چیز ہے عمدہ خوشبو والی ہے۔“ (مسلم)

۱۷۸۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو واپس نہ فرماتے تھے۔

(بخاری)

باب: منہ پر تعریف کرنا اس کے لئے مکروہ ہے جس کے خود پسندی میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو جس سے خود پسندی کا خطرہ نہ ہو اس کے حق میں جائز ہے

۱۷۹۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ ایک آدمی کی تعریف کر رہا ہے اس تعریف میں مبالغہ آمیزی سے کام لے رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تم نے اس آدمی کو ہلاک کر دیا“ یا ”تم نے اس آدمی کی کمر توڑ دی“۔ (بخاری و مسلم)

الْأَطْرَاءُ: تعریف میں مبالغہ

۱۷۹۱: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کیا گیا پس ایک آدمی نے اس کی اچھی تعریف کی اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر افسوس ہے کہ تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔ آپ نے اس کو کئی مرتبہ فرمایا اگر تم نے ہر صورت میں تعریف کرنی ہو تو یوں کہنا چاہئے کہ میرا گمان ہے کہ وہ ایسا ہے اگر وہ اس کو ایسا سمجھتا ہو۔ اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے اور اللہ کے سامنے کوئی آدمی پاک بازی کا دعویٰ مت کرے۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۹۲: حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مقداد رضی اللہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ عَرَضَ عَلَيْهِ رِيحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ“ طَيْبُ الرِّيحِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۸۹: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۱: بَابُ كَرَاهَةِ الْمَدْحِ

فِي الْوَجْهِ لِمَنْ خِيفَ عَلَيْهِ مَفْسَدَةٌ مِنْ اعْجَابٍ وَنَحْوِهِ، وَجَوَابٌ لِمَنْ أَمِنَ ذَلِكَ فِي حَقِّهِ!

۱۷۹۰: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِبُهُ فِي الْمَدْحَةِ فَقَالَ: ”أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”وَالْأَطْرَاءُ“ الْمُبَالَغَةُ فِي الْمَدْحِ.

۱۷۹۱: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”وَيَسْحَكَ أَقْطَعَتْ عُنُقَ صَاحِبِكَ“ يَقُولُهُ مِرَازًا ”إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ كَذًّا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَحَسْبِيهِ اللَّهُ“ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۹۲: وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ



تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصداً گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور اس کے منہ میں کنکریاں ڈالنے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تمہیں کیا ہو گیا حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تعریف میں مبالغہ کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈالو۔

یہ احادیث تو ممانعت کی ہیں اور بہت ساری صحیح احادیث اس کے جواز کی بھی ہیں علماء نے ان احادیث کو اس طرح جمع کیا کہ اگر مدوح شخص ایمان و یقین میں کامل ہو اور ریاضت نفس اور پوری معرفت بھی اس کو حاصل ہے وہ تعریف سے فتنے میں مبتلا نہ ہو اور وہ ہمو کے میں پڑے اور نہ ہی اس کا نفس اس کے ساتھ کھیلے تو اس وقت تعریف منہ پر نہ حرام ہے نہ مکروہ اور اگر ان مذکورہ چیزوں میں کسی کا خطرہ ہو تو وہ سامنے تعریف کرنا منع ہے اور اس تفصیل پر احادیث مختلف جمع ہو جائیں گی۔ جواز کے بارے میں جو روایات ہیں ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد جو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ ”مجھے امید ہے کہ ان لوگوں میں سے ہو جن کو جنت کے سب دروازوں میں سے پکارا جائے گا“۔ اور دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا ”تو ان لوگوں میں سے نہیں جو تکبر کی وجہ سے چادر ٹخنوں کے نیچے لٹکتے ہیں“۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ”جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چھتا دیکھتا ہے تو وہ اس راستے کو چھوڑ کر اور راستے اختیار کرتا ہے“۔

اس باب میں اباحت کے جواز کی بہت ساری روایات جن میں سے کچھ میں نے کتاب الاذکار میں ذکر کی ہیں۔

الْمُقَدِّادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنْ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدُحُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَعَمِدَ الْمُقَدِّادُ فَجَنَّا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَجَعَلَ يَحْتَوِي وَجْهَهُ الْحَضْبَاءَ: فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْتَوُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ" زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

فَهَذِهِ الْأَحَادِيثُ فِي النَّهْيِ 'وَجَاءَ فِي الْإِبَاحَةِ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ مِنْ حَيْثُ - قَالَ الْعُلَمَاءُ: وَطَرِيقُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأَحَادِيثِ أَنْ يُقَالَ: إِنْ كَانَ الْمَمْدُوحُ عِنْدَهُ كَمَالُ الْإِيمَانِ وَبِقِيَسٍ 'وَرِيَاضَةُ نَفْسٍ' وَمَعْرِفَةُ تَأَمَّةٍ بِحَيْثُ لَا يَفْتِنُ وَلَا يَغْتَرُّ بِذَلِكَ 'وَلَا تَلْعَبُ بِهِ نَفْسُهُ' فَلَيْسَ بِحَرَامٍ وَلَا مَكْرُوهٍ 'وَأِنْ حَيْفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمُورِ كَرِهَ مَدْحَهُ فِي وَجْهِهِ كَرَاهَةً شَدِيدَةً' وَعَلَى هَذَا التَّفْصِيلِ تُنَزَّلُ الْأَحَادِيثُ الْمُخْتَلِفَةُ فِي ذَلِكَ -

وَمِمَّا جَاءَ فِي الْإِبَاحَةِ قَوْلُهُ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "أَرْجُوا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ": أَيْ مِنَ الَّذِينَ يُدْعَوْنَ مِنْ جَمِيعِ أَبْوَابِ الْخَيْرِ لِذُخُولِهَا - وَفِي الْحَدِيثِ الْآخِرِ: "لَسْتُ مِنْهُمْ": أَيْ لَسْتُ مِنَ الَّذِينَ يُسْبَلُونَ أُرْزَهُمْ خِيَلًا وَقَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "مَا رَأَى الشَّيْطَانَ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ" وَالْأَحَادِيثُ فِي الْإِبَاحَةِ كَثِيرَةٌ وَقَدْ ذَكَرْتُ جُمْلَةً مِنْ أَطْرَافِهَا فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ.

۳۶۳: بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوجِ

مِنْ بَلَدٍ وَقَعَ فِيهَا الْوَبَاءُ فَرَارًا مِنْهُ  
وَكَرَاهَةِ الْقُدُومِ عَلَيْهِ!

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنَّمَا تَكُونُوا يَدْرِكَكُمُ

السَّمُوتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشِيدَةٍ﴾

[النساء: ۷۸] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُلْقُوا

بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة: ۱۹۵]

۱۷۹۳: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ

إِلَى الشَّامِ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْعَ لَقِيَهُ أَمْرٌ مِنَ

الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ -

فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ - قَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ لِي عُمَرُ: أَدْعُ لِي

الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ، فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ

وَأَخِيرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا

- فَقَالَ بَعْضُهُمْ خَرَجْتُ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ

تَرْجِعَ عَنْهُ - وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ

النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا نَرَى

أَنْ تُقَدِّمَهُمْ عَلَيَّ هَذَا الْوَبَاءِ - فَقَالَ:

ارْتَفِعُوا عَنِّي - ثُمَّ قَالَ: أَدْعُ لِي الْأَنْصَارَ

فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ

الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ:

ارْتَفِعُوا عَنِّي - ثُمَّ قَالَ: أَدْعُ لِي مَنْ كَانَ

هَاهُنَا مِنْ مَشِيخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ،

فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ

باب: اس شہر سے فرار اختیار کرتے ہوئے نکلنے کی

کراہت (جہاں وباء واقع ہو جائے اور جہاں پہلے وباء

ہو وہاں آنے کی کراہت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جہاں بھی تم ہو گے موت تمہیں پالے گی۔

خواہ تم مضبوط قلعہ میں ہو۔“ (النساء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم اپنے آپ کو ہلاکت میں مت

ڈالو۔“ (البقرة)

۱۷۹۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر بن

خطاب جب شام کی طرف تشریف لے گئے جب آپ مقام سرع میں

پہنچے تو آپ کو لشکروں کے امراء ابو عبیدہ اور ان کے اصحاب ملے۔

انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی کہ شام میں وباء پھوٹ

پڑی ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

کہ مہاجرین اولین کو بلا لاؤ میں نے ان کو بلایا تو آپ نے ان سے

مشورہ کیا کہ شام میں وباء پھیلی ہوئی ہے پس انہوں نے اختلاف

کیا۔ بعض نے کہا آپ کا کام کے لئے نکلے ہیں ہم نہیں سمجھتے کہ

آپ اس کام سے رجوع کریں۔ دوسروں نے کہا آپ کے پاس

بقیہ لوگ اور اصحاب رسول ﷺ ہیں ہم نہیں خیال کرتے کہ آپ ان

سے آگے بڑھ کر اس وباء میں جائیں۔ پھر آپ نے فرمایا تم میرے

پاس سے اٹھ جاؤ۔ پھر مجھے کہا کہ انصار کو بلاؤ پس میں نے ان کو بلایا

اور آپ نے ان سے مشورہ طلب کیا وہ بھی مہاجرین کے راستے پر

چلے اور اس طرح اختلاف کیا جیسا کہ انہوں نے کیا۔ پھر آپ نے

فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا: میرے پاس قریش کے

بوڑھے لوگوں میں سے بلاؤ جنہوں نے فتح مکہ کے موقع پر ہجرت

کی۔ میں نے ان کو بلایا ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف کیا

بلکہ سب نے کہا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ لوٹ

جائیں اور اس وباء کی طرف آگے نہ بڑھیں۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ

نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ ہم صبح واپسی کے لئے سوار ہوں گے تم بھی تیاری کر لو۔ اس پر ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کاش کہ یہ بات اے ابو عبیدہ تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا (عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے اختلاف ناپسند کرتے تھے)۔ آپ نے فرمایا: ہاں! ہم اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگ رہے ہیں تم یہ بتلاؤ کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور وہ ایسی وادی میں اتریں کہ جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز اور دوسرا قہر زدہ۔ کیا ایسا نہیں کہ اگر آپ اونٹوں کو سرسبز حصے میں چرائیں گے تو اللہ کی تقدیر سے چرائیں گے اور اگر آپ قحط زدہ حصے میں جائیں تو اللہ کی تقدیر سے چرائیں گے۔ عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے جو اپنی ضرورت کی وجہ سے غائب تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس عبد الرحمن بن عوف ایک ایسی شخصیت معلوم ہوتے ہیں (مگر شاید انہیں علم ہو) انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جب تم کسی زمین کے بارے میں وباء کا سن لو تو وہاں مت جاؤ اور اگر وباء ایسے علاقے میں پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو تو وہاں نہ جاؤ اور فرار اختیار نہ کرو۔ پس عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اللہ کی تعریف کی کہ (ان کی رائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے مشابہ نکلی) اور آپ وہیں سے لوٹ آئے۔ (بخاری و مسلم)

الْعُدْوَةُ : وادی کا کہا۔

۱۷۹۳: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم کسی زمین میں وبا پھیلنے کا سنو تو اس میں مت داخل ہو اور جب ایسی زمین میں واقع ہو جائے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے مت نکلو“۔

(بخاری و مسلم)

فَقَالُوا : نرئی ان تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقَدِّمَهُمْ عَلَىٰ هَذَا الْوَبَاءِ 'فَنَادَىٰ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي النَّاسِ : إِنِّي مُصَيِّحٌ عَلَىٰ ظَهْرٍ فَأَصْبَحُوا عَلَيْهِ 'فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَوَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أِفْرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَةَ 'نَعَمْ نَفَرٌ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَىٰ قَدَرِ اللَّهِ 'أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ فَهَبَطْتَ وَادِيًا لَهُ عُذْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَضِيَّةٌ وَالْأُخْرَىٰ جَذْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَغَيْتَ الْخَضِيَّةَ رَغَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ 'وَأِنْ رَغَيْتَ الْجَذْبَةَ رَغَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ؟ قَالَ : فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ 'وَكَانَ مُتَعَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ 'فَقَالَ : إِنْ عِنْدِي مِنْ هَذَا عِلْمًا 'سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : "إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ فَلَا تُقَدِّمُوا عَلَيْهِ 'وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ" فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَنْصَرَفَ مُتَّفَقًا عَلَيْهِ .

وَالْعُدْوَةُ : جَانِبِ الْوَادِي .

۱۷۹۴ : وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "إِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُونَ بَارِضٌ فَلَا تَدْخُلُوهَا 'وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَأَنْتُمْ فِيهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا" مُتَّفَقًا عَلَيْهِ .

باب: جادو کی حرمت میں شدت

(تختی) کا بیان

اللہ رب العزت فرماتے ہیں: ”سليمان عليه السلام نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔“ (البقرة)۔

۱۷۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی کی جان کو قتل کرنا جس کو اللہ نے حرام کیا ہے البتہ حق کے ساتھ جائز ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے بھاگنا اور بھولی بیانیہ یا کد امن عورتوں پر تہمت لگانا۔“ (بخاری و مسلم)

باب: قرآن مجید کو کفار کے علاقوں کی طرف لے کر

سفر کرنے کی ممانعت جبکہ قرآن مجید کا دشمنوں

کے ہاتھ لگ جانے کا خطرہ ہو

۱۷۹۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم نے منع فرمایا کہ قرآن ساتھ لے کر (اگر بے حرمتی کا خطرہ ہو تو) دشمن کی سرزمین کی طرف سفر کیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

باب: کھانے پینے

اور دیگر استعمالات میں سونے

اور

چاندی کے برتنوں کو استعمال میں لانے کی حرمت

۱۷۹۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۶۳: بَابُ التَّغْلِيظِ فِي

تَحْرِيمِ السِّحْرِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيْطَانَ كَفَرُوا وَيَعْلَمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ [البقرة: ۱۰۲] الآية.

۱۷۹۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ”اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ“ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكَ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الرَّحْفِ وَقَدَفَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۴: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسَافِرَةِ

بِالْمُضْجَعِ إِلَى بِلَادِ الْكُفَّارِ إِذَا

خِيفَ وَقُوَّعَهُ بِأَيْدِي الْعَدُوِّ

۱۷۹۶: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۵: بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ

الذَّهَبِ وَإِنَاءِ الْفِضَّةِ فِي الْأَكْلِ

وَالشَّرْبِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ وُجُوهِ

الِاسْتِعْمَالِ

۱۷۹۷: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”الَّذِي يَشْرَبُ فِي آتِيَةِ الْفِضَّةِ أَمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ“



مسلم کی روایت میں ہے کہ جو آدمی چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے۔

۱۷۹۸: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موٹے ریشم اور باریک ریشم سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینے سے منع کیا اور فرمایا کہ یہ (چیزیں) ان کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے جنت میں ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری اور مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تم موٹے ریشم کو مت پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں پانی نہ پیو اور نہ اس کے پیالوں میں کھاؤ۔

۱۷۹۹: حضرت انس بن سیرین کہتے ہیں کہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ مجوس کے ایک گروہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس دوران چاندی کے برتنوں میں فالودہ لایا گیا تو حضرت انس نے اسے نہ کھایا۔ ان سے کہا گیا کہ آپ اس کو بدل دیں۔ انہوں نے لکڑی کے پیالے میں تبدیل کیا اور ان کے پاس لایا گیا تو انہوں نے کھا لیا۔ (بیہقی) صحیح سند کے ساتھ۔

الْخَلْنَجُ: پیالا۔

باب: مرد کو زعفران سے رنگا

ہوا کپڑا پہننے کی حرمت

۱۸۰۰: حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے منع فرمایا کہ آدمی زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہنیں۔ (بخاری اور مسلم)

۱۸۰۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصفرا (زرد رنگ) سے رنگے ہوئے دو کپڑے مجھے پہنے ہوئے دیکھا۔ تو آپ نے فرمایا تیری والدہ نے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "إِنَّ الْبَدِيَّ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ".

۱۷۹۸: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالِدَبِيَّاجِ وَالشَّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ: "هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدَّبِيَّاجَ وَلا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صَحَافِهَا".

۱۷۹۹: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ نَفَرٍ مِنَ الْمَجُوسِ فَجِئْتُ بِقَالِوْدَجٍ عَلَى إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَلَمْ يَأْكُلْهُ فَقِيلَ لَهُ حَوْلَهُ: فَحَوْلَهُ عَلَى إِنَاءٍ مِنْ خَلْنَجٍ وَجِئْتُ بِهِ فَآكَلَهُ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

"الْخَلْنَجُ": الْحَفْنَةُ.

۳۶۶: بَابُ تَحْرِيمِ لُبْسِ

الرَّجُلِ ثَوْبًا مَزُوعَفْرًا

۱۸۰۰: عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَزَعَفَرَ الرَّجُلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۰۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ عَمَلَةٌ بَيْنَ مَعْصُفَرَيْنِ فَقَالَ: "أُمَّكَ

ان کے پہننے کا حکم دیا؟ میں نے کہا، کیا میں ان کو دھو ڈالوں؟ فرمایا بلکہ جلا دو۔ ایک روایت میں ہے یہ کفار کے کپڑے ہیں۔ پس ان کو مت پہنو۔ (مسلم)

باب: دن سے رات تک خاموش  
رہنے کی ممانعت

۱۸۰۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد ہے کہ بالغ ہونے کے بعد تیسری نہیں اور دن سے رات تک خاموش ہونے کی حیثیت نہیں۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

امام خطابی نے اس حدیث کی تشریح فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت (قبل از اسلام) میں خاموشی عبادت سمجھی جاتی تھی جبکہ اسلام میں اس سے منع کر دیا گیا اور ذکر یا اچھی بات کا حکم دیا گیا۔

۱۸۰۳: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ احمس قبیلے کی ایک عورت کے پاس آئے جس کو زینب کہا جاتا تھا۔ اس کو دیکھا کہ وہ بات نہ کر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا اسے کیا ہے کہ یہ بات نہیں کرتی؟ انہوں نے کہا کہ اس نے خاموش رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے اس کو فرمایا: تو بات کر یہ خاموشی اسلام میں جائز نہیں بلکہ جاہلیت کا وطیرہ ہے پس اس نے بات چیت شروع کر دی۔ (بخاری)

باب: اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت  
اور اپنے آقا کے علاوہ دوسرے کی طرف غلامی  
کی نسبت کرنے کی حرمت

۱۸۰۴: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس آدمی نے دوسرے کے باپ

امرتک بهذا؟“ قُلْتُ: اَغْسِلُهُمَا؟ قَالَ: ”بَلْ اَحْرَقُهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَ: ”اِنَّ هَذَا مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسُهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷: بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَمْتِ  
يَوْمِ اِلَى اللَّيْلِ

۱۸۰۲: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ”لَا يَتَمُّ بَعْدَ اِخْتِلَامٍ وَلَا صُمَاتِ يَوْمِ اِلَى اللَّيْلِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

قَالَ الْخَطَّابِيُّ فِي تَفْسِيرِ هَذَا الْحَدِيثِ: كَانَ مِنْ نُسُكِ الْجَاهِلِيَّةِ الصُّمَاتِ فَتَنَهُوا فِي الْإِسْلَامِ عَنْ ذَلِكَ وَأَمَرُوا بِالذِّكْرِ وَالْحَدِيثِ بِالْخَيْرِ.

۱۸۰۳: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيَّ امْرَأَةً مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَأَاهَا لَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ: مَا لَهَا لَا تَتَكَلَّمُ؟ فَقَالَتْ: حَجَّتْ مُضْمَتَةً - فَقَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي فَإِنَّ هَذَا لَا يَجِلُّ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمْتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۸: بَابُ تَحْرِيمِ انْتِسَابِ

الْإِنْسَانِ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَتَوَلِّيهِ غَيْرِ  
مَوَالِيهِ

۱۸۰۴: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ

کی طرف نسبت کی یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کا باپ نہیں پس جنت اس پر حرام ہے۔“

۱۸۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا تو وہ کفر ہے۔“

(بخاری و مسلم)

۱۸۰۶: حضرت یزید بن شریک بن طارق کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور یہ فرماتے سنا۔ اللہ کی قسم ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں۔ سوائے کتاب اللہ کے اور وہ جو کہ اس صحیفے اور دستاویز میں ہیں پھر اس صحیفے کو پھیلا دیا تو اس میں اونٹوں کی عمریں اور نرخوں کے احکام تھے اور ان میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمر سے ٹور تک کا علاقہ نہینہ کا حرم ہے۔ جس نے اس میں کوئی نئی چیز ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی فرض عبادت اور نقلی عبادت بھی قبول نہیں فرمائیں گے۔ مسلمان کا عہد ایک ہے۔ جس کے ساتھ ان کا ایک ادنیٰ آدمی کوشش کرتا ہے۔ نے کسی مسلمان کا عہد توڑ دیا۔ اس پر اللہ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی فرضی یا نقلی عبادت قبول نہیں فرمائیں گے۔ جس نے دوسرے باپ کی طرف نسبت کی یا اپنے آقاؤں کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت کی۔ اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اللہ اس کی فرض و نقل کو قبول نہ کریں گے۔ (بخاری و مسلم)

ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ سے مراد عہد اور امانت ہے۔

أَخْفَرُ: اس نے وعدہ توڑا۔

صَرْفٌ: توبہ۔

أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْحِنَةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۰۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَا تَرْعَبُوا عَن آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَعِبَ عَن أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۰۶: وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقَرُوهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجَرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِلَى تَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدِيثًا أَوْ أَوْى مُحَدِّثًا فَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ" لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يُسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ اتَّمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، "ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ": أَيُّ عَهْدِهِمْ وَأَمَانَتِهِمْ، "وَأَخْفَرَهُ": نَقَضَ عَهْدَهُ، "وَالصَّرْفُ": التَّوْبَةُ، وَقِيلَ الْحِيلَةُ

”وَالْعَدْلُ“ الْفِدَاءُ.

عِنْدَ الْبَيْضِ : حَيْلَةٌ . عَدْلٌ : قَدِيهٌ

۱۸۰۷ : وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ”لَيْسَ مِنْ

رَجُلٍ ادَّعَى لغيرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ -

وَمَنْ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَيْتَبَوَّأُ

مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ - وَمَنْ دَعَارَ جَلًا بِالْكَفْرِ أَوْ

قَالَ عَذْرَ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ“

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهَذَا لَفْظٌ رَوَايَةٌ مُسْلِمٌ.

۳۶۹ : بَابُ التَّحْذِيرِ مِنْ تَكْثَابِ مَا

نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ ﷺ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ

عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ

أَلِيمٌ﴾ [النور: ۶۳] وَقَالَ تَعَالَى :

﴿وَيُحْذِرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ﴾ [آل عمران: ۲۸]

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾

[البروج: ۱۲] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَكَذَلِكَ

أَخَذَ رَبُّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ

أَخَذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ [هود: ۱۰۲]

۱۸۰۸ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَغَارُ وَغَيْرُهُ

اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ الْمَرْءَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ“ مُتَّفَقٌ

عَلَيْهِ .

۳۷۰ : بَابُ مَا يَقُولُهُ وَيَفْعَلُهُ مَنْ

ارْتَكَبَ مِنْهَا عَنَّهُ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَمَا يَنْزِعُ عَنْكَ مِنْ

۱۸۰۷ : حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس آدمی نے جانتے ہوئے

دوسرے باپ کی طرف نسبت کی اس نے کفر کیا۔ جس نے کسی ایسی

چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں تو وہ ہم میں سے نہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا

لے۔ جس نے کسی آدمی کو کافر کہہ کر پکارا یا دشمن اللہ کہا اور وہ ایسا

نہیں تھا تو یہ دشنام اس کی طرف لوٹ آئے گا۔ (بخاری و مسلم) یہ

مسلم کے الفاظ ہیں۔

باب : جس بات سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول

نے منع فرمایا ہو اس کے ارتکاب سے بچنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”چاہئے کہ وہ لوگ ڈرتے رہیں جو اللہ

کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ کہیں ان کو اللہ کی طرف سے آزمائش یا

دردناک عذاب نہ پہنچ جائے۔“ (النور) اللہ تعالیٰ کا ارشاد

ہے: ”اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتے ہیں۔“ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”بے شک تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت

ہے۔“ (البروج) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اسی طرح تیرے رب کی پکڑ

بڑی سخت ہے جبکہ وہ بستیوں کو پھرتا ہے اس حال میں کہ وہ ظالم

ہوں۔ بے شک تیرے رب کی پکڑ سخت ہے دردناک ہے۔“ (ہود)

۱۸۰۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ

غیرت والے ہیں اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: ”بے شک اللہ کو غیرت آتی ہے اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ

آدمی وہ کام کرے جو اللہ نے اس پر حرام کیا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

باب : جو کسی ممنوع فعل یا قول کا ارتکاب کرے

اس کو کیا کرے اور کہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اگر شیطان کی چوک اللہ کی نافرمانی پر



ابھارے تو اللہ کی پناہ طلب کرو۔ (فصلت)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا جب ان میں سے کسی شخص کو شخص شیطان کا وسوسہ پہنچ جاتا ہے تو وہ ہوشیار ہو جاتے ہیں اور اسی وقت ہی وہ دیکھنے لگتے ہیں“ (الاعراف)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور وہ لوگ جب کوئی بے حیائی ان سے ہو جائے ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ پھر وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہوں کو بخشے گا کون اور انہوں نے بصرار نہ کیا جانا بلکہ وہ جانتے ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں بخشش ہے اور ایسے باغات جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے کام کرنے والوں کا بدلہ خوب ہے۔“ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور تم سب اللہ کی بارگاہ سے اٹھے تو توبہ کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔“ (النور)

الشَّيْطَانُ نَزَغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ﴿۳۶﴾ [فصلت: ۳۶]

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿۳۷﴾ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ

طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ

مُبْصِرُونَ ﴿۳۸﴾ [الاعراف: ۲۰۱] وَقَالَ تَعَالَى :

﴿۳۹﴾ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا

أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ

وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى

مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۚ أُولَٰئِكَ جِزَاؤُهُمْ

مَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا

الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿۴۰﴾

[آل عمران: ۱۳۵] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿۴۱﴾ وَتُوبُوا

إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ

تُفْلِحُونَ ﴿۴۲﴾ [النور: ۳۱]

## کِتَابُ الْمَنْشُورَاتِ وَالْمُلْحِ

۱۸۰۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے قسم اٹھائی اور یوں کہا۔ لات وعزى کی قسم تو اس کو چاہئے کہ لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ کہے اور جس نے قسم اٹھائی اپنے ساتھی کی خاطر اس کو چاہئے کہ یوں کہے لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ اور جس نے اپنے ساتھی کو کہا: آؤ جو ہمیں تو اسے چاہئے کہ وہ صدقہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۱۰: حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک صبح دجال کا ذکر فرمایا تو کبھی اس کو حقیر اور کبھی اس کو بہت بڑا بتایا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ وہ وہ شاید کھجوروں کے جھنڈ میں ہے کہ جب شام کے وقت آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے ہم میں اس کا اثر دیکھا۔ آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے صبح دجال کا ذکر کیا تو کبھی آپ نے اس کو بڑا حقیر اور کبھی اس کو اونچا دکھایا یہاں تک کہ ہم نے محسوس کیا کہ وہ تو ان کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا مجھے تمہارے بارے میں دجال کے غیر کا زیادہ خوف ہے اگر میری موجودگی میں دجال کا ظہور ہو گیا تو تمہاری طرف سے میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں اس کا خروج ہو تو پھر ہر شخص اپنے نفس کا دفاع کرنے والا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ میری طرف سے ہر مسلمان پر جانشین ہوگا۔ (یاد رکھو) وہ دجال نوجوان اور گھٹنگھریا لے بالوں والا ہے۔ اس کی ایک آنکھ ابھرنے والی ہے۔

۱۸۰۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَنْ مَلَفَ فَقَالَ فِي خَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فليقل: لا إله إلا الله، ومن قال لصاحبه تعالى آمركم فليصدق عليه."

۱۸۱۰: عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَحَقَّقَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا، فَقَالَ: "مَا شَأْنُكُمْ؟" قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ الْغَدَاةَ فَحَقَّقْتَ فِيهِ وَرَفَعْتَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ: غَيْرُ الدَّجَالِ أَحْوَفُنِي عَلَيْكُمْ: إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَانَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامُرُوا حَجِيجَ نَفْسِهِ، وَاللَّهِ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ: إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْسُهُ طَائِفَةٌ كَانَتْ أُشْبَهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنِ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَرَاتِحِ سُورَةَ الْكَهْفِ، إِنَّهُ جَارِحٌ خُلَّةٌ بَيْنَ الشَّامِ

وَالْعِرَاقُ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ  
 اللَّهِ فَاتَّبِعُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَيْتُهُ فِي  
 الْأَرْضِ؟ قَالَ: "أَرْبَعُونَ يَوْمًا: يَوْمَ كَسْبَةِ  
 وَيَوْمَ كَشْهَرٍ وَيَوْمَ كَجَمْعَةٍ وَسَانُو أَيَّامِهِ  
 كَأَيَّامِكُمْ" قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فذَلِكَ الْيَوْمُ  
 الَّذِي كَسَبَتْهُ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَوةَ يَوْمٍ؟ قَالَ:  
 "لَا أَقْدِرُوْا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا  
 اسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: كَالْعَيْثِ  
 اسْتَدْبَرْتَهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ دُعُوهُمْ  
 فَيَوْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ الشَّيْءُ  
 فَيَمُطِرُوْا وَالْأَرْضُ فَتَنْبُثُ فَتَرْوُحُ عَلَيْهِمْ  
 سَارِحْتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرَى وَأَسْبَغَهُ  
 ضُرُوعًا وَأَمَدَهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ  
 فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ  
 عَنْهُمْ فَيَضْبَحُونَ مُمَحِلِينَ لَيْسَ بَأَيْدِيهِمْ  
 شَيْءٌ مِّنْ أُمُورِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِيبَةِ فَيَقُولُ لَهَا:  
 أَخْرِجِي كُنُوزِي فَتَتَّبِعُهُ كُنُوزُهَا كَيْعَاسِيبِ  
 النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوا رَجُلًا مُّمْتَلِنًا شَبَابًا  
 فَيَضْرِبُهُ بِالسِّيفِ فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ رَمِيَّةَ  
 الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبَلُ وَيَنْهَلُ وَجْهَهُ  
 يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ  
 تَعَالَى الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْزِلُ عِنْدَ  
 الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ  
 مَهْرُودَتَيْنِ وَأَضْعَا كَفِّهِ عَلَى أَجْنِحَةِ  
 مَلَكَئِينَ إِذْ طَاطَا رَأْسَهُ قَطْرًا وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ  
 مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّوْلُوِّ فَلَا يَجُلُ لِكَافِرٍ يَجِدُ

گو یا اس کو عبدالعزیز بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ جو آدمی اس کو پا  
 لے تو اس کو چاہئے کہ وہ سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ عراق  
 اور شام کے درمیانی راستے پر ظاہر ہوگا۔ وہ دائیں اور بائیں جانب  
 فساد پھیلانے گا۔ اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا، ہم نے عرض  
 کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ زمین میں کتنا عرصہ ٹھہرے گا؟ آپ نے  
 فرمایا ۴۰ دن جن میں ایک دن سال کے برابر اور دوسرا دن مہینے کے  
 برابر اور تیسرا دن جمعہ کے برابر اور اس کے باقی دن تمہارے دنوں  
 کے مشابہ ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ دن جو سال کے  
 برابر ہے کیا اس میں ایک دن کی نمازیں پڑھ لینا ہمیں کفایت کرے  
 گا؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں تمہیں اس دن کی مقدار کا اندازہ لگانا ہو  
 گا۔“ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ زمین میں کتنی تیزی سے چلے  
 گا؟ آپ نے فرمایا: بارش کی طرح جس کو پیچھے سے ہوا دکھیل رہی ہو  
 چنانچہ آگے کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوگا پس ان کو دعوت دے گا  
 وہ اس پر ایمان لائیں گے پھر وہ آسمان کو حکم دے گا۔ پس وہ بارش  
 برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ نباتات اُگائے گی اور ان کے  
 چرنے والے جانور شام کو اس کی طرف واپس لوٹیں گے تو ان کے  
 کوہان پہلے سے زیادہ لمبے اور اس کے تھن پہلے سے زائد بھرے  
 ہوئے ہوں گے اور ان کے پہلو وسیع ہوں گے۔ پھر وہ کچھ اور لوگوں  
 کے پاس آئے گا اور ان کو دعوت دے گا وہ اس کی دعوت کو مسترد کر  
 دیں گے۔ وہ جس وقت ان سے لوٹے گا تو وہ قحط سالی کا شکار ہو  
 جائیں گے۔ ان کے ہاتھوں میں مال ذرا بھر نہیں رہے گا۔ اس کا گزر  
 ویرانے پر ہوگا تو وہ اس ویرانے کو کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دے تو  
 اس زمین کے خزانے اس طرح اس کا پیچھا کریں گے جیسے شہد کی  
 مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے۔ پھر وہ ایک کامل آدمی کو دعوت دے گا  
 اور تلوار سے ضرب لگا کر اس کو دو ٹکڑے کر دے گا جیسے تیر انداز کا  
 نشانہ پھر اس کو بلائے گا تو وہ اس کی طرف اس حالت میں متوجہ ہوگا

کہ اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا اور وہ ہنس رہا ہوگا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیج دیں گے۔ چنانچہ وہ دشمن کے مشرقی سفید کنارے کے پاس زرد رنگ کی چادریں پہنے اتریں گے اس حال میں کہ ان کے ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر ہوں گے۔ جب سر جھکائیں گے تو اس سے قطرے نکلیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو چاندی کے موتیوں کی طرف قطرے گریں گے۔ ان کے سانس کی ہوا جس کا فرکو پہنچے گی تو وہ مر جائے گا اور ان کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نگاہ پہنچے گی۔ پس وہ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ باب لد کے پاس اس کو پا کر قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ ایک ایسی قوم کے پاس آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے محفوظ رکھا پس آپ ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور جنت میں ان کے درجات کی بات بتلائیں گے۔ وہ ایسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی کرے گا کہ میں نے اپنے ان بندوں کو نکالا ہے کسی کو ان سے لڑائی کی طاقت نہیں۔ پس تو میرے بندوں کو طور کی طرف لے جا کر ان کی حفاظت کر۔ اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجیں گے اس عالم میں کہ وہ بلندی سے پھسلنے والے ہوں گے۔ ان کا پہلا گروہ بحیرہ طبریہ میں گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی جائے گا اور پچھلا گروہ آئے گا تو وہ کہے گا یہاں کبھی پانی ہوتا تھا۔ اللہ کے پیغمبر عیسیٰ اور ان کے ساتھی محصور ہوں گے یہاں تک کہ ایک تیل کا سران کے نزدیک تمہارے آج کے سو دینار سے زیادہ بہتر ہوگا۔ اللہ کے پیغمبر ان کے ساتھی اللہ کی طرف رغبت کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا فرمائیں گے جس سے وہ تمام اس طرح موت کا شکار ہو جائیں گے جیسے ایک نفس مرتا ہے۔ پھر عیسیٰ اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے اور وہ زمین پر ایک بالشت جہ نہیں پائیں گے جو ان کی (لاشوں کی) گندگی اور بدبو سے خالی ہو۔ اللہ کے نبی اور ان کے اصحاب اللہ کی طرف رجوع کریں گے تو

رِيحٌ نَفْسِهِ الْآفَاتُ 'وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي إِلَى حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ 'فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابٍ لَدَيْ قَيْقُلْتَهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسُحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُ بَدْرَ جَنَابِهِمْ فِي الْجَنَّةِ 'فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقَتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ 'وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ هُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ 'فَيَمُرُّ أَوَائِلَهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبْرِيَّةٍ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرَهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بَيْنَهُمْ مَرَّةَ مَاءٍ 'وَيُحْضَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الشُّورِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ 'فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى 'فَيُرْسِلُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُضْبِحُونَ فَرَسِي كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَتَنُّهُمْ 'فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى 'فَيُرْسِلُ اللَّهُ تَعَالَى طَيْرًا كَأَغْنَاةِ الْبَحْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرُقُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ 'ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَطْرًا لَا يَكُنْ مِنْهُ



اللہ تعالیٰ کچھ پرندے بھیجیں گے جن کی گردن بختی اونٹ کی طرح ہوگی وہ ان کو اٹھا کر اس جگہ پھینک دیں گے جہاں اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجیں گے جس سے کوئی گھر اور کوئی حصہ خالی نہیں رہے گا۔ وہ بارش زمین کو دھو کر چکنی چٹان کی طرح کر دے گی پھر زمین کو کہا جائے گا تو اپنے پھل اُگا اور برکت لوٹا۔ چنانچہ ایک جماعت اتار کو کھا سکے گی اور اس کے چھلکے سے کام لے سکے گی اور دودھ میں برکت کر دی جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک بڑی جماعت کے لئے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی گائے ایک قبیلے کو کافی ہو جائے گی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہوا بھیجیں گے جو ان کی بظلوں کے نچلے حصے کو متاثر کرے گی جس سے ہر مسلمان کی روح قبض کر لی جائے گی اور شریہ ترین لوگ رہ جائیں گے اور ان میں اس طرح جماع کریں گے جیسے گدھے سرعام کرتے ہیں اور ان کی امت قائم ہوگی۔

خَلَّةٌ بَيْنَ الشَّامِ : شام و عراق کا درمیانی راستہ:

عَاثٌ : سخت باد۔

الدَّرِيّ : کوہان۔

يَعَاسِيْبٌ : شہد کی مکھی۔

جَزَلَتَيْنِ : دو کلڑے۔

الْغَرَضُ : وہ نشانہ جس کو تیر مارا جائے یعنی اس کو تیر کے نشانے

کی طرح پھینکے گا۔

الْمَهْرُودَةُ : دال مہملہ اور معجمہ دونوں کے ساتھ رنگے ہوئے

کپڑے کو کہتے ہیں۔

لَا يَدَانِ : طاقت نہیں۔

نَعْفٌ : کپڑا۔

فَرَسِيٌّ : مقتول۔

الرِّلْقَةُ : آئینہ جماعت۔

بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا يُرْفَعُ لِلْأَرْضِ حَتَّى  
يَسْرُكَهَا كَالرِّلْقَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِي  
نَسْرُكٌ ' وَرَدِّي بِسْرُكِكَ ' فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ  
الْبَعْصَابَةُ مِنَ الرَّمَانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا  
وَيَسَارِكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنْ اللَّفْحَةَ مِنْ  
الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفَنَامَ مِنَ النَّاسِ ' وَاللَّفْحَةَ مِنْ  
الْبَقْرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ ' وَاللَّفْحَةَ مِنْ  
الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَيْحَذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ  
كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى رُوحًا طَيِّبَةً  
فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ أَبْطَاهِمُ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ  
مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ ' وَيَسْقِي شِرَارَ النَّاسِ  
يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجُ الْحُمْرِ فَعَلَيْهِمْ تَقْوَمُ  
السَّاعَةُ ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُهُ "خَلَّةٌ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ" : أَيْ

طَرِيقًا بَيْنَهُمَا وَقَوْلُهُ "عَاثٌ" بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ

وَالنَّاءِ الْمُسَلَّمَةِ ' وَالْعَيْثُ : أَشَدُّ الْفَسَادِ -

"وَالدَّرِيّ" : الْأَسْنِمَةُ "وَالْيَعَاسِيْبُ" :

ذُكُورُ السَّحْلِ "وَجَزَلَتَيْنِ" : أَيْ قِطْعَتَيْنِ

"وَالغَرَضُ" : الْهَيْدَفُ الَّذِي يُرْمَى إِلَيْهِ

بِالنُّشَابِ أَيْ يَرْمِيهِ رَمِيَّةً كَرَمِيَّةَ النُّشَابِ إِلَى

الْهَيْدَفِ - "وَالْمَهْرُودَةُ" بِالذَّالِ الْمُهْمَلَةِ

وَالْمُعْجَمَةِ وَهِيَ : النَّوْبُ الْمَضْبُوعُ - قَوْلُهُ

"لَا يَدَانِ" : أَيْ لَا طَاقَةَ : "وَالنَّعْفُ" ذُوذُ

"وَفَرَسِيٌّ" جَمْعُ فَرَسِيٍّ ' وَهُوَ الْقَتِيلُ

"وَالرِّلْقَةُ" : بِفَتْحِ الرَّايِ وَاللَّامِ وَالْقَافِ -

وَرُوي الرِّلْقَةُ بِضَمِّ الرَّايِ وَإِسْكَانِ اللَّامِ

العصاة: جماعت۔

اللبن: دودھ۔

اللقحة: دودھ والی۔

فنام: جماعت۔

الفخذ: قبیلہ سے چھوٹی جماعت یعنی خاندان، کنہہ یا گھرانہ۔

۱۸۱۱: حضرت ربیع بن حراس کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو مسعود انصاری کے ساتھ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم کی خدمت میں گئے۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا، تم مجھ سے وہ بات بیان کرو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے متعلق سنی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بے شک دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ آگ اور پانی ہوگا پھر جس کو لوگ دیکھنے میں پانی میں آگ کے وہ جلانے والی آگ ہوگی اور جس کو لوگ آگ خیال کرتے ہیں وہ آگ ہے وہ عمدہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔ اس پر ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے بھی یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۱۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ”دجال میری لایت میں نکلے گا اور چالیس تک ٹھہرے گا۔ مجھے معلوم نہیں کہ آیا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا وہ اسے تلاش کر کے ہلاک کر دیں گے۔ پھر لوگ سات سال تک اسی طرح رہیں گے کہ دو کے درمیان کوئی دشمنی کا نام و نشان نہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجیں گے جس سے کوئی ایک شخص جس کے دل میں ذرہ کی مقدار بھرا ایمان ہوگا وہ بھی باقی نہ رہے گا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص پہاڑ کے درمیان میں بھی گھسا ہوگا تو بھی وہ ہوا اس پر داخل ہو کر اس کی روح قبض کر لے گی۔ پھر بدترین لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جن میں شہوت کے اعتبار سے پرندوں جیسی تیزی اور ایک

وبالفاء وهي: المرأة ”والعصاة“ الجماعة  
”والرسول“ يكسر الراء: اللبن ”واللقحة“  
اللبنون - ”والقنم“ يكسر الفاء وبعدها  
همزة الجماعة - والفخذ من الناس:  
ذون القبيلة.

۱۸۱۱: وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ:  
انطلقت مع ابي مسعود الانصاري الى  
حذيفة بن اليمان رضي الله عنهم فقال له  
ابو مسعود حدثني ما سمعت من رسول  
الله ﷺ في الدجال قال: ان الدجال  
يخرج، وان معه ماء ونارا. فاما الذي يراه  
الناس ماء فنار تحرق - واما الذي يراه  
الناس نارا فماء باردة عذب: طيب -  
فقال ابو مسعود: وانا قد سمعته - متفق  
عليه.

۱۸۱۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ  
العاص رضي الله عنهما قال: قال رسول  
الله ﷺ: ”يخرج الدجال في امسي  
فينكث اربعين، لا ادرى اربعين يوما او  
اربعين شهرا او اربعين عاما، فيبعث الله  
تعالى عيسى ابن مريم ﷺ فيطلبه فيهلكه  
ثم يمكث الناس سبع سنين ليس بين اثنين  
عداوة، ثم يرسل الله عز وجل ريحا باردة  
من قبل الشام فلا يبقى على وجه الارض  
احد في قلبه مثقال ذرة من خير او ايمان  
الا قبضته حتى لو ان احدكم دخل في كبد

دوسرے کے تعاقب اور پیچھا کرنے میں درندوں جیسی خون خواری ہو گی۔ وہ کسی نیکی کو نیکی نہ سمجھیں گے اور نہ کسی برائی کو برائی خیال کریں گے۔ شیطان ان کے سامنے مثالی شکل بنا کر آئے گا اور کہے گا۔ تم میری بات کیوں نہیں مانتے؟ وہ لوگ کہیں گے تو کس چیز کا حکم دیتا ہے؟ پس وہ انہیں بتوں کی عبادت کا حکم دے گا۔ اس کے باوجود ان کے ہاں رزق کی فراوانی ہوگی اور زندگی عیش و آرام سے گزرے گی۔ پھر صور میں پھونک مار دی جائے گی جو بھی اس کی آواز سنے گا۔ اپنی گردن کبھی اس کی طرف جھکائے گا اور کبھی اوپر اٹھائے گا اور سب سے پہلا شخص جو اس آواز کو سنے گا وہ ہوگا جو اپنے اونٹوں کے حوض کو لپ رہا ہوگا۔ وہ اس سے بے ہوش ہو کر گر پڑے گا اور دوسرے لوگ بھی۔ پھر اللہ بارش بھیجے گا یا اتارے گا جو پھوار جیسی ہو گی جس سے انسانی اجسام اُگیں گے۔ پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو اسی وقت لوگ کھڑے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا۔ اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ (فرشتوں کو کہا جائے گا) ان کو ادا کرو اور ان سے باز پرس کی جائے گی۔ پھر کہا جائے گا ان میں سے جہنمیوں کا گروہ نکال لو۔ پس فرشتوں کی طرف سے عرض کیا جائے گا کتنوں میں؟ تو حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے (۹۹۹)۔ پس یہی دن ہوگا۔ (جو غم کی وجہ سے) بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور یہی دن ہوگا جب پنڈلی کھولی جائے گی (مسلم)

الْبَيْتُ: گردن کی طرف۔ گردن کا ایک کنارہ رکھے گا اور دوسرا اٹھائے گا۔

۱۸۱۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی شہر ایسا نہیں کہ جس کو دجال روندے گا مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ۔ ان کے ہر پہاڑی راستے پر فرشتے صفیں باندھے ان کی حفاظت کر رہے ہوں گے پس وہ مدینہ میں ریتیلی زمین پر اترے گا تو مدینہ تین زلزلوں سے لرز جائے گا۔ جن

جبل لَدْخَلْتُهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبَضَهُ فَيَقْفِي بِرَوَازِ النَّاسِ فِي حِفْةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السَّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَمْتَمِلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ: أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌ رَزَقَهُمْ حَسَنَ عَيْشِهِمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْعَى لِنَا وَرَفَعَ لِنَا وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ امْرَأَةٍ فَيَضَعُ وَيَضَعُ النَّاسُ حَوْلَهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ الْمَطَرَ يُنَزِّلُ اللَّهُ - مَطَرًا كَأَنَّهُ الظَّلُّ أَوْ الظَّلُّ فَتَسَبَّتْ مِنْهُ أَحْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلِّمَ إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعَثَ النَّارَ فَيَقَالُ: مَنْ كَمْ؟ فَيَقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ فَذَلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذَلِكَ يَوْمٌ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

”الْبَيْتُ“ صَفْحَةُ الْعُنُقِ وَمَعْنَاهُ يَضَعُ صَفْحَةَ عُنُقِهِ وَيَرْفَعُ صَفْحَتَهُ الْأُخْرَى.

۱۸۱۳: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ“ وَلَيْسَ نَقَبٌ مِنْ أَنْقَابِهِمَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ تَحْرُسُهُمَا“ فَيُنزَلُ بِالسَّبْحَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ

سے اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو مدینہ سے نکال باہر کریں گے۔“ (مسلم)

۱۸۱۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اصفہان کے ستر ہزار یہودی جن پر سبز رنگ کے عجبے ہوں گے وہ دجال کی اتباع کریں گے۔“ (مسلم)

۱۸۱۵: حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: ”لوگ دجال سے بھاگ کر پہاڑوں میں پناہ گزریں ہوں گے۔“ (مسلم)

۱۸۱۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت کے قائم ہونے تک دجال کے فتنے سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں۔“ (مسلم)

۱۸۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”دجال نکلے گا تو اس کی طرف ایک مؤمن جائے گا۔ پس اس کی دجال کے پیرے داروں سے ملاقات ہوگی وہ اس سے پوچھیں گے تو کہاں دار رہا ہے؟ وہ کہے گا میں اس شخص کی طرف جا رہا ہوں جس نے خروج کیا ہے یعنی دجال۔ وہ کہیں گے کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ مؤمن کہے گا ہمارے رب کی ذات میں تو خفاء نہیں (بلکہ وہ قدرتوں سے ظاہر ہے) وہ آپس میں کہیں گے کہ اس کو قتل کر دو۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تمہارے رب نے اس کی اجازت کے بغیر قتل کرنے سے منع نہیں کر رکھا؟ چنانچہ وہ اسے دجال کے پاس لے آئیں گے۔ جب مؤمن اسے دیکھے گا تو کہے گا یہی وہ دجال ہے۔ جس کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا ہے۔ دجال ان کے متعلق حکم دے گا۔ اس کو پیٹ کے بل لٹا دو۔ پھر کہے گا اس کو پکڑو اور اس کے سر پر زخم لگاؤ۔ پھر اس کی پیٹھ اور پیٹ پر ضربات سے چپٹا کر دیا جائے گا۔ پھر اس سے دجال کہے

ثَلَاثَ رَحْفَاتٍ يُخْرِجُ اللَّهُ مِنْهَا كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۱۴: وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ”يَتَّبَعُ الدَّجَالَ مِنْ يَهُودِ اَصْبِهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۱۵: وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ”لَيَنْفِرَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجِبَالِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۱۶: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۱۷: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”يُخْرِجُ الدَّجَالَ فَيَسُوجُهُ قَبْلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَتَلَقَّاهُ الْمُسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَالِ - فَيَقُولُونَ لَهُ إِلَى أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ: أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ - فَيَقُولُونَ لَهُ أَوْ مَا تَأْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَيَقُولُ: مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ! فَيَقُولُونَ: اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ فَيَسْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَالِ، فَإِذَا رَأَى الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا الدَّجَالَ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَيَأْمُرُ الدَّجَالَ بِهِ فَيُسَبِّحُ فَيَقُولُ: حُدُوهُ وَشُجُوهُ، فَيُوسِعُ ظَهْرَهُ وَبَطْنَهُ ضَرْبًا: فَيَقُولُ: أَوْ مَا تَأْمِنُ بِي فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ



گا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ جواب دے گا تو مسیح کذاب ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق حکم دیا جائے گا اور اس کو آرے کے ساتھ دو ٹکڑوں میں چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا۔ پھر اسے حکم دے گا تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ دجال اس سے پوچھے گا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ پس وہ جواب دے گا میری تیرے متعلق بصیرت میں اضافہ ہوا ہے۔ پھر وہ مؤمن کہے گا۔ اے لوگو! میرے بعد یہ کسی کو قتل نہ کر سکے گا۔ پس دجال اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی گردن اور ہنسی کے درمیانی حصے کو تاننا بنا دے گا لہذا دجال اس کے قتل کا کوئی راستہ نہیں پائے گا۔ تو دجال اس کے ہاتھوں اور پاؤں سے پکڑ کر آگ میں پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ اس نے اس کو آگ میں پھینکا ہے مگر حقیقت میں وہ زمین میں ڈالا گیا۔ پس رسول اللہ نے فرمایا یہ شخص رب العالمین کے ہاں شہداء میں اس زمانے کے لوگوں میں سب سے بڑا ہوگا۔ (مسلم) بخاری نے بھی اسی کے ہم معنی بعض حصے کو روایت کیا ہے۔

المسالمح: پیہر زیادہ اور جاسوس۔

۱۸۱۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دجال کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے جتنا میں نے پوچھا اتنا اور کسی نے نہیں پوچھا اور آپ نے مجھ سے فرمایا وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ایمان کو بچالینا ان کے ہاں اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۱۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی پیغمبر ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار بے شک وہ کانہ ہے اور بلاشبہ تمہارا رب کانہ نہیں اور اس کی آنکھوں کے درمیان ک ف رکھا ہوا ہے۔ (بخاری و مسلم)

الْكَذَّابُ! فَيَوْمَرُ بِهِ فَيُؤَسَّرُ بِالْمُنْشَارِ مِنْ مَفْرَقِهِ حَتَّى يُفْرَقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ اتُّوْ مِنْ بِي؟ فَيَقُولُ مَا اَزْدَدْتُ فِيكَ اِلَّا بَصِيرَةً، ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، فَيَاخُذُهُ الدَّجَالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ اِلَى تَرْقُوْتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَيَاخُذُهُ بِرِجْلَيْهِ فَيَقْدِفُ بِهِ، فَيَحْسَبُ النَّاسُ اِنَّهُ قُدِفَ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَا اَلْقِيَ فِي الْحِنَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "هَذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضُهُ بِمَعْنَاهُ "الْمَسَالِحُ" الْخُفْرَاءُ وَالطَّلَانِعُ.

۱۸۱۸: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَأَلَ اَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّجَالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ، وَاِنَّهُ قَالَ لِي: "مَا يَضُرُّكَ" قُلْتُ: اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: اِنْ مَعَهُ جَبَلٌ خُبَيْرٍ وَنَهْرٌ مَّاءٍ، قَالَ: "هُوَ اَهْوَنُ عَلَيَّ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۱۹: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكُذَّابَ، اِلَّا اِنَّهُ اَعْوَرٌ وَاِنْ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَفَرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم کو وہ بات دجال کے بارے میں نہ بتاؤں جو کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہیں بتائی؟ بلاشبہ وہ کانا ہے اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ جیسی چیز ہوگی پس جس کو وہ جنت کہے گا وہ آگ ہوگی۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۲۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا لوگوں کے درمیان تذکرہ فرما ہوئے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔ خبردار مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے اس کی آنکھ گویا ابھرنے والا انگور ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں گے۔ یہودی پتھروں اور درختوں کے پیچھے چھپ جائیں گے تو پتھر اور درخت مسلمانوں کے گامے گا یہ میرے پیچھے یہودی ہے۔ آ اور اس کو قتل کر دے۔ سوائے غرقہ مارا، رخت کے کہ یہ یہودیوں کا درخت ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۲۳: حضرت ابو ہریرہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی کا گذر قبر کے پاس سے ہوگا تو وہ آدمی اس قبر پر لوٹ پوٹ ہو کر کہے گا۔ کاش کہ میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا اور یہ بات دین کی حفاظت کی غرض سے نہیں ہوگی بلکہ اس کا سبب دنیا کی مصیبت ہوگی۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہو اس

۱۸۲۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ: إِنَّهُ أَغْوَرُ وَأَنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالْتَنِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَالَ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ فَقَالَ "إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَغْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَغْوَرُ الْعَيْنِ الَّتِي سُمِّيَ كَانَ عَيْنُهُ عَيْنَةً طَافِيَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ: يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيُّ خَلَفَنِي تَعَالَى فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغُرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۳: وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِالْقَبْرِ فَيَتَمَرَّعُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ" مَا بِهِ إِلَّا الْبَلَاءُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۴: وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْبِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يُقْتَلُ

پر لڑائی ہوگی اور ہر سو میں سے ننانوے آدمی قتل ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہتا ہوگا شاید کہ میں نجات پاؤں“ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ”قریب ہے کہ فرات سے سونے کا ایک بڑا خزانہ ظاہر ہو جو آدمی اس وقت موجود ہو اس میں سے ذرہ بھر بھی نہ لے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۲۵: حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ سے نقل کرتے ہیں: ”لوگ مدینہ کو ہر قسم کی سہولت ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے اور وہاں عوانی کا مسکن بن جائے گا۔ عوانی سے مراد درندے اور پرندے ہیں۔ آخری وہ آدمی جن پر قیامت قائم ہوگی وہ مزینہ قبیلے کے دو چرواہے ہوں گے جو مدینہ کی طرف رخ کئے اپنی بکریوں کو ہانک کر لارہے ہوں گے کہ اسے وحشیوں کا مسکن پا کر واپس لوٹیں گے۔ وہ چلتے ہوئے ثنیۃ الراء تک پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۲۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ایک خلیفہ تمہاری طرف آخری زمانے میں ہوگا جو مال اپنے دونوں ہاتھوں سے چلو بھر کے دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔“ (مسلم)

۱۸۲۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں آدمی سونے کے مال کا صدقہ لے کر چکر لگاتا پھرے گا مگر کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں ہوگا اور ایک آدمی دیکھا جائے گا کہ چالیس چالیس عورتیں اس کی پناہ میں اس کے پیچھے ہوں گی اور اس کا سبب آدمیوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت ہوگی۔“ (مسلم)

۱۸۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی نے دوسرے سے زمین خریدی۔ زمین کے خریدار نے اس زمین میں سے ایک گھڑا پایا جس میں سونا (بھرا ہوا) تھا۔ پس اُس نے اس شخص کو کہا جس سے زمین

عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةِ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ - فَيَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّي اَنْ اَكُونَ اَنَا اَنْجُوًا“ وَفِي رِوَايَةٍ: يُوَشِّكُ اَنْ يَحْسِرَ الْفَرَاثُ عَنْ كَثْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۸۲۵: وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَعْشَاهَا إِلَّا الْعَوَاقِي يُرِيدُ عَوَاقِي السَّاعِ وَالطَّيْرُ وَالْوَاحِشُ مِنَ الْبَعِثِ وَالْأَعْيَانُ مِنَ الْمَرْيَةِ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعَقَانِ بَعْضُهُمَا فَيَجِدَانِهَا دُحُوشًا“ حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَا عَلَى وَجُوهِهِمَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۸۲۶: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”يَكُونُ خَلِيفَةٌ مِّنْ خُلَفَائِكُمْ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَحْتَوِ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۸۲۷: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ السَّدْهِبِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ“ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتَّبِعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلْدُنَّ بِهِ مِنْ قَلْبَةِ الرَّجَالِ وَكَثْرَةَ النِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۸۲۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”اشْتَرَى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا فَوَجَدَ الْبَدِيَّ اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ حِجْرَةً فِيهَا ذَهَبٌ“ فَقَالَ لَهُ الْبَدِيُّ

خریدی تھی تو اپنا سونا لے لے۔ بے شک میں نے تجھ سے زمین خریدی تھی سونا نہیں۔ زمین کے مالک نے کہا میں نے تجھے زمین سب کچھ سمیت بیچی۔ دونوں نے ایک آدمی کو فیصل بنایا۔ اس شخص نے جس کو فیصل بنایا گیا ان سے کہا کہ تمہاری اولاد ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے۔ اس فیصلہ کرنے والے نے کہا کہ اس لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے کر دو اور ان دونوں پر اس سونے کو خرچ کر دو۔ چنانچہ انہوں نے اسی طرح کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”دو عورتیں تھیں جن کے ساتھ ان کے بیٹے تھے۔ بھڑیا آیا اور ایک کے بیٹے کو لے گیا۔ ایک نے ان میں سے دوسری کو کہا وہ تمہارا بیٹا لے گیا۔ دوسری نے کہا وہ تمہارا بیٹا لے گیا۔ دونوں نے فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اسے اپنے کای فیصلہ بڑی کے حق میں کر دیا۔ وہ دونوں نکل کر سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں اور اس کی انہیں اطلاع دی تو اس پر انہوں نے کہا۔ میرے پاس چاقولے آؤ۔ میں اس کو دونوں کے درمیان دو ٹکڑے دیتا ہوں۔ چھوٹی کہنے لگی اللہ آپ کا بھلا کرے ایسا مت کریں وہ اسی کا بیٹا ہے۔ پس سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی کے لئے اس کا فیصلہ کر دیا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۳۰: حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیک لوگ ایک ایک کر کے چلے جائیں گے اور جو یا کھجور کے بھوسے کی طرح کے لوگ رہ جائیں گے۔ جن کی اللہ پاک کو کچھ بھی پرواہ نہ ہوگی۔“

(بخاری)

۱۸۳۱: حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل امین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا: تم اپنے میں

اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُدْ ذَهَبَكَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اشْتَرَيْتُ الذَّهَبَ، وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْاَرْضُ: اِنَّمَا بَعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيهَا، فَتَحَاكَمَا اِلَى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا اِلَيْهِ: الْكُفْمَا وَلِذَلِكَ قَالَ اَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ، وَقَالَ الْاُخْرَى: لِي جَارِيَةٌ قَالَ: اَنْكَحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ، وَانْفَقَا عَلَى انْفُسِهِمَا مِنْهُ فَتَنَصَّرَفَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۹: وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَمَّا لَمْ يَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذَّنْبُ فَذَهَبَ بَابِنِ احَدَاهُمَا فَقَالَتْ: لِصَاحِبَتِهَا: اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ وَقَالَتِ الْاُخْرَى: اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ، فَتَحَاكَمَا اِلَى دَاوُدَ ﷺ، فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ﷺ، فَاخْبَرَتْاهُ فَقَالَ اَنْتَوْنِي بِالسَّكِينِ اشْفُءُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لَا تَفْعَلْ، رَحِمَكَ اللَّهُ، هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۳۰: وَعَنْ مَرْدَاسِ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ، وَيَبْقَى خُنَالَةٌ كَخُنَالَةِ الشَّعِيرِ، اَوْ التَّمْرِ لَا يَبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۳۱: وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزَّرْقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ جِبْرَائِيلُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ



اہل بدر کو کیسا شمار کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا: ”سب مسلمانوں میں افضل“ یا اسی طرح کا کوئی لفظ آپ نے فرمایا۔ جبرائیل کہنے لگے اسی طرح وہ فرشتے بھی جو بدر میں حاضر ہوئے تھے وہ فرشتوں میں افضل شمار ہوتے ہیں۔“ (بخاری)

قَالَ مَا تَعْدُونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ؟ قَالَ: ”مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ“ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”جب اللہ کسی قوم پر (عام) عذاب اتارتے ہیں تو یہ ان سب کو پہنچاتا ہے جو ان میں موجود ہوتے ہیں۔ پھر ان کی بعثت ان کے اعمال کے مطابق ہوگی۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۳۲: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بَعَثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ مُنْفِقًا عَلَيْهِ.

۱۸۳۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کھجور کا تنا تھا۔ جس کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں سہارا لے کر کھڑے ہوتے۔ جب منبر بنا دیا گیا تو ہم نے اس ستون سے دس ماہ کی کمان اونٹنی جیسی آواز سنی یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے اتر کر اپنا ہاتھ اس پر رکھا۔ پس وہ پرسکون ہو گیا۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ جب جمعہ کا دن آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تو کھجور کے تنے نے چیخ ماری، جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے۔ قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس نے پچی جیسی چیخ ماری، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور اس کو پکڑا اور اپنے ساتھ طایا۔ وہ اس بچے کی طرح سسکیاں لینے لگا جس کو خاموش کرایا جائے۔ یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ اس لئے کہ یہ ذکر سنا کرتا تھا۔“ (بخاری)

۱۸۳۳: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ جَذَعٌ يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ يَغْنِي لِي الْحُطْبَةَ - فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجَذَعِ مِثْلَ صَوْتِ الْعِشَارِ حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ - وَفِي رِوَايَةٍ: فَصَاحَتْ صِيَاحَ الصَّبِيِّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَنْتُنُ أَنْبِنِ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكُّ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ: ”بَكَتْ عَلَيَّ مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۳۴: حضرت ابی ثعلبہ حسنی جرتوم بن ناسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں پس ان کو ہرگز ضائع نہ کرو اور کچھ حدود مقرر کی ہیں پس ان سے آگے نہ بڑھو اور کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے پس اس کی حرمت کو مت توڑو اور کچھ چیزوں سے رحمت کے طور پر خاموشی

۱۸۳۴: وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ جُرْتُومِ بْنِ نَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَرَضَ فَرَايِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْدُوْهَا، وَحَرَّمَ أَشْيَاءَ فَلَا تَسْتَهْكُوهَا وَسَكَتَ عَنْ

اختیار فرمائی ہے۔ بھول کر ان کو نہیں چھوڑا پس ان میں کریمت کرو۔ (دارقطنی وغیرہ)  
حدیث حسن ہے۔

أَشْيَاءَ رَحْمَةً لَّكُمْ غَيْرَ نَسِيَانٍ فَلَا تَبَحُّثُوا عَنْهَا“ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ.

۱۸۳۵: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی۔ ہم آپ کے ساتھ کھانے میں مٹری استعمال کرتے رہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۳۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ مَعَهُ الْجِرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۳۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۳۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”تین آدمی ایسے ہی جن سے اللہ قیامت کے دن (رحمت سے) مبرا نہ فرمائیں گے نہ (شفقت سے) ان کی طرف دیکھیں گے نہ ان کو پکاریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا: (۱) وہ آدمی کہ ویران میں اس کے پاس بچا ہوا پانی تھا مگر اس نے مسافر کو اس سے روک دیا۔ (۲) جس نے کسی آدمی کے ہاتھ عصر کے بعد سامان فروخت کیا اور اللہ کی قسم اٹھائی کہ اس نے اسی قیمت پر لیا ہے۔ پس خریدار نے اس کو سچا حالانکہ وہ اس کے برعکس تھا۔ (۳) جس نے کسی امیر کی بیعت دینی مفاد کی خاطر کی۔ پھر اس امیر نے اگر دنیا دی تو وفا کی؛ وگرنہ بے وفائی کی۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۳۷: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٌ“ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْقَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ؛ وَرَجُلٌ بَاعَ رَجُلًا سَلْعَةً بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَا خَذَاهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ؛ وَرَجُلٌ بَاعَ إِمَامًا لَا يُبَاعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفِي وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دونوں نفسخوں کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا۔ لوگوں نے کہا: اے ابو ہریرہ کیا چالیس دن؟ کہا: مجھے معلوم نہیں۔ لوگوں نے دوبارہ کہا: کیا چالیس سال۔ کہا: مجھے معلوم نہیں۔ لوگوں نے کہا: کیا چالیس مہینے؟ جواب دیا: مجھے معلوم نہیں اور انسان کے جسم کی ہر چیز بوسیدہ ہو جائے گی سوائے دم کی ہڈی کے۔ اسی سے انسان کی تخلیق ہوگی۔ پھر اللہ آسمان سے بارش اتاریں گے۔ پس انسان

۱۸۳۸: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”بَيْنَ النَّفْسَخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ“ قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ أَيْتٌ قَالُوا: أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: أَيْتٌ - قَالُوا: أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَيْتٌ وَيَسْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجَبَ ذَنْبِهِ، فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ، ثُمَّ يُنَزَّلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْتُونَ كَمَا يَنْبُتُ

اس طرح زمین سے اُگیں گے جس طرح سبزی۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک مجلس میں بیان فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا: قیامت کب آئے گی؟ آپ نے اپنا بیان جاری رکھا۔ پس بعض لوگوں نے کہا آپ نے سن تو لیا جو اعرابی نے کہا ہمیں اس کی بات کو ناپسند فرمایا اور بعض نے کہا بلکہ آپ نے سنا ہی نہیں۔ جب آپ اپنی گفتگو مکمل فرما چکے تو فرمایا۔ قیامت کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہاں موجود ہوں۔ آپ نے فرمایا: جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کر۔ اس نے پوچھا: اس کے ضائع ہونے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جب معاملہ نا اہل کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کر۔“ (بخاری)

۱۸۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حاکم تمہیں نماز پڑھائیں گے اگر وہ درست پڑھائیں تو تمہارے لئے اجر اور ان کے لئے بھی اجر۔ اگر وہ غلطی کریں تو تمہارے لئے اجر اور ان کے لئے بوجھ۔“

۱۸۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ﴾ والی آیت کی تفسیر کے سلسلے میں کہ لوگوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے جو لوگوں کو ان کی گردنوں میں زنجیریں ڈال کر لائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔ (بخاری)

۱۸۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس قوم پر تعجب کا اظہار فرماتے ہیں جو جنت میں زنجیروں میں جکڑے ہوئے داخل ہوں گے۔ بخاری نے ان کو روایت کیا اس کا معنی اس کو قید کیا جانا ہے۔ پھر وہ اسلام قبول کر لیتے ہیں اور جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

۱۸۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم

الْبَقْلُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۳۹: وَعَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحَدِّثُ - فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ فَكِرَةً مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ، حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ: "أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟" قَالَ: هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ - قَالَ: "إِذَا ضَيَّعَتِ الْأَمَانَةُ فَذَلِكَ السَّاعَةُ" قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ: "إِذَا وَبَسَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۴۰: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُصَلُّونَ لَكُمْ إِنْ أَنْصَابُوا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَإِنْ أَخْطَأُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۴۱: وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ يَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ حَتَّى يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ.

۱۸۴۲: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "عَجِبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ" رَوَاهُمَا الْبُخَارِيُّ. مَعْنَاهُ: يُوسَرُونَ وَيُقَيَّدُونَ ثُمَّ يُسَلَّمُونَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ.

۱۸۴۳: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک علاقوں میں سب سے بہتر مقامات مسجدیں ہیں اور علاقوں کے سب سے ناپسندیدہ مقامات بازار ہیں۔“ (مسلم)

۱۸۴۳: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو ”تو سب سے پہلا بازار میں داخل ہونے والا نہ بن اور نہ سب سے آخر میں نکلنے والا بن کیونکہ بازار شیطان کے اڈے ہیں اور انہی میں شیطان اپنے جھنڈے گاڑتا ہے۔“ (مسلم)

علامہ برقانی نے اپنی صحیح میں سلمان سے اس طرح روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو بازار میں سب سے پہلے داخل نہ ہو اور نہ سب سے آخر میں نکلنے والا بن۔ بازار میں سلطان اٹھ دیتا ہے اور نیچے دیتا ہے۔“

۱۸۴۵: حضرت عاصم احول نے عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تیری بھی۔ عاصم کہتے ہیں میں نے عبد اللہ سے کہا کیا تیرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استغفار کیا ہے؟ (کیا آپ نے کہا) اور تیرے لئے بھی اور پھر یہ آیت پڑھی اور استغفار کر، تو اپنی لغزش پر اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے۔“ (مسلم)

۱۸۴۶: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پہلی نبوت کے کلام میں سے جو لوگوں نے پایا وہ یہ ہے، جب تو حیا نہیں کرتا تو جو چاہے کر۔“ (بخاری)

۱۸۴۷: حضرت عبد اللہ بن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلا فیصلہ قیامت کے دن

وَسَلَّمَ قَالَ: ”أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۴۴: وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ: لَا تَكُونَنَّ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصُبُ رَأْسَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هَكَذَا وَرَوَاهُ الْبِرْقَانِيُّ فِي صَحِيحِهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَا تَكُنْ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا“ فِيهَا بَاضَ الشَّيْطَانُ وَفَرَّخَ.

۱۸۴۵: وَعَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ - قَالَ: وَلَكَ قَالَ عَاصِمٌ فَقُلْتُ لَهُ: اسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: نَعَمْ - وَلَكِ ثُمَّ تَلَاهُ فِي آيَةِ: ”وَاسْتَغْفِرْ لِدُنُوبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۴۶: وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”إِنْ مِمَّا أَذْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۴۷: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”أَوَّلُ مَا يَقْضَى بَيْنَ



خونوں کے متعلق ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۴۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ملائکہ نور سے بنائے گئے اور جنات آگ کے شعلے سے اور آدم اس سے جو تمہیں بیان کیا گیا“ (یعنی مٹی سے)۔ (مسلم)

۱۸۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن تھے۔ مسلم نے بھی حدیث کے سلسلے میں یہ بیان فرمایا۔

۱۸۵۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا ہے؟ ہم تو سارے ہی موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسا نہیں بلکہ جب مومن کو اللہ کی رحمت اور اس کی رضا مندی اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔“ (مسلم)

۱۸۵۱: حضرت ام المؤمنین صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے تو میں رات کو آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی۔ میں آپ سے بات چیت کے بعد جب واپسی کے لئے کھڑی ہوئی تو آپ بھی مجھے رخصت کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اسی دوران میں دو انصاری آدمیوں کا گزر ہوا۔ پس جب انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو جلدی قدم اٹھائے۔ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مخاطب ہو کر فرمایا: ”ٹھہر جاؤ یہ صفیہ بنت حی ہے۔“ دونوں نے کہا: سبحان اللہ یا رسول اللہ (کیا ہم آپ کے

النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۴۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وَصَفَ لَكُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۴۹: وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ خُلُقُ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ الْقُرْآنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي جُمْلَةِ حَدِيثِ طَوِيلٍ.

۱۸۵۰: وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ تَاءً وَ مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ“ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكْرَاهِيَةَ الْمَوْتِ فَكُلْنَا نَكْرَهُ الْمَوْتِ؟ قَالَ: ”لَيْسَ كَذَلِكَ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ“ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۵۱: وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مُعْتَكِفًا فَاتَيْتُهُ أَرْوَرَةً لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ أَسْرَعَا - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ”عَلَى رُسُلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتِ حَيٍّ“ فَقَالَا: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: ”إِنَّ

متعلق بدگمانی کر سکتے ہیں) پس آپ نے فرمایا: ”شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح دوڑتا ہے جس طرح خون۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں تمہارے دلوں میں وہ کوئی خیال نہ ڈال دے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۵۲: حضرت ابی الفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن حاضر ہوا۔ میں اور ابوسفیان بن حارث نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لازم پکڑا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوئے۔ اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خنجر پر سوار تھے۔ جب مسلمانوں اور مشرکوں کا آمنا سامنا ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر چل دیئے (کفار کے حملے کے باعث منتشر ہو گئے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کی طرف بڑھنے کے لئے اپنے خنجر کو ایڑھ لگانے لگے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خنجر کی لگام پکڑے ہوئے اسے روکے ہوئے تھا کہ وہ تیز نہ چلے اور ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکاب پکڑے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس لیکر کے درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں کو آواز دو۔ عباس (رضی اللہ عنہ) بلند آواز والے آدمی تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بلند آواز میں کہا: کہاں ہیں درخت کے نیچے بیعت کرنے والے؟ پس اللہ کی قسم میری آواز سن کر ان کا مڑنا اسی طرح تھا جیسے گائے اپنے بچوں کی طرف مڑتی ہے۔ پس یہ کہتے ہوئے لیجئے ہم حاضر لیجئے ہم حاضر۔ پھر انہوں نے اور کفار نے آپس میں لڑائی کی۔ اس دن انصار یہ کہہ رہے تھے۔ اے انصار کے گروہ! اے انصار کے گروہ! پھر بنو حارث بن خزرج پر یہ دعوت محدود ہو گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خنجر پر سوار اپنی گردن کو بلند کر کے ان کی لڑائی کو دیکھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی وقت لڑائی کے زور پکڑنے کا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں لی اور ان کفار کے چہرے پر پھینک دیں۔ اور فرمایا: رب

الشَّيْطَانُ يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ،  
وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمْ شَرًّا أَوْ  
قَالَ شَيْئًا مَنَفَقَ عَلَيْهِ.

۱۸۵۲: وَعَنْ أَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ  
الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا  
وَأَبُوسُفْيَانَ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نَفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ فَلَمَّا اتَّقَى  
الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ  
مُذَبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكُضُ  
بَغْلَتَهُ قَبْلَ الْكُفَّارِ، وَأَنَا أَحِذُّ بِلِجَامِ بَغْلَةٍ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْفَهَا إِزَادَةً أَنْ لَا تُسْرِعَ،  
وَأَبُوسُفْيَانَ أَحِذُّ بِرِكَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”أَيُّ عَبَّاسٍ نَادِ  
أَصْحَابِ السَّمُرَةِ“ قَالَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا  
صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ  
السَّمُرَةِ، فَوَلَّى اللَّهُ لَكَانَ عَطَفَتْهُمْ حِينَ سَمِعُوا  
صَوْتِي عَطْفَةَ الْبَقْرِ، عَلَى أَوْلَادِهَا— فَقَالُوا:  
يَا لَيْتَكَ يَا لَيْتَكَ فَاقْتُلُوهُمْ وَالْكَفَّارَ،  
وَالدَّعْوَةَ فِي الْأَنْصَارِ، يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ  
الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ قَصُرَتْ  
الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَظَفَرَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ  
كَالْمُتَطَوِّلِ عَلَيْهَا أَلَى قَتَالِهِمْ فَقَالَ: ”هَذَا  
حِينَ حَمَى الْوَيْطِيسُ“ ثُمَّ أَحْذَى رَسُولُ اللَّهِ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قسم ہے وہ کفار شکست کھا گئے۔ حالانکہ میں دیکھ رہا تھا کہ لڑائی تو اپنی اسی ہیئت پر ہے جو میں نے پہلی دیکھی۔ پس اللہ کی قسم کنکریاں پھینکے جانے کی دیر تھی کہ میں نے ان کی قوت کی دھار کو کند ہوتے دیکھا اور ان کا معاملہ پیٹھ پھیرنے تک پہنچ گیا۔ (مسلم)

الْوَطَيْسُ : تور۔ مقصد یہ ہے کہ لڑائی میں شدت پیدا ہو گئی تھی۔

جَدُّهُمْ : دھار سے مراد ان کی جنگی صلاحیت ہے۔

۱۸۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے لوگو! بے شک اللہ پاک ہیں وہ پاک کے علاوہ کسی چیز کو قبول نہیں فرماتا اور اللہ نے مومنوں کو اسی بات کا حکم دیا جس کا حکم اپنے رسولوں کو دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾... ﴿...﴾ ”اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں روزی دی ہے اس میں سے پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کا ذکر کیا جو لمبا چوڑا سفر کرتا ہے پراگندہ اور غبار آلود حالت میں اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف یا رب یا رب کہہ کر دراز کرتا ہے حالانکہ اس کا کھانا بھی حرام پینا بھی حرام اسے حرام کی غذا بھی ملی۔ اس کی دعا پھر کس طرح قبول ہو۔ (مسلم)

۱۸۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ کلام نہ فرمائیں گے نہ ان کو پاک کریں گے نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے: (۱) زانی، (۲) جھوٹا بادشاہ، (۳) متکبر فقیر۔ (مسلم)

الْعَائِلُ : فقیر۔

۱۸۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم حَصِيَابَ فَرَمِي بِهِنَّ وَجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ: "أَنْهَرْمُوا رَبَّ مُحَمَّدٍ" فَذَهَبَتْ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى ' فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَايَتِهِ ' فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا : وَأَمْرَهُمْ مُذْبِرًا " رَوَاهُ مُسْلِمٌ . "الْوَطَيْسُ" : التُّورُ - وَمَعْنَاهُ اشْتَدَّتِ الْحَرْبُ - وَقَوْلُهُ : "جَدُّهُمْ" هُوَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ : أَيْ بِأَسْهُمِهِ .

۱۸۵۳ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا ' وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ - فَقَالَ تَعَالَى : "يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالَى مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ : يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ ' وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ ' وَغَدِي بِالْحَرَامِ ' فَإِنِّي يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۸۵۴ : وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٌ : شَيْخُ زَانَ ' وَمَلِكٌ كَذَّابٌ ' وَعَائِلٌ مُتَكَبِّرٌ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"الْعَائِلُ" : الْفَقِيرُ .

۱۸۵۵ : وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سیحان، جیحان اور فرات اور نیل یہ چاروں جنت کے دریا ہیں۔“ (مسلم)

۱۸۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”اللہ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا فرمایا اور پہاڑوں کو اس میں اتوار کے دن اور درخت سوموار کے دن اور ناپسندیدہ چیزوں کو منگل کے دن نور کو بدھ کے دن پیدا فرمایا اور اس میں چوپایوں کو جمعرات کے دن پیدا فرمایا اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام مخلوق کے آخر میں جمعہ کے دن عصر کے بعد دن کی آخری ساعت میں عصر سے رات تک کے وقت میں پیدا فرمایا۔“

(مسلم)

۱۸۵۷: ابوسلیمان خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ہاتھ میں (جنگ) موتہ کے دن نو تلواریں ٹوٹیں اور صرف چھوٹی نو تلوار میرے ہاتھ میں باقی رہی۔

(بخاری)

۱۸۵۸: حضرت عمر و بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جب حاکم نے حکم کے لئے اجتہاد کیا اور وہ اجتہاد درست ہو گیا، تو اس کو دو اجر ملیں گے اور جب حاکم نے اجتہاد کیا اور اس میں غلطی کی تو اس کو ایک اجر ملے گا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۵۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بخاری جہنم کی بھڑک ہے پس اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۶۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص فوت ہو گیا اور اس کے ذمے روزہ تھا تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے۔“ (بخاری و مسلم) پسندیدہ

رَسُولُ اللَّهِ: ”سَيْحَانُ وَجِيحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنَّيْلُ كُلُّ مَنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۵۶: وَعَنْهُ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ: ”خَلَقَ اللَّهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النَّوْرَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، وَبَتَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَخَلَقَ آدَمَ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۵۷: وَعَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مَوْتَةِ تِسْعَةَ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَحِيفَةٌ يَمَانِيَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۵۸: وَعَنْ عُمَرَوِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ فَآخِطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۵۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۰: وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: ”مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.



بات یہ ہے کہ جس کے ذمے روزے ہوں اور وہ فوت ہو جائے تو اس کی طرف سے روزہ رکھنا جائز ہے۔ مراد ولی سے قریبی رشتہ دار ہے خواہ وہ وارث ہو یا نہ ہو۔

۱۸۶۱: عوف بن مالک بن طفیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا گیا کہ عبد اللہ بن زبیر نے اس عطیے کے بارے میں جو حضرت عائشہ کو دیا گیا تھا (اور حضرت عائشہ نے اس کو تقسیم کر دیا تھا) تو عبد اللہ بن زبیر نے کہ اللہ کی قسم عائشہ (میری خالہ) ضرور ان کاموں سے باز آ جائے ورنہ میں ان پر پابندی عائد کر دوں گا۔ حضرت عائشہ نے پوچھا کیا عبد اللہ نے واقعی یہ بات کہی ہے؟ کہا جی ہاں۔ عائشہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے نذر مان لی ہے کہ میں عبد اللہ سے کبھی کلام نہیں کروں گی۔ جب قطع تعلق کی مدت طویل ہو گئی تو ابن زبیر نے اس کے لئے سفارش کروائی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا اس معاملے میں نہ سفارش مانوں گی اور نہ ہی اپنی نذر توڑنے کا گناہ کروں گی۔ جب یہ بات عبد اللہ بن زبیر پر سخت تکلیف دہ ہوئی تو انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن اسود سے بات چیت کی ان سے کہا کہ میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم مجھے ضرور حضرت عائشہ کی خدمت میں لے چلو اس لئے کہ ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ میرے ساتھ قطع رحمی کی نذر مانیں۔ مسور اور عبد الرحمن ابن زبیر کو ساتھ لے کر حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس طرح اجازت طلب کی۔ آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ کیا ہم اندر آ جائیں؟ حضرت عائشہ کہا آ جاؤ۔ انہوں نے کہا کیا ہم سب۔ حضرت عائشہ نے کہا ہاں۔ حضرت عائشہ کو یہ علم نہ ہوا کہ عبد اللہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ تو جب وہ سب داخل ہو گئے تو عبد اللہ اپنی خالہ سے لپٹ گئے اور انہیں قسمیں دینے اور رونے لگے اور پردے کے باہر مسور اور عبد الرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو قسمیں دینے لگے کہ وہ ان سے ضرور بات کر لیں۔

وَالْمُخْتَارُ جَوَازُ الصَّوْمِ عَمَّنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ لِهَذَا الْحَدِيثِ وَالْمُرَادُ بِالْوَلِيِّ الْقَرِيبُ وَإِرْقًا كَانَ أَوْ غَيْرَ وَإِرْبُ.

۱۸۶۱: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ الطُّفَيْلِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا: وَاللَّهِ لَتَسْتَهَيَّنَ عَائِشَةُ أَوْ لَا حُجْرَانَ عَلَيْهَا - قَالَتْ: أَهْوَى قَالَ هَذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ - قَالَتْ: هُوَ لِلَّهِ عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ لَا أَكَلِمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا، فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِينَ طَالَتِ الْهَجْرَةَ فَقَالَتْ: لَا وَاللَّهِ لَا أَشْفَعُ فِيهِ أَبَدًا، وَلَا أَتَحَنُّتُ إِلَى نَذْرِي فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَيَّ ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمْتُ الْمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْأَسْوَدِ ابْنَ عَبْدِ يَغُوثَ وَقَالَ لَهُمَا: أَنْشِدْ كَمَا لِلَّهِ لَمَّا أَدْخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَإِنَّهَا لَا يَجُلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسُورُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ حَتَّى اسْتَأْذَنَّا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنْدَخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ ادْخُلُوا قَالُوا: كُنَّا؟ قَالَتْ: نَعَمْ ادْخُلُوا كُلُّكُمْ، وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَقَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِي، وَطَفِقَ الْمِسُورُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يُنَاشِدُانَهَا إِلَّا

حضرت عائشہ نے یہ بات قبول کر لی۔ وہ دونوں کہنے لگے نبی ﷺ نے قطع تعلق سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ آپؐ جانتی ہیں کہ کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے۔ جب انہوں نے حضرت عائشہؓ کے سامنے نصیحت اور وعظ کی بہت سی باتیں کی تو حضرت عائشہؓ بھی ان کو روتے ہوئے نصیحت کرنے لگیں اور فرمانے لگیں میں نے تو نذرمانی ہے اور نذر کا معاملہ بڑا سخت ہے۔ وہ دونوں حضرت عائشہؓ سے اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے ابن زبیر سے بات کر لی۔ اور نذر کے کفارے میں چالیس گردنیں آزاد کیں۔ بعد میں جب کبھی وہ اس نذر کو یاد کرتیں تو اتنا روتیں کہ ان کے آنسو ان کی اوڑھنی کو تر کر دیتے۔ (بخاری)

۱۸۶۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتولین احد کی طرف تشریف لے گئے اور آٹھ سال امدان کے لئے اس طرح دعا فرمائی جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو الوداع کہتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ”میں تم سے آگے جانے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں گا۔ تمہارے ساتھ وعدے کی جگہ حوض ہے اور میں اس کو اپنے اس مقام پر دیکھ رہا ہوں۔ خبردار! مجھ تمہارے بارے میں شرک کا خطرہ نہیں لیکن خدشہ اس بات کا ہے کہ تم دنیا میں ایک دوسرے کے مقابلے میں رغبت کرنے لگو۔“ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں یہ آخری نگاہ تھی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈالی۔ (بخاری و مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ مجھے تمہارے بارے میں دنیا کا خطرہ ہے کہ اس میں رغبت کرنے لگو! آپس میں اس کی وجہ سے لڑنے لگو اور اس طرح ہلاک ہو جاؤ جس طرح تم سے پہلے ہلاک ہوئے۔ یہ آخری دیدار تھا جو میں نے منبر پر آپ کا کیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میں تم سے آگے جانے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں گا اللہ

كَلِمَتُهُ وَقَبِلْتُ مِنْهُ وَيَقُولَانِ : اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتُ مِنَ الْهَجْرَةِ ، وَلَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ - فَلَمَّا اَكْثَرُوا عَلَيَّ عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّخْرِيجِ طَفِقْتُ تَذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِي ، وَتَقُولُ : اِنِّي نَذَرْتُ وَالتَّذْرُ شَدِيدٌ فَلَمْ يَزَالَا يَبْهَا حَتَّى كَلِمَتِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَاعْتَقْتُ فِيْ نَذْرِهَا ذَلِكَ اَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً ، وَكَانَتْ تَذَكِّرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَتَبْكِي حَتَّى تَبُلَّ مُوْغَهَا حِمَارَهَا ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۸۶۲ : وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى قَتْلَى أُحُدٍ فَصَلَّى عَلَيْهِمْ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِينَ كَالْمَوْدِعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ : ”إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمْ الْحَوْضُ ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا ، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا“ قَالَ فَكَانَتْ آخِرَ نَظَرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ : ”وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا ، وَتَقْتُلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ : ”إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ ، وَإِنِّي

کی قسم میں اپنے حوض کو اب دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں یا زمین کی چابیاں دی گئیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی قسم تمہارے بارے میں یہ مجھے خطرہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے لیکن مجھے خطرہ یہ ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو۔ مقتولین اُحد پر صلوٰۃ کا معنی دُعا ہے۔ نہ کہ معروف نماز جنازہ۔

۱۸۶۳: حضرت ابو زید عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا، نماز پڑھائی اور پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ نماز پڑھائی اور پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس جو کچھ ہوا اور جو ہونے والا تھا اسکی ہمیں اطلاع دی۔ ہم میں سب سے بڑے علم والے وہی ہیں۔ ان باتوں کو سب سے زیادہ یاد کرنے والے ہیں۔ (مسلم)

۱۸۶۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی یہ نذر مانے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اس کو اطاعت کرنی چاہئے اور جو یہ نذر مانے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔“ (بخاری)

۱۸۶۵: حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھپکلیوں کے مارنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آگ پر پھونکے مارتی تھیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب میں مارا اس کو اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جو دوسری ضرب میں مارے اس کو اتنی اتنی نیکیاں پہلی سے کم اور اگر اس کو تین ضربوں میں مارا تو اس کو اتنی اتنی نیکیاں۔ ایک اور روایت میں یہ ہے کہ جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب میں مارا اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس نے دوسری

أُعْطِيَتْ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا، وَالْمُرَادُ بِالصَّلَاةِ عَلَى قَتْلِي أُحُدٍ: الدُّعَاءُ لَهُمْ، لَا الصَّلَاةَ الْمَعْرُوفَةَ.

۱۸۶۳: وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عُمَرُو بْنِ أَخْطَبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصَا، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ، فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۶۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يُعْصِهْ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۶۵: وَعَنْ أُمِّ شَرِيكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاعِ وَقَالَ: ”كَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ قَتَلَ وَرَعَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ دُونَ الْأُولَى، وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّلَاثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ“ وَفِي رِوَايَةٍ:



ضرب میں مارا اس کو اس سے کم اور جس نے تیسری ضرب میں میں مارا اس کو اس سے کم۔

(مسلم)

اہل لغت فرماتے ہیں کہ الْوَزْغُ: سام ابرص کی قسم کا بڑا جانور (کرلا) ہے۔

۱۸۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا۔ آج میں ضرور صدقہ کروں گا پس وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اس کو ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح کو لوگ باتیں کر رہے تھے آج رات ایک چور کو صدقہ دیا گیا۔ اس نے کہا اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ میں آج پھر صدقہ کروں گا۔ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اس کو ایک زانیہ عورت کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک زانیہ پر صدقہ دیا گیا۔ اس نے کہا اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ بدکار عورت پر صدقہ ہو گیا۔ میں آج رات پھر ضرور صدقہ کروں گا۔ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اس کو ایک مالدار کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات مالدار کو صدقہ دیا گیا۔ اس نے کہا اے اللہ! تمام تعریفیں آپ کے لئے ہیں۔ صدقہ چور کو پہنچ گیا، زانیہ کے ہاتھ میں آیا اور مالدار کو مل گیا۔ اس کو خواب دکھایا گیا جس میں کہا گیا کہ تیرا صدقہ چور پر قبول ہو گیا۔ اس لئے کہ شاید وہ چوری سے باز آئے اور زانیہ پر قبول ہو گیا شاید کہ وہ زنا سے پاکبازی اختیار کرے اور غنی پر بھی قبول ہو گیا شاید کہ وہ عبرت حاصل کرے اور اپنے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرے۔ بخاری نے ان لفظوں سے بیان کیا اور مسلم نے اسی معنی کو روایت کی۔

۱۸۶۸: حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ ہم ایک دعوت میں رسول اللہ کے ساتھ تھے۔ آپ کے لئے دستی کا گوشت پیش کیا گیا اور یہ گوشت آپ کو پسند تھا۔ پس آپ دانتوں سے توڑ توڑ کر کھانے لگے

”مَنْ قَتَلَ وَزْغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبِهِ كَتَبَ لَهُ مِائَةَ حَسَنَةٍ“ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ، وَفِي الثَّلَاثَةِ دُونَ ذَلِكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: الْوَزْغُ الْعِظَامُ مِنْ سَامِ أِبْرَصٍ.

۱۸۶۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”قَالَ رَجُلٌ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ! فَقَالَ: اللَّهُ لَكَ الْحَمْدُ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ! فَقَالَ: اللَّهُ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيِّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى غَنِيِّ! فَقَالَ: اللَّهُ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيِّ“ فَاتَى فَقِيلَ لَهُ: أَمَا صَدَقْتِكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَا الزَّانِيَةَ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَا الْغَنِيَّ فَلَعَلَّهُ اللَّهُ أَنْ يَتَعَبَّرَ فَيَنْفِقَ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِلَفْظِهِ وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ.

۱۸۶۸: وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَهَسَّ مِنْهَا نَهْسَةً



اور فرمانے لگے میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کس طرح ہوگا؟ اللہ تعالیٰ پہلوں اور پچھلوں کو ایک میدان میں جمع فرمائیں گے تاکہ دیکھنے والا ان سب کو دیکھ سکے اور دعوت دینے والے کی بات سن سکیں اور سورج لوگوں کے قریب ہوگا۔ لوگوں کو غم اور بے چینی اس حد تک ہوگی جس کی وہ طاقت اور برداشت نہ رکھیں گے۔ لوگ کہیں گے کیا تم اس تکلیف کو دیکھ رہے ہو جس میں تم مبتلا ہو کہ وہ کس حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ کیا تم نہیں غور کرتے کسی ایسے شخص کے بارے میں جو تمہارے لئے تمہارے رب کے ہاں سفارش کرے۔ پس وہ ایک دوسرے کو کہیں گے۔ تمہارے والد آدم ہیں۔ وہ سب ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے آدم تو سب انسانوں کا باپ ہے۔ تجھے اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اس طرف سے روح پھونکی اور فرشتوں کو اس نے حکم دیا۔ پس انہوں نے سجدہ کیا اور تمہیں جنت میں ٹھہرایا۔ کیا آپ ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش نہیں کریں گے۔ کیا آپ اس تکلیف کو نہیں دیکھ رہے کہ جس میں ہم مبتلا ہیں اور جس حد تک ہم پہنچے ہوئے ہیں۔ پس وہ فرمائیں گے بے شک میرا رب آج کے دن اتنا سخت غصے میں ہے کہ نہ اس سے پہلے ناراض ہوا اور نہ ہی بعد میں وہ اس طرح ناراض ہوگا۔ اس نے مجھے درخت سے روکا پس مجھ سے نافرمانی ہو گئی۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ میرے علاوہ اور کسی کے پاس جاؤ۔ تم نوح کے پاس جاؤ۔ پس وہ سب لوگ نوح کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے نوح! آپ زمین پر پہلے رسول ہیں اور اللہ نے آپ کو شکر گزار بندہ فرمایا۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے جس مصیبت میں ہم مبتلا ہیں اور جس حد تک ہم پہنچے ہوئے ہیں۔ کیا آپ ہمارے لئے اپنے رب کے ہاں سفارش نہیں کرتے؟ وہ فرمائیں گے آج کے دن بے شک میرا رب اتنا غضبناک ہے کہ نہ اس سے پہلے غضبناک ہوا اور نہ بعد میں ہوگا۔

وَقَالَ: "أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَذَرُونَنِي؟ ذَاكَ يَجْمَعُ اللَّهُ الْأُولِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيَنْظُرُهُمُ النَّاطِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ وَتَذَنُّو مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْعَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ: أَلَا تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ إِلَى مَا بَلَّغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يُشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: أَبُوكُمْ أَدَمُ فَيَاتُونَهُ فَيَقُولُ: يَا أَدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَخَّ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَّغْنَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي غَضِبَ غَضَابًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُ: نَفْسِي نَفْسِي أَذْهَبُوا إِلَيَّ غَيْرِي: أَذْهَبُوا إِلَيَّ نُوحٍ - فَيَاتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ: أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ إِلَى تَرَى إِلَى مَا بَلَّغْنَا؟ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَابًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي أَذْهَبُوا إِلَيَّ غَيْرِي: أَذْهَبُوا إِلَيَّ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ

اس نے مجھے دعوت دینے کے لئے کہا۔ میں نے وہ دعوت اپنی قوم کو دی۔ میری جان، میری جان، میری جان۔ تم ابراہیم کے پاس جاؤ اور وہ ابراہیم کے پاس جا کر کہیں گے۔ اے ابراہیم تو اللہ کا پیغمبر ہے اور اہل زمین میں اس کا خلیل ہے۔ ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کرو۔ کیا تم اس مصیبت کو نہیں دیکھتے؟ جس میں ہم مبتلا ہیں۔ وہ انہیں فرمائیں گے۔ بے شک میرا رب آج کے دن اتنا غضبناک ہے کہ نہ وہ پہلے اتنا غضبناک ہو اور نہ بعد میں ہوگا۔ میں نے تین باتیں ایسے کہی تھیں جو واقعہ کے خلاف تھیں۔ مجھے تو اپنی فکر ہے اپنی فکر اور اپنی فکر۔ تم میرے علاوہ اور کسی کے پاس جاؤ۔ تم موسیٰ کے پاس جاؤ۔ پس وہ موسیٰ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے۔ اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغامات اور کلام کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے۔ آپ ہمارے لئے اپنے رب کے پاس سفارش کریں۔ کیا آپ اس پریشانی کو نہیں دیکھتے جس میں ہم مبتلا ہیں؟ وہ فرمائیں گے۔ بے شک میرا رب آج کے دن اتنا ناراض ہے نہ اس سے پہلے اتنا ناراض ہو اور نہ اس کے بعد ہوگا۔ بے شک میں نے تو ایک جان کو مار دیا تھا جس کے دل کا مجھ کو حکم نہ تھا۔ مجھے تو اپنی فکر ہے اپنی فکر اور اپنی فکر۔ تم میرے علاوہ اور کسی کے پاس جاؤ۔ تم عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ پھر وہ عیسیٰ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے عیسیٰ! تو اللہ کا رسول اور کلمہ ہے جس کو اس نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کی طرف سے آئی ہوئی روح ہے تو نے پگھلے میں کلام کیا۔ ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش کرو۔ کیا تم اس پریشانی کو نہیں دیکھتے جس میں آج ہم مبتلا ہیں؟ پس عیسیٰ فرمائیں گے۔ بے شک میرا رب آج کے دن اتنا ناراض ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا ناراض ہو اور نہ بعد میں ہوگا۔ وہ کسی لغزش کا ذکر نہیں فرمائیں گے۔ مجھے تو اپنی پڑی ہے مجھے تو اپنی پڑی ہے اور اپنی۔ تم میرے علاوہ اور کسی کے پاس جاؤ۔ تم محمد کے پاس جاؤ۔ پس وہ محمد کے پاس آئیں گے اور ایک

وَحَلِيسَةُ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ 'اشْفَعْنَا لِي  
رَبِّكَ 'الَاترئى الى ما نحن فيه؟ فيقول  
لهم: ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم  
يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله.  
وانى كنت كذبت ثلاث كذبات  
نفسى نفسى اذهبوا الى غيرى:  
اذهبوا الى موسى فياتون موسى فيقولون:  
يا موسى انت رسول الله فضلك الله  
برسالته وبكلامه على الناس اشفع لنا  
الى ربك 'الآتري الى ما نحن فيه؟  
فيقول ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم  
يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله  
وانى قد قتلت نفسا لم اؤمر بقتلها نفسى  
نفسى نفسى اذهبوا الى غيرى: اذهبوا  
الى عيسى - فياتون عيسى فيقولون: يا  
عيسى انت رسول الله وكلمته القاها الى  
مريم وروح منه وكنمت الناس فى المهدي  
اشفع لنا الى ربك 'الآتري الى ما نحن  
فيه؟ فيقول عيسى: ان ربى قد غضب  
اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب  
بعده مثله 'ولم يدكر ذنبا نفسى نفسى  
نفسى اذهبوا الى غيرى اذهبوا الى محمد  
صلى الله عليه وسلم "وفى رواية  
"فياتونى فيقولون يا محمد انت رسول الله  
صلى الله عليه وسلم وحاتم الانبياء وقد  
غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما

روایت میں ہے کہ وہ میرے پاس آئیں گے۔ پھر کہیں گے اے محمد آپ اللہ کے رسول ہیں انبیاء کے خاتم ہیں اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے۔ آپ ہمارے لئے اپنے رب کی بارگاہ میں سفارش کریں۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے جس مصیبت میں ہم مبتلا ہیں؟ پس میں چل کر عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کی بارگاہ میں سجدے میں پڑ جاؤں گا۔ پھر اللہ مجھ پر اپنی ایسی تعریفیں اور عمدہ ثنائیں کھولے گا جو آج تک مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کھولی گئیں۔ پھر کہا جائے گا اے محمد! سر اٹھاؤ اور سوال کرو۔ سوال پورا کیا جائے گا۔ سفارش کرو سفارش قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے میرے رب میری امت میری امت اے میرے رب۔ پس کہا جائے گا اے محمد اپنی امت میں سے بلا حساب والوں کو لے کر آؤ۔ انہیں جنت میں داخل کر لو اور میرے امتی اور ان کے ساتھ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہوں گے۔ اللہ کی قسم! ان لوگوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا مکہ اور حجر کے درمیان۔ یا فرمایا کہ اور بھری کے درمیان۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم اپنے بیٹے اسماعیل اور ان کی والدہ کو لے چل دیئے جبکہ وہ دودھ پیتے بچے تھے اور ان کو بیت اللہ کے نزدیک ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ ایک بڑے درخت کے نیچے زمزم اور مسجد حرام کے بالائی حصہ کی جگہ میں ان کی رہائش کا انتظام کیا۔ ان جگہوں میں کوئی متنفس موجود نہ تھا اور نہ ہی وہاں پانی کا نام و نشان تھا۔ ان دونوں کو وہاں اتار کر ان کے پاس ایک کھجور کی تھیلی اور ایک مشک جس میں کچھ پانی تھا ابراہیم علیہ السلام پیچھے مڑ کر چل دیئے۔ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے گئیں اور کہا اے ابراہیم کہاں جا رہے ہو کیا ہمیں اس وادی میں چھوڑے جا رہے ہو جس میں کوئی غم خوار ساتھی ہے اور نہ کوئی چیز؟ انہوں نے یہ بات کئی مرتبہ دہرائی لیکن ابراہیم

تَاخَّرَ اشْفَعْنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَانْطَلِقْ فَاثْنِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ النَّوَاءِ عَلَيْهِ شَيْنًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَيَّ أَحَدٌ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اذْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تَعْطَاةً وَاشْفَعْ تَشْفَعُ، فَارْفَعْ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ - فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ادْخُلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنَ الْبَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ لِلنَّاسِ فِيمَا سَرَى ذَلِكَ مِنَ الْبَابِ - ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمَصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجْرَ أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُضْرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأُمَّ إِسْمَاعِيلَ وَبَابِنَهَا إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُرَضِعُهُ حَتَّى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ، عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ، وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَاكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ وَسَقَاءَ فِيهِ مَاءً، ثُمَّ قَفَى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ: يَا إِبْرَاهِيمُ أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ فِيهِ آبٌ وَلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ لَهَا - قَالَتْ



علیہ السلام ان کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ بالآخر ہاجرہ نے ان کو کہا کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے کہا جی ہاں۔ تب ہاجرہ نے کہا پھر وہ ہمیں ضائع نہ کرے گا۔ اس کے بعد وہ واپس لوٹ آئیں۔ ابراہیم علیہ السلام چلتے رہے یہاں تک کہ تثنیہ کے پاس پہنچے۔ جہاں وہ ان کو نہ دیکھتے تھے تو آپ نے اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کیا اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعائیں کی۔ ”اے میرے رب میں نے اپنی اولاد کو ایسی وادی میں ٹھہرایا جس میں کھیتی نہیں.....“ اسماعیل کی والدہ اپنے بیٹے اسماعیل کو دودھ پلاتی رہیں اور خود پانی پیتی رہیں یہاں تک کہ مشک کا پانی ختم ہو گیا۔ وہ خود بھی پیاس محسوس کر رہی تھیں اور یہ بھی دیکھ رہی تھیں کہ بیٹا بھی پیاس کی وجہ سے بلبلارہا یا زمین میں لوٹ رہا ہے۔ وہ اس منظر کو ناپسند کرتے ہوئے چل دیں۔ انہوں نے اس جگہ سے سب سے زیادہ قریب صفا کے پہاڑ کو پایا پس وہ اس پر نظر کیا ہو گئیں اور وادی کی طرف رخ کر کے دیکھنے لگیں کہ کوئی انسان نظر آئے لیکن بے سود۔ وہ صفا سے اتری اور وادی تک پہنچیں۔ پھر اپنی نگاہ کا کنارہ اٹھا کر ایک مصیبت زدہ شخص کی مانند دوڑ کر وادی کو عبور کیا پھر مروہ پر آئیں اور اس پر کھڑی ہو گئیں اور دیکھا کہ کوئی انسان نظر آئے میں کہا کونہ پایا۔ یہ انہوں نے سات مرتبہ دہرایا۔ انہوں نے یہ سات مرتبہ کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اس لئے لوگ صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں جب وہ مروہ پر چڑھ گئیں تو انہوں نے ایک آواز سنی تو اپنے آپ کو کہنے لگیں خاموش! پھر انہوں نے کان لگایا تو دوبارہ وہ آواز سنی۔ اس پر انہوں نے کہا کہ تو نے آواز تو سنا دی اگر تیرے پاس کوئی معاونت کا سلسلہ ہے (تو سامنے آ) پس اسی لمحہ فرشتہ زم زم کی جگہ کے پاس تھا۔ پس اس نے اپنی ایڑی یا پر سے کریدا۔ یہاں تک کہ پانی ظاہر ہو گیا ہاجرہ اس کے گرد حوض بنانے لگیں اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کرنے لگیں اور پانی کو چلو میں لے کر مشک

لہ: اَللّٰهُ اَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَتْ اِذَا لَا يُضَيِّعُنَا، ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى اِذَا كَانَ عِنْدَ النَّبِيَّةِ حَيْثُ لَا يَبْرُوْنَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتِ ثُمَّ دَعَا بِهٖوَالِآءِ الدَّعْوَاتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: رَبِّ اِنِّى اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ حَتَّىٰ بَلَغَ ”يَشْكُرُوْنَ“ وَجَعَلْتُ اُمَّ اِسْمَاعِيْلٍ تَرْضِعُ اِسْمَاعِيْلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ حَتَّى اِذَا نَفَدَ مَا فِى السَّقَاءِ عَطِشْتُ وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَعَلْتُ تَنْظُرُ اِلَيْهِ يَتَلَوَّى۔ اَوْ قَالَ يَلْبِطُ فَاَنْطَلَقْتُ كَرَاهِيَةً اَنْ تَنْظُرَ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُ الصَّفَا اَقْرَبَ جَبَلٍ فِى الْاَرْضِ يَلِيْهَا فَقَامْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلْتُ الْوَادِىَ تَنْظُرُ هَلْ تَرَى اَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ اَحَدًا، فَهَيَّطْتُ مِنَ الصَّفَا حَتَّى اِذَا بَلَغْتُ الْوَادِىَ رَفَعْتُ طَرَفَ دِرْعِيْ ثُمَّ سَعَيْتُ الْاِنْسَانَ الْمَجْهُوْدَ حَتَّى جَاوَزْتُ الْوَادِىَ، ثُمَّ اَتَيْتُ الْمَرْوَةَ فَقَامْتُ عَلَيْهَا فَتَطَّرْتُ هَلْ تَرَى اَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ اَحَدًا، فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”فَلَيْدَلِكَ سَعَى النَّاسِ بَيْنَهُمَا“ فَلَمَّا اشْرَفْتُ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعْتُ صَوْتًا فَقَالْتُ: صَهْ۔ تَرِيْدُ نَفْسَهَا۔ ثُمَّ تَسَمَعْتُ فَسَمِعْتُ اَيْضًا فَقَالْتُ: قَدْ اَسْمَعْتُ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاثُ فَاَعِثْ، فَاِذَا هِىَ بِالْمَلِكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ قَبِحَتْ



میں ڈالنے لگیں وہ پانی جتنا چلو سے لیتی اتنا ہی پانی نیچے سے جوش مارتا اور ایک روایت میں ہے کہ جتنا وہ چلو میں لیتی اتنا وہ جوش مارتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اسماعیل کی والدہ پر رحم کرے۔ اگر وہ زم زم کو چھوڑ دیتی یا پانی کے چلو نہ بھرتیں تو زمزم ایک بہتا ہو چشمہ ہوتا۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں حضرت ہاجرہ نے پیا اور اپنے بیٹے کو پلایا۔ فرشتے نے اس کو کہا تم ضائع ہونے کا خوف مت کرو۔ یہاں اللہ کا ایک گھر ہے جس کی تعمیر یہ لڑکا اور اس کا والد کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس گھر والوں کو ضائع نہیں کرتے۔ بیت اللہ کی جگہ زمین سے ٹیلے کی طرف بلند تھی۔ سیلاب آ کر اس کے دائیں اور بائیں جانب سے گزر جاتا یہاں تک کہ بنو جرہم کا ایک گروہ وہاں سے گزرا یا ان کا ایک گھرانہ کے راستے ادھر سے ہو کر گزرا۔ وہ مکہ کی چٹلی جانب اترے تو انہوں نے ایک پرندہ منڈلاتا ہوا دیکھا۔ انہوں نے کہا یہ پرندہ پانی پر چکر لگا رہا ہے ہمیں تو زمانہ گزر گیا اس وادی میں کوئی پانی نہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک یاہو قاصدوں کو بھیجا۔ پس انہوں نے پانی پا کر لوٹ کر قافلے کو پانی کی اطلاع کی۔ وہ ادھر متوجہ ہوئے جبکہ اسماعیل کی والدہ پانی کے پاس تھیں اور کہنے لگے کیا تم ہمیں اجازت دیتی ہو کہ ہم تمہارے قریب اتریں۔ انہوں نے کہا ہاں لیکن پانی پر تمہارا کوئی حق نہ ہوگا۔ انہوں نے اس کو تسلیم کر لیا۔ نبی اکرم نے فرمایا یہ بات حضرت اسماعیل کی والدہ کی مرضی کے مطابق ہوئی وہ مانوسیت پسند تھیں۔ وہ پانی کے پاس اتر پڑے اور انہوں نے اپنے اہل کی طرف پیغام بھیجا پس وہ بھی ان کے پاس آ کر مقیم ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب وہاں کئی گھر ہو گئے اور لڑکا جوان ہو گیا اور ان سے عربی سیکھ لی۔ آپ ان میں سب سے زیادہ نفیس اور جوانی میں عجیب دل پسند تھے جب بالغ ہو گئے تو انہوں نے اپنے خاندان میں سے ایک عورت سے ان کا نکاح کر دیا اور حضرت اسماعیل کی والدہ فوت ہو گئیں۔

بِعَقِبِهِ - أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ - حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ ، فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا هَكَذَا ، وَجَعَلَتْ تَعْرِفُ الْمَاءَ فِي سِقَائِهَا وَهُوَ يَقْوَرُ بَعْدَ مَا تَعْرِفُ ، وَفِي رِوَايَةٍ : بِقَدْرِ مَا تَعْرِفُ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ”رَحِمَ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ - أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَعْرِفْ مِنَ الْمَاءِ - لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا“ قَالَ فَتَشْرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ : لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هَهُنَا مَعِينًا لِلَّهِ بَيْنَهُ هَذَا الْعِلَامُ وَأَبْوُهُ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَهْلَهُ ، وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيهِ السُّيُوفُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ، فَكَانَتْ كَذَلِكَ حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمٍ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمٍ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقٍ كَذَا ، فَتَزَلُّوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ ، فَرَأَوْا طَائِرَ عَائِفًا فَقَالُوا إِنَّ هَذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ لَعَهْدُنَا بِهِذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ ، فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّتَيْنِ فَإِذَا هُمُ بِالْمَاءِ فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ فَأَقْبَلُوا وَأُمَّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا : آتَاذَيْنِ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكَ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، وَلَكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا : نَعَمْ“ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : فَالْفِي ذَلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ ، وَهِيَ تُحِبُّ الْأَنْسَ ، فَتَزَلُّوا فَأَرْسَلُوا إِلَى أَهْلِهِمْ فَتَزَلُّوا مَعَهُمْ ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِهَا أَهْلُ

پس ابراہیم علیہ السلام اسماعیل کی شادی کے بعد تشریف لائے تاکہ اپنی چھوڑی ہوئی چیزوں کو دیکھیں۔ اسماعیل کو نہ پا کر ان کی بیوی سے ان کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا وہ ہمارے لئے روزی کی تلاش میں گئے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ہمارے لئے شکار کرنے گئے ہیں۔ پھر اس سے ان کے گزر اوقات اور عام حالت پوچھی۔ اس نے کہا ہم بری حالت، تنگی اور سختی میں ہیں اور ان کے پاس شکایت کی۔ آپ نے فرمایا جب تمہارا خاوند آجائے تو ان کو سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدلے۔ جب اسماعیل آئے تو انہوں نے کوئی چیز گویا محسوس کی۔ پھر انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ کہنے لگی جی ہاں۔ اس اس شکل کے ایک بزرگ آئے تھے اور انہوں نے تمہارے بارے میں پوچھا۔ پس میں نے ان کو اطلاع دی پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا گزر اوقات کیسا ہے؟ میں نے ان کو بتلایا کہ ہم مشقت اور تکلیف میں ہیں۔ تو اسماعیل نے کہا انہوں نے کسی چیز کی تمہیں نصیحت کی؟ اس نے کہا جی ہاں مجھے یہ حکم دیا کہ میں تمہیں سلام کہوں اور دروازے کی چوکھٹ بدلنے کے لئے تمہیں کہوں۔ اسماعیل نے کہا وہ میرے والد تھے انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں تم سے جدائی اختیار کروں۔ پس اس کو طلاق دے دی اور انہیں میں سے ایک دوسری عورت سے نکاح کیا۔ پس ابراہیم جتنا اللہ نے چاہا ٹھہرے رہے پھر اس کے بعد ان کے پاس تشریف لائے اسماعیل کو نہ پایا۔ ان کی بیوی کے پاس تشریف لا کر ان کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا وہ ہمارے لئے رزق کی تلاش کرنے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم کس حال میں ہو اور تمہاری زندگی اور گزران کیسا ہے؟ تو اس نے کہا ہم خیریت اور وسعت میں ہیں اور اللہ کی تعریف کی تو ابراہیم نے سوال کیا، کیا چیز کھاتے ہو؟ اس نے کہا گوشت! تمہارا مشروب کیا ہے؟ کہا پانی۔ ابراہیم نے دعا کی اے اللہ ان کے گوشت اور پانی میں برکت نازل

آيَاتٍ وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ  
وَأَنْفُسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ فَلَمَّا  
أَدْرَكَ زَوْجُوهُ أَمْرًا مِنْهُمْ وَمَاتَتْ أُمُّ  
إِسْمَاعِيلَ فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ  
إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَرْكَنَهُ فَلَمَّ يَجِدُ إِسْمَاعِيلَ  
فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَتَّبِعُنَا  
وَفِي رِوَايَةٍ: يَصِيدُ لَنَا - ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ  
عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ: نَحْنُ بَشِيرٌ  
نَحْنُ فِي ضَيْقٍ وَشِدَّةٍ وَشَكَتْ إِلَيْهِ - قَالَ:  
فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكَ أَقْرَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَقَوْلِي لَهُ يُغَيِّرُ عَنِّي بَابِي - فَلَمَّا جَاءَ  
إِسْمَاعِيلُ كَانَتْ أُنْسٌ شَيْنًا فَقَالَ: هَلْ جَاءَ  
كُم مِّنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ جَاءَ نَاسِيخٌ كَذَا  
وَكَذَا فَسَأَلْنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتَهُ فَسَأَلَنِي:  
كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ  
قَالَ: فَهَلْ أَوْصَاكَ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ  
أَمَرَنِي أَنْ أَفَارِقَكَ الْحَقِي بِأَهْلِكَ -  
فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى فَلَبِثَ عَنْهُمْ  
إِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ آتَاهُمْ بَعْدَ فَلَمَّ يَجِدُهُ  
فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَسَأَلَ عَنْهُ - قَالَتْ:  
خَرَجَ يَتَّبِعُنَا لَنَا - قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ؟ وَسَأَلَهَا  
عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ - فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ  
وَسَعَةٍ وَأَثَّتْ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمْ؟  
قَالَتْ اللَّحْمُ - قَالَ: فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ:  
الْمَاءُ - قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ  
وَالْمَاءِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ "وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ

فرما۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ”اس دن ان کے پاس ایک دانہ بھی نہ تھا اگر ہوتا تو آپ اس کے لئے بھی دعا فرماتے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ دونوں چیزیں مکہ کے علاوہ ان دونوں پر کوئی گزر نہیں کر سکتا اور نہ اس کو موافق آتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ابراہیمؑ آئے تو انہوں نے فرمایا اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے کہا وہ شکار کرنے گئے ہیں ان کی بیوی نے کہا آپ ہمارے پاس تشریف نہیں رکھتے کہ کھائیں پیئیں۔ آپ نے فرمایا تمہارا کھانا پینا کیا ہے تو اس نے کہا ہمارا کھانا گوشت اور مشروب پانی ہے۔ تو آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! ان کے کھانے اور مشروب میں برکت نازل فرما۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ ابوالقاسمؑ نے فرمایا: ”یہ ابراہیمؑ کی دعا کی برکت ہے۔“ ابراہیمؑ نے فرمایا: ”جب تمہارا خاوند آجائے تو ان کو سلام کہنا۔ اور ان کو کہہ دینا کہ وہ اپنے دروازے کی چوکھٹ قائم رکھے۔ حضرت اسماعیلؑ واپس آئے تو کہا کیا تمہارے پاس کوئی آیا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں ہمارے پاس ایک خوبصورت شکل والے شیخ آئے تھے اور ان کا تعریف بیان کی چنانچہ انہوں نے مجھ سے تمہارے بارے میں پوچھا تو میں نے ان کو اس کی اطلاع دی پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا ہمارا لڑکا ان کیسا ہے۔ میں نے ان کو بتلایا کہ ہم خیریت سے ہیں۔ انہوں نے کہا کیا انہوں تمہیں کسی چیز کی نصیحت فرمائی؟ اس نے کہا جی ہاں۔ وہ تمہیں سلام کہتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ دروازے کی چوکھٹ کو قائم رکھو۔ اسماعیلؑ نے فرمایا وہ میرے والد تھے اور تو چوکھٹ ہے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں باقی رکھوں۔ پھر ابراہیمؑ ان سے جتنا اللہ نے چاہا رکھے پھر اس کے بعد تشریف لائے۔ اس حال میں کہ اسماعیلؑ زم زم کے قریب ایک درخت کے نیچے تیر بنا رہے تھے۔ جب ان کو دیکھا تو اٹھ کر ان کی خدمت میں پہنچے اور اسی طرح کیا جس طرح والد کا بیٹا احترام کرتا ہے اور انہوں نے اسی طرح شفقت کی جس طرح والد بیٹے کے ساتھ

يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ“ قَالَ : فَهُمَا لَا يَخْلُوَا عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بغير مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ ‘ وَفِي رِوَايَةٍ فَجَاءَ . فَقَالَ : أَيْنَ إِسْمَاعِيلُ؟ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ : ذَهَبَ يَصِيدُ ، فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ : أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمُ وَتَشْرَبُ قَالَ : وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ : طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَاءُ - قَالَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ - قَالَ : فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ‘ بِنَكَّةُ دَعْوَةَ إِبْرَاهِيمَ“ قَالَ فَاِذَا جَاءَ زَوْجُكَ وَأَقْبَنِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيهِ يَثْبُتُ عِنَبَةَ بَابِهِ - فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ : هَلْ آتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ : نَعَمْ أَنَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَأَنْتُ عَلَيْهِ ‘ فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ ‘ فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَا بِخَيْرٍ - قَالَ فَأَوْصَاكَ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ : نَعَمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثَبِّتَ عِنَبَةَ بَابِكَ - قَالَ : ذَاكَ أَبِي ‘ وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ أَمْرَنِي أَنْ أُمْسِكَ ‘ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ ‘ فَلَمَّا رَأَاهُ قَامَ إِلَيْهِ فَصَنَعَ كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ قَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ إِنَّ اللَّهَ أَمْرَنِي بِأَمْرٍ ‘ قَالَ : فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ؟ قَالَ : وَتُعِينُنِي قَالَ : وَأُعِينُكَ - قَالَ : فَإِنَّ اللَّهَ أَمْرَنِي أَنْ أَبْنِي بَيْتًا هَهُنَا



وَإِشَارَ إِلَى أَكْمَةِ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا  
فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ  
إِسْمَاعِيلَ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمَ يَبْنِي  
حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهِذَا الْحَجَرِ  
فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ  
يُنَادِي لَهُ الْحِجَارَةَ وَهَمَّا يَقُولَانِ : رَبَّنَا تَقَبَّلْ  
مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

وَفِي رِوَايَةٍ : إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَرَجَ  
بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّ إِسْمَاعِيلَ مَعَهُ شَتَّةً فِيهَا  
مَاءٌ فَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ  
فَيَدِرُ لَبْنُهَا عَلَى صَبِيهَا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ  
فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى  
أَهْلِهِ فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا  
كَذَاءَ نَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ : يَا إِبْرَاهِيمُ إِلَى مَنْ  
تَشْرُكُنَا قَالَ : إِلَى اللَّهِ ، قَالَتْ : رَضِيتُ بِاللَّهِ  
فَرَجَعْتُ وَجَعَلْتُ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُ  
لَبْنُهَا عَلَى صَبِيهَا حَتَّى لَمَّا فَتِيَ الْمَاءُ قَالَتْ :  
لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أَحْسُ أَحَدًا -  
قَالَ - فَذَهَبْتُ فَصَعِدْتُ الصَّفَا فَنَظَرْتُ  
وَنَظَرْتُ هَلْ تُحَسُّ أَحَدًا فَلَمْ تُحَسَّ أَحَدًا  
فَلَمَّا بَلَغَتِ الرَّادِيَّ وَسَعَتْ وَآتَتْ الْمَرْوَةَ  
وَفَعَلَتْ ذَلِكَ أَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ : لَوْ ذَهَبْتُ  
فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ الصَّبِيُّ فَذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا  
هُوَ عَلَى خَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْشَعُ لِلْمَوْتِ ، فَلَمْ تُقَرِّهَا  
نَفْسُهَا فَقَالَتْ : لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي  
أَحْسُ أَحَدًا ، فَذَهَبْتُ فَصَعِدْتُ الصَّفَا

شفقت کرتا ہے۔ ابراہیم نے کہا: اے اسماعیل اللہ نے مجھے ایک  
بات کا حکم دیا ہے۔ اسماعیل نے جواب دیا۔ آپ وہ کر ڈالئے جو  
آپ کے رب نے آپ کو حکم دیا ہے۔ ابراہیم نے فرمایا: اس میں کیا  
تم میری اعانت کرو گے۔ جواب دیا میں آپ کی اعانت کروں گا۔  
ابراہیم نے فرمایا: پس اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں یہاں ایک گھر  
بناؤں اور ایک ٹیلے کی طرف اشارہ کیا جو اپنے ارد گرد کی زمین سے  
بلند تھا۔ پس اس وقت انہوں نے بیت اللہ کی بنیادوں کو بلند کیا۔  
اسماعیل پتھر لاتے اور ابراہیم تعمیر کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب  
دیواریں بلند ہو گئیں تو اسماعیل یہ پتھر لائے اور اس کو رکھا اور اس پر  
کھرے ہوئے کمر عمارت بنانے لگے۔ اسماعیل ان کو پتھر پکڑا دیتے  
تھے اور وہ دونوں یہ دعا کرتے تھے: ”اے ہمارے رب ہم سے یہ  
بے شک تو ہر بات سننے والا اور جاننے والا ہے۔“ ایک اور  
روایت میں یہ ہے کہ ابراہیم اسماعیل اور ام اسماعیل کو لے کر چلے  
اس حال میں ان کے پاس پانی کا مشکیزہ تھا جس میں پانی تھا۔ ام  
اسماعیل اس مشکیزہ سے پانی پیتی رہیں اور بچے کو دودھ پلاتی  
رہیں۔ یہاں تک کہ وہ مرنے لپنچے تو ان کو درخت کے نیچے اتار کر  
ابراہیم اپنے وطن فلسطین واپس لائے لگے تو ام اسماعیل نے ان کا  
پیچھا کیا جب مقام کداء میں پہنچے تو ام اسماعیل نے ان کو آواز دی۔  
اے ابراہیم! کس کے پاس آپ ہمیں چھوڑ کر جاتے ہیں؟ تو ابراہیم  
نے کہا اللہ کے۔ تو ام اسماعیل نے کہا میں اللہ تعالیٰ پر راضی ہوں۔  
پس وہ لوٹ آئیں اور اس مشکیزہ سے خود پیتی رہیں اور بیٹے کو دودھ  
پلاتی رہیں۔ یہاں تک کہ جب پانی ختم ہو گیا۔ میں جا کر دیکھتی ہوں  
اگر کوئی انسان نظر آجائے! حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ وہ جا کر صفا  
پر چڑھ گئیں اور خوب اچھی طرح دیکھا کہ کیا کوئی انسان نظر آتا ہے؟  
مگر کسی انسان کو نہ پایا۔ جب وادی میں پہنچیں تو دوڑ کر مروہ پر آئیں  
اور کئی چکر انہوں نے اس طرح لگائے۔ پھر کہنے لگیں۔ میں بچے کو جا



کر دیکھتی ہوں کہ اس کا کیا حال ہے۔ گئیں اور بچے کو دیکھا تو وہ اپنی اس حالت میں تھا گویا وہ موت کی تیاری میں ہے۔ پھر ان کے دل کو قرار نہ آیا اور کہنے لگیں اگر میں جا کر دیکھوں شاید کسی کو دیکھ پاؤں۔ پھر وہ گئیں اور صفا پر چڑھ گئیں اور خوب غور سے دیکھا مگر کسی کو نہ پایا۔ یہاں تک کہ انہوں نے سات چکر پورے کر لئے۔ پھر کہنے لگیں کہ میں جا کر دیکھوں کہ بچے کا کیا حال ہے؟ اچانک اس نے ایک آواز سنی تو اس سے کہا اگر تمہارے پاس کچھ بھلائی ہے تو تعاون کرو! پس جبرائیل نے اپنی ایڑی کی نوک زمین پر ماری جس سے پانی پھوٹ پڑا۔ ام المومنین گھبرا گئیں اور پانی ہتھیلیوں سے مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔ (بخاری) بخاری نے ان روایات کو ذکر کیا ہے۔

الدُّوْحَةُ : بڑا درخت۔ قَفِي : منہ پھیرا۔ الْجَرِيُّ : قاصد۔

الْفِي : پایا۔ يَنْشَعُ : موت کے خاتمے میں سانس لینا۔

۱۸۷۰: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کبھی بھی من کی قسم میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے۔

(بخاری و مسلم)

فَنظَرْتُ ، فَلَمْ تُحَسَّ أَحَدًا حَتَّى اتَمَمْتُ سَبْعًا  
ثُمَّ قَالَتْ : لَوْ ذَهَبْتُ فَنظَرْتُ مَا فَعَلْتُ ، فَإِذَا  
هِيَ بِصَوْتٍ ، فَقَالَتْ : أَعَيْتُ إِنْ كَانَ  
عِنْدَكَ خَيْرٌ ، فَإِذَا جِبْرِيْلُ ﷺ فَقَالَ بَعْقِبِهِ  
هَكَذَا ، وَعَمَزَ بَعْقِبِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَانْتَشَقَّ  
الْمَاءُ فَذَهَبَتْ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ فَبَجَعَلَتْ  
تَحْفِنُ - وَذَكَرَ الْحَدِيثُ بِطَوْلِهِ ، رَوَاهُ  
الْبُخَارِيُّ بِهَذِهِ الرِّوَايَاتِ وَكُلِّهَا .

”الدُّوْحَةُ“ الشَّجَرَةُ الْكَبِيرَةُ - قَوْلُهُ  
”قَفِي“ أَيْ : وَلى - ”وَالْجَرِيُّ“ الرَّسُولُ -  
”وَالْفِي“ مَعْنَاهُ : وَجَدَ قَوْلُهُ ”يَنْشَعُ“ : أَيْ  
يَشْفُقُ .

۱۸۷۰ : وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :  
”الْكُمْنَةُ مِنَ الْمَنِّ ، وَمَا وَهِيَ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ“  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

## کِتَابُ الْاِسْتِغْفَارِ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”آپ بخشش مانگنے اپنی لغزش کی۔“  
(محمد: ۱۹) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ سے استغفار کریں کہ بے شک اللہ بخشنے والے رحم کرنے والے ہیں۔“ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پس تسبیح بیان کیجئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور اس سے استغفار کیجئے بے شک وہ رجوع فرمائے والا ہے۔“ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اللہ کو اختیار کیا ان کے رب کے ہاں باغات ہیں۔“ ..... ”اور وہ سحری کے وقت استغفار کرنے والے ہیں“ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو آدمی کوئی برائی کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر وہ اللہ سے معافی مانگے تو وہ اللہ کو بخشے والا اور رحم کرنے والا پائے گا۔“ (نساء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے والے نہیں جب تک کہ آپ ان میں ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دے گا جب تک کہ وہ بخشش مانگنے والے ہیں۔“ (انفال)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور وہ لوگ جب ان سے کوئی برائی ہو

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِدُنْيِكَ﴾  
[محمد: ۱۹] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللَّهُ  
إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ [النساء: ۱۰۶]  
وَقَالَ تَعَالَى ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ  
وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ [النصر: ۳]  
وَقَالَ تَعَالَى : ﴿لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ  
جَنَّاتٌ ..... إِلَى قَوْلِهِ غَزَّوَجَلَّ .....  
وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ﴾ [آل عمران: ۱۵]  
وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ  
نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا  
رَحِيمًا﴾ [النساء: ۱۱۰] وَقَالَ تَعَالَى:  
﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا  
كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾  
[الانفال: ۳۳]

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ

جائے یا اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ اور انہوں نے اصرار نہیں کیا جو کچھ انہوں نے کیا اس حال میں کہ وہ جانتے ہیں۔“ (آل عمران)

آیات اس سلسلے میں بہت اور معروف ہیں۔

۱۸۷۱: حضرت اعز مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے دل پر بھی بعض اوقات پردہ سا آ جاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔“

(مسلم)

۱۸۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”اللہ کی قسم میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور اس کی طرف دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ رجوع کرتا ہوں۔“ (بخاری)

۱۸۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو تمہیں ختم کر کے ایسے لوگ لے آئے جو گناہ کریں پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں پس اللہ ان کو معاف فرمائے گا۔“ (مسلم)

۱۸۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سو مرتبہ استغفار شمار کرتے۔ ان الفاظ میں: ”اے میرے رب مجھے بخش دے مجھ پر رجوع فرما بے شک تو رجوع فرمانے والا مہربان ہے۔“ (ابوداؤد ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۷۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے استغفار کی پابندی کی اللہ تعالیٰ

ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ اللَّهُ إِيَّاهُ فَلَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ [آل بَصُرُوا عَلَيَّ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ] [آل

عمران: ۱۲۵]

وَالآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَّعْلُومَةٌ.

۱۸۷۱: وَعَنِ الْأَعْرَابِ الْمُرْتَدِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّهُ لَيَغَانُ عَلَيَّ قَلْبِي، وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةً مَرَّةً، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۷۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۷۳: وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذُنُّوا لَدَهَبَ اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذُنُّونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ تَعَالَى فَيَغْفِرُ لَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۷۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةً مَرَّةً: "رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ السَّوَابُ الرَّحِيمُ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۷۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ لَزِمَ

اس کے لئے ہرنگی سے نکلنے کا راستہ فرمادیتے ہیں اور ہر غم سے کشادگی عنایت فرماتے ہیں اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں جس کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔“ (ابوداؤد)

۱۸۷۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے یہ کلمات کہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ ..... ”میں اس اللہ سے معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔“ اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔ (ابوداؤد ترمذی) حاکم نے کہا یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

۱۸۷۷: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید الاخوانیہ ہے کہ بندہ اس طرح کہے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ اَنَا عَبْدُكَ ..... ”اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں“ نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور میں آپ کے عہد اور وعدے پر اپنا وقت کے مطابق قائم ہوں۔ میں آپ کی اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو میرے عمل میں ہے اور میں ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو آپ نے مجھ پر میں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا کوئی اور گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔“ جس نے یہ کلمات دن میں یقین کے ساتھ پڑھے اور وہ شام سے پہلے اسی دن فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے رات کے وقت یہ یقین کر کے ان کو پڑھا پھر صبح سے پہلے اس کی موت آگئی تو وہ بھی جنتی ہے۔ (مسلم)

ابوؤ: میں اقرار اور اعتراف کرتا ہوں

۱۸۷۸: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ استغفار فرماتے اور یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا

الاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَّخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ“ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ.

۱۸۷۶: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ”مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، غُفِرَتْ ذُنُوْبُهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّخْفِ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۱۸۷۷: وَعَنْ شَدَادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَيِّدُ الْاَسْتَغْفَارِ اَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ و وَعَدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُ بِكَ بِسِعْمَتِكَ عَلٰى ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ ، فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ“ مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ اَنْ يُمَسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”ابوؤ“ بِيَاةٍ مَّضْمُوْمَةٍ ثُمَّ وَاوٍ وَهَمْزَةٌ مَمْدُوْدَةٌ وَمَعْنَاهُ اَقْرُ وَاَعْتَرَفَ.

۱۸۷۸: وَعَنْ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَنْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَقَالَ: ”اَللّٰهُمَّ اَنْتَ



الْحَلَالِ..... ” اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تیری طرف سے سلامتی مل سکتی ہے اے جلال و اکرام والے تو بڑی برکتوں والا ہے۔“ اس حدیث کے ایک راوی امام اوزاعی سے پوچھا گیا استغفار کس طرح تھا۔ انہوں نے کہا یوں فرماتے: اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ (مسلم)

۱۸۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے پہلے یہ کلمات بہت پڑھتے تھے: ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَاتُوبُ اِلَيْهِ“ (بخاری و مسلم)

۱۸۸۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اے آدم کے بیٹے جب تو مجھے پکارتا اور مجھ سے امید لگاتا ہے تو میں تیرے سارے گناہوں کو تو مجھے کوئی پرواہ نہیں اے آدم کے بیٹے خواہ تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے استغفار کرتا ہے تو میں تجھے بخش دوں گا۔“ مجھے کوئی پرواہ نہیں اے آدم کے بیٹے اگر زمین بھر گناہوں کے ساتھ تو مجھے سے پاس آئے پھر تو مجھے اس حال میں ملے کہ تو نے مجھے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں زمین بھر مغفرت کے ساتھ تجھے ملوں گا۔“ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

عَنَانَ السَّمَاءِ : نے عین کے فتح کے ساتھ بیان کیا گیا کہ اس سے مراد بادل ہیں اور بعض نے کہا ہے اس کا معنی ہے جو چیز تیرے سامنے ظاہر ہو جائے۔

قُرَابِ الْأَرْضِ : جو زمین کے بھرنے کی مقدار ہو۔

۱۸۸۱: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے عورتو! تم صدقہ کرو اور کثرت سے استغفار کرو۔ میں نے جہنم میں عورتوں کی کثرت دیکھی ہے۔“ ان میں سے ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم عورتوں کے زیادہ

السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ قِيلَ لِلْأَوْزَاعِيِّ وَهُوَ أَخَذَ رُؤْيَاهُ - كَيْفَ الْإِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ : يَقُولُ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۸۷۹ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ مَوْتِهِ : ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَاتُوبُ اِلَيْهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۸۸۰ : وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ”قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ اتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَا تَبْتَغِ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ

”عَنَانَ السَّمَاءِ“ بِفَتْحِ الْعَيْنِ قِيلَ هُوَ السَّحَابُ ، وَقِيلَ هُوَ مَا عَنِ لَكَ مِنْهَا ، أَيْ ظَهَرَ - ”وَقُرَابِ الْأَرْضِ“ بِضَمِّ الْقَافِ ، وَرُؤْيٍ بِكَسْرِهَا وَضَمِّ أَشْهَدَ وَهُوَ مَا يَقَارِبُ مِلْتَهَا .

۱۸۸۱ : وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ”يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ ، وَأَكْثِرْنَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ“ قَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ :

جہنم میں جانے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا: ”تم لعنت بہت زیادہ کرتی ہو۔ خاوندوں کی نافرمانی کرتی ہو۔ میں نے کوئی نہیں دیکھا جو تمہاری طرح ناقص عقل و دین ہو کر عقل والوں پر غالب آ جاتی ہو۔“ ایک عورت نے کہا عقل و دین کے نقصان کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: ”دو عورتوں کی گواہی کو ایک مراد کے برابر قرار دیا گیا اور کئی دن بغیر نماز کے رہتی ہو۔“ (مسلم)

باب: ان چیزوں کا بیان جو اللہ تعالیٰ نے

ایمانداروں کے لئے جنت میں تیار فرمائی ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک تقویٰ والے باغوں اور چشموں میں ہوں گے (حکم ہوگا) تم داخل ہو جاؤ۔ سلامتی کے ساتھ اس حال میں تم امن سے رہو گے اور ہم ان کے دلوں میں سے ایک دوسرے کے لئے کھینچ لیں گے۔ وہ بھائی بھائی بن کر ایک دوسرے کے مقابل تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ ان کو ان جنتوں میں نہ تھکاؤٹ پہنچے گی اور نہ ان کو جنت سے اٹلا جائے گا۔“ (الحجر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے میرے بندو! آج اپنے خوف ہوگا اور نہ تم غمگین ہو گے۔ وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ مسلمان تھے۔ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ وہاں تمہیں خوشی کا سامان میسر ہوگا۔ ان پر سونے کی رکابیاں اور پیالوں کا دور چلایا جائے گا اور اس میں ان کو وہ ملے گا جو ان کے نفس چاہیں گے اور جس سے ان کی آنکھیں لذت اندوز ہوں اور (ان کو کہا جائے گا) تم ان میں ہمیشہ رہو۔ یہی وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا۔ ان اعمال کی وجہ سے جو تم کیا کرتے تھے۔ تمہارے لئے اس جنت میں کثرت سے میوے ہوں گے۔ جن کو تم کھاؤ گے۔“ (الزحرف) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک متقی لوگ امن والے مقام باغات اور چشموں میں ہوں گے۔ وہ باریک اور موٹا ریشم پہنیں گے وہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں گے اس میں ہر قسم کے پھل امن و سکون سے

مَا لَنَا أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: «تُكْفِرُونَ اللَّعْنَ» وَتُكْفِرُونَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُمْ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِبِدَى لِبِ مِنْكُمْ» قَالَتْ: مَا نَقْصَانُ الْعَقْلِ وَالَّذِينَ؟ قَالَ: «شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَتَمَكُّتِ الْأَيَّامِ لَا تُصَلِّيَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳: بَابُ بَيَانِ مَا أَعَدَّ اللَّهُ تَعَالَى

لِلْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ أَدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ أَمِينٍ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ لَا يُمَسَّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ﴾ [الحجر: ۴۵] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا عِبَادِ لَا خَوْفَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ﴾ اَدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ﴾ [الزحرف: ۶۸] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٍ يَلْبَسُونَ مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ كَذَلِكَ وَرَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ لَا يَدْخُلُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا

مگوائیں گے۔ اس جنت میں وہ موت کا مزہ نہ چکھیں گے مگر وہ پہلی موت جو آچکی اور ان کو (اللہ) جہنم کے عذاب سے بچائیں گے۔ یہ (سب) تیرے رب کا فضل ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک نیک لوگ نعمتوں میں تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔ انکے چہروں پر تم آرام و راحت کی تروتازگی محسوس کرو گے اور ان کو مہر شدہ خالص شراب پلائی جائے گی جس پر بیشک کی مہر ہوگی اور رغبت کرنے والوں کو ایسی ہی چیزوں کے بارے رغبت کرنی چاہئے اور اس شراب میں تسنیم کی آمیزش ہوگی یہ ایک شاندار چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پئیں گے۔ (المطففين) آیات اس باب میں معروف و مشہور ہیں۔

۱۸۸۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اہل جنت جنت میں کھائیں گے پئیں گے اور نہ ان کو قضاے حاجت کی ضرورت نہ ہوگی نہ ناک سے رینٹ نکلے گی اور نہ وہ شتاب کی حاجت محسوس کریں گے لیکن ان کا کھانا ایک ڈکار کی صورت میں ہضم ہوگا جو مشک کے پینے کی طرح ہوگا۔ ان کی تسبیح و تکبیر ان کے دل میں آتی جائے گی جیسے کہ سانس ڈالا جاتا ہے۔“ (مسلم)

۱۸۸۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ فرماتے ہیں: ”میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا اور اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿فَلَا تَكْفُرْ بِاللَّهِ عَمَّا كَفَرَ﴾ کوئی نفس نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کیا کیا چھپا رکھا ہے جو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہوگا۔“

۱۸۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چاند کی طرح ہوں گے جو چودھویں کی رات ہوتا

الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ وَوَقَّهْمُ عَذَابَ الْجَحِيمِ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۱۵۱﴾ [الدخان: ۱۵۱] وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ عَلَى الْأَرْآئِكَ يَنْظُرُونَ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ يُسْقُونَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُومٍ خِتَامُهُ مِسْكَ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ وَمِرَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ﴾ [المطففين: ۲۲]

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَّعْلُومَةٌ.

۱۸۸۲: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَسُولُونَ وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءَ كَرَشِ الْمَسْكِ - يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْتَّكْبِيرَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفْسَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۸۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ - وَأَفْرُوا إِنْ شِئْتُمْ“ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۸۴: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”أَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى

ہے پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوں گے وہ آسمان کے روشن ترین ستارے کی طرح ہوں گے جو آسمان میں چمک رہا ہو۔ نہ پیشاپ کریں گے نہ پاخانہ کریں نہ تھوکیں گے اور نہ ناک بہے گی۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ کستوری جیسا ہوگا۔ ان کی انگلیٹھیاں عود جیسی خوشبودار لکڑی سے ہوں گی۔ ان کی بیویاں بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی اور سب ایک ہی قد پر اپنے باپ آدم کی شکل و صورت کے ساتھ (۶۰) ہاتھ بلند ہو گے۔ (بخاری و مسلم)

اور بخاری کی روایت میں ہے کہ ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور ان کا پسینہ کستوری کا ہوگا اور ہر ایک کی کم از کم دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلی کا مغز حسن کے سبب گوشت سے نظر آئے گا ان میں انسانی نہ ہوگا نہ باہمی بغض ہوگا اور ان کے دل ایک آدمی کے دل جیسے ہوں گے۔ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں گے۔

علی بن ابی طالب: بعض محدثین نے اس لفظ کو خا کے فتح اور لام کے سکون کے ساتھ بعض نے ان دونوں کے پیش کے ساتھ روایت کیا ہے اور یہ دونوں صحیح ہیں۔

۱۸۸۵: حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”موسیٰ“ نے رب سے سوال کیا کہ جنت میں کتر درجہ کا جنتی کیسا ہوگا؟ اللہ نے فرمایا: ”وہ آدمی جو اس وقت آئے گا کہ جنت والے جنت میں داخل کئے جا چکیں گے۔ پس اس سے کہا جائے گا تو جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا اے میرے رب! میں کس طرح داخل ہوں جبکہ لوگ اپنے مکانات میں جا چکے اور انہوں نے جو کچھ لینا تھا وہ لے چکے؟ پھر اس کو کہا جائے گا کہ کیا تو پسند کرتا ہے کہ تجھے دنیا کے ایک بادشاہ جتنا ملک دے دیا جائے؟ اس پر وہ کہے گا میں راضی ہوں۔ اللہ فرمائیں گے۔ تجھے اتنا اور اس کے چار مثل اور دے دیا وہ پانچویں میں مرتبہ کہے گا۔ اے میرے رب میں راضی ہوں۔ پھر اللہ

أَشَدَّ كَوْكَبِ دَرَجِي فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً: لَا يُسْأَلُونَ وَلَا يَتَعَوَّطُونَ وَلَا يَنْقَلِبُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ - أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ - عَوْدُ الطَّيِّبِ - أَرْوَاهُمْ الْحُزْرُ الْعَيْنُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ آدَمَ سُبُونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ: انْتُهُمُ فِيهَا الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمْ فِيهَا الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مَخُ سَدَقَاتِنَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ - لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاعُضَ: قُلُوبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بِكُرَّةٍ وَعَشِيًّا“

قَوْلُهُ ”عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ“ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَإِسْكَانِ اللَّامِ وَبَعْضُهُمْ بَضْمِهِمَا وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ.

۱۸۸۵: وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”سَأَلَ مُوسَى ﷺ رَبَّهُ مَا أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: هُوَ رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيَقَالُ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنْزِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ؟ فَيَقَالُ لَهُ: اتََّرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مُلْكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُولُ: رَضِيْتُ رَبِّ - فَيَقُولُ: لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ فَيَقُولُ فِي



فرمائیں گے یہ اور اس سے دس گنا اور دیا (مزید) تمہیں وہ بھی دیا جس کی تمہارے دل میں خواہش ہے اور تیری آنکھیں جس سے لذت اندوز ہوں۔ وہ کہے گا میرے رب میں راضی ہوں۔ موسیٰ نے عرض کیا: اے رب جنت میں سب سے اعلیٰ مرتبہ والا کیسا ہوگا۔ فرمایا: ”وہ لوگ ہیں جن کی عزت کو اپنے بابرکت ہاتھ سے ثابت کیا اور اس پر مہر لگا دی۔ پس کسی آنکھ نے اس کو نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا حتیٰ کہ اس کا خیال بھی کسی دل میں نہیں آیا۔“ (مسلم)

۱۸۸۶: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: ”بے شک میں اس آخری آدمی کو جو آگ سے سب سے آخر میں نکلے گا اچھی طرح جانتا ہوں یا جنت میں سب سے آخر میں

داخل ہونے والے کو جانتا ہوں۔ وہ آدمی آگ سے گھٹنوں کے بل

پس اللہ فرمائیں گے جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ جنت سے اس آئے گا۔ پھر اس کو خیال پیدا ہوگا کہ جنت تو بھر چکی وہ

واپس لوٹ جائے گا اور کہے گا اے میرے رب! جنت کو میں نے بھرا ہوا پایا۔ پس اللہ سے فرمائیں گے جاؤ اور جنت میں داخل ہو جا۔

وہ پھر جنت کے پاس آئے گا اور خیال کرے گا کہ وہ تو بھری ہوئی ہے۔ پھر لوٹ جائے گا اور عرض کرے گا۔ اے رب! میں نے اس

کو بھرا ہوا پایا۔ پس اللہ فرمائیں گے تم جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تجھے دنیا اور اس کے دس گنا برابر دے دیا یا بے شک تجھے دس گنا

دنیا کے برابر دیا۔ پس وہ کہے گا کیا آپ میرے ساتھ مذاق کرتے ہیں یا میرے ساتھ ہنسی کرتے ہیں حالانکہ آپ مالک الملک ہیں؟۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو اس مقام پر اتنا ہنستے ہوئے دیکھا کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ پس آپ فرماتے تھے یہ سب سے ادنیٰ درجہ کا جنتی ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۸۷: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک مؤمن کے لئے کھوکھلے

الْخَامِسَةَ: رَضِيْتُ رَبِّ فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالَهُ وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ

وَلَدَّتْ عَيْنُكَ - فَيَقُولُ: رَضِيْتُ رَبِّ، قَالَ: رَبِّ فَاَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ اُولَئِكَ

الَّذِينَ ارَدْتُ عَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِي وَحَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَعَيْنِ وَلَمْ تَسْمَعْ اُذُنٌ

وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ۱۸۸۶: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ اَهْلُ النَّارِ اٰخِرًا

الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ: رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْرًا - فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: اِذْهَبْ

فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَايْتِيهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلَأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَى؟

فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَايْتِيهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلَأَى،

فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ

اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا - فَيَقُولُ: اَتَسْخَرِبِي، اَوْ تَضْحَكُ بِي

وَاَنْتَ الْمَلِكُ“ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

فَكَانَ يَقُوْلُ: ”ذٰلِكَ اَوْفٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۸۷: وَعَنِ اَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ: ”اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً

موتی کا خیمہ ہوگا جس کی طوالت ساٹھ میل ہوگی اور اس میں مومن کے گھر والے ہوں گے جن پر وہ چکر لگائے گا اور وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھیں گے۔“ (بخاری و مسلم)

المیل: چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے۔

۱۸۸۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک درخت ہوگا اگر عمدہ پتلی کر والے تیز گھوڑے کا سوار سو سال بھی چلے تو اس کے سایہ کو سو سال تک طے نہ کر سکے۔“ (بخاری و مسلم)

ان دونوں نے اس روایت کو بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ سوار سو سال اس کے سامنے چلتا رہے گا پھر بھی اس کو ختم نہ کر سکے گا۔

۱۸۸۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل جنت اپنے سے بلند درجہ والے بالانشینوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح مشرق و مغرب کے وقت پر چمکدار ستارے کو دیکھتے ہیں۔ یہ فرق ان کے درمیان فضیلت کی وجہ سے ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ بلند مراتب تو انبیاء علیہم السلام کو ہی حاصل ہو سکیں گے۔ دوسرے لوگ تو ان تک نہ پہنچ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”کیوں نہیں؟ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ان لوگوں کو بھی ملیں گے جنہوں نے انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کی اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہ جنت میں ایک کمان کے برابر جگہ اس تمام جہاں سے بہتر ہے جس پر سورج کی شعاعیں طلوع ہوتی یا غروب ہوتی ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۹۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

مِنْ لَوْلُوَّةٍ وَاحِدَةٍ مُّجَوَّةٍ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِثْلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ وَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”المیل“ ستّۃ الاف ذراع.

۱۸۸۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجْرَةً يَسِيرُ الرَّابِطُ الْجَوَادِ الْمُضْمَرِ السَّرِيعِ مِائَةَ سَنَةٍ مَا يَقْطَعُهَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَسِيرُ الرَّابِطُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ مَا يَقْطَعُهَا.

۱۸۸۹: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَرَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ الْغَائِبَ فِي الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوْ الْمَغْرِبِ لِنَفَاضِلِ مَا بَيْنَهُمْ“ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَلْغُهَا غَيْرُهُمْ: قَالَ: بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رَجَالَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لِقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۱: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں لوگ ہر جمعہ کو جایا کریں گے۔ پس شمال سے ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور کپڑوں میں خوشبو بکھیر دے گی جس سے ان کے حسن و خوبصورتی میں اضافہ ہو جائے۔ پھر وہ لوٹ کر اپنے اپنے گھروں کو آئیں گے تو اس حالت میں کہ ان کا حسن و جمال بڑھ چکا ہوگا۔ ان کے گھر والے کہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تم ہمارے میں حسن و خوبی میں بڑھ گئے ہو۔“ (مسلم)

۱۸۹۲: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک جنتی ایک دوسرے کے مکانات کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان پر ستارے کو دیکھتے ہو۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۹۳: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھا جس میں آپ نے جنت کی تعریف فرمائی۔ یہاں تک کہ آپ گفتگو سے فارغ ہوئے۔ پھر اس حدیث کے آخر میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اس میں وہ کچھ ہوگا جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا۔ پھر یہ کہتے پڑھی: ”جنت میں وہ لوگ جائیں گے جن کے پہلو ..... کوئی جان نہیں جانتی جو ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک پوشیدہ کی گئی ہے“ تک پڑھی۔“ (بخاری)

۱۸۹۴: حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک نداء دینے والا ندا دے گا۔ بے شک تم نے ہمیشہ جینا ہی جینا ہے، تم پر کبھی موت نہ آئے گی۔ تم ہمیشہ صحت مند رہو گے اور کبھی بیمار نہیں ہو گے۔ تم ہمیشہ جوان رہو گے اور تم پر کبھی بڑھاپا نہ آئے گا۔ تم ہمیشہ نعمتوں میں رہو گے اور کبھی تم پر تنگی نہ آئے گی۔“ (مسلم)

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ، فَتَهْبُ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْشُوا فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدْ أَرْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَرْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا!" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۲: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَرَوْنَ أَوْلَادَهُمْ وَالْجَنَّةَ لَيَرَوْنَ الْكُوكَبَ فِي السَّمَاءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ۱۸۹۳: وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ: "فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، ثُمَّ قَرَأَ: "تَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ" إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۸۹۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ ينادي مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشَبَّوْا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبَاسُوا أَبَدًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ادنیٰ جنتی کا مرتبہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمائے گا تمنا کرو۔ پس وہ تمنا کرے گا۔ پھر تمنا کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو فرمائیں گے تو نے تمنا کر لی؟ وہ کہے گا جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے پس بے شک تیرے لئے وہ سب کچھ ہے جو تو نے تمنا کی اور اتنا ہی اور بھی۔“ (مسلم)

۱۸۹۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ جنت والوں کو فرمائیں گے اے جنتیو! پس وہ عرض کریں گے: لَیْسَ لَکَ رَبَّنَا وَسَعْدِیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدِیْکَ“ اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں تمام بھلائی آپ کے دستِ قدرت میں ہیں۔“ پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے ہم کیوں راضی نہ ہوں اے ہمارے رب! آپ نے ہمیں وہ کچھ دیا جو تیری مخلوق میں سے کسی کو نہیں ملا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا میں تمہیں اس سے افضل چیز نہ دے دو؟ پس وہ کہیں گے کون سی چیز اس سے افضل ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تمہارے لئے اپنی رضامندی لازم کر دی۔ پس میں تم پر کبھی اس کے بعد ناراض نہ ہوں گا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۹۷: حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”ہم رسول اللہ کے پاس تھے کہ آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: ”بے شک تم اپنے رب کو کھلی آنکھوں سے اسی طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھتے ہو۔ کہ اس کے دیکھنے میں تمہیں دقت و تکلیف (بھیڑ وغیرہ) کی نہیں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۹۸: حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے۔“ تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تم کسی اور چیز کو چاہتے ہو جس کا میں اضافہ کروں؟ وہ عرض کریں گے: کیا آپ نے ہمارے

۱۸۹۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”إِنَّ أَدْنَىٰ مَقْعَدٍ أَخَذَ كُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ تَمَنَّىٰ فَيَتَمَنَّىٰ وَيَتَمَنَّىٰ فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَمَنَيْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۶: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَيْسَ لَكَ رَبَّنَا وَسَعْدِيكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ - فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَىٰ يَا رَبَّنَا وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ - فَيَقُولُ أَلَا أُعْطَيْتُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: وَآتَىٰ شَيْءًا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ أَحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْحَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۷: وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ وَعَيَانًا كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۸: وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: تَرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ



چہروں کو سفید نہیں کر دیا؟ کیا آپ نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا اور آگ سے نہیں بچا لیا؟ پھر اللہ تعالیٰ حجابات کو ہٹا دیں گے پس لوگوں کو اب تک کوئی چیز نہیں دی گئی جو اتنی محبوب ہو جتنا اپنے رب کو دیکھنا۔ (مسلم)

تَبِيضُ وُجُوهِنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

”بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اعمالِ صالحہ کئے۔ ان کا رب ان کی رہنمائی ان کے ایمان کی وجہ سے ان جنات کی طرف فرمائیں گے جو نعمتوں والی ہیں۔ ان کی پکار اس میں سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ ہوگی اور ان کا کھڑے اس میں سلام ہوگا اور ان کی آخری پکار یہ ہوگی کہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔“

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ دَعَوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَأَخْرَجُوا دَعَوَاهُمْ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہماری اس کی طرف راہنمائی فرمائی اور ہم اس قابل نہ تھے کہ راہ پاسکیں اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتے۔ اے اللہ محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو آپ کے بندے اور رسول نبی اُمی ہیں اور آل محمدؐ اور ان کی ازواجِ مطہرات اور ان کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر رحمتیں نازل فرمائیں اور

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ - وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

برکتیں نازل فرما محمدؐ پر جو نبی اُمی ہیں اور ان کی  
آل اور ازواجِ مطہرات اور ان کی اولاد پر  
برکت نازل فرما جس طرح آپ نے برکت  
اتاری ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر جہانوں  
میں۔ بے شک آپ تعریفوں والے بزرگیوں  
والے ہیں۔

وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ  
عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ  
فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ  
مَّجِيدٌ

قال مؤلفه رحمه الله عليه "فرغت منه يوم الاثنين رابع شهر رمضان سنة سبعين وست مائة بدمشق.  
امام نووی فرماتے ہیں میں سوموار ۳ رمضان المبارک ۶۷۰ ہجری کو دمشق میں اس کی تصنیف سے فارغ ہوا۔

تمت الكتاب بعون الله تعالى وجميل توفيقه وصدق الله على سيدنا  
محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وسلم.

میں اس کتاب کے ترجمہ کی ان سطور سے لیتے جمعہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۲۱ ہجری کو فارغ ہوا اللہ تعالیٰ  
قبول و منظور فرمائے اور ناشر خالد مقبول اور ان کے والدین دنیا و آخرت کی عظیم کامیابیاں عنایت فرمائے  
اور ان کی اس سعی جلیلہ کو قبول فرمائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

## ۳۷۳: باب تراجم الرواۃ عن الرجال والنساء

### الاسماء

ملاحظات: یہاں ان تراجم کا تذکرہ کیا گیا ہے، امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جن کا تذکرہ سند میں کیا ہے۔ البتہ متن حدیث کے دوران آنے والے رواۃ کے حالات شرح حدیث میں ذکر کر دیئے یا بعض کی طرف اشارہ کر دیا اگر ان کے حالات بھی مل جائیں تو فیہا و نعمت۔

### ( الف )

ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف: رحمۃ اللہ: زہرہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ نے تقریب میں فرمایا کہ بعض کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی روایت و سماع ہر دو ثابت ہیں۔ ان کی وفات ۹۵ھ میں ہوئی۔ امام بخاری، ابو داؤد نسائی اور ابن ماجہ نے ان سے روایت نقل کی ہے۔

أبی بن کعب رضی اللہ عنہ: بن قیس بن عبیدہ خزرنی سلمہ کی شاخ بنو نجار سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ اسلام سے قبل ہی پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ یہ اسلام لائے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو کاتبین وحی میں شامل فرمایا۔ یہ بدر و احد تمام لڑائیوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر رہے۔ مدینہ منورہ میں ان کی وفات ۳۰ھ میں ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی ۱۶۳ روایات ہیں۔ ان کی کنیت ابو المنذر تھی۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما: بن حارثہ یہ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو ان سے اور ان کے والد سے بہت پیار تھا۔ اسی لئے ان کو محبوب رسول کہا جاتا ہے۔ ان کی والدہ ام ایمن برکت حبشیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ یہ آپ کی لوٹدی تھیں اور انہوں نے آپ کی پرورش کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسامہ بن زید کو اس لشکر کا امیر بنایا جس میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اس لشکر کو شام کی طرف جانے کا حکم دیا۔ جب آپ کی بیماری میں شدت آگئی تو آپ نے لشکر اسامہ کو روانہ کرنے کا حکم دیا۔ آپ کی وفات کے بعد اس لشکر کو روانہ کیا گیا۔ ان کی وفات ۵۴ھ میں ہوئی اور مدینہ منورہ میں دفن کئے گئے۔ احادیث کے ذخیرہ میں ان کی ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) روایات ہیں۔

اسامہ بن عمیر ہذلی رضی اللہ عنہ: یہ بصرہ کے رہنے والے صحابی ہیں۔ ان سے صرف سات روایات مروی ہیں۔ ان کے بیٹے ابوالسلیح نے فقط ان سے روایت نقل کی ہے۔

اسلم مولیٰ رسول اللہ (ﷺ) رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابورافع تھی یہ أحد و خندق اور ان کے بعد والے تمام معرکوں میں حاضر رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح اپنی لوٹدی سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے کر دیا تھا۔ ان سے عبید اللہ بن

ابی رافع پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل انہوں نے مدینہ میں وفات پائی۔ ان کی مرویات کی تعداد ۶۸ ہے۔

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما: عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر یہ خاندان قریش کی فضیلت والی صحابیات میں سے ہیں۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باپ کی طرف سے بہن لگتی ہیں اور یہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی والدہ محترمہ ہیں۔ یہ انتہائی فصیح و بلیغ، حاضر دماغ، صاحب عقل و فہم تھیں۔ یہ شعر کہتی تھیں۔ ان کے خاوند زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق دے دی تھی۔ پھر انہوں نے بقیہ ایام حیات اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گزارے یہاں تک کہ وہ مقتول ہوئے۔ ان کے مقتول ہونے کے بعد ان کی نظر جاتی رہی۔ ان کی وفات مکہ مکرمہ میں ۷۳ھ میں ہوئی۔ ان کا نام ذات النطاقین معروف ہوا کیونکہ انہوں نے اپنے بچے کو پھاڑ کر اس کھانے والے تھیلے کا منہ باندھا جو سفر ہجرت کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ ان پر نبی کریم ﷺ نے ان کو جنت میں دو نفاق ملنے کی خوشخبری دی۔ ذخیرہ احادیث میں ان کی مرویات کی تعداد چھپن (۵۶) احادیث ہیں۔

اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا: بن کعب بن رافع بن امرئ القیس، یہ بنو اشہل سے تعلق رکھتی تھیں۔ یہ عورتوں کی خطیبہ تھیں۔ یہ جنگ یرموک میں شریک ہوئیں اور انہیں نفیس انہوں نے نو کفار کو اپنے خیمے کی چوب سے ہلاک کیا۔ نبی اکرم ﷺ سے ایک سو اکیاسی (۱۸۱) روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔

اسود بن یزید رحمۃ اللہ: بن قیس نخعی ابو عمر و کوفی، یہ تابعی ہیں۔ ان کے متعلق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نے فرمایا عمدہ پختہ راوی ہیں ان کے ثقہ اور صاحب عظمت ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ ان کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے اسی حج کئے۔ یہ ہر دورات میں ایک قرآن مجید ختم کرتے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عائشہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی۔ ان کی وفات ۷۴ھ میں ہوئی۔

أسید بن ابی أسید رحمۃ اللہ: یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں، جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد یزید بن کینت ابو اسید سے روایت نقل کی نیز عبداللہ بن ابی قحافہ سے بھی اور ان سے ابن جریج اور سلیمان بن بلال نے روایت لی ہے۔ ان کی وفات منصور عباسی کی خلافت کے اوائل میں ہوئی۔

اسید بن حفص رضی اللہ عنہ: بن سماک بن عتیک، ان کا تعلق اوس قبیلہ سے ہے۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ یہ ان معروف صحابہ میں سے ہیں جو زمانہ جاہلیت و اسلام میں شرفاء میں شمار ہوتے تھے۔ یہ عطاء عرب میں سے ایک تھے، صاحب الرائے تھے۔ بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر ستر صحابہ میں یہ بھی شامل تھے۔ بارہ نقباء میں سے تھے۔ احد کے میدان میں ان کو سات زخم آئے۔ میدان میں آخر تک ثابت قدم رہے۔ مدینہ منورہ میں ۲۰ھ میں وفات پائی۔ کتب احادیث میں ان کی مرویات کی تعداد اٹھارہ (۱۸) ہے۔



أسید بن عمر رضی اللہ عنہ: ان کو ابن جابر بھی کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن اثیر أسد الغابہ میں رقم طراز ہیں کہ یہ ابن عمر و کندی سلولی ہیں اور بعض نے کہا در یکی ہیں اور بعض نے شیبانی بتایا۔ یہ صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر دس سال تھی۔ حجاج کے زمانہ تک زندہ رہے۔ نبی اکرم ﷺ سے دو روایتیں نقل کی ہیں۔

أم کلثوم عقبہ رضی اللہ عنہا: بن ابی معیط یہ مکہ میں اسلام لائیں اس وقت تک عورتوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کا سلسلہ شروع نہ کیا تھا۔ انہوں نے ۷ھ میں صلح حدیبیہ کے زمانہ میں مدینہ کی طرف ہجرت کی اور انہی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ﴿إِذَا جَاءَ كُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْهَا جَرَاطٍ﴾ رسول اللہ ﷺ سے دس روایات انہوں نے روایت کی ہیں۔  
 أمیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں قبیلہ بنو خزاعہ سے ان کا تعلق ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے ایک روایت بسم اللہ کے متعلق انہوں نے نقل کی ہے۔ وہ روایت بخاری و مسلم دونوں میں موجود ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ: یہ انصار مدینہ کے مشہور قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص ہیں۔ خدمت کی ذمہ داری دس سال کی عمر تک سنبھالی اور دس سال تک خدمت میں رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی کنیت ابو حزہ تجویز فرمائی۔ ان کی والدہ محترمہ سہیلہ بنت ام سلیم رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپ نے حضرت انس کے لئے دعا فرمائی ”اللهم اکثر ماله و ولده و بارک له و ادرک الجنة“ اے اللہ اس کے مال و اولاد میں اضافہ فرما اور اس کو برکت عنایت فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کثیر المال صحابہ میں سے تھے۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی اولاد در اولاد در اولاد کی تعداد ایک سو بیس سے زائد ہوئی۔ انہوں نے سو سال سے زائد عمر پائی۔ بصرہ میں ۹۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی مرویات کی تعداد ۲۲۸ ہے۔

أوس بن اوس رضی اللہ عنہ: یہ صحابی ہیں جنہوں نے دمشق میں سکونت اختیار کی۔ انہیں ان کی مسجد اور گھر ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے دو حدیثیں انہوں نے روایت کی ہیں جن کو ترمذی ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

ایاس بن ثعلبہ ابو امامہ انصاری رضی اللہ عنہ: یہ قبیلہ خزرج کی شاخ بنو حارثہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ سلسلہ نسب ثعلبہ بن حارث بن خزرج ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے تین احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

ایاس بن عبد اللہ رحمۃ اللہ: بن زیاب یہ دوں قبیلہ سے ہیں۔ یہ مکہ میں وارد ہو کر مقیم ہو گئے۔ ان سے عبد اللہ یا عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فقط روایت لی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ نے کوان ثقات تابعین میں شمار کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا کہ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ایک حدیث ان سے مروی ہے۔

(البناء)

براء بن عازب (ابو عمارہ) رضی اللہ عنہ: بن حارث خزرجی یہ ان قائدین صحابہ میں سے ہیں جن کے ہاتھ پر عظیم

فتوحات ہوئیں۔ چھوٹی عمر میں اسلام لائے اور پندرہ غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں شریک ہوئے وہ غزوہ خندق ہے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے زمانہ خلافت میں رے (فارس) کا حاکم مقرر فرمایا۔ انہوں نے ابھر پر حملہ کر کے اس کو فتح کر لیا اور پھر قزوین پر قابض ہو گئے۔ پھر وہاں سے زنجان کی طرف کوچ کیا اور زور و قوت سے اس کو فتح کر لیا۔ ۱۷ھ میں مصعب بن زبیر کے زمانہ میں وفات پائی۔ بخاری و مسلم میں ان کی روایات ۳۰۵ ہیں۔

بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ: بن عبد اللہ بن حارث اسلمی۔ یہ بدر سے قبل اسلام لائے مگر بدر میں شرکت نہ کی۔ بعض نے کہا یہ بدر کے بعد اسلام لائے اور غزوہ خیبر میں شریک ہوئے۔ ۶۲ھ میں مرو کے مقام پر وفات پائی۔ یہ خراسان میں فوت ہونے والے صحابہ میں آخری صحابی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے ۷۷ روایات بیان کی ہیں۔

بشیر بن قیس تغلمی رحمۃ اللہ علیہ: بل قسریں میں سے ہیں۔ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ کثیر الصدق ہیں۔ ابو داؤد نے ان کی روایات نقل کی ہیں۔ یہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے فیض صحبت حاصل کرنے والوں میں سے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے قیس نے روایت کی ہے۔

بشیر بن عبد الممنذ رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو بکر، اسی ہے اور یہ اسی سے مشہور ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے پندرہ روایات ہیں۔ انہوں نے روایت کی ہیں۔

بلال بن رباح رضی اللہ عنہ: یہ حبشی تھی ہیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو خرید کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ یہ مؤذن رسول ﷺ ہیں۔ یہ قدیم اسلام والہجر اسے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی خاطر بے شمار تکالیف اٹھانی پڑیں اور انہوں نے ان تکالیف پر صبر کیا۔ یہ بدھ احد غرضیکہ تمام معرکوں میں شریک رہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جہاد کے لئے شام تشریف لے گئے اور وفات تک وہیں مقیم رہے۔ ان کی وفات ۲۰ھ میں واقع ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی مرویات کی تعداد ۴۴ ہے۔

بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مزینہ کے وفد میں ۵ھ میں حاضر ہوئے۔ فتح مکہ میں شریک تھے۔ یہ مزینہ کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی، ۶۰ھ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے آٹھ (۸) احادیث روایت کی ہیں۔

( التمام )

تیمم بن اوس الداری رضی اللہ عنہ: بن خارجه، ان کی کنیت ابو رقیہ ہے۔ ان کی نسبت دار بن ہانی کی طرف کی جاتی ہے۔ جو قبیلہ لخم سے تھے۔ یہ ۹ھ میں اسلام لائے۔ یہ مدینہ میں رہائش پزیر تھے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد شام میں منتقل ہو گئے اور بیت المقدس میں رہائش اختیار کی۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسجد نبوی میں چراغ جلا یا۔ فلسطین

میں ۴۰ھ میں وفات پائی۔ بخاری و مسلم میں ان کی ۱۸ روایات ہیں۔  
 تمیم بن أسید رضی اللہ عنہ: بن عبد العزیٰ یہ بنو خزاعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ اسلام لائے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو  
 حرم کی حدود کی تجدید کا حکم فرمایا تو انہوں نے حدود کے ان پتھروں میں سے جو اکھڑ چکے تھے، کونے سرے سے گاڑ کر  
 درست کر دیا۔ یہ مکہ میں مقیم رہے۔ رسول اللہ ﷺ سے اٹھارہ (۱۸) روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔

( النساء )

ثابت بن اسلم بنانی رحمۃ اللہ: یہ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد بصری ہے۔ یہ زیادہ تر حضرت  
 انس سے روایت کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مفضل اور بہت سارے تابعین سے روایت نقل کرتے ہیں۔  
 امام احمد اور نسائی اور عجل نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ ان کی وفات ۱۲۷ھ میں ہوئی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ۲۵۰  
 احادیث نقل کیں ہیں۔

ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو زید ہے۔ یہ بیعت رضوان میں شریک ہونے والے صحابہ  
 میں سے ہیں۔ یہ ہجرت کے چھ سال حدیبیہ میں گئے۔ قریباً ۷۷ھ قنہ ابن زبیر کے زمانہ میں ان کی وفات ہوئی۔  
 ثوبان بن بجد رضی اللہ عنہ: یہ رسول اللہ ﷺ کے زیادہ کردہ غلام ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ اور اصلی وطن مکہ اور  
 یمن کے درمیان مقام سرات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا اور پھر یہ وفات تک رسول اللہ ﷺ کی  
 خدمت میں لگے رہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد یہ حمص چلے گئے اور وہاں مکان بنایا اور ۵۴ھ میں وہیں وفات  
 پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) احادیث نقل کی ہیں۔

( الجیم )

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ: بن جناوہ السوائی یہ بنو زہرہ کے حلیف ہیں۔ یہ اوران کے والد دونوں صحابی ہیں۔ کوفہ میں  
 مقیم ہو گئے ۷۴ھ میں جب بشر کی عراق پر گورنری تھی تو ان کی وفات ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ۱۴۶ روایات لکھی  
 ہوئی ملتی ہیں۔

جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ: خزرجی سلمیٰ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے ہجرت سے پہلے اسلام لائے اور اپنے  
 والد کے ساتھ بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے جبکہ ان کی عمر چھوٹی تھی۔ صحیح مسلم میں خود ان کی روایت ہے کہ میں نے رسول  
 اللہ ﷺ کے ساتھ انیس غزوات میں حصہ لیا۔ میں بدر واحد میں موجود نہیں تھا کیونکہ میرے والد نے مجھے روک دیا۔  
 جب میرے والد احد میں شہید ہو گئے تو پھر میں کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نہیں رہا۔ یہ کثیر الروایات صحابہ میں  
 سے ہیں۔ ۱۱۵۴۰ احادیث ان سے مروی ہیں ۷۴ھ میں انہوں نے مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ: جہمی، ان کی نسبت بحیم بن عمرو بن تمیم بصری کی طرف ہے۔ ان کی کنیت ابو جری ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے کئی روایات انہوں نے نقل کی ہیں، البتہ بخاری و مسلم میں ان کی کوئی روایت موجود نہیں۔

جبلہ بن حکیم رحمۃ اللہ تعالیٰ: تیمی کوئی، یہ تابعین میں سے ہیں۔ حضرت معاویہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے روایات لی ہیں۔ شعبہ اور ثوری رحمۃ اللہ نے ان کی روایات لی ہیں۔ قطان بن معین ابو حاتم اور نسائی نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ ان کی وفات ۱۲۵ھ میں ہوئی۔

جبیر بن معظم رضی اللہ عنہ: بن عدی بن نوفل بن عبد مناف القرشی، ان کی کنیت ابو عدی ہے یہ قریش کے علماء اور سرداروں میں سے تھے۔ یہ قریش اور عرب کے ماہر نساہوں میں سے تھے ان کی وفات مدینہ منورہ میں ۵۹ھ میں ہوئی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک سو ساٹھ (۱۶۰) احادیث نقل کی ہیں۔

جریر بن عبداللہ الجلی رضی اللہ عنہ: بن جابر، یہ قبیلہ جبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور ان کی کنیت ابو عمرو تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے یہ چالیس روز پہلے ایمان لائے۔ یہ انتہائی خوبصورت تھے۔ یہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں اپنی قوم کے سردار تھے۔ عراق کی لڑائیوں میں ان کا بہت حصہ ہے۔ ۵۱ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

جندب بن عبداللہ الجلی رضی اللہ عنہ: بن عبداللہ بن سفیان بن علقم، یہ قبیلہ جبیلہ کی ایک شاخ ہے ان کو رسول اللہ ﷺ کی کچھ صحبت حاصل ہے۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ کوفہ میں پہلے رہائش اختیار کی پھر بصرہ میں منتقل ہو گئے۔ یہ بصرہ میں معصب بن زبیر کے ساتھ آئے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے ۶۱ احادیث نقل کی ہیں۔

جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ: بن سفیان بن عبید، یہ قبیلہ بنی غفار سے تعلق رکھتے ہیں جو کنانہ بن خزیمہ کی اولاد تھے۔ ان کی کنیت ابو ذر ہے۔ یہ قدیم الاسلام صحابہ میں سے ہیں۔ خود ان کی روایت ہے کہ میں پانچواں مسلمان تھا۔ سچائی میں ان کی مثال بیان کی جاتی ہے اور یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اسلام والا سلام کیا۔ ان کی وفات ۳۲ھ میں مقام رمضہ میں ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ۲۸۱ روایات ان سے نقل ہو کر آئی ہیں۔

جرثوم بن ناشرشمی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو ثعلبہ ہے۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں ان کے اور ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا جرثوم ہے بعض نے کہا جرثومہ ہے اور بعض نے کہا جرثم یا جرہم ہے۔ ان کی وفات ۷۵ھ میں ہوئی۔ بعض نے کہا امیر معاویہ کی خلافت کی ابتداء میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے چالیس احادیث نقل کی ہیں۔

جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا: ابن ابی ضرار مصطلقیہ، یہ ام المؤمنین ہیں اور ان سے کچھ روایات امام بخاری نے نقل کی ہیں جن میں دو حدیثیں بخاری کی منفرد ہیں اور مسلم نے دو حدیثیں نقل کی ہیں۔ ان سے عبداللہ بن سباق اور ایک جماعت نے روایات لی ہیں۔ ان کی وفات ۵۶ھ میں ہوئی۔



( الحما )

حارث بن ربیع رضی اللہ عنہ: انصار خزرجی سلمیٰ ان کی کنیت ابو قتادہ ہے۔ یہ فارس رسول اللہ ﷺ ان کی کنیت نام سے زیادہ معروف ہیں یہ احد اور اس کے بعد والے تمام غزوات میں حاضر ہوئے۔ ۵۳ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بعض نے کہا کہ انہوں نے خلاف علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کوفہ میں وفات پائی۔

حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو مالک ہے۔ ان کی نسبت قبیلہ اشعر کی طرف ہے جو یمن کا معروف قبیلہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اشعرتین کے ساتھ حاضر ہوئے۔ عام طور پر شامین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت فاروق اعظم کے زمانہ میں طاعون کے ذریعہ شہید ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ سے ستائیس احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

حارث بن عوف رضی اللہ عنہ: یہ اپنی کنیت ابو واقد کے ساتھ مشہور ہیں۔ ان کے اپنے نام اور والد کے نام میں اختلاف ہے بعض نے کہا عوف بن حارث۔ اور بعض نے کہا حارث بن مالک بتایا۔ غزوہ فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں ہنوزمرہ بنو لیث اور بنو سعد بکر بن عبد شمس کا جھنڈا تھا۔ ۶۸ھ میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے ۱۲۳ احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ: یہ عبید اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے ماں جائے بھائی ہیں۔ ان سے ابو اسحاق یحییٰ نے روایت نقل کی اور ان سے عمران بن ابی انس نے روایت کی ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما: حذیل بن جابر العبسی الیمان حضرت حذیل کا لقب ہے۔ یہ بہادر فاتح و ایوں میں سے تھے۔ منافقین کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ان کو وہ نام بتائے تھے جو اور کسی کو نہ بتائے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مدائن کا گورنر بنایا۔ وہیں ان کی ۳۶ھ میں وفات ہوئی۔ ذخیرہ احادیث میں ان کی مرویات کی تعداد ۲۲۵ ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ: بن یسار بصری یہ اکابر تابعین میں سے ہیں۔ اہل بصرہ کے امام تھے۔ اپنے زمانے کے اساطین علم میں سے تھے۔ ان کو بیک وقت قدرت نے علم، فقہ، فصاحت، بہادری، زہد جیسی عمدہ صفات کو جمع کر دیا تھا۔ مدینہ منورہ میں ان کی ولادت ہوئی اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں پروان چڑھے۔ پھر بصرہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔

حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: الہاشمی القرشی ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ یہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہما کے فرزند ہیں۔ پیدائش ان کی مدینہ منورہ میں ہوئی اور بیت نبوت میں پرورش پائی۔ یہ بڑے ذی عقل، حوصلہ مند، بھلائی کے خواہاں، انتہائی فصیح و بلیغ اور فی البدیہہ عمدہ گفتگو کرنے والے تھے۔ اہل عراق نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت

کے بعد ان سے بیعت کی۔ عرصہ چھ ماہ کے بعد انہوں نے مسلمانوں کو باہمی خون ریزی سے بچانے کے لئے حضرت معاویہ سے صلح کر لی اور خلافت سے چند شرائط کے ساتھ دست برداری اختیار فرمائی۔ ۴۱ھ میں تمام مسلمانوں کا ایک خلیفہ پر اتفاق ہوا۔ اسی لئے اس سال کا نام عام الجماعۃ رکھا گیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں ۵۰ھ میں وفات پائی اور بقیع میں مدفون ہوئے۔ انہوں نے اپنے نانا رسول اللہ ﷺ سے ۱۱۳ احادیث روایت کی ہیں۔

حصین بن حوچ رضی اللہ عنہ: یہ انصاری مدنی صحابی ہیں۔ ان سے ایک روایت منقول ہے۔ سعید انصاری نے ان سے روایت نقل کی ہے۔ علامہ ابن کلبی رحمۃ اللہ کا بیان ہے کہ یہ جنگ قادسیہ میں شریک تھے۔ ان ہی سے طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کا واقعہ منقول ہے۔

حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا: یہ قبیلہ بنو عدی سے ہیں۔ ان کی کنیت اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی والدہ کا نام زینب بنت فطمون ہے۔ یہ مہاجرہ عوروان میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں آنے سے قبل یہ حنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھیں۔ بدر میں زخم ہوئے اور مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ نے ۲ھ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد ان سے نکاح کیا۔ ان کی وفات ۴۱ھ میں ہوئی۔ انہوں نے ساٹھ (۶۰) احادیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہیں۔

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ: بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ قریشی الاصل ہیں۔ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں۔ بعثت سے قبل اور بعد آپ کے مخلص رہے۔ ان سے تھے۔ مدینہ منورہ میں ۳۸ھ میں وفات ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے چالیس (۴۰) احادیث ان کی روایت سے آئی ہیں۔ ان کی کنیت ابو خالد تھی۔

حمید بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ: بن عوف الزہری المدنی، یہ جلیل القدر ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ اور اپنے ماموں عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت لی ہے اور ان کے بیٹے عبد الرحمن اور بھتیجے سعد اور زہری نے ان سے روایت نقل کی ہے۔ ۱۰۵ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

حظلمہ بن ربیع رضی اللہ عنہ: ان کو الکاتب اور ابو ربیع کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کے دادا صیف التمیمی ہیں۔ ان کو حظلمہ کاتب اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبین وحی میں شامل تھے۔ یہ اشتم بن صیفی کے بھتیجے ہیں۔ جنگ قادسیہ میں شرکت کی اور کوفہ میں اقامت اختیار کی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ۴۵ھ میں وفات پائی۔

حیان بن حصن رحمۃ اللہ: ان کا لقب ابو التیاح ہے۔ یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ قبیلہ بنو اسد سے تعلق رکھتے ہیں۔ درمیانے درجے کے تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت لی ہے۔ ان کے دونوں بیٹے منصور، جریر اور شععی رحمہم اللہ نے ان سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

( النساء )

خالد بن عمیر عدوی رحمۃ اللہ: یہ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ تابعی ہیں انہوں نے عقبہ بن غزو ان سے روایت کی ہے اور ان سے حمید بن ہلال نے روایت لی ہے۔ ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔

خالد بن زید رضی اللہ عنہ: بن کلیب بن شعلبہ انصاری، یہ بنی نجار سے ہیں۔ ابویوب ان کی کنیت ہے۔ اسی سے زیادہ معروف ہیں۔ یہ بیعت عقبہ میں حاضر تھے۔ تمام غزوات میں بنفس نفیس حصہ لیا۔ یہ صابر، متقی، غزوات و جہاد کو پسند کرنے والے تھے۔ بنی امیہ کے زمانہ تک زندہ رہے اور یزید بن معاویہ کے ساتھ غزوہ قسطنطنیہ میں حصہ لیا۔ یہ ۵۲ھ کا زمانہ تھا اور وہیں وفات پا کر دفن ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک سو پچھن (۱۵۵) احادیث روایت کی ہیں۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ: بن مغیرہ مخزومی قرشی، ان کا لقب سیف اللہ ہے۔ یہ عظیم الشان فاتح صحابی ہیں۔ فتح مکہ سے قبل اسلام لائے۔ رسول اللہ ﷺ بہت خوش ہوئے اور ان کو گھوڑ سوار دستے کا ذمہ دار بنایا۔ جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے ان کو قتال میں لے کر منتخب فرمایا۔ پھر ان کو عراق بھیجا پھر شام معرکہ یرموک کی قیادت انہی کے پاس تھی۔ یہ ہمیشہ کامیاب، فصیح و بلیغ، شہید تھے۔ انہوں نے حمص میں وفات پائی اور بعض نے کہا ۲۱ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ احادیث کے ذخائر میں ان سے اٹھارہ (۱۸) روایات مروی ہیں۔

خباب بن ارت رضی اللہ عنہ: بن جندلہ بن سعد تمیمی، ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ یہ سابقین اولین صحابہ میں سے ہیں۔ انہوں نے مکہ میں سب سے قبل اظہار اسلام کیا تو مشرکین نے ان کو جہاد سمجھ کر تکالیف دیں تاکہ یہ دین سے واپس لوٹ جائے۔ انہوں نے اس وقت تک ان مصائب پر صبر کیا تا آنکہ ہجرت کا وقت ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے تمام غزوات میں شرکت کی۔ انہوں نے ۳۲ روایات نقل کی ہیں۔

خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ: بن اخرم بن شداد بن عمرو بن فاتک، یہ صحابی ہیں ححدیبیہ کے موقع پر موجود تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں رقد کے مقام پر وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے ۱۰ روایات نقل کی ہیں۔ ان کی مرویات کو سنن اربعہ کے مصنفین سے نقل کیا ہے۔

خولہ بنت عامر انصاریہ رضی اللہ عنہا: ان کی کنیت ام محمد ہے۔ یہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے نکاح میں تھیں۔ جب وہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تو انہوں نے نعمان بن عجمان انصاری زرتی رضی اللہ عنہ سے عقد کیا۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے ۱۸ احادیث روایت کی ہیں۔

خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا: بن امیہ سلمیہ، یہ حضرت عثمان بن مظعون کی زوجہ ہیں۔ ان کو ام شریک بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ عورت ہے جس نے اپنا آپ رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دیا۔ رسول اللہ سے انہوں نے پندرہ (۱۵) روایات نقل کی ہیں۔ ایک روایت میں مسلم منفرد ہیں انہوں نے ان سے ایک ہی روایت نقل کی ہے۔

خوید بن عمرو خزاعی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو شریح ہے۔ نام میں اختلاف ہے بعض نے خوید بن عمرو بعض نے عمرو بن خوید بعض نے کعب بن عمرو بعض نے ہانی بن عمرو کہا ہے۔ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے۔ فتح مکہ کے دن انہوں نے بنی کعب خزاعہ کا ایک جھنڈا اٹھایا ہوا تھا۔ یہ عقل مند ترین لوگوں میں سے تھے۔ مدینہ منورہ میں ۶۸ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

(الراء)

رافع بن معلیٰ رضی اللہ عنہ: انصاری زرقی ان کا لقب ابو سعید ہے۔ نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے سعد بن عمارہ اور بعض نے عمارہ بن سعید بعض نے عامر بن مسعود کہا ہے۔ یہ اہل جاز صحابہ میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے دور روایتیں نقل کی ہیں۔ ان سے عبد اللہ بن مرہ اور کمحول نے روایت لی ہے۔

ربیع بن حراش رحمۃ اللہ علیہ: ان کی کنیت ابو مریم کوفی ہے۔ یہ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ علامہ ذہبی نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت عاجزی کرنے والے تھے۔ انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ ۱۰۰ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

ربیعہ بن کعب اور سلمیٰ رضی اللہ عنہ: یہ اہل حجاز نامہ شمار ہوتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو فراس ہے۔ یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے رفاقت جنت کا سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ”کثرت جود سے میری معاونت کرو“۔ یہ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ سفر و حضر میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کی وفات مدینہ میں ۶۳ھ میں ہوئی۔ ربیعہ بن یزید رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابو شعیب دمشقی القصر الایادی ہے۔ بڑے علماء میں سے تھے۔ انہوں نے واثلہ اور عبد اللہ دلیلی اور جبیر بن نصیر سے روایت لی ہے اور عبد اللہ بن عمر اور نعمان بن بشیر سے مرسل روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں ۱۲۳ھ میں حادثہ قتل سے اس دار فانی کو چھوڑا۔

رفاعہ تیمی رضی اللہ عنہ: یہ تیم بن عبد مناہ بن ادویہ تیم الرباب کہلاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو دمشہ ہے۔ ابن سعد فرماتے ہیں انہوں نے افریقہ میں وفات پائی۔ ابو داؤد ترمذی نسائی نے ان کی روایت کو نقل کیا ہے۔

رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ: یہ انصار قبیلہ کے خاندان بنو زریق کی طرف منسوب ہیں۔ یہ خود بھی صحابی ہیں اور ان کے والد بھی صحابی ہیں۔ بیعت عقبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر احد خندق بیعت رضوان بلکہ تمام غزوات میں حاضر رہے۔ حضرت معاویہ کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی۔ چوبیس (۲۴) روایات ان سے مروی ہیں۔

رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا: قریشیہ امویہ یہ سابقات فی الاسلام میں سے ہیں۔ اپنے خاوند عبید اللہ بن جحش کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ حبشہ پہنچ کر وہ نصرانی ہو کر مر گیا۔ یہ اسلام پر ثابت قدم رہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کی



طرف نکاح کا پیغام حبشہ میں ہی بھیجا۔ نجاشی نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پیغام نکاح اور مہر ادا کیا۔ مہر چار سو درہم تھے۔ پھر ان کو تیار کر کے مدینہ منورہ کی طرف لے کر روانہ کر دیا۔ ان کی وفات ۳۲ھ میں ہوئی۔ ایک سو پینسٹھ (۱۶۵) احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

( الزاء )

زبیر بن عدی رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابو عدی ہے یہ رے (فارس) کے قاضی تھے۔ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت انس، معرور بن سوید، ابو وائل رضی اللہ عنہم سے روایات لی ہیں۔ ان سے اسماعیل بن خالد، ابواسحاق سمیعی اور ثوری رحمہم اللہ نے روایت لی ہے۔ ان کو امام احمد نے ثقہ قرار دیا۔ اسی طرح ابن معین اور عجلی نے ان کی توثیق کی ہے۔ بخاری کہتے ہیں کہ ان کی وفات رے میں ۱۲۱ھ میں ہوئی۔

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ: بنو بلید اسدی قرشی، ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ بڑے بہادر اور عشرہ مبشرہ میں سے ایک تھے۔ یہ وہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے اسلام کے لئے اپنی تلوار سونپی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ یہ بدر اُحد وغیرہ تمام معرکوں میں حاضر رہے۔ جنگ یرموک میں گھڑ سواروں کے دستہ کے نگران تھے۔ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے میدان میں ثابت قدمی کے لئے ہڈیاں پہن لیں تھیں۔ ان کو ابن جرmoz نے جنگ جمل کے دن ۳۶ھ میں شہید کر دیا۔ احادیث کی کتابوں میں اڑتیس (۳۸) روایات ان سے مروی ہیں۔

زر بن حبیش رحمۃ اللہ: یہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا۔ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت سنی۔ ان کی وفات ۸۲ھ میں ہوئی جبکہ ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔

زیادہ بن علاقہ رحمۃ اللہ: ثعلبی ابو مالک کوفی، یہ تابعی ہیں۔ اپنے چچا قطیبہ بن مالک اور جریر بن علی، اسامہ بن شریک سے انہوں نے روایت لی ہے اور ان سے اعمش، معر، شعبہ وغیرہم رحمہم اللہ نے روایت لی ہے۔ ابن معین، نسائی نے ان کو ثقہ قرار دیا اور ابو حاتم نے صدوق کہا۔ ان کی وفات ۱۳۵ھ میں ہوئی۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ: جزرجی انصاری، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سترہ غزوات میں شرکت کی۔ جنگ صفین میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ۶۸ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی ستر (۷۰) روایات ہیں۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ: بن ضحاک انصاری، حزررجی، ابو خارجہ ان کی کنیت ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبین وحی میں سے تھے۔ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ مکہ میں پروان چڑھے۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی جبکہ ان کی عمر ۱۱ سال تھی۔ یہ دین کے عالم اور فقیہ تھے۔ انہوں نے گیارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ یہ انصار مدینہ میں سے ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں موجود حفاظ قرآن میں سے ایک تھے۔ انہوں نے قرآن مجید کو جمع کرنے کی

خدمت ابو بکر صدیق کے زمانہ میں انجام دی۔ ۴۵ھ میں وفات پائی کتب احادیث میں بانوے (۹۲) روایات ان سے مروی ہیں۔ خط کشیدہ عبارت فہم سے بعید ہے یہ نسخ کی غلطی ہے۔ حالات کی تصحیح بین القوسین لکھ دی گئی ہے۔

زید بن سہل رضی اللہ عنہ: بن اسود بن حرام بن عمرو بخاری المدنی یہ بدر اور دیگر تمام معرکوں میں شریک رہے۔ یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے حنین کے دن میں کفار کو قتل کیا۔ اُحد کے دن بھی بڑی آزمائش سے گزرے۔ ان کا وہ ہاتھ شل ہو گیا جس کو رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے لئے بطور ڈھال کے استعمال کیا۔ یہ اپنی کنیت ابو طلحہ کے ساتھ زیادہ معروف ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد چالیس سال زندگی گزاری۔ سوائے عیدین اور ایام تشریق کے کبھی روزہ نہیں چھوڑا۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں غزوات میں مصروفیت کی وجہ سے روزہ نہ رکھتے تھے۔ کتب احادیث میں ان سے بانوے (۹۲) احادیث مروی ہیں۔

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔ جہینہ قبیلے کا جھنڈا فتح مکہ کے دن ان کے پاس تھا۔ مدینہ منورہ میں ۸۷ھ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے اکیاسی (۸۱) احادیث ان کی روایت سے وارد ہیں۔

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا: بن رساب اسدیہ یہ مدغزیمہ سے تعلق رکھتی ہیں یہ زید بن حارثہ کی زوجہ محترمہ تھیں ان کا نام برہ تھا۔ زید رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق دے دی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے شادی کی اور ان کا نام زینب رکھا۔ ۲۰ھ میں وفات پائی۔ نبی اکرم ﷺ سے گیارہ (۱۱) احادیث روایت میں ہیں۔ یہ ام المؤمنین ہیں۔

زینب بنت ابی سلمہ مخزومیہ رضی اللہ عنہا: یہ صحابیہ ہیں۔ صحیح بخاری میں دو روایتیں ان سے مروی ہیں۔ صحیح مسلم میں ایک روایت ہے۔ ان کے بیٹے ابو عبیدہ بن عبد اللہ اور علی بن الحسین نے ان سے روایت نقل کی۔ ان کی وفات ۷۳ھ میں ہوئی۔

زینب بنت عبد اللہ ثقفیہ رضی اللہ عنہا: یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ ان سے آٹھ (۸) احادیث مروی ہیں جن میں سے ایک روایت پر بخاری و مسلم متفق ہیں اور ایک روایت پر دونوں منفرد ہیں ان سے ابو عبیدہ جوان کے بیٹے ہیں نے اور بسر بن سعید نے روایت کی ہے۔

(السین)

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ: حید بن ثمامہ کندی امام زہری فرماتے ہیں کہ یہ ازد میں سے تھے۔ ان کا شمار کنانہ میں کیا جاتا ہے۔ یہ عمر کندی کے بھانجے ہیں۔ ان کی کئی احادیث ہیں۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ: یہ القرظی العدوی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمر ہے مدینہ منورہ کے رہنے والے تابعین میں ان کا شمار ہے۔ یہ بڑے فقیہ امام زاہد عابد ہیں ان کی اقتداء و جلالت اور زہد و عالی مرتبت پر سب کا

اتفاق ہے۔ عبد اللہ بن المبارک نے جن فقہاء کو شمار کیا یہ ان میں سے ایک ہیں۔ ۱۰۶ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔  
سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو ثریہ ہے۔ خندق اور اس کے بعد والے تمام غزوات میں شرکت کی۔  
رسول اللہ ﷺ سے انیس (۱۹) احادیث انہوں نے روایات کی ہیں۔ احادیث متعہ میں مسلم منفرد ہیں۔ ان کے ربیع نے  
ان سے روایت نقل کی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں انہوں نے وفات پائی۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ: مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی القرشی  
الزہری ابو اسحاق ان کی کنیت ہے۔ یہ ان صحابہ میں سے ہیں جو امیر بنائے گئے۔ یہ عراق اور مدائن کسریٰ کے فاتح ہیں۔  
ان چھ صحابہ میں سے ہیں جن کو فاروق اعظم نے اپنے بعد خلافت کے لئے چنا۔ یہ قدیم الاسلام لوگوں میں سے ہیں۔  
غزوات میں اکثر نبی اکرم ﷺ کی حفاظت پر ان کی ڈیوٹی ہوتی۔ یہ معرکہ بدر اور اسلامی غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے  
ساتھ رہے۔ ان کو فارس الاسلام لہا تا ہے۔ یہ مہاجرین اولین میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دعا دی  
”اللہم سد در فیہ و اجب دعوتہ“ اللہ ان کے نشانے کو درست فرما اور ان کی دعا کو قبول فرما۔ نبی اکرم ﷺ  
سے ۲۷۰ روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔ انہوں نے تمام حقیقی میں اپنے محل میں وفات پائی۔ پھر آپ کو مدینہ منورہ میں  
دفن کیا گیا۔ اس وقت ۵۵ھ کا زمانہ تھا۔

سعد بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو سعید الخدری معروف ہے۔ خدرہ خزرج قبیلے کی ایک  
شاخ ہے۔ ان کو نو عمری کی وجہ سے احد کے دن واپس کر دیا گیا۔ غزوہ بدر میں ان کے والد شہید ہو گئے۔ اس کے بعد  
انہوں نے بارہ غزوات رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کئے۔ یہ عالم اور فقیہ صحابہ میں سے تھے۔ ان کی وفات ۶۴ھ میں  
مدینہ منورہ میں ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۱۱۷۰ احادیث مروی ہیں۔

سعید بن حارث رحمۃ اللہ: بن ابو سعید بن المعلی الانصاری، یہ مدینہ کے قاضی اور جلیل القدر تابعی ہیں۔ انہوں نے  
ابو ہریرہ ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت لی اور ان سے عمرو بن الحارث اور فلیح بن سلیمان نے روایت لی ہے۔  
یحییٰ بن معین نے ان کے متعلق مشہور کالفاظ لکھا ہے۔

سعید بن زید رضی اللہ عنہ: بن عمرو بن نفیل القرشی الحدادی ابو العور کنیت ہے۔ ان دس صحابہ میں سے ہیں جن کو جنت  
کی اکٹھی خوشخبری دی گئی۔ یہ عمر بن الخطاب کے چچا زاد بھائی ہیں۔ حضرت عمر کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ان کی شادی  
ہوئی۔ فاطمہ بنت خطاب نے اپنے والد زید کے ساتھ اسلام قبول کیا اور فاطمہ کا اسلام لانے کا سبب بن گیا۔  
سعید رضی اللہ عنہ مہاجرین اولین میں سے تھے۔ بدر کے بعد تمام لڑائیوں میں حاضر رہے۔ جنگ یرموک اور محاصرہ دمشق  
میں بھی شامل تھے۔ ۵۰ھ میں وفات پائی ۴۸ (اڑتالیس) احادیث رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے روایت کی ہیں۔

سعید بن عبد العزیز رحمۃ اللہ: بن ابی یحییٰ تنوخی ان کی کنیت ابو محمد دمشقی ہے۔ یہ بڑے فقیہی ہیں۔ ابن معین اور ابو

حاتم اور نسائی نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ حاکم نے کہا اہل شام میں ان کا وہی مقام ہے جو امام مالک کا اہل مدینہ میں ہے۔ ان کی وفات بقول ابن سعد ۱۶۷ھ میں ہوئی۔

سعید مقبری رحمۃ اللہ: بن ابی سعید کیمان، ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ یہ سقہ ہے اور مدینہ منورہ کے کبار تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے مرسل روایت کی ہے۔ ان سے حدیث کے ۱۶ ائمہ نے روایت لی ہے۔

سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ: بن ابی ربیعہ بن حارث بن مالک بن حطیط بن جثم ثقفی طائفی، یہ صحابی ہیں اور ان سے روایات بھی آئی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے طائف کے عامل تھے۔

سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ: بن اوس ظہبی بصری، یہ صحابی ہیں اور ان سے کئی احادیث ہیں۔ بخاری نے ان کی ایک روایت منفرذ کر کی ہے۔ ان سے ابن سیرین اور ام ہزیم نے روایت لی ہے۔ پیغمبر ﷺ سے انہوں نے تیرہ (۱۳) احادیث روایت کی ہیں۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ: قدیم الاسلام ۱۵ھ میں سے ہیں۔ اصل میں یہ اصفہان کے مجوسی ہیں۔ بڑی لمبی عمر پائی۔ پہلے پہل غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ انہیں نے خنجر کھودنے کا مشورہ دیا۔ اس کے بعد کسی بھی غزوہ میں پیچھے نہیں رہے۔ یہ زاہد عالم فاضل صحابہ میں سے تھے۔ عراق میں رہائش اختیار کی اور اپنے ہاتھ سے کھجور کے پتوں کی چیزیں بناتے اور اسی پر گزارا کرتے۔ مدائن میں انہوں نے ۳۶ھ میں وفات پائی۔ مدائن کے گورنر تھے۔ احادیث کی کتابوں میں ساٹھ (۶۰) روایات ان سے منقول ہیں۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ: یہ سلمہ بن عمرو بن اکوع بن سنان اسلمی، ان کی نسبت زیادہ کی طرف ہے۔ ان کی کنیت ابو مسلم ہے۔ بیعت رضوان کے موقع پر حدیبیہ میں موجود تھے۔ یہ بہادر تیر انداز احسان کرنے والے اور فضیلت والے تھے۔ سات غزوات میں حضور ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ دوڑ میں گھوڑے سے آگے نکل جاتے۔ مدینہ میں ۷۴ھ میں وفات پائی۔ حدیث کی کتابوں میں ستر (۷۷) روایات ان سے منقول ہیں۔

سلیم بن اسود رحمۃ اللہ: بن حظلہ محاربی کوفی، ان کی کنیت ابو سعفاء، انہوں نے حضرت عمر، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حذیفہ ابو ذر رضی اللہ عنہم سے روایت لی ہے اور ان سے اشعث ابراہیم نخعی نے روایت لی ہے۔ ابن معین اور عجل اور نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ان کی وفات ۸۲ھ میں ہوئی۔

سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ: بن جون بن ابی جون عبد العزی بن منقذ سلولی جزاعی، ان کی کنیت ابو مطرف ہے۔ یہ قائدین سردار صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین و جمل میں شامل تھے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ پھر یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہم سے خط و کتابت کی مگر ان سے پیچھے رہے اور ان



کے خون کا بدلہ لینے کے لئے انہوں نے خروج کیا اور التواہین نامی جماعت کی قیادت انہی کے پاس تھی۔ ان توہین کی تعداد پانچ ہزار تھی۔ ان کو توہین اس لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے حضرت حسین کو بلا کر خود ان کی مدد نہ کی مگر ان کے قتل کے بعد جب احساس ہوا تو بدلے کے لئے اٹھے اور سابقہ غلطی سے توبہ کر لی۔ چنانچہ سلیمان اور عبید اللہ بن زیاد کے درمیان کئی معرکے پیش آئے جن میں سلیمان عین الوردہ کے معرکے میں کام آئے یہ ۶۵ھ کا واقعہ ہے۔ پیغمبر ﷺ سے انہوں نے پندرہ (۱۵) احادیث روایت کی ہیں۔

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ: فزاری ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ چھوٹی عمر میں ان کے والد فوت ہو گئے۔ ان کی والدہ ان کو مدینہ لے آئیں اور ایک انصاری نے ان سے نکاح کر لیا۔ یہ ان کی کفالت میں رہے۔ یہاں تک کہ جوان ہوئے۔ کہا گیا کہ ان کو احد میں شرکت کا اجازت دی گئی۔ بصرہ میں اقامت اختیار کی۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ اور ابن سیرین اور فضلاء بصرہ ان کی بہت تعریف کرتے تھے۔ ۵۹ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے سو (۱۰۰) روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔

سہل بن ابی حشمہ رضی اللہ عنہ: عبد اللہ بن ساعدی ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ بعض ابو محمد بتلائی ہے۔ یہ مدنی ہیں نبی اکرم ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۸ سال تھی رسول اللہ ﷺ سے کئی باتیں انہوں نے یاد کیں احادیث کی کتابوں میں پچیس (۲۵) روایات ان سے مروی ہیں۔

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ: بن وہب انصاری ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ یہ سابقین صحابہ میں سے تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور احد میں ثابت قدم رہنے والی جماعت میں سے تھے۔ تمام معرکوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات کر لی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واقعہ جمل کے بعد بصرہ کا حاکم بنایا۔ پھر یہ صفین میں ان کے ساتھ تھے۔ ۳۸ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ چالیس (۴۰) احادیث ان سے مروی ہیں۔

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ: انصاری خزرجی ان کی کنیت ابو العباس ہے۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ ان کا نام حزن تھا۔ حضور ﷺ نے ان کا نام سہل رکھا۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ یہ طویل العمر صحابی ہیں۔ انہوں نے حجاج بن یوسف ثقفی کا زمانہ پایا۔ ۸۸ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر سو سال سے متجاوز تھی۔

سہل بن عمرو رضی اللہ عنہ: یہ ابن الحظلیہ کے نام سے معروف ہیں۔ بعض نے کہا کہ نام سہل بن ربیع بن عمرو انصاری المعروف بابن الحظلیہ ہیں۔ یہ بیعت رضوان میں شامل صحابہ میں سے ہیں۔ بہت زیادہ ذکر اور نقلی نماز پڑھتے تھے جس کی وجہ سے لوگوں سے الگ رہتے۔ انہوں نے دمشق میں رہائش اختیار کی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی

زمانہ میں وفات پائی۔ ان کا کوئی بیٹا نہ تھا۔ یہ کہا کرتے تھے کہ میری اولاد کا ہونا تمام دنیا سے زیادہ مجھے محبوب ہے۔ سوید بن قیس رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو صفوان ہے۔ انہوں نے تین روایتیں رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں۔ سماک نے ان سے ایک روایت صحیحین میں روایت کی ہے۔ سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو علی مزنی ہے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے چھ (۶) احادیث روایت کی ہیں۔ ایک حدیث میں مسلم منفرد ہے۔ ان سے ان کے بیٹے معاویہ اور ہلال بن یساف و دوسروں نے روایت لی ہے۔

( النسین )

شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ: بن ثابت خزرجی انصاری ان کی کنیت ابو یعلیٰ ہے۔ یہ فاروق اعظم کے امراء اور والیوں میں سے تھے۔ حمص کے امیر رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر علیحدگی اختیار کر لی اور عبادت کی طرف متوجہ ہوئے۔ یہ بڑے فصیح، حوصلہ مند اور عقل مند تھے۔ بیت المقدس میں ۵۸ھ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں پچاس (۵۰) احادیث ان سے مروی ہیں۔

شرید بن سوید رضی اللہ عنہ: ثقفی یہ بیعت الرضوان میں شامل افراد میں سے تھے۔ ان کی کئی احادیث جن میں سے دو کو مسلم نے منفرداً بیان کیا اور ان سے ان کے بیٹے عمرو اور ابو عبد الرحمن نے روایت لی ہے۔ ابوداؤد اور نسائی نے ان کی احادیث کی تخریج کی ہے۔

شرح بن حصائی رحمۃ اللہ: بن مذحجی ان کی کنیت ابو المقدم یعنی ہے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بڑے دوستوں میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اور اسی طرح حضرت عمر اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی۔ ان سے ان کے بیٹے المقدم اور شععی اور حکم بن عقبہ نے روایت لی ہے۔ ابن معین نے ان کو ثقہ کہا اور ابو حاتم جستانی نے کہا یہ ۷۸ھ میں قتل ہوئے۔

شفیق بن سلمہ رحمۃ اللہ: یہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ یہ آل خضرمی کے مولا ہیں۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت لی ہے اور بیان کی اور حضرت ابو بکر، عمر و عثمان و معاذ بن جبل وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت لی ہے۔ ابن معین کہتے ہیں کہ یہ ثقہ ہیں ان کے متعلق پوچھ گچھ کی ضرورت نہیں۔ ان کی وفات ۶۳ھ میں ہوئی۔

شفیق بن عبد اللہ رحمۃ اللہ: جلیل القدر تابعی ہیں۔ آل خضرمی کے مولا ہیں۔ حضرت انس سے روایت نقل کی ہیں اور ان سے یحییٰ قطان اور کعب نے روایت لی ہے اور ابن معین نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ علامہ نووی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ان کے باعظمت ہونے پر اتفاق ہے۔

شکل بن حمید رضی اللہ عنہ: عیسیٰ کوفی، یہ صحابی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے ایک روایت بیان کی ہے۔

شہر بن جوشب رحمۃ اللہ: یہ اسمائت یزید بن سکن کے مولیٰ ہیں۔ ان کی کنیت ابو سعید ساسی ہے۔ انہوں نے تمیم داری اور سلمان سے مرسل روایات بیان کی ہیں اور اپنے مولیٰ اسماء ابن عباس ام سلمہ و جابر رضی اللہ عنہم سے روایت نقل کی ہے۔ ابن معین اور احمد نے ان کی توثیق کی ہے۔ ان کی وفات ۱۰۰ھ میں ہوئی۔

(الاصماد)

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ: لیشی حجازی یہ صحابی ہیں ان کی وفات خلافت صدیقی میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے تیرہ روایت نقل کی ہیں۔

صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ: مرادی کوفی یہ صحابی ہیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی۔ ان کی عظمت کا اس سے اندازہ لگائیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت لی ہے۔

کتب احادیث میں ان سے ۲۱ روایت منقول ہیں۔ صفیہ بنت جحی بن اخطب رضی اللہ عنہا: اسرائیلیہ ام المؤمنین ان کی کئی احادیث ہیں ان میں سے ایک پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔ ان سے علی بن حسین رحمہما اللہ اور اسحاق بن عبدالحارث سے روایت لی ہیں۔ ۳۵ھ میں خلافت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ان کا انتقال ہوا۔

صفیہ بنت ابی عبید رحمہما اللہ: یہ ابو سعید وہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زوجہ ہیں۔ یہ ثقہ اور اکابر تابعین میں سے ہیں ان سے بخاری نے باب الادب میں روایت لی ہے۔

صحیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ: بن مالک یہ بنی نمر بن قاسط سے ہیں ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ ان کو رومی اس لئے کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ رومیوں نے ان کو بچپن میں گرفتار کر لیا۔ پس ان میں پرورش پائی زبان میں لگنت تھی۔ ان سے بنی کلب کے ایک آدمی نے خرید لیا اور ان کو مکہ لے آیا۔ اس سے عبداللہ بن جدلانہ تمیمی نے خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ مکہ میں مقیم ہو گئے تجارت کرتے تھے جب اسلام ظاہر ہوا تو اسلام لے آئے۔ واقدی کہتے ہیں کہ یہ اور عمار ایک ہی دن مسلمان ہوئے۔ ان کا اسلام لانا میں سے کچھ زائد آدمیوں کے بعد تھا۔ یہ ان کمزور لوگوں میں سے تھے۔ جن کو تکالیف پہنچائیں گئیں۔ (کیونکہ ان کی کوئی قبائلی حمایت نہ تھی) انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کی۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تمام معرکوں میں حاضر رہے۔ ان کی وفات ۳۸ھ مدینہ منورہ میں ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں

۳۰۷ روایات ان سے مروی ہیں۔

صحز بن حرب رضی اللہ عنہ: بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف یہ ابوسفیان کی کنیت سے معروف ہیں۔ جاہلیت کے زمانہ میں قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ یہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں جو دولت امویہ کے بانی ہیں۔ ۸ھ میں فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ اسلام لانے کے بعد اس کی خاطر خوب مشقتیں برداشت کیں۔ غزوہ حنین اور طائف میں موجود

تھے۔ ایک آنکھ طائف کے دن تیر لگنے سے جاتی رہی اور یرموک کی لڑائی میں دوسری آنکھ بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں چلی گئی۔ ان کی وفات ۳۱ھ میں مدینہ منورہ یا شام میں ہوئی۔

صحیح بن وداعہ الغامدی رضی اللہ عنہ: ان کی نسبت از قبیلہ کی شاخ غامد کی طرف کی جاتی ہے۔ یہ حجازی ہیں طائف میں رہائش اختیار کی ان سے عمار بن حدید نے روایت نقل کی اور سنن اربعہ کے مصنفین نے ان کی روایات کی تخریج کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے دو (۲) احادیث مروی ہیں۔

صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ: بن وہب الباہلی ان کی کنیت ابو امامہ ہے۔ یہ صفین کی جنگ میں علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں تھے۔ شام میں سکونت اختیار کی حمص کی سر زمین میں ۸۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے اڑھائی سو (۲۵۰) روایات نقل کی ہیں۔

(الطاء)

طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ: بن معمر الشجعی کوفی، یہ سعد بن طارق اور ابو مالک کے والد ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے چار (۴) احادیث روایت کی ہیں۔

طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ: بن عبد شمس بن ابی الجہلی، ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ غازیوں میں سے ہیں۔ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو بچپن میں پایا۔ خلافت صدیقین میں ۳۳ غزوات میں شرکت کی۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ انہوں نے دیگر صحابہ اور خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم سے چار (۴) احادیث روایت کی ہیں۔ ان کی وفات ۸۳ھ میں ہوئی۔

طارق بن علی رضی اللہ عنہ: بن منذر بن قیس شحیمی، یہ صحابی ہیں اور قیس بن طلق کے والد ہیں۔ ان کی کنیت ابو علی ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جو یمامہ سے آنے والوں میں شامل تھے اور اسلام لے آئے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک سو چودہ (۱۱۴) احادیث روایت کی ہیں۔

طلحہ غفاری رضی اللہ عنہ: بن قیس، ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک حدیث ان سے مروی ہے جس کی سند میں ناقدین نے اضطراب بتایا۔ وہ حدیث پیٹ کے بل سونے کی ممانعت کے سلسلہ میں ہے۔

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ: بن عثمان بن عمرو بن کعب تمیمی، ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ مکی و مدنی صحابی ہیں۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے اسلام لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو طلحہ الخیر کا لقب دیا۔ یہ اُحد اور اس کے بعد والے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ یوم جمل میں شہادت پائی ۳۶ھ تھا۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی اڑتیس (۳۸) احادیث مروی ہیں۔

طلحہ بن براء بن عمیرہ رضی اللہ عنہ: بن ویرہ بلوی انصاری، یہ بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہیں۔ ان کی مرض وفات



میں حضور ﷺ ان کی تیمارداری کے لئے تشریف لائے اور ان کے ذفن کے بعد ان کے لئے دعا فرمائی۔ اللہم ال طلحة وانت تضحک الیہ و هو یضحک الیک ” اے اللہ طلحہ تجھ سے ملے اس حال میں کہ وہ آپ سے خوش اور آپ اس سے خوش ہوں۔“

طفیل بن ابی بن کعب رحمۃ اللہ: یہ مدنی تابعی ہیں۔ ان کی کنیت ابوالبطن تھی کیونکہ ان کا پیٹ بڑا تھا۔ انہوں نے اپنے والد ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سعد اور عجل اور ابن حبان نے ان کو ثقہ تسلیم کیا ہے۔

(الطاء)

ظالم بن عمرو: یہ ابوالاسود الدلی کی کنیت سے زیادہ معروف ہیں بعض نے ان کا نام عمرو بن سفیان ذکر کیا ہے۔ یہ بصرہ کے قاضی رہے۔ بڑے جلیل القدر فاضل ثقہ تابعی ہیں۔ ان کی وفات ۶۹ھ میں ہوئی۔ تمام نے ان سے روایت لی ہے۔ (یہ حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے خصوصی شاگردوں میں سے ہیں) انہوں نے جاہلیت و اسلام دونوں زمانے دیکھے ہیں۔

(الامین)

عائذ بن عمرو مدنی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوہبیرہ ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے رسول ﷺ حدیبیہ کے دن بیعت کی۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی اور وہاں گھر بنایا۔ عبید اللہ بن زیاد کی حکومت کے زمانہ میں وفات پائی۔ یہ بلند آواز والے صحابہ میں سے تھے۔

عائذ بن عبید اللہ بن عمر رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابو ادریس خولانی ہے۔ جلیل القدر فقیہ تابعی ہیں۔ یہ اہل دمشق کے واعظ اور قصہ گو تھے۔ یہ عبد الملک کی خلافت کا زمانہ تھا۔ عبد الملک نے دمشق میں ان کو تناء کا ذمہ دار بنایا۔ علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ اہل شام کے علماء میں سے تھے۔ ان کی وفات ۸۰ھ میں ہوئی۔

عائشہ بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا: ام المؤمنین یہ عورتوں میں سب سے زیادہ علم والی اور فقیہ تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں ان سے شادی کی جبکہ ان کی عمر ۶ سال تھی اور شوال ۲ھ میں حضور ﷺ کے گھر آ بسیں جبکہ ان کی عمر ۸ سال تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۱۸ سال تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد چالیس سال زندہ رہیں اور ۵۷ھ میں وفات پائی۔

عابس بن ربیعہ رحمۃ اللہ: بن عامر غطفی نخعی کوفی یہ عبید الرحمان بن عابس کے والد ہیں۔ یہ اکابر تابعین میں سے ہیں انہوں نے جاہلیت و اسلام کا زمانہ پایا۔

عاصم احوال رحمۃ اللہ: یہ ابن سلیمان ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد الرحمان ہے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے ثقہ تابعین میں سے

ہیں۔ یہ درمیانہ درجہ کے تابعی ہیں۔ ۱۴۰ھ کے بعد وفات پائی۔ ان سے تمام نے حدیث لی ہے۔

عامر بن عبد اللہ بن جراح رضی اللہ عنہ: یہ اپنی کنیت ابو عبیدہ سے زیادہ معروف ہیں۔ القہری قریشی ہیں۔ قائدین امراء میں سے ہیں۔ شام کے علاقہ کو انہوں نے فتح کیا۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ سابقین فی الاسلام میں ہیں۔ تمام لڑائیوں میں حضور ﷺ کے ساتھ رہے۔ آپ ﷺ نے ان کو امینن ہذا الامۃ کا لقب عنایت فرمایا۔ طاعون عمواس میں شہید ہوئے اور غور بیان میں ۱۸ھ میں تدفین ہوئی۔ کتب احادیث میں ان سے چودہ (۱۴) احادیث مروی ہیں۔

عامر بن اسامہ ہذلی رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابوالمخ ہے۔ بعض نے کہا کہ نام عمر بن اسامہ ہذلی ہے۔ یہ تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اسامہ بن ہذلی سے روایات لی ہیں۔

عامر بن ابو موسیٰ رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابو بردہ ہے۔ یہ کوفہ کے قاضی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض حارث اور بعض نے عامر بتلایا۔ انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ حضرت علیؓ زبیر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے روایت لی ہے اور ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ، یوسف، سعید اور بلال وغیرہ نے ان سے روایت لی ہے۔ اکثر نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ ۱۰۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ: بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو الولید ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ایک تھے جنہوں نے منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ یہ نقباء میں سے ایک تھے۔ یہ بدر اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہم رکاب رہے۔ یہ بڑے طاقتور بہادور اور بہت زیادہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بے باک تھے۔ ان کی وفات ۳۴ھ میں بیت المقدس میں ہوئی۔

عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ: بن ہاشم بن عبد مناف، ان کی کنیت ابوالمطلب ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں۔ جاہلیت و اسلام میں اکابر میں شامل تھے۔ خلفاء عباسین کے جد امجد ہیں۔ جاہلیت میں بیت اللہ میں سقایہ کی خدمت ان کے ذمہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر ان کو برقرار رکھا۔ ہجرت سے قبل اسلام لائے۔ اپنے اسلام کو چھپائے رکھا۔ مکہ میں اقامت اختیار کی اور مشرکین کی اطلاعات رسول اللہ ﷺ کو لکھتے رہے۔ پھر فتح مکہ سے قبل مدینہ کی طرف ہجرت کی اور غزوہ حنین اور غزوہ فتح مکہ میں ہم رکابی کا شرف ان کو حاصل ہوا۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ۳۲ھ میں ہوئی۔ ۳۵ھ احادیث رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے روایت کی ہیں۔

عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ: یہ اپنے لقب ابو موسیٰ اشعری کے ساتھ زیادہ معروف ہیں۔ اشعرین کا ایک معروف قبیلہ ہے۔ یہ ہجرت سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور پھر حبشہ کی طرف ہجرت کی اور جعفر اور ان کے اصحاب کے ساتھ اشعرین کے ایک وفد میں خیبر کے بعد مدینہ منورہ آئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کا اکرام و احترام فرماتے۔ آپ نے فرمایا: ((او قیت مزمار امن مزامیوں)) داؤدؑ اے ابو موسیٰ تمہیں داؤد کی سروسوں میں

سے ایک سردی گئی ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ۳۶۰ روایات نقل کی ہیں۔ ۴۳ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ: بن عبدالمطلب البہاشمی ان کی کنیت ابو العباس ان کا لقب ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے  
چچا زاد بھائی ہیں۔ ہجرت سے تین قبل مکہ میں پیدا ہوئے۔ جبکہ مسلمان اور رسول اللہ ﷺ شعب ابی طالب میں محصور  
تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی اللھم قفھہ فی الدین و علمہ التاویل کہ اے اللہ اس کو دین کی  
کبھ عنایت فرما اور بات کو ٹھکانے لگانے کا علم عنایت فرما۔ عمر بن خطاب ان کو اپنی مجلس میں قریب بٹھاتے اور ان کے  
کثیر علم اور بڑی عقل سے فائدہ اور مشورہ میں مدد لیتے۔ ان کی وفات ۷۱ھ طائف میں پیش آئی وہیں ان کی تدفین  
ہوئی۔

عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما: ان کی کنیت ابو عبد الرحمن تھی یہ بعثت کے دوسرے سال پیدا ہوئے اور اپنے  
والد کے ساتھ چھوٹی عمر میں اسلام قبول کیا جبکہ ابھی بلوغت کو بھی نہ پہنچے تھے اور اپنے والد اور والدہ کے ساتھ ہجرت کی  
جبکہ ان کی عمر گیارہ برس تھی۔ احد و بدر میں حضور ﷺ نے شفقت کے طور پر چھوٹی عمر کی وجہ سے واپس کر دیا اور پندرہ  
سال کی عمر سے قبل جہاد میں قبول نہ فرمایا۔ یہ عزم خندق میں پہلے پہل حاضر ہوئے۔ پھر کسی غزوہ میں پیچھے نہ رہے یہ ان  
چھ صحابہ کرام میں سے ہیں جن کی روایات بہت کثرت سے ہیں۔ ابو ہریرہ ابن عمر انس ابن عباس جابر عباس عائشہ رضی  
اللہ عنہم ان سے ۶۳۰ روایات مروی ہیں۔ ان کی وفات ۷۳ھ میں ہوئی۔

عبداللہ بن کعب: بن مالک انصاری سلمی۔ علامہ ابن اثیر نے اس الزابہ میں ذکر کیا کہ ان کو احمد عسکری نے ان لوگوں  
میں لکھا ہے جو نبی اکرم ﷺ سے ملے ہیں۔ یہ کعب کے مسجد کی طرف لے جانے والے تھے۔ ان کے علاوہ دوسرے بیٹے  
عبد الرحمن اور عبید اللہ بھی تھے کیونکہ کعب رضی اللہ عنہ کی نظر ختم ہو گئی تھی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: ہزلی ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ یہ سابقین فی الاسلام میں سے ہیں۔ یہ سات میں  
سے چھٹے اسلام لانے والے تھے۔ یہ بڑے علماء صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے پہلے حبشہ پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔  
تمام غزوات میں آپ کی معیت میں رہے۔ رسول اللہ ﷺ ان سے بہت قربت رکھتے تھے۔ خلافت فاروقی میں کوفہ کے  
قاضی القضاة اور بیت المال کے افسر تھے اور خلافت عثمانی کے ابتدائی زمانہ میں بھی۔ پھر مدینہ واپس لوٹے اور وہیں ۳۲ھ  
میں وفات پائی۔

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما: ابو اوفی کا نام علقمہ بن خالد سلمی اور کنیت ابو ابراہیم ہے۔ عبداللہ اور اس کے والد  
دونوں صحابی ہیں۔ عبداللہ نے بیعت رضوان میں حضور ﷺ کی بیعت کی۔ خیبر اور اس کے بعد والی ساری لڑائیوں میں  
حاضر رہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کوفہ میں آئے اور وہیں ۸۶ھ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں

عبداللہ بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما: ابو قحافہ کا نام عثمان بن عامر بن کعب التیمی قریشی ہے۔ یہ خلفاء راشدین میں پہلے شخص ہیں اور پہلی ہستی ہیں جنہوں نے حضور ﷺ پر سب سے پہلے ایمان قبول کیا۔ یہ اپنی کنیت ابو بکر صدیق کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں۔ مکہ میں پیدا ہوئے اور سادات قریش کی حیثیت سے ہی پرورش پائی۔ قبائل عرب کے انساب حالات اور سیاست سے مکمل واقفیت رکھتے تھے۔ نبوت کے زمانہ میں بڑی عظیم و جلیل خدمات سرانجام دیں۔ تمام لڑائیوں میں حاضر رہے اور بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں اور اپنے تمام مال اشارۃ نبوت پر صرف کر دیئے اور اپنی مدت خلافت جو کہ دو سال تین مہینے رہی۔ مرتدین سے سخت لڑائیاں لڑیں اور شام کے علاقے کو فتح کیا اور عراق کا بہت بڑا حصہ فتح کر لیا۔ مدینہ منورہ میں ۱۳ھ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ایک سو بیالیس (۱۳۲) روایات آپ سے مروی ہیں۔ عبداللہ بن بسر اسلمی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو صفوان ہے۔ بعض کہتے ہیں ابو بسر ہے۔ یہ بنی مازن بن منصور سے ہیں یہ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ ۸۸ھ حمض میں وفات پائی۔ شام میں سب سے آخری صحابی وفات کے لحاظ سے یہی ہیں۔ احادیث کی کتابوں میں پچاس (۵۰) روایات ان سے آئی ہیں۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما: قریشی: یہ اپنے باپ سے قبل اسلام لائے۔ یہ بہت زیادہ عبادت اور علم والے صحابہ میں سے تھے۔ یہ جاہلیت میں لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے ارشادات لکھنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ مدائن، حروب و جہاد میں شامل ہوتے اور دو تلواریں سے لڑتے تھے۔ یرموک کے دن اپنے والد کا جھنڈا بلند کیا۔ صفین کی لڑائی میں حضرت امیر معاویہ کے ساتھ حاضر ہوئے۔ تھوڑی مدت کے لئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا امیر بنایا۔ ان کی وفات ۶۵ھ میں ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں سات صد (۷۰۰) احادیث ان سے مروی ہیں۔

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ: یہ مزینہ قبیلہ سے تھے۔ یہ بیعت رضوان والے صحابہ میں سے ہیں۔ انہوں نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی پھر یہ ان دس میں سے ایک تھے۔ جن کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں دین کے احکام سکھانے بھیجا۔ یہ بصرہ میں منتقل ہو گئے اور وہیں ۵۷ھ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے ۴۳ روایات بیان کی ہیں۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما: بن عوام قرشی اسدی ان کی کنیت ابو خبیب ہے۔ اپنے زمانہ میں قریش کے شہسوار تھے۔ ہجرت کے بعد مدینہ میں یہ پیدا ہوئے۔ افریقہ کی فتح میں شامل تھے۔ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ۶۴ھ میں ان سے بیعت خلافت لی گئی نو سال تک خلافت رہی۔ پھر ان کے اور حجاج بن یوسف کے درمیان کئی معرکے پیش آئے۔ جن میں بالآخر ۷۳ھ میں عبداللہ مکہ میں شہید ہو گئے۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۳۳ روایات مروی ہیں۔

عبداللہ بن زمرہ رضی اللہ عنہ: بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبد العزی الاسدی یہ اشراف قریش میں سے تھے۔ یہ



پیغمبر علیہ السلام سے اجازت لے کر حاضر ہوئے۔ عبد اللہ عثمان رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کے دوران شہید ہو گئے۔ انہوں نے دو حدیثیں روایت کی ہیں۔

عبد اللہ بن دینار رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابو عبد الرحمن قرشی عدوی ہے۔ یہ عمر بن خطاب کے مولیٰ ہیں۔ انہوں نے عبد اللہ بن عمر اور انس اور ایک کثیر جماعت صحابہ سے حدیث سنی خود ان کے بیٹے عبد الرحمن اور یحییٰ انصاری اور اسمیل اور ربیعہ رای اور موسیٰ بن عقبہ وغیرہم نے سنا۔ ان کے ثقہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ ان کی وفات ۱۲۷ھ میں ہوئی۔

عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ: بن عوف بن کعب عامری شعمی جرشی بصری ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ۶ احادیث روایات کی ہیں۔ مسلم ایک روایت میں بخاری سے منفرد ہیں۔

عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ: بن عاصم انصاری مدنی یہ صحابی ہیں۔ احد میں اور اس کے بعد والے تمام معرکوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے انہوں نے مسلمانہ کذاب کو یمامہ کے دن قتل کیا۔ بعض نے کہا یہ اور وحشی اس کے قتل میں شریک ہیں۔ حرہ کے دن شہید ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ: بن حارث اسرائیلی ان کی کنیت ابو یوسف ہے۔ مدینہ منورہ میں آپ کی تشریف کے بعد اسلام لائے تو ان کا نام حصین تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبد اللہ رکھا۔ بیت المقدس کی فتح میں یہ فاروق اعظم کے ہم رکاب تھے اور جابیہ میں بھی شریک تھے۔ جب مدینہ منورہ میں واقعہ ہوا تو انہوں نے علیحدگی اختیار کی۔ ۳۳ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے پچیس (۲۵) احادیث روایات کی ہیں۔

عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ: بن ابی طالب القرشی الہاشمی، والدہ اسماء بنت عمیس خنعمیہ ہیں۔ یہ اپنے والد کے ساتھ حدیبیہ سے مدینہ میں آئے۔ یہ اور محمد بن ابی بکر اور یحییٰ بن علی بن ابی طالب کی طرف سے حقیقی بھائی ہیں۔ ان کی وفات ۸۰ھ میں ہوئی۔ پچیس (۲۵) روایات ان سے مروی ہیں۔

عبد اللہ بن سر جس رضی اللہ عنہ: مزنی، ان کی نسبت مزینہ کی طرف کی جاتی ہے۔ یہ بنی مخزوم کے حلیف تھے۔ بصرہ میں اقامت اختیار کی۔ ان کی احادیث کو صحاح ستہ والوں نے تخریج کیا۔ سترہ (۱۷) احادیث ان سے مروی ہیں اور ان سے عثمان بن حکیم اور عاصم الاحول اور قتادہ نے روایت لی ہے۔

عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ رحمۃ اللہ: مازنی انصاری، جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبد الرحمن اور محمد نے بیان کیا۔ یہ ثقہ ہیں۔ ان سے بخاری، ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ نے روایات لی ہیں۔

عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو عبد الرحمن مخزومی ہے۔ یہ اہل مکہ کے قاری ہیں۔ ذہبی کہتے ہیں کہ ان کو صحبت حاصل ہے۔ انہوں نے ابی بن کعب سے پڑھا ان سے مجاہد عطاء نے روایت لی ان کی وفات قتال عبد اللہ بن

الزبیر کے دوران ہوئی۔ سات (۷) احادیث ان سے مروی ہیں۔

عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہما: چینی، یہ انصار کے حلیف ہیں۔ یہ اور ان کے والد صحابی ہیں۔ ان کو اہل مدینہ میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے تیرہ (۱۳) احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹوں معاذ اور عبداللہ نے روایت بیان کی ہے۔

عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ: ابن الصمہ انصاری ان کی کنیت ابو الجحیم ہے۔ یہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بھانجے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے دو روایتیں بیان کیں جو کہ دونوں بخاری و مسلم میں ہیں۔

عبدالرحمن بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو حمید ہے۔ اس سے یہ معروف ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے منذر بن سعد بتلایا۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہے۔ خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخر میں وفات پائی۔

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ: بن عوف بن الحارث ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ القرشی الزہری ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ یہ سابقین فی الاسلام میں سے ہیں۔ یہ ان چھ افراد میں سے ہیں جن کے درمیان عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کو دائر فرمایا تھا۔ بدر احد اور تمام لڑائیوں میں حصہ لیا ہے۔ احد کے دن ۲۱ زخم آئے۔ یہ تجارت کرتے تھے۔ ان کے پاس بہت سال مال تھا۔ یہ بہت بخئی تھے۔ انہوں نے ایک دن ۳۰ غلام آزاد کئے اور ایک دن وہ قافلہ جو ستر اونٹوں پر مشتمل تھا گندم آٹا غلہ اٹھائے ہوئے تھے۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو وصیت فرمائی کہ ایک ہزار گھوڑے، پچاس ہزار دینار اللہ تعالیٰ کی راستہ میں صرف کئے جائیں۔ ۳۲ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ انہوں نے ۶۵ احادیث روایت کی ہیں۔

عبدالرحمن بن صخر الدوسی رضی اللہ عنہ: یہ اپنی کنیت ابو ہریرہ کے ساتھ معروف ہیں۔ یہ محبوب صحابی ہیں۔ خیبر والے سال اسلام قبول کیا اور اس میں شرکت کی۔ پھر حضور ﷺ کی خدمت کو لازم کر لیا۔ حضور علیہ السلام کی دعا کی برکت سے یہ صحابہ کرام میں بڑے حافظہ والے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو علم اور حدیث کی طرف بہت راغب پایا اور اس کی اپنی زبان مبارک سے گواہی دی۔ ۵۷ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ۵۳۷ روایات مروی ہیں۔

عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ: بن حبیب بن عبد شمس القرشی، کنیت ابو سعید ہے۔ قائدین امراء صحابہ میں سے ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ غزوہ موتہ میں حاضر تھے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی۔ بھستان اور کابل وغیرہ کے علاقے فتح کئے اور بھستان کے گورنر رہے۔ خراسان کی لڑائیوں میں شرکت کی۔ ۵۰ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ ان سے ۱۴ روایات منقول ہیں۔

عبدالرحمن بن جبر رضی اللہ عنہ: بن عمرو بن زید بن جثم بن مجدہ انصاری، ان کی کنیت ابو عبس ہے۔ جلیل القدر صحابی

ہیں بدر میں موجود تھے۔ پانچ روایات ان سے مروی ہیں۔ ایک روایت میں بخاری مسلم سے منفرد ہیں۔ ان سے عباہ بن رفاع نے روایت لی ہے۔ ۳۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

عبدالرحمن بن شماسہ رحمۃ اللہ: مہری ان کی کنیت ابو عمرو والمصری ہے۔ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے زید بن ثابت اور ابو ذر سے روایت لی ہے۔ ان کو علامہ بخلی اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا۔ ابن بکیر کہتے ہیں کہ سو سال کی عمر کے بعد ان کی وفات ہوئی۔

عبید اللہ بن زیاد: بن ابیہ یہ فاتح والی ہیں اور عرب کے بہادروں میں سے ہیں۔ بصرہ میں پیدا ہوئے۔ یہ اپنے والد کے ساتھ ہی تھے جب کہ وہ عراق میں فوت ہوئے۔ انہوں نے شام جانے کا ارادہ کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ۵۳ھ میں خراسان کا گورنر بنا دیا۔ یہ خراسان میں دو سال تک رہے۔ پھر ۶۰ھ میں ان کو بصرہ کا حاکم بنا دیا۔ ان کو موصل کے علاقہ خازر میں ۶۷ھ میں ابن اشتر نے قتل کیا۔

عبید اللہ بن محسن انصاری خطمی رضی اللہ عنہ: انہوں نے پیغمبر ﷺ سے صرف ایک روایت نقل کی ہے اور ان کے بیٹے سلمہ نے ان سے روایت لی ہے۔

عثمان بن مالک بن عمر بن عجلان انصاری کزرنی مالکی رضی اللہ عنہ: یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے بدر میں شرکت کی۔ ابن اسیر کہتے ہیں کہ ابن اسحاق کے علاوہ باقی تمام نے ان کو بدری شمار کیا۔ بخاری و مسلم نے ان کی روایت لی۔ یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئے۔ اپنی قوم کی دیتوں کے معاملے کے وفات تک ذمہ دار تھے۔

عتبہ بن غزو ان بن جابر وہیب حارثی مازنی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو جہلہ ہے۔ یہ بصرہ کے بانیوں میں سے ہیں۔ یہ سابقین بالاسلام میں سے ہیں۔ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ پھر بدر میں شرکت کی۔ پھر قادیہ میں شرکت کی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ کا والی بنا دیا۔ ۷۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ سے چار (۴) احادیث انہوں نے نقل کی ہیں۔

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: اموی قرشی خلفاء راشدین میں سے تیسرے خلیفہ ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں یہ ان بڑی شخصیتوں میں سے ہیں جن کی وجہ سے اسلام کو ظہور کے بعد عزت ملی۔ یہ مکہ میں پیدا ہوئے۔ بعثت کے بعد جلد اسلام لائے۔ جاہلیت میں شریف اور مالدار تھے۔ ان کا عظیم الشان عمل اپنے خاص مال سے جیشِ عمرہ کی تیاری ہے۔ ان کے زمانہ خلافت میں بہت سارے علاقے فتح ہوئے۔ مدینہ منورہ میں ان کا باغیوں نے محاصرہ کیا اور قرآن پڑھنے کی حالت میں ۳۵ھ میں ان کو شہید کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے ایک سو چھیالیس (۱۴۶) احادیث روایت کی ہیں۔

عثمان بن ابی العاص ثقفی الطائفی رضی اللہ عنہ: یہ مشہور صحابی ہیں۔ وفد ثقیف کے ساتھ اسلام لائے۔ پیغمبر ﷺ نے ان کو طائف کا عامل بنایا۔ حضرت امیر معاویہ کی خلافت کے زمانہ میں بصرہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے نو (۹) احادیث نقل کی ہیں۔

عدی بن ابی حاتم طائی رضی اللہ عنہ: یہ رسول اللہ ﷺ کی خلافت میں ۹ شعبان میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا رہا۔ جب حضور ﷺ کی وفات ہو گئی۔ تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ارتداد کے زمانہ میں اپنی قوم کے صدقات لے کر حاضر ہوئے۔ یہ اپنی قوم میں شریف تھی اور قابل احترام تھے اور دوسرے بھی ان کا احترام کرتے تھے۔ یہ انہی سے ہی روایت ہے: ما دخل علی وقت صلوٰۃ الا نامشتاق علیہا۔ کہ مجھ پر جب بھی نماز کا وقت آتا ہے تو میں پہلے سے اس کا مشتاق ہوتا ہوں ان کا انتقال ۶۷ھ میں ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں چھیاسٹھ (۶۶) روایتیں ان سے مروی ہیں۔

عدی بن عمیرہ بن فروہ کندی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو زرارہ ہے۔ یہ کوفہ میں مقیم ہو گئے پھر وہاں سے حران میں منتقل ہو گئے۔ پھر ۴۰ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ۱۰ روایتیں ان سے آئی ہیں۔

العر باض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو نجیم ہے۔ ان سے عبد اللہ بن عمرو اور جبیر بن نفیل اور خالد بن معدان نے ان سے روایت لی ہیں۔ شام میں انہوں نے رہائش اختیار کی ان کی وفات ۷۵ھ میں ہوئی۔

عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ: بن عوام اسدی ان کی کنیت ابو عبد اللہ مدنی ہے۔ منہ کے سات فقہاء میں سے ہیں اور تابعین علماء میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے والد والدہ سے روایت لی ہے اور اپنی خالہ عائشہ ام المؤمنین اور علی اور محمد بن مسلمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم ابن سعد نے کہا یہ ثقہ عالم ہیں۔ بہت زیادہ احادیث جاننے والے فقیہ اور قابل اعتماد ہیں۔ ہر رات قرآن کا چوتھا حصہ پڑھتے۔ ۹۲ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

عروہ بارتقی رضی اللہ عنہ: بن ابی جہد اسدی یہ صحابی کوفہ میں مقیم ہو گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے قاضی رہے۔ یہ کوفہ کے اولین قاضی تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تیاری کے طور پر گھوڑے پالنے والے تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے تیرہ (۱۳) روایات نقل کی ہیں۔

عروہ بن عامر رحمۃ اللہ: یہ مکی ہیں۔ ان کے صحابی ہونے کے متعلق اختلاف ہے۔ ان کی (طیرہ) شکون کے متعلق روایات ہیں۔ ابن حبان نے ان کا تذکرہ ثقہ تابعین میں کیا ہے۔ تمام اصحاب سنن نے ان سے روایت لی ہے۔



عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ: یہ ابو محمد قرشی ہیں۔ یہ قریش کے مولیٰ ہیں، مکی ہیں۔ بڑے علماء میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت عائشہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت لی ہے۔ خود ان سے امام اوزاعی، ابن جریج، ابو حنیفہ اور لیث بن سعد نے روایت لی ہے۔ اصحابہ ستہ نے ان سے حدیث نکالی ہے۔ ان کی عمر اسی (۸۰) برس ہوئی۔ وفات ۱۱۴ھ میں ہوئی۔

عطیہ بن عمرو سعدی رضی اللہ عنہ: یہ شام میں اقامت اختیار کرنے والے صحابہ میں سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے محمد اور ربیعہ بن یزید نے روایت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے تین روایات لی ہیں۔

عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ خزر جی بدری: یہ عقبہ ثانیہ میں ستر افراد کے ساتھ حاضر ہوئے۔ یہ عمر میں ان سب سے چھوٹے تھے۔ بدر میں رہائش اختیار کی، بدر میں شرکت کی۔ اُحد اور اس کے بعد والے معرکوں میں شرکت کی۔ پھر کوفہ میں اقامت اختیار کر کے وہیں مکان بنایا۔ ۴۱ھ میں وفات پائی۔ ان کی کنیت ابو مسعود مشہور ہے۔ ان سے احادیث کی کتابوں میں ایک سو دو (۱۰۲) احادیث مروی ہیں۔

عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ: بن عامر قرشی نوفلی، ان کی کنیت ابو سروعد ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے اور یہی وہ شخص ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنی بیوی کو بچھڑا دیں کیونکہ انہوں نے اس کے ساتھ دودھ پیا ہے۔

عقبہ بن عامر الجعفی رضی اللہ عنہ: بن عباس القضاہی یہ عظیم الشان صحابی ہیں۔ شریف امراء میں سے تھے۔ بڑے قاری فرائض کے ماہر اور شاعر تھے۔ غزوہ بجر کی ذمہ داری ان پر ڈالی گئی۔ وہ راست فتح شام میں شریک ہوئے۔ فتح دمشق کی خوش خبری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہی لے کر گئے۔ دمشق میں رہائش اختیار کی۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے والی بن کر مصر منتقل ہو گئے۔ ۵۸ھ میں وہیں وفات پائی۔ پچپن (۵۵) احادیث ان سے مروی ہیں۔

عامر بن یاسر رضی اللہ عنہ: بن عامر کنانی مذہبی عنسی قحطانی، ان کی کنیت ابو یقظان ہے۔ یہ صاحب رائے بہادر حکام میں سے تھے۔ یہ سابقین فی اسلام میں ہیں۔ انہوں نے اسلام کو اپنے والد یاسر اور والدہ سمیعہ کے ساتھ ظاہر کیا۔ پھر بدر احد خندق بیعت رضوان میں شرکت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا حاکم بنایا۔ جمل اور صفین میں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ۳۷ھ صفین میں شہید ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ سے بائیس (۶۲) روایتیں نقل کی ہیں۔

عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ ثقفی: یہ بن خشم بن ثقیف سے ہیں۔ ان کے بیٹے ابو بکر و ابو اسحاق البعبی وغیرہ سے روایت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے نو (۹) احادیث روایت کی ہیں۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ: جزاعی کعمی، ان کی کنیت ابو نجیر ہے۔ خیبر والے سال اسلام لائے۔ رسول اللہ ﷺ

کے ساتھ غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ میں تعلیم دینے کے لئے روانہ فرمایا۔ یہ مستجاب الدعوات لوگوں میں سے تھے۔ فتنہ میں یکسو رہے۔ بصرہ میں ۵۲ھ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ایک سواستی (۱۸۰) روایات ان سے مروی ہیں۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ: بن نفیل بن عبدالعزی بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زاح بن عدی بن کعب بن غالب قرشی عدوی ان کی کنیت ابو حفص ہے۔ یہ خلیفہ ثانی ہیں امیر المؤمنین ان کا لقب ہوا۔ ان کا اسلام لانا کفار پر بڑی کامیابی تھی۔ مسلمانوں کو بڑی تنگیوں سے کشادگی دی۔ یہ بخت کے چھٹے سال اسلام لائے۔ انہوں نے سرعام ہجرت کی۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شرکت کی۔ ۱۳ھ میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد کے مطابق ان کی بیعت خلافت ہوئی۔ ان کے زمانہ میں عظیم الشان فتوحات ہوئیں۔ ۲۳ھ میں ان کو شہید کر دیا گیا۔ ابولؤلؤ مجوسی نے ان کو نیزہ مارا جب کہ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ: بن عبداللہ بن اسعد قرشی مخزومی ان کی کنیت ابو حفص ہے۔ ان کی والدہ ام سلمہ ام المؤمنین ہیں۔ یہ سرزمین حبشہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے زیر پرورش رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو بحرین و فارس کا حاکم بنایا۔ ۸۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں بارہ (۱۲) احادیث ان سے مروی ہیں۔

عمر و بن الاحوص رضی اللہ عنہ: بن جعفر بن کلاب الجعفی الکلابی۔ ابن اشیر فرماتے ہیں کہ بقول ابو عمر یہ جعفی کلابی ہیں۔ میں ان کو نہیں پہچانتا۔ ان کی نسبت کلاب جعفی کی طرف نہیں اور نہ ہی کلاب کے بعد ثابت ہے۔ احوص بن جعفر بن کلاب نسب مشہور ہے۔ شاید کہ یہ جعفی کے حلیف ہونے کی وجہ سے ان کی طرف منسوب ہوئے۔ ان سے ان کے بیٹے سلیمان سے روایت لی ہے۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی دو روایات ملتی ہیں۔ یہ صحابی ہیں۔

عمر و بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص وائل سہمی: ان کی کنیت ابو ابراہیم مدنی ہے۔ یہ طائف میں مقیم ہوئے۔ یہ اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں۔ طاؤس اور ربیع بنت معوذ سے روایت بھی لیتے ہیں۔ ان سے عمرو بن دینار اور قتادہ اور زہری اور ایوب وغیرہ نے روایت لی ہے۔ نسائی نے ان کو ثقہ کہا ان کی وفات ۱۱ھ میں ہوئی۔

عمر و بن عبسی سلمی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو نجیح ہے۔ یہ صالح صحابی ہیں۔ چوتھے نمبر پر اسلام لائے۔ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ مدینہ خندق کے بعد آئے اور پھر وہیں سکونت اختیار کی۔ پھر شام میں منتقل ہو گئے۔ حمص میں رہائش

پذیر ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ انہوں نے اڑتیس (۳۸) روایات آپ سے نقل کی ہیں۔

عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ: یہ بنی عامر بن قوی کے معابد ہیں۔ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ ان سے ایک روایت مروی ہے ان سے مسور بن مخرمہ نے روایت نقل کی ہے۔

عمرو بن الحارث رضی اللہ عنہ: بن ابی ضرار خزاعی مصطلقی، یہ ام المؤمنین جویریہ بنت حارث کے بھائی ہیں۔ یہ بہت کم بات کرنے والے تھے۔ ۵۰ھ تک باقی رہے۔ بخاری نے ان کی حدیث نکالی اور ایک میں مسلم منفرد ہیں۔

عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ: نمری، ان کی نسبت نمر بن قاسط کی طرف ہے۔ العبدی بعض نے کہا گویا عبد القیس کی طرف نسبت ہے۔ یہ مشہور صحابی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی کئی احادیث انہوں نے روایت کی جن کو بخاری نے نکالا۔ ان کی صفات اس سے خود ظاہر ہوتی ہیں زبان نبوت نے ان کی تعریف فرمائی۔ ان میں کامل ایمان، پختہ یقین، غناء نفس خیر کی خواہش کثرت سے پائی جاتی تھی جبکہ ان کے بارے میں کہا گیا واکل اقواما الی ما جعل اللہ فی قلوبہم من الغنی الخیر فیہم عمرو بن تغلب۔

عمرو بن سعد الانصاری رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو کبشہ ہے۔ یہ شامین میں شمار ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے چالیس روایات نقل کی ہیں۔ جن کی علامہ مزنی نے ”الاطراف“ میں ذکر کیا ہے۔ البتہ بخاری و مسلم میں ان کی کوئی روایت نہیں ہے۔

عمرو بن حدیث رضی اللہ عنہ: عمرو بن عثمان بن عبید اللہ بن عمر بن محزم کوئی، ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ صحابی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے ۱۸ روایات نقل کی ہیں۔ دو احادیث میں مسلم منفرد ہیں۔ بخاری نے کہا ان کی وفات ۸۵ھ میں ہوئی۔

عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ: یہ اپنی کنیت ابن ام مکتوم سے معروف ہیں۔ بعض نے ان کا نام عبد اللہ بتایا۔ نووی کہتے ہیں کہ ان کا اصل نام عمرو ہے۔ یہ مؤذن رسول اللہ ﷺ ہیں۔ یہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ مدینہ کی طرف رسول اللہ ﷺ سے پہلے ہجرت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو مختلف غزوات کے موقع پر تیرہ مرتبہ مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔ قادیہ میں شریک ہو کر شہادت پائی۔ یہی وہ نابینا ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿عَبَسَ وَ تَوَلَّىٰ اَنْ جَاءَهُ الْاَغْمٰی﴾ ان سے تین روایات مروی ہیں۔

عمرو بن عطاء رحمۃ اللہ: بن ابی جوار یہ تابعی ہیں۔ صدوق ہیں۔ مسلم و ابوداؤد نے ان کی روایت لی ہے۔

عمرو بن اخطب الانصاری رضی اللہ عنہ: جلیل القدر صحابی ہیں۔ ان کی کنیت ابو اخطب ہے۔ تیرہ غزوات میں

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔ ان سے چار احادیث مروی ہیں۔ ان کی عمر ۱۲۰ سال ہوئی۔ ان کے سر میں چند سفید بال تھے۔ یہ آپ کی دعا کی برکت تھی۔ ”اللہم جملہ“ مسلم اور اصحاب سنن اربعہ نے ان سے روایت لی ہیں۔

عمر و بن عاص رضی اللہ عنہ: بن وائل سہمی قرشی یہ عبد اللہ کے والد ہیں۔ صحابی اور مصر کے فاتح ہیں۔ صلح حدیبیہ کے دوران مسلمان ہوئے۔ آپ ﷺ نے غزوہ ذات السلاسل میں ان کو امیر بنایا۔ پھر عمان کا ان کو والی بنایا۔ پھر یہ ان امراء میں سے تھے جنہوں نے شام میں حصہ لیا۔ حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے فتنہ میں یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ۳۸ھ میں مصر کا والی بنایا۔ وہیں ۴۲ھ میں انہوں نے وفات پائی۔ کتب احادیث میں ۳۹ روایات ان سے مروی ہیں۔

عمر و بن مرہ بن عبس جہنی رضی اللہ عنہ: ان کو اسدی بھی کہا جاتا ہے۔ بعض ازدی کہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ اکثر معرکوں میں آپ کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپ سے ایک روایت مروی ہے۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: بن عبدالمطلب ہاشمی قرشی، کنیت ابوالحسن ہے۔ خلیفہ رابع ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور داماد ہیں۔ بڑے بہادر و کلیم الشان خطیب، قضاء کے ماہر۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مہادت کے بعد ۳۵ھ میں خلیفہ ہوئے۔ کوفہ میں اقامت اختیار کی اور اس کو دار الخلافت بنایا۔ ۴۰ھ تک دار الخلافت رہا۔ عبد الرحمن بن ملجم مرادی خارجی نے ان پر تلوار کا وار کیا جبکہ یہ صبح کی نماز کے لئے نکلے۔ وہ وار آپ کی پیشانی پر کاری ضرب سے لگا۔ آپ جانبر نہ ہو سکے۔

علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ: بن نھملہ ابوانی، ان کی کنیت ابوغیرہ کوفی ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔ بڑے تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے علی و سلمان رضی اللہ عنہما سے روایت لی ہے۔ ان سے حاکم اور ابواسحاق نے روایت کی ہے۔ بخاری و مسلم میں ان کی روایت سے ایک حدیث ہے۔

عوف بن مالک طفیل رحمۃ اللہ: بن سخر زروی، یہ وسط درجے کے تابعین میں سے ہیں۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضیع ہیں۔

عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ: غطفانی، ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ صحابی ہیں، فتح مکہ میں شرکت کی۔ یہ اپنی قوم کا جھنڈا اٹھاتے تھے۔ دمشق میں رہائش اختیار کی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے سڑھ (۶۷) احادیث روایت کی ہیں۔



عویمیر بن عامر رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو درداء ہے۔ انصاری خزرجی ہیں۔ تھوڑے سے بعد میں اسلام لائے جبکہ گھروالے پہلے اسلام لائے تھے۔ اسلام پر ثابت قدم رہے۔ یہ فقیہہ عامل اور عقل مند تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا عویمیر میری امت کا حکیم ہے۔ احد کے بعد والے تمام معرکوں میں شرکت کی۔ خلافت عثمانی میں دمشق کے قاضی رہے۔ ۳۲ھ میں وفات پائی۔ کتب احادیث میں ایک سو نو (۱۷۹) احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ تميمی مجاشعی: یہ بصرہ میں مقیم ہونے والے صحابی ہیں۔ یہ بصرہ والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے ۳۰ روایات انہوں نے روایت کی ہیں۔

### ( انضاء )

فاختہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا: قرشی ہاشمیہ یہ صحابیہ ہیں۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن ہیں۔ ان کی روایت کو جماعت نے کیا ہے۔ بخاری و مسلم میں دو روایتیں ہیں۔ ان کے بیٹے جعد اور پوتے جعدہ اور عودہ نے روایت لی اور ایک جماعت نے ان سے روایت لی ہے۔ ان کی وفات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں وفات ہوئی۔

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ: بن خالد اکبر بن وہب بن ثعلبہ فہری قرشی یہ ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ یہ اول مہاجرات صحابیات میں سے ہیں۔ یہ وافر عقل اور کمال والی ہیں۔ ان سے چونتیس (۳۴) احادیث مروی ہیں۔ ان سے کبار تابعین نے روایات نقل کی ہیں۔

فضالہ بن عبید انصاری: الاوسی ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ احد اور بیعت عقبہ میں شریک ہوئے۔ دمشق کے والی بنے۔ نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ ۵۳ھ میں وفات پائی۔

### ( القفاف )

قاسم بن محمد رحمۃ اللہ: بن ابو بکر صدیق قرشی تمیمی حافظ ابن حجر نے فرمایا وہ ثقہ ہیں۔ مدینہ کے فقہاء میں سے ایک ہیں۔ یہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ ۱۰۶ھ میں وفات پائی۔ اصحاب ستہ نے ان سے روایت لی ہے۔

قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ: بن عبد اللہ بن شداد عامری یہ صحابی ہیں۔ وفد کی صورت میں رسول اللہ ﷺ کی خلافت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔ ان سے چھ (۶) احادیث مروی ہیں۔ بصری میں رہائش اختیار کی اور مسلم ابو داؤد اور نسائی نے ان سے روایت لی ہے۔

ققادہ بن ملحسان رضی اللہ عنہ: قیسی بصرہ میں مقیم ہوئے ان کے بیٹے عبد الملک نے ان سے روایت لی ہے۔ رسول

اللہ ﷺ سے انہوں نے دو روایتیں کی ہیں۔

قنادہ بن عامر دوہی رحمۃ اللہ: کنیت ابو الخطاب ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ نابینا تھے۔ اسلام کے عظیم ائمہ میں سے تھے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سعید بن مسیب اور ابن سیرین وغیرہ سے روایت لی ہے۔ ابن مسیب کہتے ہیں کہ ہمارے پاس قنادہ میں سے زیادہ حافظہ والا کوئی عراقی نہیں آیا۔ ۷۱ھ میں وفات پائی۔

قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ تغلمی: یہ صحابی ہیں۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ رسول اللہ ﷺ سے دو روایتیں نقل کی ہیں۔ ان سے ان کے بھتیجے زیادہ بن علاقہ نے فقط روایت لی ہے۔

قیس بن بشیر تغلمی رحمۃ اللہ: یہ شامی ہیں۔ ابن حجر تقریب میں فرماتے ہیں کہ یہ مقبول ہیں۔ یہ صفارتا بعین کے ہم عصر تھے۔ ان سے ابو داؤد نے ان سے روایت لی ہے۔ ابو حاتم نے کہا کہ یہ اس کی روایت لینے میں حرج محسوس نہیں کرتا۔

قیس بن حازم رحمۃ اللہ: بجلی، حمسی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ کوفی ہے۔ کبارتا بعین میں سے ہیں۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور بیعت کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ کی وفات ہو چکی تھی۔ انہوں نے حضرت ابو بکر، عمر، عثمان و علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ ابن معین اور یعقوب بن یزید نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ ان کی وفات ۹۸ھ میں ہوئی۔

قیسلہ بنت مخزومہ رضی اللہ عنہا: عنبریہ یہ صحابیہ ہیں۔ مہاجر تھیں۔ ان کی بھی روایت ہے کہ جس میں مذکور ہے کہ یہ حبیب بن ازہر کی بیوی تھیں۔ اس کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ خادمنہ ہو گیا تو ان کی بیٹیوں کو عمر بن ایوب بن ازہر نے چھین لیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس کی شکایت لے کر حاضر ہوئیں۔

#### ( الکفاف )

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ: بن کعب انصاری سلمی، بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے۔ دیگر معرکوں میں بھی شامل ہوئے۔ مگر بزدلتوبک میں حاضر نہ تھے۔ احد میں گیارہ زخم کھائے۔ یہ پیغمبر ﷺ کے شعراء میں سے ایک تھے۔ زبان و ہاتھ سے جہاد کرنے والے مجاہد تین ہیں۔ حسان بن ثابت، کعب بن مالک اور عبد اللہ بن رواحہ رسول اللہ ﷺ سے ایک سو اسی (۱۸۰) روایات نقل کی ہیں۔ بصرہ میں ۵۲ھ میں وفات پائی۔

کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ: شامی میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے جابر بن عبد اللہ نے روایت کی بعض نے کہا ان سے ام درداء رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے۔ ان سے ترمذی اور نسائی نے روایت لی ہے۔

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ: بن امیہ بن عدی بن عبید بن حارث قضاعی، بسلوی، یہ قواقل کے حلیف ہیں۔ ابو محمد مدنی



مالک بن عامر رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابو عطیہ ہے یا ابن ابی عامر وداعی ہمدانی یہ تابعی ہیں۔ یہ عبداللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ابو اسحاق اعمش نے روایت نقل کی ہے۔ یہ کبار تابعین میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ ۷۰ھ میں وفات پائی۔ بخاری و مسلم اور ابوداؤد و ترمذی نے ان سے روایت لی ہے۔

مجیبہ باہلیہ رحمۃ اللہ: اس نے اپنے والد سے روایت کی یا اپنے چچا سے۔ اس کا نام مذکور نہیں۔ مجیبہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ نام مذکور ہے یا مونث کا۔

محمد بن سیرین رحمۃ اللہ: انصاری ان کے مولیٰ ہیں ان کی کنیت ابو بکر بصری ہے۔ یہ تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے مولیٰ انس بن مالک زید بن ثابت عمران بن حصین ابو ہریرہ عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ یہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ ان کے متعلق ابن سعد نے کہا یہ امامون و محفوظ بلند و عالی امام فقیہ بہت علم والے ہیں۔ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار فرماتے وفات ۱۱۰ھ میں ہوئی۔

محمد بن زید رحمۃ اللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم: یہ تابعی ثقہ حافظ اور اوساط تابعین میں سے ہیں۔

محمد بن عباد رحمۃ اللہ: بن جمعہ جزومی مکی یہ ثقہ ہیں اوساط تابعین ان سے صحاح ستہ کے مصنفین نے روایات لی ہیں۔ مجرمہ عبدی رحمۃ اللہ: عبدالقیس کی طرف ان کی نسبت ہے۔ بن ربیعہ دراز حالات والی کتب میں ان کا ذکر نہیں ان کے بارے میں وضاحت نہیں کہ صحابی ہیں یا تابعی ہیں۔

مرد اس اسلمی رضی اللہ عنہ: یہ صحابی ہیں۔ حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ یہ بہت کم روایات بیان کرنے والے ہیں۔ بخاری میں ان کی ایک روایت ہے۔ ان سے صرف قیس بن حازم نے روایت لی ہے۔

مرشد بن عبداللہ یزنی رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابو الخیر مصری ثقہ فقیہ ہیں۔ کبار تابعین میں سے ہیں وفات ۹۰ھ میں ہوئی۔ اصحاب ستہ نے ان سے روایت لی ہے۔

مسروق بن اجدع رحمۃ اللہ: بن مالک ہمدانی وداعی ابو عائشہ کوفی ان کی کنیت ہے۔ ثقہ تابعی ہیں۔ یہ مختصر فقیہ عابد ہیں۔ اصحاب سنن نے ان سے روایت لی ہے۔

مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ: بن عمرو بن ضبل بن الاحب قرشی فہری ان کی والدہ و عد بنت جابر بن ضبل بن الاحب ہیں جو کہ کرز بن جابر کی بہن ہیں۔ بقول واقدی وفات نبوی کے وقت یہ بچے تھے۔ ان کے علاوہ نے کہا کہ انہوں نے



رسول اللہ ﷺ سے سنا اور اس کو محفوظ کیا۔ پہلے کوفہ اور پھر مصر میں اقامت اختیار کی۔ سات روایات ان سے مروی ہیں۔ ایک روایت میں بخاری کی بجائے مسلم منفرد ہے۔

مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ: زہری ان کی کنیت ابو زرارہ لمدنی ہے۔ تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد حضرت علی اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت لی۔ ان سے ان کے بھتیجے اسماعیل بن محمد اور طلحہ بن مصرف اور ایک جماعت نے روایت لی ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ یہ ثقہ اور بہت روایات والے ہیں۔ وفات ۱۰۳ھ میں ہوئی۔

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ: جہنی، یہ صحابی ہیں مصر میں رہائش اختیار کی۔ ان سے ان کے بیٹے سہل نے روایت کی ہے۔ اس کا بہت بڑا نسخہ ہے۔ اس سے احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں روایات لی ہیں۔ اسی طرح ابوداؤد نسائی، ترمذی، ابن ماجہ اور دیگر ائمہ نے اپنی کتابوں میں روایات لی ہیں۔ انہوں نے ۳۰ روایات رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: انصاری، کنیت ابو عبد الرحمن، امام مقدم ہیں حرام و حلال کے ماہر ہیں خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعلم امتی بالحلال والحرام معاذ بن جبل، یہ خوبصورت نوجوان تھے۔ حوصلہ سخاوت، حیاء میں انصار کے افضل ترین نوجوانوں سے تھے۔ ۱۸ھ کی عمر میں اسلام لائے۔ عقبہ بدر اور تمام معرکوں میں شرکت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یمن کا والی مقرر فرمایا۔ ۱۸ھ میں یمن جو انی میں طاعون عمواس میں شہادت پائی۔ ان کی عمر ۳۳ سال تھی۔ رسول اللہ ﷺ سے ایک سو ستاون (۱۵۷) روایات مروی ہیں۔

معاذہ بن عدویہ رحمہما اللہ: بنت عبد اللہ، صلہ بن الیشم کی بیوی ہیں۔ یہ اہل بصرہ سے تھیں ان کی کنیت ام الصہباء تھی۔ اوساط تابعین سے تھیں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آمد و رفت تھی اور ان سے روایات بھی نقل کی ہیں۔ اصحاب ستہ نے ان کی روایات لی ہے۔

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما: صحیح بن حرب بن امیہ قرشی اموی، شام میں دولت امویہ کے بانی ہیں۔ مکہ میں پیدا ہوئے۔ ۸ھ مکہ کی فتح کے دن اسلام لائے۔ کتابت اور حساب کا علم سیکھا تو آپ نے اپنا کاتب ولی بنا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علاقہ اردن پھر دمشق کو جمع کر دیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شام کا علاقہ بھی سپرد کر دیا۔ ۴۱ھ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دستبرداری اختیار کی۔ پھر خلافت ۱۹ سال تک ان کے پاس رہی۔ دمشق میں ۶۰ھ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ احادیث کی کتابوں میں ایک سو بیس (۱۲۰) روایات ان سے مروی ہیں۔

معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ: ان کی نسبت بنو سلیم کی طرف ہے۔ جو عرب کا معروف قبیلہ ہے۔ مدینہ میں اقامت

اختیار کی۔ رسول اللہ ﷺ سے تیرہ (۱۳) روایات مروی کی ہیں۔ ایک روایت میں مسلم منفرد ہیں۔ نووی کہتے ہیں ابو داؤد اور نسائی نے ان سے روایات لی ہیں۔

معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ: بن معاویہ بن قشیر بن کعب القشیری بصرہ میں اقامت اختیار کی۔ خراسان کی لڑائیوں میں شرکت کی اور وہیں وفات پائی۔ یہ صحابی ہیں جن سے کئی روایات مروی ہیں۔ بہز بن حکیم کے یہ دادا ہیں۔ ان سے ابن حکیم نے روایت لی۔ ابو داؤد نے کہا بہز بن حکیم بن معاویہ کی احادیث صحیح ہیں۔

معروہ بن سوید رحمۃ اللہ: اسدی ابوامیہ کوفی ان کی کنیت ہے۔ ثقہ اور کبار تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر ابن مسعود اور صحابہ کی جماعت رضی اللہ عنہم سے روایت لی ہے۔ ان سے واصل احد بن اعمش نے روایت لی اور ابو حاتم نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ انہوں نے ۱۲۰ سال عمر پائی۔

معن بن یزید بن اخص سلمی رضی اللہ عنہم: ان کی کنیت ابو یزید ہے۔ یہ خود اور ان کے والد اور دادا تمام صحابی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں ان کا مقام فتح دمشق میں موجود تھے۔ کوفہ میں اقامت اختیار کی پھر مصر میں داخل ہوئے۔ پھر شام میں سکونت اختیار کی۔ صفین میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں حاضر ہوئے اور واقعہ راہط میں ضحاک بن قیس کے ساتھ شریک ہوئے اور وہاں شہید ہوئے۔ اس وقت ۵۴ھ تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پندرہ (۱۵) احادیث روایت کی ہیں۔

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ مزنی: ابو یعلیٰ کنیت ہے۔ حدیبیہ سے قبل اسلام لائے۔ یہ صحابی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کندہ سے حاضر ہوئے جو شام میں ہے۔ ان کی وفات ۸۷ھ میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے چونتیس (۳۳) روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ: بن ابی عامر ثقفی ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔ خندق کے زمانہ میں اسلام لائے۔ یمامہ یرموک اور قادسیہ کے معرکوں میں شریک ہوئے۔ بڑے عقل مند ذہین و فطین ادیب سمجھا رہ گہری سوچ والے تھے۔ ۵۰ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک سو چھتیس (۱۳۶) احادیث مروی ہیں۔

مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو کریمہ ہے۔ یہ کندہ قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شام کے مقام کندہ سے آئے تھے (کندہ درحقیقت قبیلہ کا نام ہے) ان کی وفات ۸۷ھ میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے چار سو سینتالیس (۴۳۷) احادیث روایت کی ہیں۔

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ: بن عمرو بن ثعلبہ بہرانی کنندی ان کی کنیت ابو معبد ہے۔ یہ صحابی ہیں۔ یہ مقداد بن عمرو

ہیں۔ نووی نے کہا یہ مقداد بن اسود ہیں کیونکہ وہ اسود بن عبد یغوث زہری کی گود میں زیر پرورش تھے۔ اس نے ان کو منجلی بنا لیا۔ وہ سابقین فی الاسلام میں سے تھے انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور تمام لڑائیوں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے۔ وفات ۴۳ھ میں ہوئی۔ بیالیس (۴۲) احادیث رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں۔

میمون بن ابی حارث رحمۃ اللہ: ربعی ان کی کنیت ابو نصر کوئی ہے۔ حافظ ابن حجر سے تقریب میں ان کو صدوق کہا اور کہا یہ بہت ار سال کرنے والے تھے۔ طبقہ ثالثہ کے تابعی ہیں۔ ۸۳ھ میں واقعہ جمام میں وفات پائی۔

میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا: بن حزن بن بکیر بن ہرام بن رویہ بن عبد اللہ بن ہلال عامریہ ہلالیہ یہ ام المؤمنین ہیں۔ ان سے ابن عباس یزید بن الاصم اور جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت کی۔ زہری نے کہا کہ انہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور رہبہ پیش کیا۔ ۵۱ھ میں وفات پائی۔ چھیالیس (۴۶) احادیث ان سے مروی ہیں۔

### المؤن

نافع غدوی رحمۃ اللہ علیہ: ابو عبد اللہ مدنی، عظیم الشان تابعی سے ہیں۔ اپنے مولیٰ عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما ابی لبابہ ابو ہریرہ عائشہ رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ بھی بہت سے صحابہ سے روایت کی ہے۔ بخاری نے کہا ان کی سند سب سے زیادہ صحیح ہے۔ مالک عن نافع عن ابن عمر ان سے ان کے بیٹے ابو بکر اور عمر اور ایوب اور ابن جریج و مالک وغیرہم نے روایت لی ہے۔ وفات ۱۲۰ھ میں ہوئی۔

نافع بن جبیر رحمۃ اللہ: بن مطعم، یہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ شریف اور فتویٰ دینے والے ہیں۔ اصحاب کتب ستہ نے ان سے روایت لی ہے۔ ان کی وفات ۹۹ھ میں ہوئی۔

نزال بن سبرہ رحمۃ اللہ عامری: ہلالی، یہ جلیل القدر تابعین سے ہیں۔ بعض نے کہا یہ صحابی ہیں انہوں نے حضرت ابو بکر عثمان رضی اللہ عنہما سے روایت لی ہے اور ان سے شعیب اور ضحاک نے روایت لی ہے۔ عجل نے کہا کہ یہ ثقہ ہیں۔

نسیبہ بنت کعب انصاریہ رضی اللہ عنہا: ان کا نام نسیبہ تصغیر کے ساتھ ہے۔ بعض نے فعلیہ کا وزن مانا ہے۔ یہ مدینہ کی رہنے والی ہیں پھر بصرہ میں اقامت اختیار کی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (میتات) میت عورتوں کو غسل دیتی تھیں۔ ام عمارہ اور ان کا نسب ایک ہے۔ ام عطیہ لقب معروف ہے۔ چالیس (۴۰) احادیث ان سے مروی ہیں۔

نہشلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو ہریرہ ہے۔ یہ اپنی کنیت میں منفرد ہیں۔ صحابہ میں اور کسی کی یہ کنیت نہیں تھی۔ شروع میں اسلام لائے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فتح مکہ میں شرکت کی۔ بصرہ میں اقامت اختیار کی ان کے

بیٹے وہیں تھے۔ پھر غزوہ خراساں میں شمولیت اختیار کی۔ بعض نے کہا یہ بصرہ واپس لوٹ آئے۔ ۶۰ھ میں وہیں وفات پائی۔ چھیالیس (۴۶) روایات رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ: انصاری خزرجی ہیں۔ ان کے والد اور والدہ بھی صحابہ ہیں۔ شام کے مقام نعمان میں رہائش اختیار کی۔ کوفہ کی امارت پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مقرر ہوئے۔ پھر حضرت معاویہ نے ان کو حمص میں منتقل کر دیا۔ ۶۴ھ میں وہیں شہید ہوئے۔ احادیث کی کتابوں میں ایک سو چودہ (۱۱۴) روایات ان سے مروی ہیں۔ نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ: بن عائد مزنی، ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ بعض نے کہا ابو حکیم ہے۔ یہ معروف صحابی ہیں۔ ۲۱ھ میں نہاوند کے مقام پر شہید ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ سے چھ (۶) احادیث روایت کی ہیں۔

نضیع بن حارث ثقفی رضی اللہ عنہ: یہ اہل طائف میں سے ہیں اور صحابی رسول ہیں۔ ان کو ابو بکرہ بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے طائف کے قلعہ سے ایک جوان اونٹ نبی اکرم ﷺ کی طرف لٹکایا۔ یہ یوم جمل و صفین میں الگ تھلگ رہے۔ ۵۲ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ایک سو تیس (۱۳۲) روایات ان سے منقول ہیں۔ نو اس بن سمعان رضی اللہ عنہ: بن خالد بن عمرو غامدی کسلبی، یہ صحابی ہیں۔ شامی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ نو اس رضی اللہ عنہ نے سترہ (۱۷) روایات رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں۔

### ( السراء )

ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ: بن خویلد قرشی اسدی، یہ صحابی ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں معروف تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایسی بات پہنچی جو حکیم کو ناپسند ہوتی تو وہ فرماتے جب تک میں اور حکیم باقی ہیں یہ کام نہ ہوگا۔ ۱۵ھ کے بعد وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث روایات کی ہیں۔ مسلم ایک روایت میں منفر د ہے۔

ہند بن امیہ رضی اللہ عنہما: قرشیہ مخزومیہ، ان کی کنیت ام سلمہ ہے۔ یہ امہات المؤمنین میں سے ہیں۔ ۴ھ میں ان سے شادی ہوئی۔ یہ عورتوں میں اخلاق و عقل کے اعتبار سے کامل تھیں۔ ۶۲ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ احادیث کی کئی کتابوں میں تین سو اٹھتر (۳۷۸) روایات ان سے مروی ہیں۔

ہمام بن حارث رحمۃ اللہ: بن قیس بن عمرو نخعی کوفی، یہ عابد اور ثقہ عالم ہیں۔ کبار تابعین میں سے ہیں۔ ۶۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت لی ہے۔



(الواتو)

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو بیدہ ہے یہ حضری ہیں۔ حضرت موت کے سرداروں میں سے ہیں۔ ان کے والد وہاں کے بادشاہوں میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان کو مرحبا کہی اور اپنی چادر مبارک ان کے لئے بچھادی اور اپنے ساتھ بٹھایا اور دعا فرمائی: اللھم بارک فی وائل ولده ”اے اللہ وائل اور اس کی اولاد میں برکت عنایت فرما“ حضرت موت کے سرداروں پر آپ نے ان کو نگران مقرر فرمایا اور ان کو قطعہ زمین عنایت فرمایا۔ یہ فتوحات میں حاضر ہوتے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ ۵۰ھ میں وہاں وفات پائی۔ اکہتر (۷۱) احادیث ان سے مروی ہیں۔

وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ: بن مالک بن عبید اسدی یہ صحابی ہیں۔ ۹ھ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ بہت زیادہ رونے والے تھے ان کے آنسو رکتے نہ تھے۔ رقدہ میں رہائش اختیار کی اور وہاں وفات پائی۔ گیارہ (۱۱) احادیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہیں۔

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو اسقع ہے۔ یہ کنانی لیشی ہیں۔ یہ اس وقت اسلام لائے جب آپ تبوک کے لئے پابہ رکاب تھے۔ یہ آپ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شامل ہوئے۔ پھر فتح دمشق و حمص میں شامل تھے۔ یہ مدینہ کے اصحاب صفہ میں شامل تھے۔ ۸۶ھ میں دمشق کے مقام پر وفات ہوئی۔ ان سے ایک سو چھپن (۱۵۶) احادیث مروی ہیں۔

وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ: یہ حبشی ہیں، کنیت ابو سہمہ ہے۔ بنی نوفل کے مورث ہیں۔ یہ مکہ کے سیاہ قام لوگوں میں سے تھے۔ یہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں۔ اہل طائف کے وفد کی معیت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ قتل میلہ کذاب میں بھی شریک تھے۔ یرموک میں موجود رہے۔ پھر حمص میں سکونت اختیار کی۔ ۲۵ھ میں وہاں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے پینتالیس (۲۵) احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

وہب بن عبد اللہ سوائی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو جیفہ ہے۔ یہ صغار صحابہ میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت بلوغت کی عمر کو نہ پہنچے تھے۔ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کو بیت المال کا نگران بنایا یہ علی رضی اللہ عنہ کے بڑے ساتھیوں میں سے تھے۔ ۷۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے پینتالیس (۲۵) احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

وارد کاتب مغیرہ رحمۃ اللہ: مغیرہ بن شعبہ کے مولیٰ اور کاتب ہیں انہوں نے اپنے آقا حضرت مغیرہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے قاسم بن مغیرہ اور رجاء بن حیوۃ سے روایت لی ہے۔ ان کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا۔

یزید بن شریک بن طارق رحمۃ اللہ: تیمی کوئی ہیں۔ یہ ثقہ تابعی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا۔ یہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ یہ عبد الملک کی خلافت میں فوت ہوئے۔ تمام نے ان سے روایات لی ہیں۔

یزید بن حیان رحمۃ اللہ: تیمی کوئی حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ نے فرمایا یہ ثقہ ہیں۔ چوتھے طبقہ کے تابعین سے ہیں۔ تابعین میں ان کا درجہ درمیانہ ہے۔ ان سے مسلم ابوداؤد اور نسائی نے روایت لی ہے۔

یعیش بن طحفہ رحمۃ اللہ علیہ: غفاری ان کی نسبت بنو غفار کی طرف ہے۔ یہ ابوذر رضی اللہ عنہ کا قبیلہ ہے۔ تابعی ہیں۔ اپنے والد طحفہ سے انہوں نے پیٹ کے بل سونے کی ممانعت والی روایت نقل کی ہے۔

کنیت کے لحاظ سے جو تراجم ذکر کئے گئے وہ مندرجہ بالا ناموں کے تحت درج ہو چکے ہیں۔

### فیمن عرف ببا بن فلان

ابن شماسہ: ان کا نام عبدالرحمن بن شماسہ ہے۔ ترجمہ حرف ع میں دیکھیں۔

ابن الحنظلیہ: ان کا نام بہل بن عمرو ہے۔ ان کے حالات س میں دیکھیں۔

ابن عمر: ان کا نام عبداللہ ہے۔ یہ عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں۔ حالات حرف ع میں ملاحظہ ہوں۔

ابن مسعود: نام عبداللہ ہے، حالات حرف ع میں ملاحظہ ہوں۔

### ترجم المضر جین

احمد بن حسین بن علی رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابو بکر بہتتی ہے۔ یہ ائمہ حدیث میں سے ہیں۔ یہ حرد و جرد میں پیدا ہوئے۔

نیشاپور کے شہر بہتق کی ایک بستی ہے۔ سن ولادت ۲۵۸ھ ہے۔ پھر جہانہ جو ان کا شہر تھا وہاں منتقل ہوئے۔ ان کی

تصانیف میں السنن الکبریٰ اور دلائل النبوة اور الجامع المصنف فی شعب الایمان۔

احمد بن محمد بن احمد بن طالب ابو بکر المعروف بالبرقانی: یہ واکلی عالم ہیں۔ یہ مسلک حنبلی کے عالم تھے۔ یہ مرو کے

رہنے والے ہیں۔ بغداد میں پیدا ہوئے اور طلب علم میں پرورش پائی۔ علم کے لئے بڑے سفر کئے۔ ۲۸ ماہ تک معتصم نے

ان کو اپنے ساتھ رکھا کیونکہ یہ خلق قرآن کے قائل نہ تھے۔ انہوں نے حدیث میں مسند تصنیف کی جو تیس ہزار احادیث پر

مشتمل ہے۔ ۲۳۱ھ میں وفات پائی۔

احمد بن محمد بن احمد بن غالب ابو بکر المعروف بالبرقانی: یہ خوارزمی عالم حدیث ہیں۔ بغداد کو وطن بنایا اور وہاں

۳۲۵ھ میں وفات پائی۔ ان کی بھی ایک مسند ہے۔ اس میں وہ احادیث بھی ہیں جو بخاری و مسلم میں ہیں۔ نیز انہوں نے

سفیان ثوری اور شعبہ اور ابوب اور دیگر ائمہ احادیث کی روایات جمع کی ہیں۔ وفات تک تصنیف میں مشغول رہے۔

احمد بن عمرو بن عبدالحق بزاز ابو بکر: اہل بصرہ میں سے حافظ الحدیث ہیں۔ رملہ میں ۲۹۲ھ میں وفات پائی۔ ان کی دو مسندیں ہیں۔ ایک کا نام البر الزاکر اور دوسرے کا نام البحر الصغیر ہے۔

حمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب البستی ابو سلیمان الخطابی: یہ بڑے فقیہ محدث ہیں۔ یہ اہل بست سے ہیں جو کابل کے علاقہ میں ہے۔ یہ زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں۔ ان کی کتاب معارج السنن ہے جو سنن ابی داؤد کی شرح ہے۔ وفات ۳۸۸ھ میں ہوئی۔

سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر ازدی سجستانی ابو داؤد: اپنے زمانہ کے امام الحدیث ہیں۔ یہ بختان کے رہنے والے ہیں۔ وفات ۲۷۵ھ میں بصرہ میں ہوئی۔ ان کی کتاب ابو داؤد صحاح ستہ میں سے ہے۔ اس میں ۳۸۰۰ احادیث ذکر کی ہیں۔

عبداللہ بن زبیر حمیدی اسدی ابو بکر المعروف حمیدی: حدیث کے ائمہ میں سے ایک ہیں۔ یہ اہل مکہ میں سے ہیں۔ وہاں سے امام شافعی کے ساتھ مصر کی طرف سفر کیا اور وفات تک ان کے ساتھ رہے۔ پھر مکہ میں واپس آئے اور فتویٰ دینے لگے۔ یہ امام بخاری کے شیخ ہیں۔ بخاری نے ان سے پچھتر (۷۵) روایات لی ہیں۔ مسلم نے ان کا تذکرہ اپنے مقدمہ میں کیا ہے۔ ۲۱۹ھ مکہ میں وفات ہوئی۔ ان کی مسند الحمیدی کے نام سے معروف ہے۔

عبداللہ بن عبد الرحمن بن فضل بن بہرام تمیمی دارمی: یہ یمنی قندی ہیں اور ابو محمد کنیت ہے۔ یہ حفاظ حدیث میں سے ہیں۔ یہ عاقل، فاضل مفسر اور فقیہ ہیں۔ انہوں نے سمرقند میں علم حدیث و آثار کو نمایاں کیا۔ ان کی تصانیف میں السنن الدارمی ہے۔

علی بن عمر بن احمد بن مہدی ابو الحسن دارقطنی شافعی: یہ اپنے وقت کے امام ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے قراءت پر تصنیف کی اور اس کے ابواب بنائے۔ بغداد کے محلہ دارقطن میں ان کی پیدائش ہوئی۔ وفات ۸۳۵ھ میں پائی تصانیف میں سنن دارقطنی ہے۔

مالک بن انس بن مالک اصحٰی حمید امام مالک: ابو عبد اللہ کنیت امام دارالہجرت ائمہ اربعہ میں سے ایک ہیں۔ مالکیہ کی نسبت ان کی طرف ہے۔ ولادت و وفات مدینہ میں ہوئی۔ دین میں مضبوط اور امراء سے دور رہنے والے تھے۔ منصور نے ان سے سوال کیا کہ وہ ایک کتاب لکھ دیں جو لوگوں کو عمل پر آمادہ کرے۔ انہوں نے الموطا تصنیف فرمائی۔

محمد بن اسماعیل بن ابراہیم مغیرہ بخاری: ابو عبد اللہ کنیت ہے۔ یہ اسلام کے عالم ہیں۔ حافظ حدیث ہیں۔ بخارا میں پیدا ہوئے۔ طلب حدیث میں طول طویل اسفار کئے۔ خراسان، عراق، مصر، شام گئے۔ ایک ہزار مشائخ سے چھ لاکھ احادیث سنی اور ان سے صحیح بخاری کا انتخاب کیا اور جس روایت کو پختہ پایا۔ ان کی کتاب حدیث کی سب سے زیادہ قابل اعتماد کتاب ہے۔ بخاری نے خرتنگ جو سمرقند کی بہتی ہے ۳۵۶ھ میں وفات پائی۔

محمد بن عیسیٰ بن سورہ اسلمی بوعلی ترمذی: ابو عیسیٰ کنیت حدیث میں جامع کتاب کے مصنف ہیں۔ علماء و حفاظ حدیث میں سے ہیں۔ یہ ترمذ کے رہنے والے ہیں جو نہر جیوں پر واقع ہے۔ بخاری کے شاگرد ہیں۔ حفظ میں ضرب المثل تھے۔ ترمذ میں ۲۷۹ھ میں وفات پائی۔

محمد بن یزید ربیع قزوینی ابو عبد اللہ ابن ماجہ: علم حدیث کے ایک امام ہیں۔ اہل قزوین میں سے ہیں۔ انہوں نے بصرہ، بغداد، شام، مصر اور حجاز اور رے کا سفر کیا تاکہ حدیث حاصل کریں۔ اپنی کتاب سنن ابن ماجہ تصنیف کی۔ یہ صحاح ستہ میں سے ہے۔

مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری ابو حسین امام مسلم: ابو حسین کنیت ہے یہ حافظ الحدیث ہیں۔ ائمہ محدثین سے ہیں۔ نیشاپور میں پیدا ہوئے اور حجاز، مصر، شام، عراق کے سفر کئے۔ نیشاپور کے مضافات میں ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ ان کی مشہور کتاب صحیح مسلم ہے۔ اس میں بارہ ہزار احادیث جمع کیا۔ حدیث میں جن کتابوں پر دار و مدار ہے یہ ان میں سے ایک ہے۔ امام نووی اور دیگر بہت سے علماء نے اس کی شرح ہیں۔

یحییٰ بن بکیر بن عبد الرحمن تمیمی حنظلی ابوزکریا حاکم نیشاپوری: حدیث کے امام ہیں۔ پرہیزگار ثقہ ہیں۔ اپنے زمانہ کے عظیم علماء میں سے تھے۔ بڑے عبادت گزار پختہ یقین والے تھے۔ وفات ۲۴۶ھ میں ہوئی۔

الحمد لله اولاً و آخراً

تمت التراجم لاصحاب النبي صلى الله عليه وسلم و تابعيهم رحمهم الله عليهم  
اللهم احشرونا في زمرةهم يوم القيامة ليلة الجمعة ۲۷ من شهر ذي الحجة ۱۴۲۱ هـ آمين